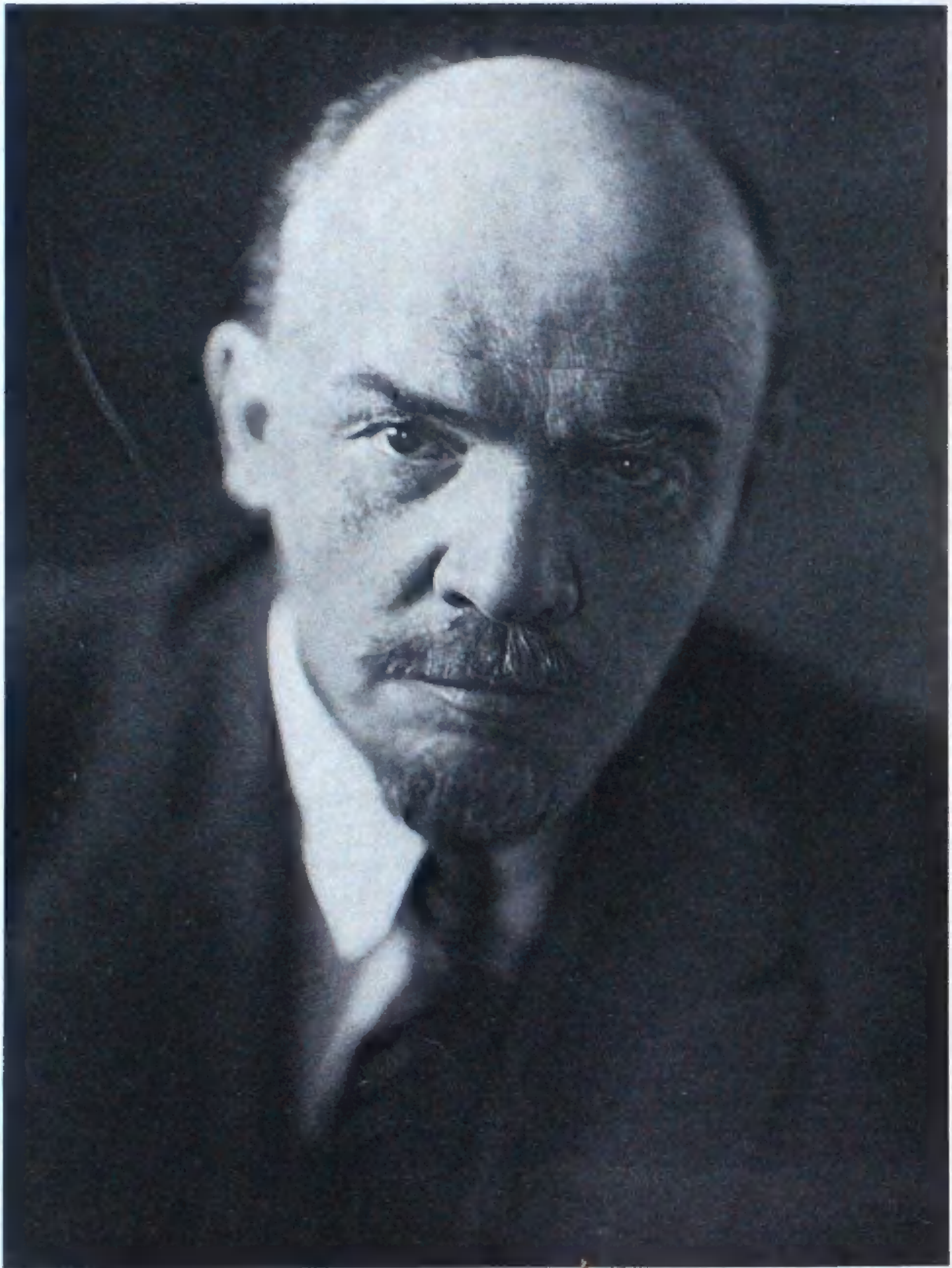
یسین

لینن

منتخب تصانیف

حصۂ اول

دارالاشاعت ترقی
ماسکو ۱۹۶۸ء



پبلشر کا نوٹ

اس ایڈیشن میں لینن کے پانچویں روسی مجموعهٔ تصانیف سے مضامین ترجمہ کئے گئے ہیں اور ہمارے قارئین کی آسانی کیلئے اس ایڈیشن کو چار جلدوں میں شایع کیا جائے گا۔

В. И. ЛЕНИН
ИЗБРАННЫЕ ПРОИЗВЕДЕНИЯ
часть первая
на языке урду

فہرست

صفحہ

پیش لفظ	۷
کارل مارکس کے نظریات کا تاریخی مقدر	۱۷
مارکس‌ازم کے تین سرچشمے اور تین اجزائے ترکیبی	۲۲
مارکس‌ازم اور ترمیم‌پرستی	۳۰
ہمارا پروگرام	۴۱
کس بات سے ابتدا کی جائے؟	۴۷
اکونومزم کے حامیوں سے گفتگو	۵۷
جمہوری انقلاب میں سوشل ڈیموکریسی کے دو طریقۂ کار	۶۸
پارٹی کی تنظیم اور پارٹی کا لٹریچر	۲۱۷
یورپ کی ریاستہائے متحدہ کا نعرہ	۲۲۴
سوشلسٹ انقلاب اور قوموں کا حق‌خوداختیاری (مقالے)	۲۳۰
تشریحی نوٹ	۲۴۹
ناموں کا اشاریہ	۲۸۲

پیش لفظ

ولادیمیر ایلیچ لینن نے جو عظیم ادبی وراثت چھوڑی ہے وہ عالمی کمیونسٹ تحریک اور تمام ترقی پسند انسانیت کے لئے انمول ہے۔

اپنی ۳۰ سالہ (۱۸۹۳ء—۱۹۲۳ء) نظریاتی اور تنظیمی سرگرمیوں کے دوران لینن نے سیکڑوں کتابیں اور پمفلٹ، ہزاروں مضامین اور خطوط لکھے، پارٹی کی کانگرسوں اور کانفرنسوں، سوویتوں کی کانگرسوں اور محنت کشوں کے جلسوں میں رپورٹیں پیش کیں اور تقریریں کیں۔

ولادیمیر ایلیچ لینن کی تصانیف نے مارکس ازم کی انقلابی تھیوری کو فروغ دینے میں ایک نئے، لیننی دور کی ابتدا کی۔ بورژوا نظریہ دانوں، ترمیم پرستوں اور موقع پرستوں کے خلاف اٹل جدوجہد میں سائنسی کمیونزم کے بانیوں کے عظیم نظریات کی حفاظت کرتے ہوئے لینن نے نئے تاریخی حالات میں ان کو فروغ دیا اور ٹھوس مثالوں سے ان کو ایسے فریضوں کے پیش نظر مالامال اور زیادہ واضح کیا جو روسی اور عالمی مزدور تحریک کے سامنے سامراج کے دورمیں اور سوشلزم کی طرف عبور کے حالات میں پیدا ہوئے تھے۔

اس ایڈیشن میں لینن کی وہ تصانیف دی گئی ہیں جن میں وہ مارکسی تھیوری کے اہم ترین خیالات کو فروغ دیتے ہیں، پرولتاریہ اور محنت کش عوام کی جدوجہدآزادی میں سائنسی کمیونزم کی تھیوری کی عظیم اہمیت کی وضاحت کرتے ہیں۔ ان تصانیف میں لینن مزدور تحریک میں اگواکار اور رہنما طاقت کی حیثیت سے پارٹی کے نظرئے کی تشریح کرتے ہیں، بورژوا جمہوری انقلاب میں اور

بورژوا جمہوری انقلاب کے سوشلسٹ انقلاب میں تبدیل ہونے کی جدوجہد میں، عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی فتح کی جدوجہد میں اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے قیام میں کمیونسٹ پارٹی کی حکمت عملی اور طریقۂ کار کا تعین کرتے ہیں، سوشلزم کی تعمیر کا منصوبہ مرتب کرتے ہیں اور عالمی کمیونسٹ اور مزدور تحریک کے مسائل پر غور کرتے ہیں۔

حصۂ اول کی ابتدا ''کارل مارکس کے نظریات کا تاریخی مقدر''، ''مارکس‌ازم کے تین سرچشمے اور تین اجزائے ترکیبی'' اور ''مارکس‌ازم اور ترمیم‌پرستی'' کے مضامین سے ہوتی ہے۔ ان میں لینن نے مارکس کی تعلیم کے انقلابی مافیہ، عظیم طاقت اور جانداری پر روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے مارکس‌ازم کو عالمی تہذیب کی رفعت اور انسانیت نے ۱۹ ویں صدی میں جو تخلیقات کی ہیں ان میں سے بہترین جوہر یعنی جرمن فلسفے، انگریزی سیاسی معاشیات اور فرانسیسی اشترا کیت کا جائز وارث قرار دیا ہے۔ لینن نے لکھا ہے ''مارکس کا نظریہ طاقتور ہے کیونکہ وہ سچا ہے۔ یہ نظریہ مکمل اور مربوط ہے اور لوگوں کو ایک ایسا باضابطہ عالمی تصور مہیا کرتا ہے جو وہم‌پرستی، رجعت‌پرستی اور بورژوا زور زبردستی کی حمایت کی کسی شکل سے بھی میل نہیں کھا سکتا۔ یہ نظریہ جائز وارث ہے ان بہترین خیالات کا جو بنی نوع انسان نے انیسویں صدی میں تخلیق کئے تھے جرمن فلسفے، انگریزی سیاسی معاشیات اور فرانسیسی اشترا کیت کی صورت میں۔''

لینن نے برابر اس بات پر زور دیا ہے کہ مارکس‌ازم اپنی نوعیت کے لحاظ سے ہی ہمیشہ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ عملی زندگی اور واقعات سے سبق لیا جائے۔ انہوں نے ہمیشہ اسکی سخت مخالفت کی کہ مارکس‌ازم کو ایسے بندھے ٹکے فارمولوں اور نظریوں کے نظام میں تبدیل کردیا جائے جنکا زندگی سے کوئی تعلق نہ ہو۔ انہوں نے اس بات کی ضرورت پر زور دیا کہ مارکس‌ازم کو نئے تاریخی حالات کے مطابق تخلیقی طور پر فروغ دیا جائے۔ ماضی کے نظریات سے چمٹے نہ رہنا، ٹھوس حالات میں مارکس‌ازم کو فروغ دے سکنا اور استعمال کرسکنا، مارکس‌ازم کے طریقوں کو استعمال

کرتے ہوئے ہر صورت حال میں کسی مسئلے کا صحیح حل تلاش کر سکنا وہ چاہے جتنی پیچیدہ کیوں نہ ہو — یہی لینن کے خیال میں سماجی مظہروں کے مارکسی مطالعہ کا نچوڑ ہے۔ ساتھ ہی لینن مارکس‌ازم کے بنیادی نظریات سے گمراہی اور انحراف، اسکی بنیادوں میں ترمیم کے خلاف قطعی اور اٹل جدوجہد بھی کرتے تھے۔ وہ بڑے غور سے سائنسی کمیونزم کے بانیوں کے ہر خیال کا مطالعہ کرتے تھے۔

لینن نے لکھا ہے کہ مارکس‌ازم سے ساری بورژوا سائنس کو سخت دشمنی اور نفرت ہے کیونکہ یہ سائنس سرمایہ داری کا بچاؤ کرتی ہے اور مارکس‌ازم نے اسکے خلاف سخت لڑائی کا اعلان کردیا ہے۔ بورژوازی اور اسکے خدمتی اپنی پوری طاقت سے کوشاں ہیں کہ وہ مارکس‌ازم کو غلط ثابت کریں اور ختم کر دیں۔ لیکن یہ تمام کوششیں ناکام رہی ہیں اور ہونگی۔ کروڑوں نئے نئے محنت کش مارکس‌ازم — لینن‌ازم کی عظیم تعلیم کے حلقے میں متحد ہوتے جا رہے ہیں۔

لینن نے مارکس‌ازم کے علانیہ دشمنوں اور ان لوگوں کے خلاف زبردست جدوجہد کی جو مارکس‌ازم کی صرف زبانی تائید کرتے تھے۔ مارکس‌ازم کی نظریاتی فتح نے اسکے دشمنوں کو مجبور کیا کہ وہ مارکس وادیوں کا بھیس بدلیں۔ اس طریقے کو ماضی میں بھی انقلابی مارکس‌ازم کے مخالفین نے استعمال کیا تھا اور اس زمانے میں بھی وہ اسی طرف جا رہے ہیں۔

سائنسی کمیونزم کی پوزیشن مضبوط ہونے کے ساتھ ساتھ ترمیم پرستی کے خلاف جدوجہد میں شدت کی پیش بینی کرتے ہوئے لینن نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ ترمیم پرستی پر، ان لوگوں پر مارکس‌ازم کی فتح ناگزیر ہے جو رسمی طور سے مارکس‌ازم کو مانتے ہیں اور اسکے انقلابی جوہر کو رد کرتے ہیں۔

مارکسی — لیننی تھیوری کو مسخ کرنے کی کوشش میں بورژوا جعل سازوں کا ایک عام طریقہ یہ ہے کہ وہ لینن‌ازم کو مارکس‌ازم کے مقابلے میں پیش کرتے ہیں۔ لیکن بلاشبہ یہ کامیاب طریقہ نہیں ہے۔ لینن‌ازم نئے تاریخی دور کا مارکس‌ازم ہے، اس دور کا جو

سرمایہ‌دار نظام سے سوشلزم تک عبور پر مشتمل ہے، سرمایہ داری کی تباھی اور سوشلزم اور کمیونزم کی فتح کا دور۔ مارکس ازم ان نئی باتوں کے بغیر نہیں ہے اور نہ ھو سکتا ہے جو لینن مارکس ازم میں لائے ھیں۔

مزدور طبقے کی پارٹی کےلئے انقلابی مارکسی نظرئیے کی اھمیت، مزدور تحریک میں سیاسی رھنما، نظریات‌داں اور ترقی‌یافتہ تھیوری سے مسلح اور تحریک کی رھنمائی کی صلاحیت رکھنےوالے عوامی لیڈر کی حیثیت سے پارٹی کے رول پر لینن نے اپنے مضمون ''اکونومزم کے حامیوں سے گفتگو،، میں خاص طور سے زور دیا ہے۔

لینن نے بڑی گھرائی کے ساتھ ھر رخ سے سوشلسٹ انقلاب کی تھیوری کی چھان‌بین کی۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے انکی جن تصانیف کا ذکر آتا ہے وہ ''جمھوری انقلاب میں سوشل ڈیموکریسی کے دو طریقۂ کار،،، ''یورپ کی ریاستہائے متحدہ کا نعرہ،،، ''ریاست اور انقلاب،،، ''مارکس‌ازم اور بغاوت،،، ''پرولتاری انقلاب اور غدار کاؤتسکی،، اور ''بائیں بازو،، کا کمیونزم — بچکانہ بیماری،، وغیرہ ھیں۔ انھوں نے انقلاب میں پرولتاریہ کی قیادت کے خیال، بورژوا جمھوری انقلاب کے سوشلسٹ انقلاب میں تبدیل ھونے کے خیال کو آگے بڑھایا۔ لینن نے انکشاف کیا کہ سامراجی دور میں سرمایہ‌داری کا ارتقا کن قوانین کے مطابق ھوتا ہے اور اسکا متلون اور ناھموار کردار دکھایا۔ لینن نے ثابت کیا کہ اسی وجہ سے دنیا کی ازسرنو تقسیم کیلئے سامراجی ملکوں کے درمیان کشمکش زیادہ ھوتی ہے، سامراجی جنگیں بھڑک اٹھتی ھیں جو سارے عالمی سامراج کو کمزور بناتی ھیں۔ سامراجی ملکوں کی زنجیر میں، سامراجی نظام میں، جو مجموعی طور پر سوشلسٹ انقلاب کے لئے پک کر تیار ھو گیا ہے، کمزور کڑیاں پیدا ھوتی ھیں۔ اس بنیاد پر لینن نے اھم نظریاتی نتیجہ اخذ کیا جس نے مارکس‌ازم کے عظیم خزانے کو اور مالامال کیا۔ یہ نتیجہ ہے ابتدا میں چند ملکوں میں یا صرف ایک علحدہ ملک میں سوشلزم کی فتح ھونے کے امکان اور بیک وقت تمام ملکوں میں سوشلزم کی فتح نہ ھونے کے امکان کے بارے میں۔ لینن کی رائے میں سوشلسٹ انقلاب اتحاد ہے

پرولتاریہ کی جدوجہد (جو لیڈر ہوگا)، کسانوں کی جدوجہد اور قومی آزادی کی تحریک کا۔ اس نظرئے کی عمل میں نمایاں طور پر تصدیق ہوئی ہے۔ روس میں عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی فتح، سوویت یونین میں سوشلزم کی تعمیر، عالمی سوشلسٹ نظام کی تشکیل، نوآبادیاتی نظام کی بربادی، ایشیا اور افریقہ کے کئی ملکوں کا ترقی کیلئے غیر سرمایہ‌دارانہ راستہ اختیار کرنا جو سوشلزم کی طرف آتا ہے — یہ سب عالمی انقلابی عمل میں لینن کے نظرئے کی واقعی فتح کا اظہار کرتے ہیں۔

''سوشلسٹ انقلاب اور قوموں کا حق خوداختیاری،، نامی مقالوں اور دوسری تخلیقات میں لینن نے قوموں کو خوداختیاری کا حق علحدہ ہونے کی حد تک دینے کی وکالت کی، تمام قوموں کے پرولتاریہ کے اشتراک عمل، قوموں کی مساوات، اتحاد اور دوستی کے لئے اور بورژوا قوم پرستی کے ہر مظاہرے کے خلاف لینن نے اٹل جدوجہد کی۔ لینن نے یہ پیش بینی کی کہ صرف سوشلزم حقیقی جمہوریت، حقیقی بین‌اقوامیت کی بنیاد پر قوموں کی قربت کی ضمانت دیتا ہے، آزاد اور مساوی حقوق رکھنے‌والی قوموں میں اتحاد و دوستی پیدا کرتا ہے۔

سامراج کے مطالعہ کی زبردست محنت کا نتیجہ لینن کی لاجواب تصنیف ''سامراج — سرمایہ‌داری کی آخری منزل،، ہے۔ اس میں لینن نے اس نصف صدی میں، جو مارکس کی کتاب ''سرمایہ،، شایع ہونے کے بعد گزری، عالمی سرمایہ‌داری کے ارتقا کے نتائج اخذ کئے ہیں۔ مارکس اور اینگلس نے سرمایہ دار نظام کے ظہور، ارتقا اور زوال کے جن قوانین کا انکشاف کیا تھا انکی بنیاد پر لینن نے پہلی بار سامراج کی معاشی اور سیاسی نوعیت کا گہرا سائنسی تجزیہ پیش کیا۔ عالمی سرمایہ‌دار نظام کی معیشت میں نئے مظاہر سے نتائج اخذ کرتے ہوئے لینن نے ثابت کیا کہ سامراج میں سرمایہ‌دار سماج کے سارے تضادوں میں شدت پیدا ہونا لازمی ہے۔ وہ سامراج کو طفیلی، سڑتے اور مرتے ہوئے سرمایہ‌دار نظام کا کردار دیتے ہیں، اسکی موت کی شرطوں اور سرمایہ‌دار نظام کی جگہ پر نئے، ترقی یافتہ سماجی

نظام یعنی سوشلزم کے لازمی اور ضروری آنے پر روشنی ڈالتے ہیں اور یہ دکھاتے ہیں کہ سامراج سوشلسٹ انقلاب کی چوکھٹ ہے۔

عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی فتح کے بعد، زمانۂ جنگ کے مشکل حالات میں بھی لینن نے سوشلسٹ انقلاب، پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ، سرمایہ دار نظام سے سوشلزم تک عبوری دور کے نظریاتی مسائل پر اپنا کام جاری رکھا۔ پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے کام اور فریضے، عبوری دوز میں معاشی قوانین، طبقات کے باہمی تعلقات، سوشلسٹ اور اسکے بعد کمیونسٹ سماجی تعلقات کی تشکیل سے متعلق مسائل کا کردار لینن نے اپنے مندرجۂذیل مضامین میں پیش کیا ''پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے دور میں معیشت اور سیاست،، اور ''زبردست شروعات،، (محاذ جنگ کے پیچھے مزدوروں کے جانبازانہ کارنامے۔ ''کمیونسٹ سبوتنکوں،، کے سلسلے میں)۔

اس ایڈیشن میں لینن کی وہ تخلیقات بھی ہیں جن میں انھوں نے روس میں سوشلزم کی تعمیر کےلئے سائنسی منصوبہ کے بنیادی نظریات مرتب کئے ہیں، سوشلزم کی تعمیر کے لئے عملی اقدام کا خاکہ پیش کیا ہے: عوامی نگرانی اور جانچ کی تنظیم، محنت کی کارگذاری میں اضافہ، سوشلسٹ مقابلے کو وسیع پیمانے پر رائج کرنا، نئے پرولتاری ڈسپلن کی تربیت، سوویت معیشت کے اصولوں کو مرتب کرنا۔ ایسی تصانیف میں مشہور ''سوویت حکومت کے فوری فرائض،، اور ایک مضمون ''بائیں بازو،، کا لڑکپن اور پیٹی بورژواپن،، ہیں جو ۱۹۱۸ء کی بہار میں لکھے گئے تھے۔

لینن نے نئی معاشی پالیسی مرتب کرکے سائنسی کمیونزم کے نظریے اور عمل میں بڑی دین دی۔ یہ سرمایہدار نظام سے سوشلزم تک کے عبوری دور میں پرولتاری ریاست کی واحد اور صحیح پالیسی تھی جو مزدور طبقے اور کسانوں کے درمیان مضبوط معاشی اور سیاسی اتحاد اور سوشلزم کی معاشی بنیاد کی تعمیر کی ضمانت دیتی تھی۔ نئی معاشی پالیسی کے مسائل پر ''روسی کمیونسٹ پارٹی کا طریقۂ کار (کمیونسٹ انٹرنیشنل کی تیسری کانگرس میں پیش ہونے والی رپورٹ کے نظریاتی مقالوں کا پہلا مسودہ)،، میں، روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی دسویں کل روس کانفرنس کی اختتامی تقریر میں

اور ''اکتوبر انقلاب کی چوتھی سالگرہ،،، ''سونے کی اھمیت اب اور سوشلزم کی مکمل فتح کے بعد،، کے عنوان سے مضامین میں اور ۲۰ نومبر ۱۹۲۲ء کو ماسکو سوویت کے عام اجلاس میں لینن کی آخری پبلک تقریر میں روشنی ڈالی گئی ھے۔

لینن نے اس بات پر خاص طور سے زور دیا ھے کہ سوویت ملک کی معاشی کامیابیاں ساری دنیا میں سوشلزم کی فتح اور ساری انسانیت کی قسمت کے لئے بڑی اھمیت رکھتی ھیں۔ لینن نے اپنے مضامین میں، پارٹی کانگرسوں کی رپورٹوں اور اس دور سے تعلق رکھنے والے خطوط میں سوویت اقتدار کے پہلے برسوں کے تجربے کا جائزہ لیتے ھوئے نئے سوشلسٹ سماج کی تخلیق کے عام اور ٹھوس سوالات اور ریاستی اور تہذیبی تعمیر کے مسائل پر ھر رخ سے گھرائی تک روشنی ڈالی ھے۔ خاص طور پر لینن کے آخری خطوں اور مضامین پر زور دینا چاھئے جن کو بجا طور پر انکی سیاسی وصیت کہا جا سکتا ھے۔ یہ ھیں ''کانگرس کے نام خط،،، ''ڈائری کے ورق،،، ''کوآپریٹیو کے بارے میں،، ''ھمارے انقلاب کے بارے میں (ن۔ سوخانوف کے رقعوں کے سلسلے میں)،،، ''چاھے کم ھو مگر ھو بہتر،،۔ یہ تحریریں سوویت یونین میں سوشلزم کی تعمیر کے اس منصوبے سے تعلق رکھتی ھیں جو لینن نے مرتب کیا تھا۔ ان میں انھوں نے عالمی تحریک آزادی کے عام امکانات کی روشنی میں ملک میں سوشلسٹ تبدیلیوں کا عام پروگرام پیش کیا اور سوویت یونین میں سوشلزم کی تعمیر کے امکانات کی سائنسی بنیاد قائم کی۔ لینن کا منصوبہ پورا کرکے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی نے یہ عظیم فریضہ پورا کیا۔

اس ایڈیشن کی کئی تصانیف اور تقریروں میں تہذیبی انقلاب کی ماھیت اور اسکے راستوں کی اھم ترین صورتیں پیش کی گئی ھیں۔ روسی نوجوان کمیونسٹ لیگ کی تیسری کل روس کانگرس میں تقریر کرتے ھوئے لینن نے نئی نسل کی کمیونسٹ تربیت اور تعلیم کے پروگرام کا خاکہ پیش کیا۔ انھوں نے نوجوانوں کے سامنے یہ فریضہ پیش کیا — کمیونزم کی تعلیم حاصل کرنا، انسانیت نے معلومات کا جو خزانہ جستہ جستہ جمع کیا ھے اس پر قدرت حاصل

کرنا، تعلیم کو محنت سے، کمیونزم کے لئے عملی جدوجہد سے جوڑنا۔ ''پرولتاری کلچر کے بارے میں،، تجویز کے مسودے میں، ''۳ نومبر ۱۹۲۰ء کو عوامی تعلیم کی صوبائی اور اضلاعی شاخوں میں سیاسی تعلیم دینے والے اداروں کی کل روس کانفرنس میں تقریر،، میں اور ''ڈائری کے ورق،، نامی مضمون میں لینن نے پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے تربیتی فریضے اور تہذیبی تعمیر میں کمیونسٹ پارٹی کے رہنما رول پر زور دیا۔ انھوں نے هدایت کی کہ سارا پروپیگنڈا اور ایجی ٹیشن، پارٹی کا سارا نظریاتی کام کمیونزم کی عملی تعمیر سے قطعی طور پر منسلک ہونا چاہئے۔

اپنے مضمون ''مجاهدانہ مادیت پسندی کی اهمیت کے بارے میں،، لینن نے نظریاتی محاذ کے فریضوں کا تعین کیا۔ یہ مضمون جو فلسفے میں پارٹی کا رویہ اختیار کرنے کی مثال هے بورژوا نظریات، بورژوا رجعت پرست فلسفے کے خلاف جدوجہد میں پارٹی کا مجاهدانہ پروگرام تھا اور ابھی تک هے۔

''امریکی مزدوروں سے،، میں لینن نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سامراجیوں کے اصلی چہروں کو بےنقاب کیا جنھوں نے لوگوں کی مصیبتوں اور غربت سے اربوں ڈالر حاصل کئے هیں۔ انھوں نے دکھایا کہ برطانوی اور امریکی سامراج نے تمام ملکوں کے محنت کشوں کے سامنے اپنے کو قوموں کا گلا گھونٹنے والے اور انقلابی تحریک کے جلاد کی حیثیت سے بے نقاب کردیا هے۔

اپنے مضامین '' 'پراودا، کی دسویں سالگرہ پر،، اور ''چاهے کم ہو مگر ہو بہتر،، میں لینن نے دنیا کے دو نظاموں یعنی سوشلسٹ اور سرمایہ‌دار نظاموں میں تقسیم ہونے کے بعد عالمی انقلابی عمل کی محرک طاقتوں اور امکانات کا تجزیہ پیش کیا هے اور بین اقوامی کمیونسٹ تحریک اور قومی آزادی کی تحریک کے مقاصد، تنظیم اور طریقۂ کار کے اصول قائم کئے۔

مارکس‌ازم — لینن‌ازم کی تاریخی سچائی کی تصدیق محنت کشوں کی بین اقوامی تحریک آزادی کے پورے تجربے، عالمی سوشلسٹ نظام کی تشکیل، سرمایہ دار ملکوں میں مزدور طبقے کی طبقاتی جدوجہد اور نوآبادیاتی نظام کی بربادی سے ہوتی هے۔

لینن‌ازم وہ بین اقوامی تعلیم ہے جو تمام ملکوں کی مزدور تحریک اور قوموں کی تحریک آزادی کے تاریخی تجربے کی عکاسی کرتی ہے، ایسی تعلیم جسکے بنیادی خیالات ہر ملک کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں، وہ تاریخی ترقی کی چاہے جس سطح پر ہو۔ یہ تعلیم تمام ملکوں کے محنت کشوں کو اس بات کی واضح سوجھ بوجھ سے، کہ روشن مستقبل کے لئے جدوجہد کے راستے کیسے ہیں، اور امن اور ترقی کی طاقتوں کی فتح پر اعتماد سے مسلح کرتی ہے۔ اس جلد میں لینن کی جو تصانیف دی گئی ہیں ان سے لینن‌ازم کے بنیادی نظریات کو سمجھنے اور ان پر عبور حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے جو ساری انسانیت کی ترقی کے راستے کو روشن کرتے ہیں۔

سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی
کا مارکس‌ازم — لینن‌ازم انسٹی‌ٹیوٹ

کارل مارکس کے نظریات کا تاریخی مقدر[1]

مارکس کے نظریات کی خاص بات یہ ہے کہ وہ پرولتاریہ کے عالمگیر تاریخی رول کو سوشلسٹ سماج کے معمار کی حیثیت سے سامنے لاتے ہیں۔ کیا مارکس کے پیش کرنے کے بعد ساری دنیا میں واقعات کے دھارے نے ان نظریات کی تصدیق کی ہے؟

مارکس نے ان کو پہلی بار ۱۸۴۴ء میں پیش کیا۔ مارکس اور اینگلس کے ''کمیونسٹ مینی فسٹو،، نے جو ۱۸۴۸ء میں شائع ہوا، ان نظریات کی ٹھوس اور باقاعدہ وضاحت کی، ایسی وضاحت جو ابھی تک بہترین ہے۔ تب سے دنیا کی تاریخ صاف طور پر تین خاص ادوار میں تقسیم ہے: ۱) ۱۸۴۸ء کے انقلاب (۲) سے لیکر پیرس کمیون تک (۱۸۷۱ء) (۳)؛ ۲) پیرس کمیون سے روسی انقلاب تک (۱۹۰۵ء)؛ ۳) روسی انقلاب کے وقت سے۔

آئیے، دیکھیں ان تینوں ادوار میں سے ہر ایک میں مارکس کے نظرئیے کا کیا مقدر رہا ہے۔

(۱)

پہلے دور کی ابتدا میں مارکس کے نظریات کسی طرح حاوی نہ تھے۔ وہ سوشلزم کے بہت سے گروہوں یا رجحانات میں سے ایک تھا۔ سوشلزم کی جو صورتیں حاوی تھیں وہ زیادہ‌تر ہمارے نرودازم (۴) سے ملتی جلتی تھیں: تاریخی تحریک کی مادی بنیاد کو سمجھنے کی عدم صلاحیت، سرمایہ دار سماج میں ہر طبقے کے رول اور اہمیت کو الگ الگ تمیز کرنے کی نااہلی، ''عوام،،، ''انصاف،،، ''حق،،

اور اسی طرح کے دوسرے گوناگوں، ظاہری سوشلسٹ الفاظ سے جمہوری اصلاحات کی بورژوا نوعیت چھپانا۔

۱۸۴۸ء کے انقلاب نے مارکس سے قبل کے سوشلزم کی ان تمام پرشور، پچ میل اور شاندار صورتوں کو ضرب کاری لگائی۔ تمام ملکوں میں انقلاب نے سماج کے مختلف طبقوں کو سرگرم عمل دکھایا۔ جون ۱۸۴۸ء میں پیرس میں رپبلکن بورژوازی نے مزدوروں پر جو گولیاں برسائیں اس نے یہ قطعی طور پر دکھایا کہ صرف پرولتاریہ ہی فطرتاً سوشلسٹ ہے۔ اعتدال پرست بورژوازی بمقابلہ ہر طرح کی رجعت پرستی کے اس طبقے کی آزادی سے سوگنی خوف‌زدہ تھی۔ ڈرپوک اعتدال پرست رجعت پرستی کے سامنے زمیں بوس تھے۔ کسان جاگیرداری کی باقیات کو ختم کرنے پر قانع تھے اور نظم‌ونسق کے حامیوں کے شریک تھے، لیکن کبھی کبھی مزدوروں کی جمہوریت اور بورژوا اعتدال پرستی کے درمیان ڈھلمل یقین بھی ہوجاتے تھے۔ ناطبقاتی سوشلزم اور ناطبقاتی سیاست کے تمام نظریات محض حماقت ثابت ہوئے۔

پیرس کمیون (۱۸۷۱ء) نے بورژوا تبدیلیوں کے اس ارتقا کو مکمل کردیا۔ رپبلک یعنی ریاستی تنظیم کی وہ صورت جس میں طبقاتی تعلقات انتہائی کھلی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں اپنی استواری کے لئے پوری طرح پرولتاریہ کی ہیروازم کی ممنون ہے۔

تمام دوسرے یورپی ملکوں میں زیادہ پیچیدہ اور کم مکمل ارتقا کا بھی یہی نتیجہ ہوا یعنی پختہ بورژوا سماج۔ پہلے دور کے آخر میں (۱۸۴۸ء — ۷۱) جو طوفانوں اور انقلابوں کا دور تھا، مارکس سے قبل کا سوشلزم مرگیا۔ آزاد پرولتاری پارٹیاں وجود میں آئیں: پہلی انٹرنیشنل (۱۸۶۴ء — ۷۲) (۵) اور جرمن سوشل ڈیموکریسی۔

(۲)

دوسرا دور (۱۸۷۲ء — ۱۹۰۴ء) اپنی ''پرامن،، نوعیت کے لحاظ سے، انقلابوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے، پہلے دور سے ممیز

تھا۔ مغرب بورژوا انقلابوں کو ختم کرچکا تھا۔ مشرق ابھی ان کے لئے بیدار نہیں ہوا تھا۔

مغرب آنے والی تبدیلیوں کے لئے ''پرامن،، تیاریوں کی منزل میں داخل ہو گیا تھا۔ سوشلسٹ پارٹیاں جو بنیادی طور پر پرولتاری تھیں ہر جگہ بنائی گئیں اور انہوں نے بورژوا پارلیمانیت کا استعمال سیکھ لیا اور اپنے روزانہ اخباروں، تعلیمی اداروں، ٹریڈیونینوں اور کوآپریٹیو سوسائٹیوں کی بنیاد ڈالنا بھی۔ مارکس کے نظریات کی مکمل فتح ہوئی اور انہوں نے پھیلنا شروع کیا۔ پرولتاریہ کی طاقتوں کا انتخاب اور اتحاد اور آنے والی لڑائیوں کے لئے اسکی تیاری سست رفتاری سے لیکن مسلسل ترقی کرنے لگی۔

تاریخ کی جدلیات ایسی ھیں کہ مارکس‌ازم کی نظریاتی فتح نے اس کے دشمنوں کو مجبور کیا کہ وہ مارکس وادیوں کا روپ دھارلیں۔ اعتدال پرستی نے جو اندر سے سڑ چکی تھی سوشلسٹ موقع پرستی کے روپ میں اپنا نوجیون کرنا چاھا۔ انہوں نے بڑی لڑائیوں کے لئے طاقتوں کو تیار کرنے کے زمانے کو لڑائیوں سے دست برداری سمجھا۔ اجرتی غلامی کے خلاف لڑنے کی غرض سے غلاموں کے حالات بہتر بنانے کو انہوں نے یہ سمجھا کہ غلام اپنی آزادی کے حق کو چند پیسوں کےلئے بیچ رہے ھیں۔ وہ بزدلی سے ''سماجی امن،، (یعنی غلام مالکوں کے ساتھ امن)، طبقاتی جدوجہد سے دست برداری وغیرہ کے وعظ دیتے تھے۔ پارلیمنٹ کے سوشلسٹ ممبروں، مزدور طبقے کی تحریک کے مختلف عہدے داروں اور ''ھمدرد،، دانش‌وروں میں ان کے بہت سے حامی تھے۔

(۳)

''سماجی امن،، کے آغاز اور ''جمہوریت،، کے زیرسایہ طوفانی ھنگاموں کے غیرضروری ہونے کے سلسلے میں موقع‌پرستوں نے ابھی مشکل سے اپنے آپ کو مبارکباد دی ھی تھی کہ ایشیا میں بے پناہ عالم‌گیر طوفانوں کا ایک نیا سوتا ابل پڑا۔ روسی انقلاب کے بعد ترکی، ایران اور چین میں انقلابوں (٦) کی باری آئی۔ سو ہم اس

وقت ان طوفانوں اور یورپ میں ان کی ''صدائے بازگشت،، کے دور میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ عظیم چینی ریپلک کا (جس پر اس وقت مختلف ''مہذب،، لکڑبھگے دانت تیز کر رہے ہیں) خواہ کچھ ہی انجام ہو، دنیا کی کوئی طاقت اب ایشیا میں پرانی زرعی غلامی کو تو واپس لا نہیں سکتی اور نہ ہی ایشیائی اور نیم ایشیائی ملکوں کے عوام کی جاں بازانہ جمہوریت کو صفحۂ ہستی سے مٹا سکتی ہے۔

بعض ایسے لوگوں پر جنہوں نے عوامی جدوجہد کی تیاریوں اور اس کے ارتقا کے حالات کی طرف ڈھنگ سے توجہ نہیں کی تھی یورپ میں سرمایہ‌داری کے خلاف فیصلہ کن جد و جہد کے مسلسل التوا کی وجہ سے سخت مایوسی طاری ہو گئی اور وہ انارکزم کے گڑھے میں جا گرے۔ ہم صاف دیکھ رہے ہیں کہ یہ انارکزم اور مایوسی کس قدر عاقبت نااندیشی اور پست ہمتی کا ثبوت ہے۔

انہیں یورپی آدرشوں کے حصول کی جد و جہد میں ایشیا کے ۸۰ کروڑ انسانوں کے شامل ہونے سے تو ہمارے دل اور بڑھنے چاہئیں، نہ یہ کہ ہم ہمت ہار بیٹھیں۔

یورپ کی طرح ایشیا کے انقلابوں نے بھی اعتدال پرستی کی کمینگی اور غیر مستقل‌مزاجی کا ثبوت دے دیا، انہوں نے بھی دکھا دیا کہ جمہوری جنتا کی آزادی اور خودمختاری کتنی زیادہ ضروری اور اہم چیز ہے۔ اور اسی طرح انہوں نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ ہر قسم کے بورژوا اور پرولتاریہ کے درمیان کس قدر واضح اور گہرا فرق ہے۔ یورپ اور ایشیا دونوں جگہ کے تجربات کے بعد اب اگر کوئی شخص ناطبقاتی سیاست اور ناطبقاتی سوشلزم کا نام لے تو وہ محض اسی قابل ہے کہ اسے ایک پنجرے میں بند کر کے آسٹریلیا کے کنگرو کے ساتھ نمائش میں رکھ دیا جائے۔

ایشیا کے بعد اب یورپ میں کچھ زندگی کی لہر دوڑنے لگی ہے، اگرچہ اس کا انداز ایشیا سے مختلف ہے۔ ۱۸۷۲ء سے ۱۹۰۴ء تک کا ''پرامن،، دور اب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے۔ اونچی اونچی قیمتوں اور ٹرسٹوں کی زیادتیوں اور زبردستیوں کی وجہ سے معاشی جد و جہد میں اس قدر شدت اور تندی پیدا ہو رہی

ہے جیسی اب سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی اور اس نے برطانوی مزدوروں کو بھی جھنجھوڑ ڈالا ہے جن کے دل و دماغ کو اعتدال پرستی نے سب سے زیادہ مسموم کر رکھا تھا۔ اس وقت ہمیں اس انتہائی ''کٹر،، بورژوا یونکر* ملک یعنی جرمنی میں بھی ایک بڑھتے ہوئے سیاسی بحران کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ سامراج کی پالیسی اور مجنونانہ اسلحہ بندی جدید یورپ میں ایک ایسا ''سماجی امن،، پیدا کر رہی ہے جو اور کچھ ہو نہ ہو بارود کا ڈھیر ضرور ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ تمام بورژوا پارٹیاں مسلسل زوال کی سمت رواں ہیں اور دوسری طرف پرولتاریہ کے اندر زیادہ پختگی آتی جا رہی ہے۔

مارکس‌ازم کے ظہور کے بعد عالمی تاریخ کے تین عظیم ادوار میں سے ہر ایک نے اس پر نئی مہر تصدیق لگائی اور نئی فتوحات لایا۔ لیکن آئندہ تاریخی دور پرولتاریہ کے نظریات کی حیثیت سے مارکس‌ازم کے لئے اور زیادہ فتح کا باعث ہوگا۔

''پراودا،، شمارہ ۵۰،
پہلی مارچ ۱۹۱۳ء
دستخط: و۔ ای۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف،
پانچواں روسی ایڈیشن،
جلد ۲۳، صفحات ۱—۴

---

* یونکر — پہلے پروشیا کے بڑے زمینداروں یا نیم جاگیرداروں کو کہتے تھے۔ (ایڈیٹر)

مارکس‌ازم کے تین سرچشمے اور تین اجزائے ترکیبی

تمام متمدن دنیا میں مارکس کی تعلیمات سے بورژوا علم (سرکاری بھی اور اعتدال پسند بھی) بھڑکتا ھے اور سخت عداوت رکھتا ھے۔ اس کی نظر میں مارکس‌ازم کیا ھے، ایک "مہلک فرقہ"۔ اس کے سوا اور کسی قسم کے سلوک کی امید بھی نہیں کی جا سکتی کیونکہ ایسے سماج میں جس کی بنا طبقاتی جدوجہد پر ہو، "غیرجانبدار" سماجی سائنس کا پایا جانا ممکن نہیں ھے۔ تمام سرکاری اور اعتدال پسند سائنس کسی نہ کسی طرح سے اجرتی غلامی کی وکالت کرتی ھے۔ لیکن مارکس‌ازم نے تو اس غلامی کے خلاف بےرحم جنگ چھیڑ رکھی ھے۔ اجرتی غلامی کے سماج میں سائنس سے یہ آس رکھنا کہ وہ غیر جانب‌داری برتے گی، بالکل ایسی ھی نادانی ھے جیسے کارخانہ دار سے اس سوال پر غیرجانب‌داری کی امید رکھنا کہ سرمائے کا منافع کم کرکے مزدوروں کی اجرت بڑھادی جائے۔

مگر بات صرف اسی قدر نہیں ھے۔ فلسفے کی تاریخ اور سماجی سائنس کی تاریخ نہایت وضاحت کے ساتھ یہ جتاتی ھے کہ مارکس‌ازم میں "تنگ نظری" قسم کی کوئی چیز دور دور موجود نہیں ھے، اس معنی میں کہ وہ کوئی بندھا ٹکا اور جامد نظریہ ہو، ایسا نظریہ جو دنیا کے تمدن کے ارتقا کی شاہراہ سے الگ تھلگ ابھرا ہو۔ اس کے برعکس مارکس کی بصیرت خاص طور پر اس حقیقت میں پوشیدہ ھے کہ انہوں نے ان سوالوں کا جواب تیار کیا جو عالم انسانیت کے سب سے ممتاز دماغوں کی جانب سے اٹھائے گئے تھے۔ مارکس کی تعلیمات فلسفے، سیاسی معاشیات (پولٹکل اکانومی) اور اشتراکیت (سوشلزم) کے سب سے بڑے نمائندوں کی تعلیمات کا براہ‌راست اور فوری تسلسل ھیں۔

مارکس کا نظریہ طاقتور ہے کیونکہ وہ سچا ہے۔ یہ نظریہ مکمل اور مربوط ہے اور لوگوں کو ایک ایسا باضابطہ عالمی تصور مہیا کرتا ہے جو وہم‌پرستی، رجعت‌پرستی اور بورژوا زور زبردستی کی حمایت کی کسی شکل سے بھی میل نہیں کھا سکتا۔ یہ نظریہ جائز وارث ہے ان بہترین خیالات کا جو بنی نوع انسان نے انیسویں صدی میں تخلیق کئے تھے جرمن فلسفے، انگریزی سیاسی معاشیات اور فرانسیسی اشتراکیت کی صورت میں۔

مارکس‌ازم کے ان تین سرچشموں اور اس کے تینوں اجزائے ترکیبی کے بارے میں ہم مختصر طور پر کچھ کہیں گے۔

(۱)

مارکس‌ازم کا فلسفہ مادیت ہے۔ یورپ کی جدید تاریخ کے تمام دور میں اور خاص طور سے اٹھارھویں صدی کے آخر میں فرانس میں، جہاں عہد اوسط کی ہر قسم کی خرافات کے خلاف، اداروں اور خیالات میں جاگیرداری کے خلاف فیصلہ‌کن جنگ ہوئی، مادیت نے ثابت کر دیا کہ یہی ایک ایسا فلسفہ ہے جو مربوط اور بااصول ہے، جو طبعی سائنس کی تمام تعلیمات سے مطابقت رکھتا ہے اور وہم‌پرستی اور ریاکاری وغیرہ کا مخالف ہے۔ چنانچہ جمہوریت کے دشمنوں نے اپنا سارا زور اس پر صرف کر دیا کہ مادیت کی ”تردید کریں“، اس کی جڑ کھود ڈالیں اور اسے بدنام کر دیں۔ انہوں نے فلسفیانہ عینیت پرستی کی مختلف شکلوں کی حمایت کی جو ہمیشہ کسی نہ کسی صورت میں مذہب کی تبلیغ یا اس کی تائید کو پہنچتی ہیں۔

مارکس اور اینگلس نے نہایت ثابت قدمی کے ساتھ فلسفیانہ مادیت کی مدافعت کی اور اس بنیاد سے ہر انحراف اور گریز میں پوشیدہ سنگین غلط‌کاری کی بار بار وضاحت کی۔ مارکس اور اینگلس کے خیالات نہایت وضاحت کے ساتھ پورے طور پر اینگلس کی تصنیفات ”لڈوگ فائرباخ“ اور ”اینٹی ڈیورنگ“ (۸) میں موجود ہیں اور یہ دونوں کتابیں ”کمیونسٹ پارٹی کا مینی‌فسٹو“ کی طرح ہر ایک طبقاتی شعور رکھنے‌والے مزدور کے دم کے ساتھ ہیں۔

لیکن مارکس نے اٹھارھویں صدی کی مادیت پر بس نہیں کی۔ انہوں نے فلسفے کو آگے بڑھایا۔ انہوں نے فلسفے کو جرمن کلاسیکی فلسفے کی دریافتوں، خاص کر ھیگل کے نظام فکر سے مالامال کیا جس نے خود فائرباخ کے نظریہ مادیت کو جنم دیا تھا۔ ان دریافتوں کی سب سے بڑی چیز ھے جدلیات یعنی ارتقا اور نشو و نما کا نظریہ نہایت مکمل اور سب سے گہری شکل میں جو یک طرفہ پن سے پاک ھے، اس انسانی علم و آگاھی کی نسبت کا نظریہ جو ھمیشہ نشوو نما پاتے ھوئے مادے کی عکاسی کرتی ھے۔ باوجودیکہ بورژوا فلسفیوں کی تعلیمات "نئی"، تراش خراش کے ساتھ پرانی اور فرسودہ عینیت پرستی کی طرف جاتی ھیں طبعی سائنس کی تازہ دریافتوں نے — ریڈیم، الیکٹرون اور اجزا کے قلب ماھیت نے مارکس کی جدلیاتی مادیت کی بہت نمایاں طور پر تصدیق کردی ھے۔

مارکس نے فلسفیانہ مادیت کو گہرائی اور نشو و نما بخشتے ھوئے مکمل کیا اور فطرت کے متعلق اس کی معلومات کو انسانی سماج کے علم تک پھیلا دیا۔ مارکس کی تاریخی مادیت سائنسی فکر کا سب سے بڑا کارنامہ تھا۔ تاریخ اور سیاست کے بارے میں مختلف خیالات کے اندر اس سے پیشتر افراتفری اور یکطرفہ فیصلوں کا جو بازار گرم تھا اس کی جگہ نمایاں طور پر ایک مربوط اور ھموار سائنسی نظریہ نے لےلی جو ھمیں بتاتا ھے کہ پیداواری طاقتوں کی نشوونما کے نتیجے میں سماجی زندگی کے ایک ڈھانچے میں سے دوسرا زیادہ ترقی‌یافتہ ڈھانچہ کیونکر ابھرتا ھے۔ مثال کے طور پر کیونکر جاگیرداری میں سے سرمایہ‌داری نمودار ھوتی ھے۔

ٹھیک اسی طرح، جیسے انسان کا علم عالم فطرت (دوسرے لفظوں میں آگے بڑھتے ھوئے مادے) کا عکس ھے جو کہ انسان سے بےنیاز خود اپنا وجود رکھتا ھے، اسی طرح انسان کا سماجی علم (یعنی مختلف خیالات اور نظریے فلسفیانہ، مذھبی، سیاسی وغیرہ) سماج کے اقتصادی نظام کا عکس ھے۔ سیاسی ادارے اقتصادی بنیاد پر اوپر کے ڈھانچے ھیں۔ مثلاً ھم دیکھ سکتے ھیں کہ موجودہ یورپی ریاستوں کی مختلف سیاسی شکلیں یہ خدمت انجام دیتی ھیں کہ پرولتاریہ پر بورژوازی کی حکمرانی کی قلعہ بندی کریں۔

مارکس کا فلسفہ مکمل فلسفیانہ مادیت ہے جس نے بنی نوع انسان کو اور خاص کر مزدور طبقے کو علم و خبر کا طاقت‌ور آلہ عطا کیا ہے۔

(۲)

یہ تسلیم کرلینے کے بعد کہ معاشی نظام ہی وہ بنیاد ہے جس پر سیاسی عمارت کی اٹھان ہوتی ہے، مارکس نے اپنی بیشتر توجہ اس معاشی نظام کے مطالعے پر لگادی۔ مارکس کی خاص تصنیف، ''سرمایہ،، موجودہ یعنی سرمایہ‌دار سماج کے معاشی نظام کے مطالعے کا حاصل پیش کرتی ہے۔

کلاسیکی سیاسی معاشیات مارکس سے پہلے انگلینڈ میں جو تمام سرمایہ‌دار ملکوں میں سب سے زیادہ ترقی‌یافتہ تھا، تشکیل پا چکی تھی۔ آدم اسمتھ اور ڈیوڈ ریکارڈو نے معاشی نظام میں چھان بین کرکے محنت کے نظریۂ قدر (value) کی بنیاد ڈال دی تھی۔ مارکس نے ان کے کام کو جاری رکھا۔ اس نظریے کو سختی سے ثابت کیا اور تسلسل و ربط کے ساتھ آگے بڑھایا۔ انھوں نے بتایا کہ ہر ایک جنس کی قدر کا فیصلہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اس جنس کی پیداوار پر سماجی اعتبار سے ضروری محنت کا جو وقت لگتا ہے اس کی مقدار کتنی ہے۔

جہاں پر بورژوا ماہرین معاشیات نے وہ تعلق دیکھ لیا جو چیزوں کے درمیان پایا جاتا ہے (ایک جنس کا دوسری جنس سے تبادلہ) وہاں مارکس نے وہ تعلق دیکھا جو لوگوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اجناس کا باہمی تبادلہ اس بندھن کو ظاہر کرتا ہے جو الگ الگ پیداوار کرنے‌والوں میں بازار کے ذریعے قائم ہوتا ہے۔ روپیہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ بندھن زیادہ سے زیادہ قریبی ہوتا جا رہا ہے اور الگ الگ پیداوار کرنے‌والوں کی ساری معاشی زندگی کو ایک کل میں اس طرح جوڑتا جا رہا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے بے‌تعلق نہیں ہو سکتے۔ سرمایہ اسی بندھن کے اور آگے بڑھ جانے کی علامت ہے: آدمی کی محنت کی قوت ایک جنس بن جاتی ہے۔ اجرت پر کام کرنے‌والا اپنی محنت کی قوت کو اس کے ہاتھ

بیچتا ہے جو زمین کا، کارخانوں کا اور کام کے اوزاروں کا مالک ہے۔ مزدور کام کے دن بھر کا ایک حصہ اس لاگت کے لئے کام کرنے میں لگاتا ہے جو خود اس کے اور گھربار کے خرچ کے لئے ضروری ہے (یہ ہے مزدوری یا اجرت)، جب کہ دن کا دوسرا حصہ وہ بغیر اجرت کے کام کرتا ہے اور سرمایہ‌دار کے لئے قدرزائد (surplus value) پیدا کرتا ہے، جو نفع کا اصل سرچشمہ، سرمایہ‌دار طبقے کی دولت کا سرچشمہ ہے۔

قدرزائد کا نظریہ مارکس کے معاشی نظریے میں بنیاد کا پتھر ہے۔

مزدور کی محنت سے جو سرمایہ پیدا ہوتا ہے وہ چھوٹے مالکوں کا دیوالہ نکال کر اور بےروزگاروں کی فوج کھڑی کرکے مزدور کو دباتا ہے۔ صنعت میں تو بڑے پیمانے کی پیداوار کی جیت فوراً نظر میں آجاتی ہے لیکن زراعت میں بھی ہمیں یہی مظہر دکھائی دیتا ہے : بڑے پیمانے کی سرمایہ‌دارانہ زراعت کی برتری بڑھتی جاتی ہے، مشینری کا استعمال بڑھتا جاتا ہے، کسانوں کی معیشت نقد سرمائے کے شکنجے میں پھنستی اور نیچے گرتی جاتی ہے اور پس ماندہ ٹکنیک کے بوجھ تلے تباہ ہوجاتی ہے۔ زراعت میں چھوٹے پیمانے کی پیداوار کا زوال صنعت سے مختلف شکلیں اختیار کرتا ہے لیکن یہ زوال بہرحال ایسی حقیقت ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔

چھوٹے پیمانے کی پیداوار کو تباہ کرکے سرمایہ اس راہ پر بڑھتا ہے کہ محنت کی کارگذاری کو بڑھائے اور بڑے سرمایہ‌داروں کی انجمنوں کےلئے اجارہ داری کی پوزیشن پیدا کرے۔ خود پیداوار زیادہ سے زیادہ سماجی ہوتی جاتی ہے۔ سیکڑوں، ہزاروں، لاکھوں مزدور ایک باقاعدہ معاشی ترکیب میں ایک دوسرے سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس اجتماعی محنت کی پیداوار مٹھی بھر سرمایہ‌داروں کے قبضہ قدرت میں ہوتی ہے۔ پیداوار کا نراج بڑھتا ہے اور اسی کے ساتھ بحران بھی، بازاروں کےلئے اندھادھند دوڑ ہوتی ہے اور عام آبادی کی زندگی احتیاج کی شکار ہوجاتی ہے۔

سرمایہ‌دار نظام، سرمائے پر مزدوروں کا دارومدار بڑھاتے ہوئے مشترکہ محنت کی زبردست طاقت پیدا کردیتا ہے۔

مارکس نے سرمایہ‌داری کے ارتقا کا پتہ لگایا کہ وہ بازار کےلئے مال تیار کرنے کی معیشت کے ابتدائی آثار سے، شروع کے سیدھے سادے تبادلے سے لے کر سب سے اعلی شکل یعنی بڑے پیمانے کی پیداوار تک پھیلی ہوئی ہے۔

اور تمام سرمایہ‌دار ملکوں کا تجربہ، وہ نئے ہوں یا پرانے، مزدوروں کی سال‌بسال بڑھتی ہوئی تعداد کو صاف طور سے اس مارکسی تحقیق کی سچائی دکھا رہا ہے۔

سرمایہ داری تمام دنیا میں فتح حاصل کر چکی ہے لیکن یہ فتح صرف ایک پیش خیمہ ہے اس فتح کا جو محنت کو سرمائے پر حاصل ہونی ہے۔

(۳)

جب جاگیرداری کا تختہ الٹاجا چکا اور خدا کی زمین پر ''آزاد'' سرمایہ‌دار سماج نمودار ہوا تو ساتھ ہی یہ بات بھی کھل کر سامنے آ گئی کہ اس آزادی کا مطلب ہے محنت کشوں کو دبانے اور ان کی محنت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا نیا نظام۔ بہت سے اشتراکی نظریے بھی فوراً اس ظلم‌وجبر کے عکس اور اس کے خلاف احتجاج کے طور پر ابھرنے لگے۔ لیکن شروع شروع کا سوشلزم خیالی (یوٹوپیائی) سوشلزم تھا۔ وہ سرمایہ‌دار سماج کی نکتہ چینی کرتا تھا، اس پر لعنت‌ملامت کرتا تھا، اس کی بربادی کے خواب دیکھتا تھا، ایک بہتر نظام کے تصور میں کھو جاتا تھا اور دولت‌مندوں کو قائل کرنے کی سخت کوشش کرتا تھا کہ دوسروں کی محنت سے ناجائز فائدہ اٹھانا غیراخلاقی حرکت ہے۔

لیکن خیالی سوشلزم کے بس کی بات یہ نہ تھی کہ وہ اصلی راستہ دکھا سکے۔ سرمایہ‌داری میں اجرتی غلامی کا لب‌لباب وضاحت کے ساتھ بیان کرنا، یا سرمایہ‌داری کی نشوونما کے قاعدے قانونوں کو دریافت کرنا یا اس سماجی طاقت کی جانب اشارہ کرنا، جو نئے سماج کی جنم داتا بننے کی صلاحیت رکھتی ہے، اس خیالی سوشلزم کے بس سے باہر تھا۔

اسی اثنا میں طوفانی انقلابوں نے، جو یورپ کے اندر ہر جگہ اور خاص کر فرانس میں جاگیرداری، کسان غلامی (serfdom) کے ڈھے جانے کے ساتھ برپا ہوئے، زیادہ سے زیادہ وضاحت کے ساتھ جتا دیا کہ طبقوں کی جدوجہد تمام ارتقا کی بنیاد کا اور اسے آگے بڑھانے والی قوت کا کام کرتی ہے۔

جاگیردار طبقے پر سیاسی آزادی کی ایک بھی فتح ایسی نہ تھی جو سخت مقابلے کے بغیر حاصل ہوئی ہو۔ ایک بھی سرمایہ‌دار ملک ایسا نہ تھا جو کم و بیش آزاد اور جمہوری بنیاد پر قائم ہو اور جس کی نشو و نما سرمایہ‌دار سماج کے مختلف طبقوں میں موت وحیات کی جنگ کے بغیر ہو گئی ہو۔

مارکس کی گہری بصیرت اس حقیقت میں پوشیدہ ہے کہ سب سے پہلے وہی اس سے نتائج اخذ کر سکے اور ان نتائج کو جو دنیا کی تاریخ سے نکلتے ہیں استقلال اور تسلسل کے ساتھ منطبق کر سکے۔ یہ کلیہ طبقاتی جدوجہد کا نظریہ ہے۔

لوگ ہمیشہ سیاست میں دھوکا دے کر بےوقوف بنائے گئے ہیں اور خود بےوقوفی کا شکار ہوتے رہے ہیں اور اس وقت تک یہی ہوتا رہے گا جب تک کہ وہ یہ پتہ چلانا نہ سیکھ لیں کہ تمام اخلاقی، مذہبی، سیاسی اور سماجی لفاظیوں، اعلانوں اور وعدوں کے پس پردہ کسی نہ کسی طبقے کے مفاد پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اصلاحوں اور ترقیوں کے مبلغوں کو پرانے نظام کے حامیوں کی طرف سے ہمیشہ بےوقوف بنایا جائے گا جب تک وہ یہ محسوس نہ کر لیں کہ ہر پرانا ادارہ، چاہے وہ کتنا ہی وحشیانہ اور فرسودہ نظر آتا ہو، لیکن اسے کچھ حکمراں طبقوں کی قوتیں ہی چلاتی رہتی ہیں۔ اور ان طبقوں کی رکاوٹ کو توڑنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہمارے گرد جو سماج ہے، اسی سماج میں ان قوتوں کا پتہ لگایا جائے اور انہیں تربیت دی جائے، ان قوتوں کو جدوجہد کے لئے تیار کیا جائے جو ایک ایسی طاقت بن جائیں جو پرانے کو صاف کر کے نئے کو جنم دینے کے قابل ہو — اور اپنی سماجی حیثیت کی بنا پر ان قوتوں کو ایک ایسی طاقت بننا ہی پڑیگا۔

مارکس کی فلسفیانہ مادیت ہی نے پرولتاریہ کو اس روحانی غلامی سے نکلنے کا راستہ دکھایا جس میں تمام دبے ہوئے طبقے اس وقت تک پستے چلے آئے تھے۔ مارکس کا ہی معاشی نظریہ ہے جس نے سرمایہ‌داری کےعام نظام میں پرولتاریہ کی صحیح پوزیشن جتائی۔

پرولتاریہ کی آزاد سبھائیں ساری دنیا میں امریکہ سے جاپان تک، سویڈن سے جنوبی افریقہ تک بڑھتی پھیلتی جا رہی ہیں۔ پرولتاریہ اپنی طبقاتی جدوجہد چلا کر زیادہ تعلیم و تربیت‌یافتہ اور باخبر ہوتا جارہا ہے، وہ بورژوا سماج کے تعصبات کے جالوں سے نکلتا جا رہا ہے، زیادہ سے زیادہ متحد ہوتا جارہا ہے اور سیکھ رہا ہے کہ اپنی کامیابیوں کو کیسے ناپے۔ پرولتاریہ اپنی قوتوں کو فولادی بنا رہا ہے اور اس طرح بڑھ رہا ہے کہ اسے روکنا ممکن نہ ہوگا۔

"پروسویشچینیے"، شمارہ ۳،
مارچ ۱۹۱۳ء
دستخط: و۔ ای۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف،
پانچواں روسی ایڈیشن،
جلد ۲۳، صفحات ۴۸—۴۰

مارکس‌ازم اور ترمیم‌پرستی

ایک کافی معروف کہاوت ہے کہ اگر جیومیٹری کے بدیہیات انسانی مفادات پر اثرانداز ہوتے تو ان کی تردید کی قطعی کوشش کی جاتی۔ طبیعی اور تاریخی نظریات نے جن کا ٹکراؤ مذہبیات کے پرانے تعصبات سے ہوا بہت ہی شدید مخالفت پیدا کی اور اب بھی پیدا کر رہے ہیں۔ مارکس‌ازم کا نظریہ موجودہ سماج کے ترقی‌یافتہ طبقے کو روشن خیال بنانے اور منظم کرنے کی خدمت براہ راست ادا کرتا ہے، اس طبقے کے فرائض کو بتاتا ہے اور یہ دکھاتا ہے کہ (معاشی ارتقا کی بدولت) موجودہ نظام کی جگہ نیا نظام آنا ناگزیر ہے، اس لئے کوئی حیرت کی بات نہیں کہ اس نظرئیے کو اپنی زندگی میں ہر قدم آگے بڑھانے کے لئے لڑنا پڑا۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس کا اطلاق بورژوا سائنس اور فلسفے پر ہوتا ہے جو سرکاری طور پر سرکاری پروفیسر سکھاتے ہیں تاکہ صاحب جائداد طبقوں کی ابھرتی ہوئی نسل کو بیوقوف بنائیں اور اس کو اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے خلاف ''سکھائیں''۔ یہ سائنس تو مارکس‌ازم کے بارے میں سننا بھی گوارا نہیں کرتی اور یہ دعوی کرتی ہے کہ اس کی تردید کرکے اس کو ختم کر دیا گیا ہے۔ نوجوان اساتذہ جو سوشلزم کی تردید کرکے اپنی زندگی بناتے ہیں، اور درماندہ بزرگ بھی جو ہر طرح کے فرسودہ ''نظاموں'' کی روایت کو برقرار رکھتے ہیں مارکس پر مساوی جوش کے ساتھ حملے کرتے ہیں۔ مارکس‌ازم کی ترقی، یہ واقعہ کہ اس کے خیالات مزدور طبقے میں پھیل رہے ہیں اور مضبوط جڑیں پکڑتے جا رہے ہیں، مارکس‌ازم

پر ان بورژوا حملوں کی زیادتی اور شدت کو لازمی طور پر بڑھاتا ہے۔ ہر مرتبہ سرکاری سائنس کے ہاتھوں "ختم ہونے" کے بعد مارکس‌ازم زیادہ مضبوط، مستقل اور جاندار بنتا جاتا ہے۔

لیکن ان نظریات کے درمیان بھی جن کا تعلق مزدور طبقے کی جدوجہد سے ہے اور جو خصوصاً پرولتاریہ کے درمیان رائج ہیں مارکس‌ازم نے اپنی پوزیشن اچانک نہیں مضبوط کرلی۔ اپنے وجود کی پہلی نصف صدی میں (انیسویں صدی کی پانچویں دہائی سے) مارکس‌ازم ان نظریات سے لڑتا رہا جو بنیادی طور پر اس کے خلاف تھے۔ پانچویں دہائی کی ابتدا میں مارکس اور اینگلس نے ہیگل کے ریڈیکل نوجوان حامیوں (۹) سے نبٹا جو فلسفیانہ عینیت پرستی کا نقطۂ نظر رکھتے تھے۔ پانچویں دہائی کے آخر میں معاشی نظرئے کے میدان میں یعنی پرودھون‌ازم (۱۰) کے خلاف جدوجہد شروع ہوئی چھٹی دہائی میں اس جدوجہد کی تکمیل ان پارٹیوں اور نظریات پر تنقید سے ہوئی جن کا اظہار ۱۸۴۸ء کے طوفانی سال میں ہوا۔ ساتویں دہائی میں یہ جد و جہد عام نظرئے کے میدان سے منتقل ہو کر ایک ایسے میدان کی طرف آ گئی جو براہ‌راست مزدور تحریک سے زیادہ قریب تھا یعنی باکونین‌ازم کو انٹرنیشنل (۱۱) سے نکالنا۔ آٹھویں دہائی کی ابتدا میں جرمنی میں تھوڑے دن تک اسٹیج پرودھون کے پیرو میولبرگیر کے ہاتھ میں رہا اور آٹھویں دہائی کے آخر میں positivist ڈیورنگ کے ہاتھ میں۔ لیکن اس وقت دونوں کا اثر پرولتاریہ پر بہت ہلکا ہوچکا تھا۔ مارکس‌ازم مزدور تحریک کے تمام دوسرے نظریات پر بلاشبہ فتح حاصل کر رہا تھا۔

انیسویں صدی کی آخری دہائی میں اس فتح کی تکمیل زیادہ تر ہو چکی تھی۔ حتی کہ لاطینی الاصل زبان‌والے ملکوں میں، جہاں پرودھون‌ازم کی روایات سب سے طویل مدت سے قائم تھیں، مزدور پارٹیاں دراصل اپنے پروگرام اور طریقۂ کار مارکسی بنیادوں پر بناتی ہیں۔ مزدور تحریک کی بحال شدہ بین اقوامی تنظیم نے (وقتاً فوقتاً بین‌اقوامی کانگرسوں کی صورت میں) ابتدا سے ہی تقریباً کسی جد وجہد کے بغیر تمام اہم باتوں میں مارکسی نقطۂ نظر کو اپنایا۔ لیکن جب مارکس‌ازم نے ان تمام کم و بیش سالم نظریات کو جو اس

کے مخالف تھے نکال باہر کیا تو وہ رجحانات، جن کا اظہار ان نظریات میں تھا ، نکاس کے دوسرے راستے تلاش کرنے لگے۔ جدوجہد کی شکلیں اور اسباب بدل گئے لیکن جدوجہد جاری رہی اور مارکس‌ازم کے وجود کی دوسری نصف صدی (انیسویں صدی کی آخری دھائی) ایسے رجحان کی جدوجہد سے شروع ھوئی جو مارکس‌ازم کے اندر ھی مارکس‌ازم کے خلاف تھا۔

برنشٹائن نے، جو کسی زمانے میں کٹر مارکسی تھا، اس رجحان کو اپنا نام دیا کیونکہ وہ بڑے شورو غوغے کے ساتھ اور مارکس‌ازم میں ترمیموں، مارکس کے نظریہ پر نظرثانی یعنی ترمیم پرستی کے بہت مکمل اظہار کے ساتھ سامنے آیا۔ حتی کہ روس میں بھی، جہاں ملک کی معاشی پسماندگی اور کسان غلامی کی باقیات سے دبی ھوئی غالب کسان آبادی کی وجہ سے، غیرمارکسی سوشلزم قدرتی طور پر بہت مدت تک قائم رھا اب وہ ھماری آنکھوں کے سامنے صاف طور پر ترمیم پرستی کی طرف جاتا ھے۔ زرعی سوال (ساری آراضی کو میونسپل کنٹرول میں لینے کا پروگرام) اور پروگرام اور طریقۂ کار کے عام سوالوں دونوں میں ھمارے سوشل نرودنیک اس پرانے نظام کی سڑی گلی اور فرسودہ باقیات کی جگہ جو اپنے طریقے سے مکمل اور بنیادی طور پر مارکس‌ازم کے خلاف تھا مارکس‌ازم میں زیادہ سے زیادہ ”ترمیمیں“ کرتے ھیں۔

مارکس‌ازم کے پہلے والے سوشلزم کو شکست دی جا چکی ھے۔ اب وہ اپنےآزاد میدان سے جدوجہد نہیں کر رھا ھے بلکہ ترمیم پرستی کی حیثیت سے مارکس‌ازم کے عام میدان سے لڑ رھا ھے۔ اچھا، تو اب ھم یہ جائزہ لیں گے کہ ترمیم‌پرستی نظریات کے لحاظ سے کن باتوں پر مشتمل ھے۔

فلسفے کے حلقے میں ترمیم‌پرستی بورژوا پروفیسرانہ ”سائنس“ کے دھارے میں آتی تھی۔ پروفیسر ”کانٹ کی طرف واپس گئے“ اور ترمیم پرستی نوکانٹیوں (۱۲) کے پیچھے پیچھے گھسٹتی رھی۔ پروفیسر وھی پرانی باتیں دھراتے رھے جو پادری ھزاروں بار فلسفیانہ مادیت کے خلاف کہہ چکے تھے اور ترمیم پرست، مزے سے مسکرا کر یہ بڑبڑاتے رھے (تازہ‌ترین کتابچے کے مطابق لفظ بلفظ) کہ مادیت

کی ''تردید،، تو مدت هوئے کی جا چکی هے۔ پروفیسروں نے هیگل کو ''مردہ کتا،، گردانا اور خود عینیت پرستی کے وعظ دیتے هوئے، صرف ایسی عینیت پرستی کے جو هیگل کی عینیت پرستی سے هزار گنا حقیر اور فرسودہ تهی، جدلیات پر حقارت سے کندهے جهٹکتے رهے اور ترمیم پرست ان کے پیچهے چل کر سائنس کی فلسفیانه تخریب کے دلدل میں پهنستے گئے، ''پرفن،، (اور انقلابی) جدلیات کی جگه ''سادہ،، (اور ساکن) ''ارتقا،، کو دیتے گئے۔ پروفیسر اپنے عینیت پرست اور اپنے ''تنقیدی،، نظاموں کو قرون وسطی کے حاوی ''فلسفے،، (یعنی مذهبیات) کے مطابق ٹهیک ٹهاک کرکے سرکاری تنخواهیں پاتے رهے اور ترمیم پرست ان سے قریب هوتے گئے، یه کوشش کرتے رهے که مذهب کو ''نجی معامله،، بنا دیں، موجودہ ریاست کے تعلق سے نهیں بلکه ترقی‌یافته طبقے کی پارٹی کے تعلق سے۔

طبقاتی لحاظ سے مارکس‌ازم میں ایسی ''ترمیموں،، کے حقیقی معنی کیا تهے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نهیں هے۔ یه بات خود صاف هے۔ همیں صرف یه دیکهنا چاهئے که بین اقوامی سوشل ڈیموکریسی میں صرف ایک مارکسی، جس نے ٹهوس جدلیاتی مادیت کے نقطهٔ نظر سے ترمیم‌پرستوں کے نامعقول نظریات پر نکته چینی کی، وہ پلیخانوف تها۔ اس پر کافی زور دینے کی ضرورت هے کیونکه اس وقت یه انتهائی غلط کوششیں کی جا رهی هیں که پلیخانوف کے طریقهٔ کار کی موقع‌پرستی پر نکته چینی کے روپ میں فرسودہ اور رجعت‌پرست فلسفیانه کوڑاکرکٹ چپکے سے پهر واپس لایا جائے*۔

---

* دیکهئے بوگدانوف، بازاروف وغیرہ کی کتاب ''مارکس‌ازم کے فلسفے کے مقالے،،۔ یهاں اس کتاب پر بحث نهیں کی جا سکتی۔ میں صرف اس وقت اتنا هی کهونگا که مستقبل قریب میں مضامین کے ایک سلسلے کے ذریعه یا کسی علحدہ پمفلٹ میں یه ثابت کرونگا که جو کچه کتاب میں نوکانٹی ترمیم‌پرستوں کے بارے میں کها گیا هے اس کا اطلاق قطعی طور پر ان هیوم اور برکلے کے نوجوان پیرووں ''نئے،، ترمیم پرستوں (۱۳) پر بهی هوتا هے۔ (ایڈیٹر)

سیاسی معاشیات کی طرف آتے ہوئے یہ بات سب سے پہلے کہنا چاہئے کہ اس شعبے میں ترمیم پرستوں کی ''ترمیمیں،، کافی زیادہ ہمہ گیر اور تفصیلی تھیں۔ ''معاشی ترقی کے نئے حقائق،، کے ذریعہ پبلک پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی گئی۔ یہ کہا گیا کہ بڑے پیمانے کی پیداوار کا ارتکاز اور اس کے ہاتھوں چھوٹی پیداوار کا خاتمہ زراعت میں بالکل نہیں ہوتا اور تجارت و صنعت میں بڑی سست رفتاری سے ہوتا ہے۔ یہ کہا گیا کہ اب بحران شاذ و نادر اور کمزور ہوتے ہیں اور شاید کارٹیل اور ٹرسٹ سرمائے کو یہ موقع دیں گے کہ وہ ان بحرانوں کو بالکل دور کر سکے۔ یہ کہا گیا کہ ''ختم ہو جانے کا نظریہ،، جس کی طرف سرمایہ‌دار نظام جا رہا ہے معقول نہیں ہے کیونکہ طبقاتی اختلافات زیادہ ہلکے اور نرم ہو جانے کا رجحان ہے۔ اور آخر میں یہ کہا گیا کہ مارکس کے نظریۂ قدر کی بیم باویرک کے مطابق تصحیح بھی بےجا نہ ہو گی۔

ان مسائل پر ترمیم‌پرستوں کے خلاف لڑائی کا نتیجہ نظریاتی خیالات کی تجدید کی حیثیت سے بین اقوامی سوشلزم میں اتنا ہی کارآمد ہوا جیسا ڈیورنگ کے خلاف اینگلس کی بحث میں بیس سال پہلے ہوا تھا۔ ترمیم‌پرستوں کی دلیلوں کا جائزہ واقعات اور اعداد و شمار کی مدد سے لیا گیا۔ یہ بات ثابت ہو گئی کہ ترمیم پرست باقاعدگی سے موجودہ چھوٹے پیمانے کی پیداوار کی ایک خوشکن تصویر پیش کر رہے ہیں۔ چھوٹے پیمانے کی پیداوار پر بڑے پیمانے کی پیداوار کی ٹکنیکی اور کاروباری برتری، نہ صرف صنعت میں بلکہ زراعت میں بھی ناقابل تردید واقعات سے ثابت ہو چکی ہے۔ لیکن اشیاۓ تبادلہ کی پیداوار زراعت میں کہیں کم ترقی‌یافتہ ہے اور موجودہ ماہرین اعداد و شمار و معاشیات عام طور پر زراعت کی ان مخصوص شاخوں کو (کبھی کبھی توکاموں کو بھی) چننے میں زیادہ ماہر نہیں ہوتے جو دکھاتی ہیں کہ زراعت عالمی معیشت کے تبادلے کے عمل میں برابر کھنچتی جا رہی ہے۔ چھوٹے پیمانے کی پیداوار، غذا کی متواتر ابتری، سدا کی بھکمری، کام کے دن کی زیادہ طوالت، مویشیوں کی کوالٹی اور دیکھبھال کی ابتری، مختصر یہ کہ ان تمام طریقوں سے

اپنے کو قدرتی معیشت کے کھنڈروں پر قائم رکھتی ہے جن سے دستکاری کی پیداوار اپنے کو سرمایہ‌دارانہ کارخانہ‌داری کے خلاف برقرار رکھتی تھی۔ سائنس اور ٹکنالوجی کی ہر ترقی سرمایہ‌دارانہ سماج میں چھوٹے پیمانے کی پیداوار کی بنیادوں کو ناگزیر طور پر متواتر کھوکھلا کرتی رہتی ہے اور سوشلسٹ علم معیشت کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اس عمل کی تمام صورتوں میں تحقیقات کرے جو اکثر پیچیدہ اور دشوار ہوتی ہیں اور چھوٹی پیداوار کرنے‌والے کو یہ دکھائے کہ سرمایہ‌دار نظام میں اس کا وجود ناممکن ہے، سرمایہ‌دار نظام میں کسان کے لئے کاشتکاری کی کوئی امید نہیں ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ کسان پرولتاریہ کا موقف اپنائے۔ سائنسی معنی میں یہاں ترمیم پرست گناھگار تھے کیونکہ انہوں نے یکطرفہ اور الگ الگ واقعات سے جو پورے سرمایہ‌دار نظام سے ناوابستہ ہیں سطحی سرسری باتیں اخذ کرلیں۔ سیاسی نقطۂ نظر سے بھی وہ گناھگار تھے کیونکہ انہوں نے ناگزیر طور پر، خواہ وہ چاہتے ہوں یا نہیں، کسان پر یہ زور دینے کے بجائے کہ وہ انقلابی پرولتاریہ کا نقطۂ نظر اپنائے، اس کو دعوت دی یا اس پر زور دیا کہ وہ چھوٹے صاحب جائداد کا رویہ (یعنی بورژوازی کا رویہ) اختیار کرے۔

بحرانوں کے نظرئے اور برباد ہو جانے کے نظرئے کے بارے میں ترمیم پرستوں کی پوزیشن اور بھی بری تھی۔ صرف تھوڑے دن تک لوگ، اور وہ بھی صرف بہت ہی کوتاہ نظر لوگ، چند برسوں کی صنعتی گرم بازاری اور خوشحالی کی بنا پر مارکسی نظرئے کی بنیادوں کو دوبارہ ڈھالنے کی بات سوچ سکے۔ حقائق نے بہت جلد ترمیم پرستوں پر یہ بات واضح کردی کہ بحران ماضی کی بات نہیں ہوئے ہیں، خوشحالی کے بعد بحران پھر آیا ہے۔ بحرانوں کی صورتوں، سلسلے اور تصویر میں تبدیلی ہوئی ہے لیکن بحران سرمایہ‌دار نظام کا ناگزیر جز اب بھی ہیں۔ پیداوار کو متحد کرنے کے ساتھ کارٹیلوں اور ٹرسٹوں نے ایسے طریقے سے جو سب پر واضح تھا پیداوار کے نراج، پرولتاریہ کے وجود کے عدم تحفظ اور سرمائے کے جبر و تشدد کو اور شدید کر دیا اور اس طرح طبقاتی اختلافات کو بے‌مثال درجے تک تیز بنا دیا۔ سرمایہ‌دار نظام بربادی کی طرف جا رہا ہے— انفرادی

سیاسی اور معاشی بحرانوں اور پورے سرمایہ‌دار نظام کے مکمل ڈھا جانے دونوں لحاظ سے — یہ بات خاص طور سے صاف اور بہت بڑے پیمانے پر نئے زبردست ٹرسٹوں نے ہی دکھائی۔ امریکہ کا حالیہ مالیاتی بحران اور سارے یورپ میں بے روزگاری میں زبردست اضافہ، اگر آنے‌والے صنعتی بحران کا ذکر نہ بھی کیا جائے جس کی بہت سی علامتیں ہیں، — ان سب کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ترمیم‌پرستوں کے حالیہ ''نظریات،، کو سب بھول گئے ہیں جن میں بظاہر بہت سے ترمیم‌پرست خود بھی شامل ہیں۔ لیکن دانش‌وروں کی اس غیرمستقل مزاجی نے جو سبق مزدور طبقے کو دئے ہیں ان کو نہ بھولنا چاہئے۔

جہاں تک نظریہ‌ٔ قدر کا سوال ہے بس یہ کہنا کافی ہوگا کہ بیم باویرک کی طرف چند انتہائی مبہم اشاروں اور آہوں کے علاوہ ترمیم‌پرستوں کی دین اور کچھ نہیں ہے اور اسی لئے انھوں نے سائنسی خیالات کی ارتقا پر کوئی نقش نہیں چھوڑا ہے۔

سیاست کے میدان میں ترمیم پرستوں نے واقعی مارکس‌ازم کی بنیاد میں ترمیم کرنے کی کوشش کی یعنی طبقاتی جدوجہد کے نظرئے میں۔ ہمیں بتایا گیا کہ سیاسی آزادی، جمہوریت اور عام حق رائے‌دہی طبقاتی جدوجہد کی ضرورت کو رفع کر دیتے ہیں اور ''کمیونسٹ مینی‌فسٹو،، کے اس پرانے دعوے کو غیرحقیقی بناتے ہیں کہ مزدوروں کا وطن نہیں ہوتا۔ ان کا کہنا ہے کہ چونکہ جمہوریت میں ''اکثریت کی مرضی،، حاوی ہوتی ہے اس لئے کسی کو نہ تو ریاست کو طبقاتی حکمرانی کا آلہ‌ٔ کار سمجھنا چاہئے اور نہ رجعت پرستوں کے خلاف ترقی پسند، سماجی اصلاحات کی حامی بورژوازی کے ساتھ اتحاد کو مسترد کرنا چاہئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ترمیم‌پرستوں کے یہ اعترافات خیالوں کے بہت متوازن نظام سے تعلق رکھتے ہیں یعنی اعتدال‌پسند بورژوازی کے پرانے خیالات سے۔ اعتدال پسندوں نے ہمیشہ یہ کہا کہ بورژوا پارلیمانیت طبقوں اور طبقوں کی تقسیم کو ختم کر دیتی ہے کیونکہ ووٹ کا حق اور ملک کی حکومت میں شرکت کا حق بلاامتیاز تمام شہریوں کا حصہ ہوتے ہیں۔ ۱۹ ویں صدی کے دوسرے نصف میں یورپ کی پوری تاریخ اور

بیسویں صدی کی ابتدا میں روسی انقلاب کی ساری تاریخ صاف طور پر دکھاتی ہیں کہ یہ نظریات کتنے فضول ہیں۔ ''جمہوری،، سرمایہداری کی آزادی کے تحت معاشی امتیازات کم نہیں بلکہ زیادہ اور شدید ہو جاتے ہیں۔ پارلیمانیت انتہائی جمہوری بورژوا ریپبلکوں کے اندرونی کردار کو ختم کرنے کے بجائے ان کو طبقاتی جبر و تشدد کے آلہ٫کار کی حیثیت سے عریاں کرتی ہے۔ بہ مقابلہ ان لوگوں کے جو پہلے سیاسی واقعات میں سرگرمی سے حصہ لیتے تھے اب آبادی کے بےانتہا وسیع حصوں کو روشن خیال اور منظم کرنے میں مدد دیکر پارلیمانیت بحرانوں اور سیاسی انقلابوں کو دور کرنے کی نہیں بلکہ ان انقلابوں کے دوران خانہ جنگی کو زیادہ سے زیادہ شدید بنانے کی تیاری کرتی ہے۔ ۱۸۷۱ء کی بہار میں پیرس کے واقعات سے اور ۱۹۰۵ء کے جاڑوں میں روس کے واقعات سے یہ صاف ظاہر ہو گیا کہ یہ شدت کتنی ناگزیر طور پر پیدا ہوتی ہے۔ فرانسیسی بورژوازی نے ایک لمحے کے تذبذب کے بغیر پوری قوم کے دشمن سے، اس غیرملکی فوج سے جس نے اس کے ملک کو تباہ کر دیا تھا معاملہ کر لیا تاکہ پرولتاری تحریک کو کچل دیا جائے۔ جو کوئی بھی پارلیمانیت اور بورژوا جمہوریت کی ناگزیر اندرونی جدلیات کو نہیں سمجھتا جو پہلے کے مقابلے میں عام تشدد کے ذریعہ جھگڑوں کو زیادہ تیزی سے حل کرنے کی طرف لے جاتی ہے، وہ اس پارلیمانیت کی بنیاد پر اصول کے مطابق کبھی پروپیگنڈا اور ایجی‌ٹیشن نہیں کر سکتا جو مزدوروں کو ایسی ''بحثوں،، میں فاتحانہ شرکت کے لئے واقعی تیار کرتے ہیں۔ مغرب میں سماجی اصلاحات کے حامی اعتدال پسندوں اور روسی انقلاب میں لبرل اصلاح پسندوں (کیڈیٹ (۱۴)) کے ساتھ اتحادوں، سمجھوتوں اور بلاکوں کے تجربے نے معتبر طور پر دکھایا ہے کہ یہ سمجھوتے محض عوام کے شعور کو کند کرتے ہیں، کہ یہ ان کی جدوجہد کی حقیقی اہمیت کو بڑھاتے نہیں بلکہ کمزور کرتے ہیں کیونکہ یہ مجاہدوں کو ایسے عناصر سے منسلک کر دیتے ہیں جو جدوجہد کی کم سے کم صلاحیت رکھتے ہیں اور انتہائی مذبذب اور دغاباز ہیں۔ فرانس میں ملیران‌ازم (۱۵) وہ سب سے بڑا تجربہ ہے جس میں ترمیم‌پرستانہ سیاسی طریقہ٫کار

وسیع پیمانے پر، واقعی قومی پیمانے پر استعمال کیا گیا۔ اس ملیران‌ازم نے ترمیم‌پرستی کا ایک ایسا عملی اندازہ فراہم کیا ہے جس کو ساری دنیا میں پرولتاریہ کبھی نہ بھولےگا۔

ترمیم پرستی کے معاشی اور سیاسی رجحانات کا ایک فطری ضمیمہ سوشلسٹ تحریک کے مختتم مقصد کی طرف اس کا رویہ تھا۔ ''تحریک سب کچھ ہے، مختتم مقصد کچھ بھی نہیں،، — برنشٹائن کا یہ نعرہ بہت سے لمبے مقالوں کی بہ نسبت ترمیم‌پرستی کے نچوڑ کا زیادہ بہتر اظہار کرتا ہے۔ ہر معاملہ کے لئے الگ الگ اپنے رویے کا تعین کرنا، روزانہ کے واقعات اور چھوٹی سیاسی باتوں کی کاٹ چھانٹ اور تبدیلیوں کے مطابق اپنے کو بنانا، پرولتاریہ کے بنیادی مفادات اور سارے سرمایہ‌دار نظام، سارے سرمایہ‌دارانہ ارتقا کے بنیادی فیچروں کو بھول جانا، ان بنیادی مفادات کو حال کے حقیقی یا خیالی فوائد پر قربان کر دینا — یہ ہے ترمیم‌پرستی کی پالیسی۔ اب ایسی پالیسی کی نوعیت سے ہی واضح طور پر یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ یہ لامحدود قسم کی صورتیں اختیار کر سکتی ہے اور ہر کم و بیش ''نیا،، سوال، ہر کم و بیش غیرمتوقع اور پہلے سے نہ دیکھے ہوئے واقعہ کی موڑ، چاہے وہ ارتقا کی بنیادی لائن کو صرف ایک غیر اہم درجے تک اور وہ بھی انتہائی مختصر مدت کے لئے بدلتی ہو، ہمیشہ لازمی طور پر کسی نہ کسی قسم کی ترمیم پرستی پیدا کریگی۔

ترمیم پرستی کے ناگزیر ہونے کا تعین موجودہ سماج میں اس کی طبقاتی جڑوں سے کیا جاتا ہے۔ ترمیم‌پرستی ایک بین اقوامی مظہر ہے۔ ہر صاحب عقل سوشلسٹ، جو ذرا بھی معلومات رکھتا ہے، ذرا بھی شبہ نہیں کر سکتا کہ جرمنی میں کٹر خیال لوگوں اور برنشٹائن کے حامیوں، فرانس میں گیدیسٹ اور ژوریسیسٹ (اب خاص طور سے بروسیسٹ) (۱۶)، برطانیہ میں سوشل ڈیموکریٹک فیڈریشن (۱۷) اور انڈپنڈنٹ لیبرپارٹی (۱۸)، بیلجم میں بروکیر اور وانڈرویلڈے، اٹلی میں اینٹیگرالیسٹوں (integralist) اور اصلاح پسندوں (۱۹)، روس میں بالشویکوں اور منشویکوں (۲۰) کے درمیان تعلق، ان تمام ملکوں کی موجودہ حالت میں قومی حالات اور تاریخی عناصر کی زبردست رنگارنگی کے باوجود، ہر جگہ اپنے

مافیه کے لحاظ سے یکساں ہے۔ دراصل موجودہ بین‌اقوامی سوشلزم کے اندر ''تقسیم،، دنیا کے مختلف ملکوں میں اب ایک ہی لائن پر چل رہی ہے جو ان تیس یا چالیس برس پہلے کے مقابلے میں زبردست ترقی کی تصدیق کرتی ہے، جب مختلف ملکوں میں طرح طرح کے رجحانات واحد بین اقوامی سوشلزم کے اندر کشمکش کر رہے تھے۔ اور ''بائیں سے ترمیم‌پرستی،، جس نے اب لاطینی الاصل زبانوں والے ملکوں میں ''انقلابی سینڈی‌کالزم،، (۲۱) کی صورت اختیار کر لی ہے اپنے کو مارکس‌ازم کے مطابق بنا رہی ہے، اس میں ''ترمیم،، کرکے (اٹلی میں لابری‌اولا اور فرانس میں لاگاردیل) اکثر اس مارکس کی طرف سے جس کو غلط سمجھا جاتا ہے اس مارکس سے اپیل کرتے ہیں جس کو صحیح سمجھا جاتا ہے۔

ہم اس ترمیم‌پرستی کے نظریاتی مواد کا تجزیہ یہاں نہیں کر سکتے جو ابھی موقع‌پرستانہ ترمیم‌پرستی کی حد تک پہنچنے سے بہت دور ہے، جو ابھی بین اقوامی نہیں ہوئی ہے اور کسی ایک ملک میں بھی سوشلسٹ پارٹی سے واحد بڑی عملی جنگ کی آزمائش سے نہیں گذری ہے۔ اس لئے ہم اپنے کو اس ''دائیں سے ترمیم پرستی،، تک محدود رکھیں گے جس کی وضاحت اوپر کی گئی ہے۔

سرمایہ‌دار سماج میں اس کی ناگزیریت کس بات میں ہے؟ وہ قومی خصوصیات اور سرمایہ‌دارانہ ترقی کے درجوں کے امتیاز سے زیادہ گہری کیوں ہے؟ کیونکہ ہر سرمایہ‌دار ملک میں، پرولتاریہ کے ساتھ ساتھ ہمیشہ پیٹی بورژوازی، چھوٹے صاحبان جائداد کی وسیع پرت بھی ہوتی ہے۔ چھوٹی پیداوار سے سرمایہ‌داری ابھری تھی اور برابر ابھر رہی ہے۔ لازمی طور پر سرمایہ‌داری سے متعدد نئی ''وسطی پرتیں،، پیدا ہوتی ہیں (فیکٹری کی شاخ، گھر پر کام، چھوٹے ورکشاپ جو سارے ملک میں بڑی صنعتوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پھیلے ہوئے ہیں مثلاً سائیکل اور موٹر کی صنعتوں وغیرہ کی ضروریات)۔ یہ نئے چھوٹی پیداوار کرنے والے لازمی طور پر پھر پرولتاریہ کی صفوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہ بالکل فطری ہے کہ پیٹی بورژوا عالمی نقطۂ نظر مزدوروں کی وسیع پارٹیوں میں باربار سر اٹھاتا ہے۔ ایسا ہونا بالکل فطری ہے اور ہمیشہ ایسا ہی ہوگا،

اس وقت تک جب پرولتاری انقلاب قسمتیں بدل دےگا، کیونکہ یہ سوچنا سخت غلطی ہوگی کہ ایسا انقلاب کرنے کے لئے آبادی کی اکثریت کو ''مکمل طور سے'' پرولتاری بنانا لازمی ہے۔ اس وقت ہمیں جو تجربہ صرف نظریات کے شعبے میں اکثر ہوتا ہے یعنی مارکس‌ازم میں نظریاتی ترمیموں پر بحث مباحثہ، جو کچھ اب مزدور تحریک کے صرف انفرادی جزوی مسائل کے عمل میں، ترمیم پرستوں کے ساتھ طریقۂ کار کے اختلافات اور اس بنیاد پر علحدگی کی صورت میں پیدا ہوتا ہے، اسی کا سامنا مزدور طبقے کو بےنظیر بڑے پیمانے پر ضرور کرنا پڑیگا جب پرولتاری انقلاب تمام متنازع مسائل کو تیز کر دیگا، تمام اختلافات کو ایسے نکتوں پر مرکوز کر دیگا جو عوام کے رویے کے تعین کے لئے براہ راست اہمیت کے حامل ہوں گے اور اس بات کو ضروری بنا دیگا کہ جدوجہد کی گرماگرمی میں دوست دشمن کا امتیاز کیا جائے اور برے اتحادیوں کو ترک کر دیا جائے تاکہ دشمن پر فیصلہ کن ضرب لگائی جا سکے۔

انقلابی مارکس‌ازم نے جو نظریاتی جدوجہد ۱۹ ویں صدی کے آخر میں ترمیم‌پرستی کے خلاف کی ہے وہ صرف پرولتاریہ کی عظیم انقلابی جنگوں کی نقیب ہے جو اپنے کاز کی مکمل فتح کی طرف پیٹی بورژوازی کے تمام تذبذب اور کمزوریوں کے باوجود بڑھتا جا رہا ہے۔

یہ مضمون ۳ (۱۶) اپریل ۱۹۰۸ء کے قریب لکھا گیا تھا۔
۲۵ ستمبر اور ۲ اکتوبر (۸ اور ۱۵ اکتوبر) ۱۹۰۸ء کے درمیان ''کارل مارکس (۱۸۱۸—۸۳ء)'' کے مجموعے میں سینٹ پیٹرسبرگ میں کیدروف نے شایع کیا۔
دستخط: ول۔ ایلین

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۱۷، صفحات ۱۵ — ۲۶

ہمارا پروگرام

فی‌الحال بین‌اقوامی سوشل ڈیموکریسی نظریاتی تذبذب کی حالت میں ہے۔ ابھی تک مارکس اور اینگلس کے نظریات انقلابی تھیوری کی مضبوط بنیاد سمجھے جاتے تھے لیکن اب ان نظریات کے ناکافی اور فرسودہ ہونے کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ جو بھی اپنے کو سوشل ڈیموکریٹ کہتا ہے اور سوشل ڈیموکریٹک اخبار شایع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اسکو اس سوال کے بارے میں اپنا رویہ ٹھیک ٹھیک واضح کرنا چاہئیے جسکی طرف صرف جرمن سوشل ڈیموکریٹوں کی ہی توجہ نہیں ہے۔

ہم مارکسی نظریاتی پوزیشن کو اپنی پوزیشن قرار دیتے ہیں۔ مارکس‌ازم نے سب سے پہلے سوشلزم کو یوٹوپیا سے سائنس میں تبدیل کیا، اس سائنس کی مضبوط بنیاد بنائی اور وہ راستہ دکھایا جس پر اس کی مزید ترقی اور اسکے تمام شعبوں کو فروغ دینے کےلئے چلنا چاہئیے۔ اس نے یہ وضاحت کرکے موجودہ سرمایہ‌دار معیشت کی نوعیت کا انکشاف کیا" کہ کس طرح مزدوروں کو کرائے پر لینا، محنتی قوت کو خریدنا مٹھی بھر سرمایہ‌داروں، زمین، فیکٹریوں اور کانوں وغیرہ کے مالکوں کے ہاتھوں کروڑوں نادار لوگوں کی غلامی کو چھپاتا ہے۔ اس نے دکھایا کہ تمام جدید سرمایہ‌دار ترقی بڑے پیمانے کی پیداوار کا رجحان کرتی ہے تاکہ معمولی پیداوار کو ختم کردے اور ایسے حالات پیدا رکھتی ہے جو سوشلسٹ سماجی نظام کو ممکن اور ضروری بناتے ہیں۔ اس نے ہمیں یہ دیکھنا سکھایا کہ گہری جڑیں رکھنے‌والے رسم و رواج، سیاسی سازشوں، دقیق قوانین اور پیچیدہ نظریات کے پردے کے پیچھے طبقاتی جدوجہد، گوناگوں

صاحب جائداد طبقوں کی نادار عوام سے، پرولتاریہ سے جدوجہد ہے جو تمام نادار لوگوں کی صف اول میں ہے۔ اس نے انقلابی سوشلسٹ پارٹی کے حقیقی فریضے کو واضح کیا یعنی سماج کو ازسر نو ڈھالنے کے ہوائی قلعے نہ بنانا، سرمایہ‌داروں اور ان کے حاشیہ برداروں کو مزدوروں کی حالت بہتر بنانے کے وعظ نہ دینا، سازشیں نہ کرنا بلکہ پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد منظم کرنا اور اس جدوجہد کی رہنمائی کرنا جسکا آخری مقصد یہ ہے کہ پرولتاریہ سیاسی طاقت جیت لے اور سوشلسٹ سماج کی تنظیم کی جائے۔"

اور اب ہم پوچھتے ہیں کہ اس تھیوری میں ان بلند بانگ "مجددوں" نے کیا اضافہ کیا ہے جو آجکل اس قدر غل مچا رہے ہیں اور جرمن سوشلسٹ برنشٹائن کے گرد جتھے کی شکل میں جمع ہوگئے ہیں؟ بالکل نہیں: انھوں نے اس سائنس کو ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھایا ہے جسے فروغ دینے کےلئے مارکس اور اینگلس نے ہمیں تاکید کی تھی؛ انھوں نے پرولتاریہ کو جدوجہد کے کوئی نئے طریقے نہیں سکھائے؛ وہ صرف پیچھے ہٹے ہیں، پسماندہ نظریات کے کچھ حصے لیکر اور پرولتاریہ سے جدوجہد کی تھیوری کا نہیں بلکہ رعایتوں کی تھیوری کا پرچار کرکے، پرولتاریہ کے شدیدترین دشمنوں، حکومتوں اور بورژوا پارٹیوں کےلئے رعایتوں کی تھیوری کا جو سوشلسٹوں کو شکار بنانے کے نت نئے ذرائع تلاش کرنے سے کبھی نہیں تھکتیں۔ پلیخانوف جو روسی سوشل ڈیموکریسی کے بانیوں اور لیڈروں میں سے ہیں برنشٹائن کی تازہ ترین "تنقیدی تحقیق" پر شدید نکتہ‌چینی کرنے میں بالکل بجا تھے۔ اب برنشٹائن کے خیالات کو جرمن مزدوروں کے نمائندوں نے بھی (ہانوویر کانگرس میں (۲۲) مسترد کردیا ہے۔

ہمیں توقع ہے کہ ہمارے سر پر ان الفاظ کے لئے الزامات کا ایک سیلاب امنڈ پڑیگا: یہ آوازیں بلند ہونگی کہ ہم سوشلسٹ پارٹی کو "سچے معتقدوں" کے حلقے میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں جو "منکروں" کو "عقیدے" سے گمراہ ہونے کیلئے، ہر آزاد رائے وغیرہ کیلئے جبر و تشدد کا نشانہ بناتا ہے۔ ہم ان تمام فیشن‌ایبل اور سخت جملوں کو جانتے ہیں۔ صرف ان میں ذرہ برابر سچائی

یا معقولیت نہیں ہے - کوئی مضبوط سوشلسٹ پارٹی نہیں ہو سکتی ہے ایسی انقلابی تھیوری کے بغیر جو سب سوشلسٹوں کو متحد کرتی ہے، جس سے وہ اپنے تمام عقائد حاصل کرتے ہیں اور جسکو وہ اپنے جدوجہد کے طریقوں اور سرگرمی کے اقدام کےلئے استعمال کرتے ہیں - ایسی تھیوری کو، جس کو آپ پورے یقین سے سچی سمجھتے ہوں، بےبنیاد حملوں اور اسکو مسخ کرنے کی کوششوں سے بچانے کا مطلب یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ تمام تنقید کے دشمن ہیں - ہم مارکس کی تھیوری کو مکمل اور ناقابل تبدیلی نہیں سمجھتے - اسکے برعکس ہم سمجھتے ہیں کہ اس تھیوری نے صرف ایسی سائنس کا سنگ بنیاد رکھا ہے جسکو سوشلسٹوں کو ہر سمت فروغ دینا چاہئے اگر وہ زندگی میں پیچھے نہیں رہنا چاہتے ہیں - ہم خیال کرتے ہیں کہ مارکس کی تھیوری کو خودمختارانہ فروغ دینا روسی سوشلسٹوں کیلئے خاص طور سے ضروری ہے کیونکہ اس تھیوری میں صرف عام رہنما اصول دئے گئے ہیں جو خصوصی طور پر انگلستان کے لئے بمقابلہ فرانس کے، فرانس کے لئے بمقابلہ جرمنی کے اور جرمنی کےلئے بمقابلہ روس کے مختلف طریقے سے استعمال کئے جاتے ہیں - اسلئے ہم بڑی خوشی سے اپنے اخبار میں نظریاتی سوالات پر مضامین کو جگہ دینگے اور ہم تمام رفیقوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ متنازع نکات پر کھلم کھلا بحث کریں -

وہ کون سے خاص سوال ہیں جو تمام سوشلسٹ ڈیموکریٹوں کے مشترک پروگرام پر روس میں عمل کرنے سے پیدا ہوتے ہیں؟ ہم بتا چکے ہیں کہ اس پروگرام کا نچوڑ پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کو منظم کرنا اور اسکی رہنمائی کرنا ہے جسکا آخری مقصد یہ ہے کہ پرولتاریہ سیاسی اقتدار جیت لے اور سوشلسٹ سماج قائم کیا جائے - پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد میں معاشی جدوجہد (مزدوروں کی حالت بہتر بنانے کیلئے الگ الگ سرمایہ‌داریوں کے خلاف جدوجہد یا سرمایہ‌داروں کے منفرد جتھوں کے خلاف جدوجہد) اور سیاسی جدوجہد (عوام کے حقوق کو وسیع بنانے یعنی جمہوریت اور پرولتاریہ کی سیاسی طاقت کی توسیع کےلئے حکومت کے خلاف جدوجہد) شامل ہیں - بعض روسی سوشل ڈیموکریٹ (جن میں بظاہر وہ ہیں جو اخبار

”ربوچایا مسل،، (۲۳) کو چلاتے ہیں) معاشی جدوجہد کو کہیں زیادہ اہم سمجھتے ہیں اور تقریباً اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ سیاسی جدوجہد کو کم و بیش مستقبل بعید میں جگہ دیتے ہیں۔ یہ موقف بالکل غلط ہے۔ تمام سوشل ڈیمو کریٹ اس بات پر متفق ہیں کہ مزدور طبقے کی معاشی جدوجہد کو منظم کرنا ضروری ہے، کہ اس بنیاد پر مزدوروں میں ایجی‌ٹیشن کرنا ضروری ہے یعنی مالکوں کے خلاف مزدوروں کی روزمرہ کی جدوجہد میں مدد کرنا، جبر و تشدد کی ہر صورت اور ہر معاملے کی طرف انکی توجہ دلانا اور اس طرح ان کےلئے اتحاد کی ضرورت کو واضح کرنا۔ لیکن معاشی جدوجہد کےلئے سیاسی جدوجہد کو فراموش کرنا بین‌اقوامی سوشل ڈیمو کریسی کے بنیادی اصول سے گریز ہے، اسکا مطلب وہ بھولنا ہوگا جو مزدور تحریک کی پوری تاریخ ہمیں سکھاتی ہے۔ بورژوازی اور اسکے خادم حکومت کے مصدقہ حامیوں نے مزدوروں کی خالص معاشی یونینیں منظم کرنے اور اس طرح انکو ”سیاست“ سے، سوشلزم سے الگ رکھنے کی متواتر کوششیں بھی کی ہیں۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ روسی حکومت بھی اسی طرح کی کوئی بات کرے کیونکہ اس نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ کچھ چھوٹے یا جھوٹے ٹکڑے عوام کے سامنے صرف اسلئے پھینکے تاکہ انکے ذہن سے یہ واقعہ نکل جائے کہ وہ ظلم کا شکار اور حقوق سے محروم ہیں۔ کوئی معاشی جدوجہد مزدوروں کی پائدار بہتری کا باعث نہیں ہو سکتی یا کسی بڑے پیمانے پر چلائی بھی نہیں جا سکتی جب تک مزدوروں کو یہ حق نہ حاصل ہو کہ وہ آزادی سے جلسے اور یونینیں منظم کرسکیں، اپنے اخبار رکھ سکیں اور قومی اسمبلیوں میں اپنے نمائندے بھیج سکیں جیسا کہ جرمنی اور تمام دوسرے یورپی ملکوں کے مزدور کرتے ہیں (سوائے ترکی اور روس)۔ لیکن ان حقوق کے حصول کیلئے سیاسی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ روس میں نہ صرف مزدور بلکہ تمام شہری سیاسی حقوق سے محروم ہیں۔ روس ایک مطلق‌العنان اور لامحدود شاہی ہے۔ زار تنہا قوانین نافذ کرتا ہے، افسروں کو مقرر کرتا ہے اور ان کو کنٹرول کرتا ہے۔ اسی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا روس میں زار اور زار کی حکومت تمام طبقات

سے بےنیاز ہیں اور سب کے ساتھ ان کا برتاؤ یکساں ہے۔ لیکن حقیقت میں تمام افسر محض صاحب جائداد طبقوں سے چنے جاتے ہیں اور سب بڑے بڑے سرمایہداروں کے زیر اثر ہیں جو وزیروں کو اپنی انگلیوں پر نچاتے اور جو کچھ چاہتے ہیں حاصل کرلیتے ہیں۔ روسی مزدور طبقہ دوہرے مظالم سے دبا ہے: اسکو سرمایہدار اور جاگیردار لوٹتے کھسوٹتے ہیں اور پولیس اسکے ہاتھ پیر باندھتی ہے تاکہ وہ انکے خلاف نہ لڑ سکے، اسکا منہ بند کرتی ہے اور عوام کے حقوق کی وکالت کی ہر کوشش موردعتاب ہوتی ہے۔ سرمایہدار کے خلاف ہر ہڑتال کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ فوج اور پولیس مزدوروں پر چھوڑ دی جاتی ہے۔ ہر معاشی جدوجہد لازمی طور پر سیاسی جدوجہد میں تبدیل ہوجاتی ہے اور سوشل ڈیموکریسی کو چاہئے کہ وہ قطعی طور پر ان کو ایک دوسرے سے منسلک کرکے پرولتاریہ کی واحد طبقاتی جدوجہد بنائے۔ ایسی جدوجہد کا پہلا اور خاص مقصد سیاسی حقوق جیتنا، سیاسی آزادی جیتنا ہونا چاہئے۔ اگر صرف سینٹ پیٹرسبرگ کے مزدور، سوشلسٹوں کی معمولی مدد سے حکومت سے ایک رعایت حاصل کرنے میں جلد کامیاب ہوئے ہیں (کام کا دن گھٹانے کے قانون کی منظوری (۲۴)) تو مجموعی طور پر پورا روسی مزدور طبقہ واحد "روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی" کی قیادت میں اپنی سخت جدوجہد کے ذریعہ اس سے کہیں زیادہ اہم رعایتیں حاصل کر سکے گا۔

روسی مزدور طبقہ اپنی معاشی اور سیاسی جدوجہد کو تنہا کر سکتا ہے، اگر کوئی اور طبقہ اسکی مدد کو بھی نہ آئے۔ لیکن سیاسی جدوجہد میں مزدور تنہا نہیں ہیں۔ عوام کی حقوق سے قطعی محرومی اور لٹیرے افسران کا وحشیانہ تشدد تمام ایماندار تعلیم یافتہ لوگوں میں غموغصے کی لہر پیدا کرتے ہیں جو خیال اور تقریر کی آزادی پر ظلم کو نہیں برداشت کر سکتے، اس پر ظلم کے شکار پولینڈ اور فنلینڈ کے لوگوں، یہودیوں اور روسی مذہبی فرقوں میں غموغصہ پیدا ہوتا ہے، اس پر چھوٹے سوداگروں، کارخانےداروں اور کسانوں میں ناراضگی پیدا ہوتی ہے جن کو افسروں اور پولیس کے مظالم سے کہیں پناہ نہیں ملتی۔ آبادی کے یہ تمام گروہ الگ

الگ سخت سیاسی جدوجہد کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ لیکن جب مزدور طبقہ اس جدوجہد کا جھنڈا بلند کریگا تو اسکو ہر طرف سے حمایت حاصل ہوگی۔ روسی سوشل ڈیموکریسی عوام کے حقوق کے لئے تمام لڑنےوالوں کی، جمہوریت کے تمام مجاھدوں کی سربراہ بنے گی اور وہ ناقابل تسخیر ہوگی!

یہ ھیں ھمارے بنیادی خیالات اور ہم ان کو متواتر اور ہر پہلو سے اپنے اخبار میں فروغ دینگے۔ ھمیں یقین ھے کہ ہم اس طرح اس راستے پر چلیں گے جو "روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی" نے اپنے شایع‌شدہ "مینی‌فسٹو" (۲۰) میں دکھایا ھے۔

اکتوبر ۱۸۹۹ء کے بعد لکھا گیا۔ پہلی بار ۱۹۲۵ میں لینن کے مجموعے نمبر ۳ میں شائع ہوا	لینن کا مجموعۂ تصانیف پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۴، صفحات ۱۸۶ — ۱۸۲

کس بات سے ابتدا کی جائے؟

حالیہ برسوں میں روسی سوشل ڈیموکریٹوں کے سامنے یہ سوال خاص اصرار کے ساتھ آیا ہے کہ ''کیا کرنا چاہئے؟،،۔ یہ سوال نہیں ہے کہ ہمیں کس راستے کا انتخاب کرنا چاہئے (جیسا کہ نویں دھائی کے آخر اور دسویں دھائی کی ابتدا میں تھا) بلکہ یہ کہ اس معروف راستے میں ہمیں کون سے عملی قدم بڑھانا چاہئے اور ان کو کیسے بڑھانا چاہئے۔ سوال عملی کام کے نظام اور منصوبے کا ہے۔ اور اس کا اعتراف کرنا چاہئے کہ ہم نے ابھی جد و جہد کی نوعیت اور طریقوں کا سوال نہیں حل کیا ہے جو عملی پارٹی کا ایک خاص سوال ہے، کہ اس پر اب بھی سنگین اختلاف رائے ہے جو افسوسناک نظریاتی کمزوری اور تذبذب کا اظہار کرتا ہے۔ ایک طرف ''اکونومسٹ،، رجحان (۲۶) مرا نہیں ہے جو اس بات کیلئے کوشاں ہے کہ وہ سیاسی تنظیم اور ایجی‌ٹیشن کے کام میں کاٹ چھانٹ کرکے اسکو محدود بنائے۔ دوسری طرف بےاصول eclectism * پھر اپنا سر غرور سے اٹھا رہا ہے، ہر نئے ''رجحان،، کی نقل کر رہا ہے اور فوری مطالبات اور مجموعی طور پر تحریک کے خاص فریضوں اور مستقل ضرورتوں کے درمیان امتیاز کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ یہ رجحان، جیسا کہ ہم جانتے ہیں، ''ربوچیئے دیلو،، (۲۷) میں جاگزیں ہو گیا ہے۔ اس رجحان کا آخری ''پروگرام

---

* مختلف اور متضاد نقطہ‌ھائے نظر، فلسفیانہ اور نظریاتی خیالات اور سیاسی حالات کے اندازوں کو بےاصولی سے گڈمڈ کرنے کا رجحان۔ (ایڈیٹر)

بنانے،، کا اعلان یعنی بلند بانگ مضمون بلند بانگ عنوان ''ایک تاریخی موڑ،، کے ساتھ (''لیسٹوک ربوچیگو دیلا،، (۲۸) شمارہ ۶ میں شایع ہوا) خاص زور سے اس کردار کو ثابت کرتا ھے جسکا ذکر هم نے کیا ھے۔ ابھی کل تک ''اکونومزم،، سے لگاوٹ کی جا رھی تھی، ''ربوچایا مسل،، کی قطعی مذمت پر سخت غصہ تھا اور مطلق العنانی کے خلاف جد و جھد کے سوال پر پلیخانوف کی تجویز کو ''مدھم،، کیا جا رھا تھا۔ لیکن آج لیبکنیخت کے الفاظ کا حوالہ دیا جا رھا ھے: ''اگر حالات چوبیس گھنٹے کے اندر تبدیل ھو جائیں تو طریقۂ کار کو بھی چوبیس گھنٹے کے اندر بدل دیا جائے۔،، اب باتیں ھو رھی ھیں براہ راست حملے کے لئے، مطلق العنانی پر دھاوے کے لئے ''مضبوط مجاھد تنظیم،، کی، ''عوام کے درمیان وسیع انقلابی سیاسی ایجی‌ٹیشن،، کی (اب کیسے سرگرم ھو گئے ھیں: انقلابی اور سیاسی دونوں!)، ''سڑکوں پر احتجاجوں کے لئے متواتر اپیلوں،، کی اور ''سڑکوں پر سخت سیاسی نوعیت کے مظاھروں کی تنظیم،، وغیرہ وغیرہ کی۔

شاید ھم اس بات پر اپنی خوشی کا اعلان کرتے کہ ''ربوچیئے دیلو،، نے اس پروگرام کو جلدی سمجھ لیا جو ھم نے ''اسکرا،، (۲۹) کے پہلے شمارے میں دیا تھا اور جس کے مطابق ایک ایسی مضبوط اور اچھی طرح منظم پارٹی کی تشکیل ھوگی جسکا مقصد صرف یہ نہ ھو کہ وہ اکا دکا رعایتیں حاصل کرلے بلکہ خود مطلق العنانی کے قلعہ پر دھاوا بول دے۔ لیکن ان افراد میں کسی مستقل نقطۂ نظر کی کمی ھماری خوشی کو ٹھنڈا کر سکتی ھے۔

دراصل، ''ربوچیئے دیلو،، لیبکنیخت کا نام بیکار لیتا ھے۔ کسی خاص سوال سے متعلق ایجی‌ٹیشن کے طریقۂ کار یا پارٹی تنظیم کے کسی جز سے متعلق طریقۂ کار میں تبدیلی ۲۴ گھنٹے کے اندر کی جا سکتی ھے لیکن صرف وھی لوگ جو ھر اصول سے عاری ھیں یہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ھیں کہ ۲۴ گھنٹے میں، حتی کہ ۲۴ مہینوں میں کسی مجاھد تنظیم اور عوام میں سیاسی ایجی‌ٹیشن کی (عام طور پر، متواتر اور قطعی) ضرورت کے بارے میں اپنا نظریہ بدل دیں۔ حالات میں فرق اور ادوار کی تبدیلی کی دلیل پیش کرنا

مضحکہ انگیز ہے: مجاہد تنظیم کی تعمیر اور سیاسی ایجی‌ٹیشن چلانے کی ضرورت ہر ''معمولی اور پرامن،، حالت میں، ''انقلابی اسپرٹ کے،، ہر قسم کے ''زوال،، کے دور میں ہوتی ہے۔ مزید برآں، ٹھیک ایسے ہی حالات میں اور ایسے ہی ادوار میں اس قسم کا کام خاص طور سے ضروری ہے کیونکہ دھماکوں اور طوفانوں میں تنظیم بنانے کے لئے بہت دیر ہو جاتی ہے۔ پارٹی کو بالکل تیار رہنا چاہئے تاکہ ایک لمحے میں اپنی سرگرمی وسیع کردے۔ ''چوبیس گھنٹے میں طریقۂ کار بدل دینا،،! لیکن طریقۂ کار بدلنے کے لئے پہلے طریقۂ کار کا ہونا ضروری ہے۔ بغیر ایسی مضبوط تنظیم کے جو ہر حالت میں اور ہر وقت سیاسی جد و جہد کرنے میں ماہر ہو، اقدام کے ایسے باقاعدہ منصوبے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا جو مستحکم اصولوں سے روشن ہو اور استقلال کے ساتھ پورا کیا جائے اور صرف جس کے لئے طریقۂ کار کا نام موزوں ہو۔ واقعی معاملے پر غور کیجئے: ہم سے اب کہا جاتا ہے کہ ''تاریخی لمحے،، نے ہماری پارٹی کے سامنے ''بالکل نیا،، سوال پیش کردیا ہے، تشدد کا سوال۔ کل تک ''بالکل نیا،، سوال سیاسی تنظیم اور ایجی‌ٹیشن کا تھا، آج وہ تشدد ہے۔ کیا ان لوگوں سے طریقۂ کار میں بنیادی تبدیلیوں کے بارے میں سننا کوئی انوکھی بات نہیں ہے جو اپنے اصولوں کو بالکل بھول بیٹھے ہیں؟

خوش قسمتی سے ''ربوچیئے دیلو،، نے غلطی کی ہے۔ تشدد کا سوال بالکل نیا نہیں ہے۔ روسی سوشل ڈیموکریسی کے مسلمہ نظریات کو مختصر طور سے یاد دلانا کافی ہوگا۔

اصولی طور پر نہ تو ہم نے تشدد کو مسترد کیا ہے اور نہ کر سکتے ہیں۔ تشدد فوجی کارروائی کی ایک ایسی شکل ہے جو جنگ کے خاص موقع پر بالکل موزوں حتی کہ ضروری بھی ہے، فوج کی خاص صورت حال اور خاص حالات کی موجودگی میں۔ لیکن اہم نکتہ یہ ہے کہ ابھی تشدد میدان جنگ میں فوج کی کسی کارروائی کی طرح نہیں پیش کیا جاتا ہے، ایسی کارروائی جو جد و جہد کے پورے سسٹم سے گہرا تعلق رکھتی ہے اور اس میں شامل ہے بلکہ انفرادی حملے کے ذریعہ کی حیثیت سے پیش کی جاتی ہے جو

هر فوج سے خودمختار اور آزاد ہے۔ بغیر کسی مرکزی انقلابی تنظیم کے اور مقامی تنظیموں کی کمزوری کے ساتھ دراصل یہ تشدد اور کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ہم زور دیکر یہ اعلان کرتے ہیں کہ موجودہ حالات میں جد و جہد کا یہ طریقہ بے موقع اور ناموزوں ہے، کہ یہ سرگرم عمل مجاہدوں کو اپنے سچے فریضے سے ہٹاتا ہے، اس فریضے سے جو مجموعی طور پر تحریک کے مفادات کے نقطۂ نظر سے بہت اہم ہے، اور یہ طریقہ حکومت کی نہیں بلکہ انقلاب کی طاقتوں کو غیر منظم کرتا ہے۔ ہم محض حالیہ واقعات یاد دلانا چاہتے ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کثیر تعداد مزدور اور شہروں کے ''عام لوگ،، جدوجہد میں آگے بڑھے جبکہ انقلابیوں کے یہاں لیڈروں اور ناظموں کا ہیڈکوارٹر نہیں تھا۔ ایسے حالات میں کیا یہ خطرہ نہیں ہے کہ انتہائی سرگرم عمل انقلابی تشدد کی طرف چلے جائیں گے جس سے مجاہد دستے، صرف جن پر اچھی طرح بھروسہ کیا جا سکتا ہے کمزور ہو جائیں گے؟ کیا یہ خطرہ نہیں ہے کہ انقلابی تنظیموں اور غیر مطمئن، احتجاج کرنے والے اور جد و جہد پر آمادہ ان غیرمتحد عوام کے درمیان رابطہ ٹوٹ جائے گا جو محض اسلئے کمزور ہیں کہ وہ غیر متحد ہیں؟ پھر بھی یہی رابطہ ہماری کامیابی کی واحد ضمانت ہے۔ انفرادی جراٴتآمیز ضربوں کی اہمیت سے انکار ہمارے لئے دور کی بات کیوں نہ ہو لیکن ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم تشدد کے گرویدہ ہونے کے خلاف سخت انتباہ کریں، اسکو جد و جہد کا خاص اور بنیادی ذریعہ ہونے کے خلاف جیسا کہ اس وقت بہت سے لوگوں کا زوردار رجحان ہے۔ تشدد کبھی مستقل فوجی کارروائی نہیں بن سکتا، زیادہ سے زیادہ وہ فیصلہ کن حملے میں ایک طریقے کی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن کیا ہم اس وقت ایسے فیصلہ کن حملے کی اپیل کر سکتے ہیں؟ بظاہر ''ربوچیئے دیلو،، کا خیال ہے کہ ہم ایسا کر سکتے ہیں۔ بہرحال وہ کہتا ہے ''حملہ آور دستے بناؤ!،، لیکن پھر اسمیں عقل سے زیادہ جوش ہے۔ ہماری فوجی طاقتوں کا خاص حصہ رضاکاروں اور باغیوں پر مشتمل ہے۔ ہمارے پاس مستقل فوج کے کچھ چھوٹے دستے ہیں اور وہ بھی فوجی

کارروائی کیلئے تیار نہیں ھیں، انکا نہ تو ایک دوسرے سے تعلق ھے اور حملہ آور دستے بنانے کا سوال تو الگ رھا ان کو کسی طرح کے دستے بنانے کی تربیت نہیں دی گئی ھے۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر ھر اس شخص کے لئے جو ھماری جد و جہد کے عام حالات کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ھے اور جو انکو واقعات کے تاریخی دھارے میں ھر ''موڑ،، پر غور سے دیکھتا ھے یہ صاف ھونا چاھئے کہ اس وقت ھمارا نعرہ یہ نہیں ھو سکتا کہ ''حملہ کرو،، بلکہ اسکو یہ ھونا پڑیگا ''دشمن کے قلعہ کا ٹھیک سے محاصرہ کرلو،،۔ دوسرے الفاظ میں ھماری پارٹی کا فوری فریضہ یہ نہیں ھے کہ وہ تمام ممکن طاقتوں کو ابھی، فوراً حملے کیلئے طلب کرے بلکہ ایک ایسی انقلابی تنظیم بنانے کی اپیل کرے جو صرف نام کو نہیں بلکہ عملی طور پر تمام طاقتوں کو متحد کرنے اور تحریک کی رھنمائی کرنے کی صلاحیت رکھتی ھو یعنی ایسی تنظیم جو ھر احتجاج اور ھر ھنگامے کی حمایت کرنے کے لئے ھمہ وقت تیار ھو اور اسکو فیصلہ کن جد و جہد کیلئے موزوں مجاھد طاقت وسیع بنانے اور مضبوط کرنے میں استعمال کرے۔

فروری اور مارچ کے واقعات (۳۰) کا سبق ایسا متاثر کن ھے کہ اس نتیجے سے کسی اصولی اعتراض کا امکان نہیں رھا ھے۔ بھر حال، ھمیں اس وقت مسئلے کے اصولی حل کی نہیں بلکہ عملی حل کی ضرورت ھے۔ ھمیں نہ صرف اس بات کو صاف سمجھنا چاھئے کہ کس قسم کی تنظیم اور کس قسم کے کام کے لئے اس کی ضرورت ھے بلکہ ھمیں تنظیم کے بارے میں ایک واضح منصوبہ بنانا چاھئے تاکہ اسکی تشکیل ھر پہلو سے کی جا سکے۔ اس سوال کی فوری اھمیت کے پیش نظر ھم اپنی طرف سے رفیقوں کے سامنے منصوبے کا خاکہ پیش کرتے ھیں جو بعد کو بڑھا کر زیادہ تفصیل کے ساتھ ایک پمفلٹ میں (۳۱) پیش کیا جائے گا، جسکے چھپنے کی تیاری کی جا رھی ھے۔

ھماری رائے میں، ھماری سرگرمیوں کی ابتدا، مطلوبہ تنظیم بنانے کی طرف پہلا عملی قدم اور آخرکار وہ خاص سلسلہ جسکی اگر پیروی کی جائے تو وہ ھم کو استقلال کے ساتھ اس تنظیم کو فروغ

دینے، گھرا کرنے اور توسیع دینے کے قابل بنائے گا، ایک کل‌روس سیاسی اخبار کا قیام ہونا چاہئے۔ اخبار ایسی چیز ہے جسکی ہم کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اس کے بغیر ہم مستقل اصول رکھنے والے ہمہ گیر پروپیگنڈے اور ایجی‌ٹیشن کا وہ باقاعدہ انتظام نہیں کر سکتے جو عام طور پر سوشل ڈیموکریسی کا خاص اور مستقل فریضہ ہے اور خاص طور پر اس وقت کا فوری فریضہ ہے جبکہ آبادی کے وسیع ترین پرتوں میں سیاست اور سوشلزم کے مسائل سے دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ اس بات کی ضرورت آج سے زیادہ شدت کے ساتھ کبھی نہیں محسوس کی گئی کہ انفرادی اقدام، مقامی اشتہاروں اور پمفلٹوں وغیرہ کی صورت میں منتشر ایجی‌ٹیشن کو عام اور باقاعدہ ایجی‌ٹیشن کے ذریعہ مضبوط بنایا جائے جو صرف مستقل پریس کی مدد سے ہی چلایا جا سکتا ہے۔ بلامبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس تیزی اور باقاعدگی سے کوئی اخبار چھپتا ہے (اور تقسیم ہوتا ہے) وہ اس بات کا ٹھیک معیار بن سکتی ہیں کہ ہماری مجاہدانہ سرگرمیوں کا یہ بنیادی اور بہت ضروری محاذ کس خوبی سے بنایا جا رہا ہے۔ مزیدبرآں ہمارا اخبار کل روسی ہونا چاہئے۔ اگر ہم اپنی ان کوششوں میں ناکام ہیں کہ عوام اور حکومت پر چھپے ہوئے الفاظ کے ذریعہ متحد ہوکر اثرانداز ہوں اور جب تک ہم ناکام ہیں، اس وقت تک دوسرے ذرائع کو متحد کرنے کا خیال یوتوپیائی رہے گا جو زیادہ پیچیدہ اور زیادہ مشکل ہیں لیکن اثرانداز ہونے کیلئے زیادہ فیصلہ کن ہیں۔ ہماری تحریک نظریاتی، عملی اور تنظیمی لحاظ سے سب سے زیادہ اپنے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی وجہ سے نقصان اٹھا رہی ہے، اس وجہ سے کہ سوشل ڈیموکریٹوں کی غالب اکثریت تقریباً مکمل طور پر خالص مقامی کام میں مصروف ہے جو انکی وسعت نظر، سرگرمیوں کی وسعت، خفیہ سرگرمی کی مہارت اور انکی تیاری کو محدود کر دیتا ہے۔ ٹھیک اسی ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی حالت میں اس تلون اور تذبذب کی سب سے گہری جڑیں تلاش کرنا چاہئے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اس خامی کو دور کرنے کی طرف، مختلف مقامی تحریکوں کو واحد کل روسی تحریک میں تبدیل کرنے کی طرف پہلا قدم کل روسی اخبار کا قیام ہونا چاہئے۔

آخر میں، همیں سیاسی اخبار کی قطعی ضرورت هے ۔ آج کے یورپ میں سیاسی ترجمان اخبار کے بغیر کسی تحریک کو سیاسی تحریک کا نام دینے کا تصور هی نہیں کیا جا سکتا ۔ ایسے اخبار کے بغیر هم اپنا فریضه نہیں پورا کر سکتے یعنی سیاسی بے چینی اور احتجاج کے تمام عناصر کو مجتمع کرنا اور ان کے ذریعه پرولتاریه کی انقلابی تحریک کو قوت دینا ۔ هم نے پهلا قدم اٹھایا هے ۔ هم نے مزدور طبقے میں ''معاشی''، فیکٹری کے حالات کو بےنقاب کرنے کا ولوله پیدا کردیا هے ۔ اب هم کو دوسرا قدم اٹھانا چاهئے: آبادی کے هر اس حصے میں جو ذرا بھی شعور رکھتا هے سیاسی پردهدری کا ولوله پیدا کرنا ۔ همیں اس بات سے هراساں نه هونا چاهئے که سیاسی پرده دری کی آوازیں آجکل اتنی کمزور، بودی هیں اور کبھی کبھار سنائی دیتی هیں ۔ یه پولیس راج کی عام اطاعت کی وجه سے نہیں هے ۔ بلکه اسکی وجه یه هے که جو لوگ پرده دری کر سکتے هیں اور کرنے کے لئے تیار هیں ان کے پاس نه تو بولنے کےلئے پلیٹفارم هے اور نه مشتاق اور همت افزا سامعین هیں ۔ وه عوام کے درمیان ایسی طاقت کہیں نہیں دیکھتے جس سے ''قادر مطلق''، روسی حکومت کے خلاف شکایت کی جا سکی ۔ لیکن آج یه سب تیزی سے بدل رها هے ۔ اب ایسی طاقت هے — یه انقلابی پرولتاریه هے جس نے نه صرف سیاسی جد و جهد کی پکار کو سننے اور اسکی حمایت کرنے کی تیاری کا ثبوت دیا بلکه بهادری سے لڑنے کا بھی ۔ اب هم اس قابل هیں که زار کی حکومت کی سارے ملک میں پرده دری کیلئے پلیٹ فارم مهیا کریں اور ایسا کرنا همارا فرض هے ۔ یه پلیٹ فارم سوشل ڈیموکریٹک اخبار کو هونا چاهئے — روسی مزدور طبقه، روسی سماج کے دوسرے طبقوں اور پرتوں سے ممیز هوکر سیاسی معلومات میں متواتر دلچسپی کا اظهار کرتا هے اور غیرقانونی ادب کیلئے متواتر اور وسیع پیمانے پر مطالبه کرتا هے (صرف شدید بے چینی کے حالات میں نہیں) ۔ جب که ایسا عوامی مطالبه عیاں هے، جب که تجربه کار انقلابی لیڈروں کی ٹریننگ شروع هو چکی هے اور جبکه بڑے بڑے شهروں کے مزدور محلوں، کارخانوں کی بستیوں اور فیکٹریوں کی آبادیوں میں مزدور طبقے کا اجتماع اسکو فیالواقع مالک بناتا

ھے تو ایسے حالات میں پرولتاریہ کیلئے ایک سیاسی اخبار جاری کرنا ممکن بات ھوگی۔ پرولتاریہ کے ذریعہ یہ اخبار شہری پیٹی بورژوازی، دیہی دستکاروں اور کسانوں کو پہنچےگا اور اس طرح عوام کا حقیقی سیاسی اخبار بن جائےگا۔

بہرحال، اخبار کا رول محض خیالات کی نشرو اشاعت، سیاسی تعلیم اور سیاسی اتحادی جمع کرنے تک محدود نہیں ھوتا۔ اخبار صرف اجتماعی پروپیگنڈا اور اجتماعی ایجی‌ٹیشن کرنے والا ھی نہیں ھوتا۔ وہ اجتماعی ناظم بھی ھوتا ھے۔ اس لحاظ سے اسکی مثال کسی زیرتعمیر عمارت کے گرد پاڑ کی ھوتی ھے جو عمارت کے خاکے کی نشان دھی کرتی ھے اور معماروں کے درمیان رابطے میں سہولت پیدا کرتی ھے کہ وہ کام تقسیم کرسکیں اور اپنے منظم کام کے مشترکہ نتائج دیکھ سکیں۔ اخبار کی مدد سے اور اس کے ذریعہ قدرتی طور پر ایک مستقل تنظیم کی تشکیل ھوگی جسکی سرگرمیاں صرف مقامی نہ ھوں گی بلکہ اسکا باقاعدہ عام کام ھوگا اور یہ کام اس کے ممبروں کو تربیت دےگا کہ وہ سیاسی واقعات کا غور سے مطالعہ کریں، انکی اھمیت کا اور آبادی کے مختلف پرتوں پر انکے اثر کا اندازہ لگائیں اور انقلابی پارٹی کی طرف سے ان واقعات پر اثر ڈالنے کے لئے کارگر ذرائع پیدا کریں۔ اخبار کے لئے باقاعدہ مواد مہیا کرنے اور اسکی صحیح تقسیم آگے بڑھانے کے صرف ٹکنیکی کام کے لئے واحد پارٹی کے مقامی ایجنٹوں کے جال پھیلانے کی ضرورت ھوگی جو ایک دوسرے سے مستقل رابطہ رکھیں گے، عام حالات سے واقفیت رکھیں گے، کل روسی کام میں اپنے واضح فرائض باقاعدگی کے ساتھ ادا کرینگے اور مختلف انقلابی اقدامات کی تنظیم میں اپنی طاقت آزمائیں گے۔ ایجنٹوں کا یہ جال * ٹھیک اسی قسم کی تنظیم کیلئے

---

* یہ تو سمجھا ھی جا سکتا ھے کہ یہ ایجنٹ ھماری پارٹی کی مقامی کمیٹیوں (گروپوں، مطالعے کے حلقوں) کے بہت قریبی رابطے کی صورت میں کامیابی سے کام کرسکتے ھیں۔ عام طور پر وہ پورا منصوبہ جو ھم نے مرتب کیا ھے صرف ان کمیٹیوں کی سرگرم حمایت سے ھی تکمیل کو پہنچ سکتا ھے جو کئی بار پارٹی کو

ڈھانچہ فراہم کریگا جسکی ھمیں ضرورت ھے، ایسی تنظیم جو سارے ملک کو اپنے میں سمیٹ سکے گی، محنت کی سخت اور تفصیلی تقسیم کے لئے کافی وسیع اور کثیر رخی ھوگی، اور اس بات کے لئے کافی منجی ھوگی کہ ھر حالت میں، ھر ''اچانک موڑ،، پر اور ناگھانی صورت میں اپنا کام استقلال کے ساتھ کر سکے، اس کے لئے کافی لوچدار ھوگی کہ ایک طرف، بہت زیادہ قوی دشمن کے خلاف علانیہ جنگ سے بچ سکے جبکہ دشمن نے اپنی تمام قوتیں ایک جگہ مجتمع کرلی ھوں اور پھر بھی دوسری طرف اس کی سستی کا فائدہ اٹھاکر دشمن پر اس وقت اور ایسی جگہ حملہ کرے جہاں اسکو کم سے کم توقع ھو۔ آج ھمارے سامنے بڑے بڑے شہروں کی سڑکوں پر طلبا کے مظاھروں کی حمایت کا نسبتاً آسان کام ھے۔ کل شاید ھمارے سامنے اس سے مشکل کام ھو مثلاً کسی خاص علاقے میں بےروزگاروں کی تحریک کی حمایت کا۔ اور پرسوں کسانوں کی بغاوت میں انقلابی رول ادا کرنے کیلئے اپنی ڈیوٹی پر ھونے کا۔ آج ھمیں اس کشیدہ سیاسی حالت سے فائدہ اٹھانا چاھئے جو زیمستوو (۳۲) کے خلاف حکومت کے اقدام سے پیدا ھوگئی ھے۔ کل شاید ھمیں زار کے کسی غصہ سے پاگل لٹیرے افسر کے خلاف عوامی ناراضگی کی حمایت کرنا پڑے اور بائیکاٹ، مذمت اور مظاھروں وغیرہ کے ذریعہ مدد کرنا پڑے تاکہ اسکی حالت اتنی خراب جائے کہ اسکو علانیہ پیچھے ھٹنا پڑے۔ اسی حد تک مجاھدانہ تیاری باقاعدہ فوجوں کی متواتر سرگرمی سے ھی ممکن ھے۔ اگر ھم مشترکہ اخبار جاری کرنے کیلئے اپنی طاقتیں متحد کرلیں تو یہ کام نہ صرف انتہائی ماھر پرچارکوں کی تربیت کریگا اور انکو سامنے لائیگا بلکہ انتہائی باصلاحیت ناظموں اور پارٹی کے انتہائی باجوھر سیاسی لیڈروں کو بھی سامنے لائے گا جو اس قابل ھوں گے کہ صحیح وقت پر فیصلہ کن جد وجہد کے لئے نعرہ دیں اور اس جد و جہد کی رھنمائی کریں۔

متحد کرنے کی کوشش کرچکی ھیں اور ھمیں یقین ھے کہ وہ ایسا اتحاد حاصل کرلیں گی، اگر آج نہیں تو کل، اگر ایک طریقے سے نہیں تو دوسرے طریقے سے۔

آخر میں چند الفاظ امکانی غلط فہمی سے بچنے کے لئے ھیں۔ ھم نے برابر باقاعدہ، منصوبے کے مطابق تیاری کی بات کی ھے، پھر بھی کسی طرح ھمارا یہ مطلب نہیں ھے کہ مطلق العنانی کا تختہ صرف باقاعدہ محاصرے یا منظم حملے سے الٹا جا سکتا ھے۔ ایسا خیال لغو اور کٹر اصول پرستانہ ھوگا۔ اسکے برعکس، یہ بالکل ممکن ھے اور تاریخی طور پر اغلب ھے کہ مطلق العنانی کا تختہ کسی ھنگامی بغاوت یا پہلے سے نامعلوم سیاسی پیچیدگیوں کی ضرب سے الٹ جائے جو ھر طرف سے اسکے لئے متواتر خطرہ بنی ھوئی ھیں۔ لیکن کوئی بھی سیاسی پارٹی جو مبہم بازانہ جوے سے بچنا چاھتی ھے ایسی ھنگامی بغاوتوں یا پیچیدگیوں کی توقع پر اپنی سرگرمیوں کی بنیاد نہیں رکھ سکتی۔ ھمیں اپنے راستے پر چلنا چاھئے اور ھمیں استقلال کے ساتھ اپنا معمول کا کام کرنا چاھئے۔ ھمارا بھروسہ غیرمتوقع باتوں پر جتنا ھی کم ھوگا اتنا ھی کم اسکا موقع ھوگا کہ کوئی ''تاریخی موڑ،، ھمارے سامنے اچانک آجائے۔

مئی ۱۹۰۱ء میں لکھا گیا اور ''اسکرا،، کے شمارہ ۴، مئی ۱۹۰۱ء میں شائع ھوا

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۵، صفحات ۱ — ۱۳

اکونومزم کے حامیوں سے گفتگو

یہاں ہمارے ایک نمائندے کے خط کا پورا متن پیش کیا جاتا ہے۔

''روسی سوشل ڈیموکریٹک پریس کے نام خط

''ہمارے جو کامریڈ جلاوطنی میں ہیں انکی اس تجویز پر کہ ہم ''اسکرا،، کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس اخبار سے اپنے اختلاف کے وجوہ بیان کریں۔

''اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ ایسے مخصوص سوشل ڈیموکریٹک ترجمان اخبار کا شایع ہونا جو خاص طور سے سیاسی جد و جہد کے سوالات کے لئے وقف ہو قطعی مناسب ہے، ہم یہ نہیں تسلیم کرتے کہ ''اسکرا،، جس نے اس فریضے کو اپنے سر لیا ہے اسکو قابل اطمینان طریقے پر ادا کیا ہے۔ اس اخبار کی بڑی خامی، جو ایک سرخ لکیر کی طرح اسکے کالموں میں دوڑتی ہے اور جو اسکی تمام دوسری چھوٹی بڑی خامیوں کا سبب ہے، وہ مبالغہ آمیز اہمیت ہے جو ''اسکرا،، اس اثر کو دیتا ہے جو تحریک کے نظریہ داں اسکے مختلف رجحانات پر ڈالتے ہیں۔ ساتھ ہی ''اسکرا،، تحریک کے ٹھوس عناصر اور ٹھوس ماحول کو بہت ہی کم اہمیت دیتا ہے جن کا اشتراک عمل مخصوص قسم کی مزدور تحریک پیدا کرتا ہے اور اسکے راستے کا تعین کرتا ہے، ایسا راستہ جس سے

نظریہ‌داں اپنی تمام کوششوں کے باوجود اسکو ہٹانے میں ناکام ہیں چاہے وہ بہترین نظریوں اور پروگراموں سے لیس ہوں۔

''یہ خامی اور نمایاں ہوجاتی ہے جب ''اسکرا،، کا مقابلہ ''یوژنی ربوچی،، (۳۳) سے کیا جاتا ہے، جو ''اسکرا،، کی طرح سیاسی جدوجہد کا جھنڈا بلند کرتا ہے لیکن اسکو جنوبی روس کی مزدور تحریک کے گزرے ہوئے دور سے مربوط کر دیتا ہے۔ سوال کو اس طرح پیش کرنا ''اسکرا،، کے لئے اجنبی ہے۔ اس نے یہ فریضہ اپنے ذمے لیا ہے کہ وہ ''چنگاری کو بھڑکا کر زبردست آگ،، بنا دیگا۔ لیکن وہ اسکو بھول جاتا ہے کہ ایسے فریضے کیلئے ضروری آتشگیر مادہ اور سازگار ماحول درکار ہیں۔ ''اکونومسٹوں،، سے قطعی اختلاف کرتے ہوئے ''اسکرا،، یہ بات بھول جاتا ہے کہ انکی سرگرمیوں نے فروری اور مارچ کے واقعات میں مزدوروں کی اس شرکت کا راستہ ہموار کیا جس پر ''اسکرا،، اتنا زور دیتا ہے اور غالباً بہت زیادہ مبالغے سے پیش کرتا ہے۔ دسویں دھائی کے آخر کے سوشل ڈیموکریٹوں کی سرگرمیوں پر مخالفانہ نکتہ‌چینی کرتے ہوئے ''اسکرا،، اس واقعہ کو نظرانداز کر دیتا ہے کہ اس وقت چھوٹے چھوٹے مطالبوں کے لئے جد و جہد کے سوا کسی دوسرے کام کے لئے حالات نہیں تھے۔ وہ اس جد و جہد کی زبردست تعلیمی اہمیت کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے۔ ''اسکرا،، اس دور کا اور روسی سوشل ڈیموکریٹوں کی سرگرمیوں کی اس سمت کا بالکل غلط اور غیرتاریخی اندازہ لگاتے ہوئے، ان کے طریقۂ کار کو زوباتوف کے طریقۂ کار سے مطابقت دیتا ہے اور ''چھوٹے چھوٹے مطالبوں کی جد و جہد،، میں، جو مزدور تحریک کو وسیع اور گہرا کرتی ہے، اور ان ''چھوٹے مراعات،، میں تمیز نہیں کرتا ہے، جنکا مقصد ہر جد و جہد اور ہر تحریک کو مفلوج کرنا ہے۔

''اس جماعتی نارواداری سے پوری طرح رنگا ہوا جو سماجی تحریکوں کے طفلانہ دور میں نظریہ‌دانوں کی خصوصیت تھی، ''اسکرا،، اپنے سے ہر اختلاف رائے کی مذمت نہ صرف سوشل ڈیموکریٹک اصولوں سے انحراف بلکہ دشمن کے کیمپ میں جانے کی حیثیت سے کرنے کو تیار ہے۔ اسی نوعیت کا ''ربوچایا مسل،، کے خلاف اسکا

انتہائی رکیک حملہ ھے جو سخت اور بے رحم ملامت کے لائق ھے اور جو زوباتوف کے متعلق ''اسکرا،، کے مضمون میں ظاھر کیا گیا ھے۔ اس میں مزدور طبقے کے کچھ حصے میں زوباتوف کی کامیابی کا سبب ''ربوچایا مسل،، کے سر تھوپا گیا ھے۔ دوسری سوشل ڈیموکریٹک تنظیموں کے خلاف منفی رویہ اختیار کرکے جو روسی مزدور تحریک کی ترقی اور فریضوں کے بارے میں اس سے اختلاف رائے رکھتی ھیں ''اسکرا،، ان سے مباحثے کی گرما گرمی میں اکثر حقیقت کو فراموش کر دیتا ھے اور کوئی الگ کٹا ھوا نامناسب جملہ لیکر اپنے مخالفین پر وہ خیالات تھوپ دیتا ھے جو وہ نہیں رکھتے، ایسے اختلافی نکات پر زور دیتا ھے جو زیادہ تر بہت ھی معمولی اھمیت رکھتے ھیں اور ضد کے ساتھ یکساں خیالات کے بہت سے نکات پر خاموشی اختیار کرتا ھے: ھمارے ذھن میں ''ربوچیئے دیلو،، کی طرف ''اسکرا،، کا رویہ ھے۔

''بحث مباحثے کیلئے ''اسکرا،، کی شدید رغبت کی وجہ سب سے پہلے تحریک میں ''نظرئیے،، (پروگراموں، تھیوری...) کے رول کے بارے میں مبالغہ ھے اور جزوی طور پر ان باھمی جھگڑوں کی گونج ھے جو یورپ میں روسی سیاسی جلاوطنوں کے درمیان کھڑے ھو گئے ھیں اور جن کے بارے میں انھوں نے بعجلت ساری دنیا کو متعدد مناظرانہ پمفلٹوں اور مضامین کے ذریعہ مطلع کر دیا ھے۔ ھماری رائے میں ان کے یہ سب اختلاف روسی سوشل ڈیموکریٹک تحریک کے اصل دھارے پر شاید اسکے سوا تقریباً کوئی اثر نہیں رکھتے کہ وہ روس میں کام کرنےوالے رفیقوں کے درمیان ناپسندیدہ تفرقہ پیدا کرکے تحریک کو نقصان پہنچاتے ھیں۔ اسی سبب سے ھم ''اسکرا،، کے پرجوش مناظروں کو غلط سمجھتے ھیں خصوصاً اس وقت جب وہ تہذیب کی حد سے تجاوز کر جاتے ھیں۔

''اسکرا،، کی یہی بنیادی خامی مختلف سماجی طبقوں اور رجحانوں کی طرف سوشل ڈیموکریسی کے رویے کے سوال کے بارے میں اس کے تلون کا سبب ھے۔ نظریاتی دلائل سے ''اسکرا،، نے مطلق العنانی کے خلاف جد و جہد فوری شروع کرنے کا مسئلہ حل کر دیا۔ غالباً وہ موجودہ حالات میں مزدوروں کیلئے اس فریضے کی مشکلات کو

محسوس کرتا ہے لیکن اتنا صبر نہ رکھتے ہوئے کہ وہ اس وقت تک انتظار کرلے جب مزدور اس جد و جہد کیلئے کافی طاقت مجتمع کرلیں گے، ''اسکرا،، اعتدال پرستوں اور دانش وروں میں اپنے اتحادی ڈھونڈھنے لگتا ہے۔ اس تلاش میں وہ اکثر طبقاتی نقطۂ نظر سے ہٹ جاتا ہے، طبقاتی تضاد کو پس پشت ڈال دیتا ہے، اور حکومت کے خلاف بےچینی کی عام نوعیت کو سامنے لاتا ہے حالانکہ اس بےچینی کے اسباب اور اسکے پیمانے میں ''اتحادیوں،، کے درمیان کافی فرق پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر زیمستوو کی طرف ''اسکرا،، کا ایسا ھی رویہ ہے۔ وہ زیمستوو کے ان مخالفانہ مظاھروں کو سیاسی جد و جہد کے شعلوں تک بھڑکانا چاھتا ہے جن کا سبب زیادہ‌تر یہ بات ہے کہ زیمستوو والے حضرات کی زرعی تمناؤں کے مقابلے میں حکومت صنعت کی طرف زیادہ توجہ دیتی ہے۔ ''اسکرا،، امیروں سے جو حکومت کے چھیچھڑوں سے غیرمطمئن ھیں مزدور طبقے کی مدد کا وعدہ کرتا ہے لیکن اس طبقاتی تضاد کے بارے میں ایک لفظ نہیں کہتا جو ان سماجی پرتوں کے درمیان ہے۔ ہم فرض کر سکتے ھیں کہ یہ کہنا ٹھیک ھوگا کہ زیمستوو بیدار ھو رہا ہے اور وہ ایک ایسا عنصر ہے جو حکومت سے لڑ رہا ہے لیکن اسکو اتنی صفائی اور وضاحت سے کہنا چاھئے کہ ایسے عناصر کے ساتھ ھمارے امکانی سمجھوتے کی نوعیت کے بارے میں کوئی شبہ نہ رہے۔ بہرحال، زیمستوو کی طرف رویے کے سوال کو ''اسکرا،، اس طرح لیتا ہے کہ یہ ھمارے خیال میں صرف طبقاتی شعور کو دھندلا کر سکتا ہے کیونکہ اس معاملے میں، اعتدال پرستی اور مختلف تہذیبی کوششوں کی وکالت کرنے والوں کی طرح ''اسکرا،، سوشل ڈیموکریٹک ادب کے بنیادی فریضے کے خلاف جاتا ہے جو طبقاتی تضاد کو پس پشت ڈالنے کیلئے نہیں بلکہ بورژوا نظام پر نکتہ چینی اور ان طبقاتی مفادات کی وضاحت کیلئے ہے۔ طلبا کی تحریک کی طرف بھی ''اسکرا،، کا یہی رویہ ہے۔ اور پھربھی دوسرے مضامین میں ''اسکرا،، شدت کے ساتھ تمام ''سمجھوتوں،، کی مذمت کرتا ہے اور مثال کے طور پر گیدیسٹوں کے ناقابل برداشت سلوک کا بچاؤ کرتا ہے۔

''ہم ''اسکرا،، کی دوسری کم اہم خامیوں اور غلطیوں پر روشنی ڈالنے سے احتراز کریں گے لیکن آخر میں یہ کہنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی تنقید کے ذریعہ اس اہمیت کو حقیر کرنے کی ذرا بھی خواہش نہیں رکھتے جو ''اسکرا،، حاصل کر سکتا ہے اور نہ ہم اسکی خوبیوں کی طرف سے آنکھیں بند کرتے ہیں۔ ہم روس میں سیاسی سوشل ڈیموکریٹک اخبار کی حیثیت سے اسکا خیرمقدم کرتے ہیں۔ ہم یہ اسکی بہت بڑی خوبی سمجھتے ہیں کہ اس نے متعدد بروقت مضامین میں تشدد کے سوال کی فاضلانہ وضاحت کی۔ آخر میں ہم اس مثالی، ادبی اسلوب کی طرف جسمیں ''اسکرا،، لکھا جاتا ہے اور جو غیرقانونی مطبوعات میں نایاب بات ہے، اس کی باقاعدہ اشاعت کی طرف اور تازہ اور دلچسپ مواد کی کثرت کی طرف بھی جو اسمیں شایع ہوتا ہے توجہ دئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

رفیقوں کا ایک گروپ

ستمبر ۱۹۰۱ء،،

اول تو ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم اس خط لکھنے والوں کے کھرےپن اور صاف بیانی کا خلوص سے خیرمقدم کرتے ہیں۔ اب آنکھ مچولی کھیلنے کا وقت نہیں رہا، اپنے ''اکونومسٹ،، «credo»* کو چھپانے کا (جیسا کہ اودیسا کمیٹی کا ایک حصہ کرتا ہے جس سے ''سیاستداں،، ٹوٹ کر الگ ہو گئے ہیں) یا یہ اعلان کرنے کا، جیسے سچ کو منہ چڑھایا جا رہا ہو، کہ اس وقت ''کوئی بھی سوشل ڈیموکریٹک تنظیم ''اکونومزم،، کے گناہ کی مرتکب نہیں ہے،، (پمفلٹ ''دو کانگرسیں،، صفحہ ۳۲، ''ربوچیئے دیلو،، سے شایع‌شدہ)۔ اور اب معاملے کی طرف آئیے۔

خط لکھنے‌والوں نے بھی وہی بنیادی غلطی کی ہے جو ''ربوچیئے دیلو،، سے ہوئی ہے (دیکھئے خاصکر شمارہ ۱۰)۔ وہ تحریک کے ''مادی،، عناصر (خودرو، جیسا کہ ''ربوچیئے دیلو،، کہتا ہے) اور نظریاتی عناصر (باشعور، ''منصوبے کے مطابق،، کام کرنے والے)

---

* عقیدہ کا نشان، پروگرام یا عالمی نقطۂ نظر کا اظہار۔ (ایڈیٹر)

کے درمیان تعلقات کے سوال کو گڈمڈ کردیتے ھیں ۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ''نظریہ‌داں،، صرف اسی وقت اپنے نام کے لائق ھوتا ھے جب وہ خودرو تحریک سے آگے چلتا ھے، اس کو راستہ بتاتا ھے، اور اس قابل ھوتا ھے کہ سب سے پہلے ان نظریاتی، سیاسی، طریقۂ کار سے متعلق اور تنظیمی سوالوں کو حل کرے جن سے تحریک کے ''مادی عناصر،، کو اچانک دوچار ھونا پڑتا ھے ۔ حقیقی طور پر ''تحریک کے مادی عناصر کی طرف توجہ کرنے کیلئے،، ان کو تنقیدی طریقے سے دیکھنا چاھئے، آدمی میں یہ صلاحیت ھونی چاھئے کہ وہ خودرو تحریک کے خطرات اور خامیوں کو بتا سکے اور اسکو شعور کی سطح تک بلند کر سکے ۔ بہرحال، یہ کہنا کہ نظریہ‌داں (یعنی سیاسی شعور رکھنےوالے لیڈر) تحریک کو اس راہ سے نہیں ھٹا سکتے، جسکا تعین ماحول اور عناصر کا اشتراق عمل کر دیتا ھے، اس سیدھی سادی حقیقت کو نظرانداز کرنا ھے کہ باشعور عنصر اس اشتراک عمل اور راستے کے تعین میں حصہ لیتا ھے ۔ یورپ میں کیتھولک اور شاہ پرست مزدور یونینیں بھی ماحول اور عناصر کے اشتراک عمل کا نتیجہ ھیں لیکن اس اشتراک عمل میں سوشلسٹ شعور نہیں بلکہ پادریوں اور زوباتوف جیسے لوگوں کا شعور حصےدار تھا ۔ اس خط لکھنے والوں کے نظریاتی خیالات (''ربوچیئے دیلو،، والوں کی طرح) مارکس‌ازم کی ترجمانی نہیں کرتے بلکہ اسکی بھونڈی نقل پیش کرتے ھیں جسکو ھمارے ''نکتہ چینوں،، اور برنشٹائن کے حامیوں نے پال رکھا ھے جو یہ نہیں سمجھتے ھیں کہ خودرو ارتقا کو باشعور انقلابی سرگرمی سے کس طرح مربوط کیا جائے ۔

جو حالات آجکل ھیں ان میں یہ بڑی نظریاتی غلط فہمی لازمی طور پر طریقۂ کار کی ایک بڑی غلطی کی طرف لے جاتی ھے جو روسی سوشل ڈیموکریسی کو بےحد نقصان پہنچا چکی ھے اور پہنچا رھی ھے ۔ یہ واقعہ ھے کہ مزدوروں کی کثیر تعداد کی اور (ان کے اثر سے) دوسرے سماجی پرتوں کی خودرو بیداری پچھلے چند سال میں حیرت انگیز تیزی سے ھو رھی ھے ۔ تحریک کے ''مادی عناصر،، میں بہت اضافہ ھوا ھے، حتی کہ ۱۸۹۸ء (۳۴) کے مقابلے

میں بھی، لیکن باشعور لیڈر (سوشل ڈیموکریٹ) اس اضافے میں پیچھے رہ گئے ھیں۔ روسی سوشل ڈیموکریسی کو اس وقت جس بحران کا سامنا ھے اسکا خاص سبب یہی ھے۔ عام (خودرو) تحریک میں ایسے ''نظریہ‌دانوں،، کی کمی ھے جو نظریاتی طور پر اتنے تربیت یافتہ ھوں کہ کوئی تذبذب ان پر اثرانداز نہ ھو سکے، اس میں ایسی وسیع سیاسی نگاہ، ایسی انقلابی توانائی اور ایسا تنظیمی جوھر رکھنے والے لیڈروں کی کمی ھے جو نئی تحریک کی بنیاد پر ایک مجاھد سیاسی پارٹی بنا سکیں۔

بہرحال، یہ سب بجائے خود صرف آدھی برائی ھے۔ نظریاتی معلومات، سیاسی تجربہ اور تنظیمی صلاحیت وہ چیزیں ھیں جو حاصل کی جا سکتی ھیں اگر صرف مطالعہ کرنے اور اپنی صلاحیتوں اور خوبیوں کو بڑھانے کی خواھش ھو۔ لیکن ۱۸۹۷ء کے آخر سے، خصوصاً ۱۸۹۸ء کی خزاں سے، روسی سوشل ڈیموکریسی میں ایسے افراد اور اخبار و رسالے پیدا ھو گئے ھیں جنھوں نے نہ صرف اس خامی کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر لی ھیں بلکہ اسکا بھی اعلان کر دیا ھے کہ یہ خاص خوبی ھے۔ انھوں نے خودرو عنصر کی پوجا، فرماں برداری کو نظرئے کے وقار تک بلند کر دیا ھے اور یہ پرچار کر رھے ھیں کہ سوشل ڈیموکریٹوں کو تحریک سے آگے نہ جانا چاھئے بلکہ اس کے پیچھے پیچھے گھسٹنا چاھئے۔ (ان اخباروں میں صرف ''ربوچایا مسل،، ھی نہیں ھے بلکہ ''ربوچیئے دیلو،، بھی ھے، جس نے ''منزلوں کی تھیوری،، سے شروع کیا اور خودرو عنصر، ''حالیہ تحریک کے پورے حقوق،،، ''درجہ بدرجہ طریقۂ کار،، وغیرہ کی با اصول وکالت پر ختم کیا)۔

یہ واقعی افسوسناک حالت تھی۔ اسکا مطلب تھا ایک خاص رجحان کا ابھرنا جسکو عام طور پر ''اکونومزم،، (اس لفظ کے وسیع معنی میں) کہا جاتا ھے اور جسکا خاص کردار پسماندگی کو نہ سمجھنا حتی کہ اسکا دفاع کرنا ھے یعنی جیسا کہ ھم وضاحت کر چکے ھیں باشعور لیڈروں کا عوام کی خودرو بیداری سے پچھڑے رھنا۔ اس رجحان کے خاص خط و خال کا اظہار ذیل کی باتوں سے ھوتا ھے: اصولوں کے لحاظ سے — مارکس‌ازم کو بھونڈا بنا کر پیش

کرنا اور جدید ''تنقید،، کے سامنے جو موقع پرستی کی بالکل نئی قسم هے بےچارگی محسوس کرنا ؛ سیاست کے لحاظ سے — سیاسی ایجی‌ٹیشن اور سیاسی جدوجہد کو محدود کرنے یا ان کو گھٹا کر معمولی سرگرمیاں بنانے کی کوشش کرنا، یہ نہ سمجھنا کہ جب تک سوشل ڈیموکریٹ عام جمہوری تحریک کی قیادت اپنے هاتھ میں نہ لیں گے اس وقت تک تو مطلق العنانی کا تختہ کبھی نہ الٹ سکیں گے۔ طریقۂ کار کے لحاظ سے — انتہائی غیر استحکام (پچھلی بہار میں ''ربوچیئے دیلو،، دهشت کے ''نئے،، سوال پر بالکل حیران رہ گیا اور صرف چھ مہینے بعد، کافی تذبذب کے بعد همیشہ کی طرح تحریک کے پیچھے گھسٹتے هوئے اس نے تشدد کی مخالفت کا اظہار ایک بہت مبہم تجویز میں کیا) اور تنظیم کے لحاظ سے — یہ نہ سمجھنا کہ تحریک کے عام کردار سے همارا یہ فرض گھٹتا نہیں هے بلکہ بڑھتا هے کہ هم انقلابیوں کی ایک مضبوط اور مرکوز تنظیم قائم کریں جو تیاری کی جدوجہد، هر غیرمتوقع هنگامے اور آخر میں فیصلہ کن دهاوے کی رهنمائی کی صلاحیت رکھتی هو۔

اس رجحان کے خلاف هم نے غیر مصالحانہ جدوجہد کی هے اور اسکو جاری رکھیں گے۔ ظاهر هے کہ خط لکھنےوالے یہی رجحان رکھتے هیں۔ وہ همیں بتاتے هیں کہ معاشی جدوجہد نے مزدوروں کے لئے مظاهروں میں شرکت کا میدان تیار کیا هے۔ یہ سچ هے اور هم نے دوسروں کے مقابلے میں اس تیاری کی اهمیت کو زیادہ جلدی اور زیادہ گہرائی سے سمجھا جب دسمبر ۱۹۰۰ء میں هی هم نے اپنے پہلے شمارے میں ''منزلوں کی تھیوری،، * کی مخالفت کی، جب فروری میں اپنے دوسرے شمارے میں فوج میں طلبا کی بھرتی کے فوراً بعد اور مظاهروں سے پہلے هم نے مزدوروں سے اپیل کی کہ وہ طلبا کی مدد کریں۔ ** فروری اور مارچ کے واقعات نے ''اسکرا،،

* دیکھئے لینن کا مضمون ''هماری تحریک کے فوری فرائض۔،، (ایڈیٹر)

** دیکھئے لینن کا مضمون ''۱۸۳ طالب علموں کی فوج میں بھرتی،،۔ (ایڈیٹر)

کے ''خوف و ہراس کی تردید نہیں کی،، (جیسا کہ مارتینوف سوچتا ہے – ''ربوچیئے دیلو،، شمارہ ۱۰، صفحہ ۵۳ – جس نے اس طرح سوال کو سمجھنے کی عدم صلاحیت کا اظہار کیا) بلکہ انکی مکمل تصدیق کردی کیونکہ لیڈر عوام کی خودرو بیداری سے پیچھے رہ گئے اور لیڈروں کی حیثیت سے اپنے فرائض کی ادائگی کے لئے تیار نہیں ثابت ہوئے - حتی که اب بھی یہ تیاری بالکل کافی نہیں ہے اور اسی وجہ سے ''نظرئے کے رول کے مبالغے،، یا بمقابلہ خودرو عنصر کے باشعور عنصر کے رول وغیرہ کی ساری باتیں ہماری پارٹی پر انتہائی مضرت رساں عملی اثر ڈالتی جا رہی ہیں -)

وہ باتیں بھی ایسا ہی مضرت رساں اثر رکھتی ہیں جو طبقاتی نقطہ' نظر کے نام‌نہاد دفاع کے لئے حکومت کے خلاف آبادی کے مختلف پرتوں کی بےچینی کے اظہار کے عام کردار پر کم زور دینے کے بارے میں کی جاتی ہیں - اسکے برعکس، ہمیں فخر ہے کہ ''اسکرا،، آبادی کے تمام پرتوں میں سیاسی بےچینی پیدا کرتا ہے اور ہمیں صرف اس بات پر افسوس ہے کہ ہم اسکو کہیں زیادہ وسیع پیمانے پر نہیں کر پاتے - یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ ایسا کرنے میں ہم طبقاتی نقطہ' نظر کو پس پشت ڈال دیتے ہیں - اسکے ثبوت میں خط لکھنے والوں نے واحد ٹھوس مثال نہیں پیش کی ہے اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں - سوشل ڈیموکریسی کو، جمہوریت کی جد و جہد میں ہراول کی حیثیت سے (''ربوچیئے دیلو،، شمارہ ۱۰، صفحہ ۴۱ کی رائے کے برخلاف) چاہئے کہ وہ طرح‌طرح مخالف پرتوں کی سرگرمیوں کی رہنمائی کرے، ان سے حکومت کے خلاف انکی جزوی اور حرفتی ٹکروں کی عام سیاسی اہمیت کی وضاحت کرے، انقلابی پارٹی کی حمایت کے لئے ان کو اکٹھا کرے اور اپنی صفوں سے ایسے لیڈروں کی تربیت کرے جو تمام اور ہر قسم کے اختلافی پرتوں پر سیاسی اثر ڈالنے کی صلاحیت رکھتے ہوں - اس کام سے انکار کرنے کا مطلب، بہرحال پرولتاری جد و جہد سے قریبی، فطری تعلقات رکھنے وغیرہ کے بارے میں یہ چاہے جتنی لچھے دار باتیں ہوں، سوشل ڈیموکریٹوں کے ''پچھڑےپن کا تازہ بچاؤ،، ہوگا، سارے عوام کی جمہوری تحریک کے ابھار سے پیچھے رہنے کا بچاؤ

ہوگا۔ اسکا مطلب بورژوا ڈیموکریسی کو قیادت سپرد کردینا ہوگا۔ خط لکھنے والوں کو اس بات کے بارے میں سوچنا چاہئے کہ پچھلی بہار کے واقعات غیر سوشل ڈیموکریٹک انقلابی رجحانات کو شدت سے ابھارنے میں کیوں کام آئے بجائے اسکے کہ وہ سوشل ڈیموکریسی کے اختیار اور وقار کو بلند کرتے۔

ہم خط لکھنے والوں کی اس حیرت انگیز کوتاہ بینی پر بھی احتجاج کئے بغیر نہیں رہ سکتے جسکا اظہار انھوں نے سیاسی جلاوطنوں کے درمیان مباحثوں اور باہمی جھگڑوں کے سلسلے میں کیا ہے۔ وہ اس فرسودہ بکواس کو دہرا رہے ہیں کہ زوباتوف کے بارے میں مضمون کو ''ربوچایا مسل،، سے منسوب کرنا ''رکیک،، بات ہے۔ کیا وہ اس بات سے انکار کرنا چاہتے ہیں کہ ''اکونومزم،، کے پھیلنے سے زوباتوف جیسے لوگوں کے کاموں میں آسانی ہوتی ہے؟ لیکن اس پر زور دیکر بہرحال ہم ''اکونومسٹوں،، اور زوباتوف کے طریقۂ کار کو ذرا بھی ''یکساں،، نہیں سمجھتے۔ جہاں تک ''تارکین وطن،، کا سوال ہے (اگر خط لکھنے والے روسی سوشل ڈیموکریسی کے خیالات کے تسلسل سے ایسے ناقابل معافی طریقے پر لاپروا نہ ہوتے تو ان کو معلوم ہوتا کہ ''تارکین وطن،، نے خاص طور پر ''محنت کی نجات،، (۳۰) کے گروپ نے ''اکونومزم،، کے بارے میں جو انتباہ کیا ہے، اسکی نمایاں طور پر تصدیق ہوئی ہے!) دیکھئے کہ لاسال نے جو ۱۸۵۲ء میں رائن کے مزدوروں میں سرگرم عمل تھے کس طرح لندن میں جلا وطنوں کے بحث مباحثوں کے بارے میں رائے قائم کی۔

مارکس کو انھوں نے لکھا:

'''بڑے آدمیوں، کینکیل اور روگے وغیرہ کے خلاف تمہاری تصانیف کی اشاعت پولیس کی طرف سے کسی طرح کی مشکل کا باعث نہ ہوگی... کیونکہ میری رائے میں، حکومت ایسی تصانیف کی اشاعت سے مطمئن ہے کیونکہ وہ خیال کرتی ہے کہ ''انقلابی ایک دوسرے کا گلا کاٹ لیں گے،،۔ نوکرشاہی کی منطق نہ تو اس واقعہ کا شبہ رکھتی ہے اور نہ خوف کہ پارٹی کے اندر جد و جہد ہی پارٹی کو طاقت اور توانائی بخشتی ہے، کہ کسی پارٹی کی کمزوری کا سب سے

بڑا ثبوت اسکا انتشار اور انتہائی صاف حدود کا دھندلاپن ھے اور یہ که ہر پارٹی اپنے اندر صفائے کی وجہ سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ھے -،، (مارکس کے نام لاسال کے خط سے - ۲۴ جون ۱۸۵۲ء) -
شدت، عدم مصالحت اور پرجوش بحث مباحثے وغیرہ کے متعدد نیک مخالفین دھیان دیں!

آخر میں، ھم یہ کہیں گے کہ یہاں ھم متنازع سوالوں پر صرف مختصر روشنی ڈال سکتے تھے - ھم ان سوالوں کے تفصیلی جائزے کیلئے ایک خاص پمفلٹ نکالنے کا ارادہ رکھتے ھیں جو ھمیں امید ھے که ڈیڑھ مہینے میں شایع ھوجائے گا -

''اسکرا،، شمارہ ۱۲،
۶ دسمبر ۱۹۰۱ء

لینن کا مجموعہٴ تصانیف،
پانچواں روسی ایڈیشن،
جلد ۵، صفحات ۳۶۷ — ۳۶۰

جمہوری انقلاب میں
سوشل ڈیموکریسی کے دو طریقۂ کار[36]

پیش لفظ

کسی انقلابی لمحے میں ایسے واقعات کے ساتھ چلنا بہت مشکل ہوتا ہے جو انقلابی پارٹیوں کے طریقہ ٔکار کے نعرے سمجھنے کے لئے حیرت‌انگیز طریقے پر بہت سا نیا مواد فراہم کرتے ہیں۔ موجودہ پمفلٹ اودیسا کے واقعات * سے پہلے لکھا گیا تھا۔ ہم ''پرولتاری،، (۳۸) میں یہ بات بتا چکے ہیں (شمارہ ۹ - ''انقلاب سکھاتا ہے،،) کہ ان واقعات نے ان سوشلسٹ ڈیموکریٹوں کو بھی جنھوں نے ''بغاوت — ایک سلسلۂ عمل،، کی تھیوری تخلیق کی تھی اور جنھوں نے عارضی انقلابی حکومت کے لئے پروپیگنڈے کو مسترد کردیا، اس بات پر مجبور کیا کہ وہ درحقیقت اپنے مخالفوں کی طرف چلے جائیں یا جانا شروع کریں۔ بلاشبہ انقلاب ایسی تیزرفتاری اور تفصیل سے سبق دیتا ہے جو سیاسی ارتقا کے پرامن زمانے میں ناقابل یقین معلوم ہوتا ہے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ وہ نہ صرف رہنماؤں کو بلکہ عوام کو بھی سبق دیتا ہے۔

اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ انقلاب روس کے مزدوروں کو بڑے پیمانے پر سوشل ڈیموکریسی کی تعلیم دیگا۔ انقلاب سوشل ڈیموکریسی کے پروگرام اور طریقہ ٔکار کی واقعی عمل میں تصدیق کریگا سماج کے مختلف طبقات کی سچی نوعیت دکھاکر ، ہماری جمہوریت

---

* یہ حوالہ روسی جنگی جہاز ''پوتیمکین،، (۳۷) پر بغاوت کا ہے۔ (مصنف کا ۱۹۰۷ء کے ایڈیشن میں نوٹ۔ ایڈیٹر)

کا بورژوا کردار اور کسانوں کی حقیقی آرزوؤں کو دکھا کر جو بورژوا ڈیموکریٹک معنوں میں انقلابی ہوتے ہوئے بھی اپنے اندر ''سماجیت،، (socialisation) کا خیال نہیں رکھتے بلکہ کسان بورژوازی اور دیہی پرولتاریہ کے درمیان نئی طبقاتی جد و جہد کے بیج رکھتے ہیں۔ پرانے نرودازم کے پرانے موہوم خیالات جو مثال کے طور پر ''سوشلسٹ انقلابیوں کی پارٹی،، (۳۹) کے پروگرام کے مسودے میں، روس میں سرمایہ‌داری کی ترقی کے سوال میں، ہمارے ''سماج،، کے جمہوری کردار کے سوال میں اور کسانوں کی بغاوت کی مکمل فتح کی اہمیت کے سوال میں صاف ظاہر ہوتے ہیں — یہ سب موہوم خیالات مکمل طور پر اورسختی کے ساتھ انقلاب دور کردیگا۔ اس میں پہلی بار مختلف طبقات کو حقیقی سیاسی بپتسمہ ملےگا۔ یہ طبقات انقلاب سے واضح سیاسی روپ لیکر ابھرینگے کیونکہ وہ اپنے کو نہ صرف اپنے آدرش‌وادیوں کے پروگراموں اور طریقۂ کار کے نعروں میں ظاہر کرینگے بلکہ عوام کے کھلے سیاسی اقدام میں بھی۔

بلاشبہ انقلاب ہم کو سبق دیگا اور عوام کی کثیر تعداد کو سبق دیگا۔ لیکن جس سوال سے ایک مجاہد انقلابی پارٹی اب دو چار ہے، وہ ہے کہ کیا ہم انقلاب کو کچھ سکھا سکیں گے؟ کیا ہم اپنے سوشل ڈیموکریٹک تعلیم کی صحت سے کام لے سکیں گے، مکمل طور پر واحد انقلابی طبقے یعنی پرولتاریہ سے اپنے رشتے کو استعمال کر سکیں گے تاکہ انقلاب پر پرولتاری چھاپ لگا سکیں، انقلاب کو حقیقی اور فیصلہ کن فتح تک لے جا سکیں، زبانی نہیں بلکہ عملی طور پر، اور ڈیموکریٹک بورژوازی کی بےاستقلالی، تذبذب اور غداری کو مفلوج کر سکیں؟

ہمیں اپنی ساری کوششیں اسی مقصد کے لئے لگانا چاہئے۔ اور اس مقصد کے حصول کا انحصار ایک طرف ہمارے سیاسی حالت کے اندازے اور ہمارے طریقۂ کار کے نعروں کی صحت پر ہوگا اور دوسری طرف اس پر ہوگا کہ آیا ان نعروں کی حمایت مزدوروں کی حقیقی مجاہد طاقت بڑے پیمانے پر کرتی ہے۔ ہماری پارٹی کی تمام تنظیموں اور جتھوں کا معمولی، باقاعدہ اور موجودہ کام، پروپیگنڈے، ایجی‌ٹیشن اور تنظیم کا کام سب عوام سے روابط مضبوط اور وسیع

کرنے میں لگا ہے - یہ کام ہمیشہ بہت ضروری ہے لیکن اسکو انقلاب کے زمانے کے لئے کافی نہیں سمجھا جا سکتا - ایسی حالت میں مزدور طبقہ خودبخود اپنے اندر کھلے انقلابی اقدام کا تقاضہ محسوس کرتا ہے اور ہمیں یہ سیکھنا چاہئے کہ ہم اس اقدام کے مقاصدکا تعین صحیح کریں تاکہ پھر ان مقاصد کو امکان بھر وسیع پیمانے پر متعارف کرائیں اور سمجھائیں - یہ نہ بھولنا چاہئے کہ عوام سے ہمارے رابطے کے بارے میں موجودہ یاس آمیز رویہ انقلاب میں پرولتاریہ کے رول کے متعلق بورژوا خیالات کے لئے اکثر پردے کا کام دیتا ہے - بلاشبہ، مزدور طبقے کو تعلیم دینے اور منظم کرنے کے لئے ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے لیکن اب معاملے کا نچوڑ یہ ہے کہ اس تعلیم و تنظیم کے کام میں ہمیں خاص سیاسی زور کہاں دینا ہے؟ ٹریڈیونینوں اور جائز تنظیموں پر یا مسلح بغاوت، ایک انقلابی فوج اور انقلابی حکومت قائم کرنے پر؟ دونوں باتیں مزدور طبقے کی تعلیم و تنظیم کا کام کرتی ہیں - دراصل دونوں ضروری ہیں - لیکن اب موجودہ انقلاب میں مسئلہ یہ ہے کہ مزدور طبقے کی تعلیم و تنظیم میں کس بات پر زور دینا چاہئے، پہلی پر یا دوسری پر؟

انقلاب کے نتیجے کا انحصار اس پر ہے کہ آیا مزدور طبقہ بورژوازی کے پٹھو کا رول ادا کریگا جو مطلق العنانی کے خلاف حملے میں طاقتور ہے لیکن سیاسی طور پر ناکارہ ہے یا وہ عوامی انقلاب کے لیڈر کا پارٹ ادا کریگا - بورژوازی کے زیادہ سمجھدار نمائندے اس بات کو بالکل سمجھتے ہیں - اسی‌لئے ''اوسووبوژدینئے،، (۴۰) آکیموف ازم یعنی سوشل ڈیموکریسی میں ''اکونومزم،، کی تعریف کرتا ہے جو اب ٹریڈیونینوں اور جائز سوسائٹیوں پر زور دے رہا ہے - اسی لئے مسٹر استرووے (''اوسووبوژدینئے،، نمبر ۷۲) نئے ''اسکرا،، والوں (۴۱) میں آکیموف ازم کے خاص اصولی رجحانات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں - اسی لئے وہ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس (۴۲) کے فیصلوں کی قابل نفرت انقلابی تنگ‌نظری کے خلاف اتنی زبردست چوٹ کرتے ہیں -

اس وقت سوشل ڈیموکریسی کے لئے یہ خاص طور پر اہم ہے کہ وہ عوام کی رہنمائی کے واسطے طریقۂ کار کے صحیح نعرے دے۔ اس سے زیادہ خطرناک بات اور کوئی نہیں ہے کہ انقلابی زمانے میں طریقۂ کار کے ان نعروں کی اہمیت کو حقیر سمجھا جائے جو اصولی طور پر صحیح ہیں۔ مثلاً ''اسکرا،، اپنے شمارے ۱۰۴ میں درحقیقت ان لوگوں کی طرف چلا جاتا ہے جو سوشل ڈیموکریٹک تحریک میں اسکے خلاف ہیں اور ساتھ ہی ان نعروں اور طریقۂ کار کے فیصلوں کے بارے میں حقارت آمیز لہجہ اختیار کرتا ہے جو زندگی میں درپیش ہیں اور اس راستے کو دکھاتے ہیں جس پر تحریک متعدد ناکامیوں اور غلطیوں وغیرہ کے ساتھ چلتی ہے۔ اس کے برعکس صحیح طریقۂ کار کے فیصلوں کی تیاری اس پارٹی کے لئے انتہائی اہمیت رکھتی ہے جو واقعات کے دھارے میں پیچھے گھسٹنا نہیں بلکہ پرولتاریہ کی صحیح مارکسی اصولوں پر رہنمائی کرنا چاہتی ہے۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس اور اس سکشن کی کانفرنس * کی قراردادوں میں جو پارٹی سے ٹوٹ کر الگ ہوگیا ہے، ہمیں طریقۂ کار سے متعلق خیالات پر بہت ہی صحیح، بہت ہی سوچا سمجھا اور بہت ہی مکمل اظہار ملتا ہے، ایسے خیالات نہیں جن پر انفرادی طور سے مصنفوں نے سرسری رائے کا اظہار کیا ہو بلکہ سوشل ڈیموکریٹک پرولتاریہ کے ذمہ‌دار نمائندوں کے تسلیم شدہ خیالات۔ ہماری پارٹی دوسری تمام پارٹیوں سے آگے ہے کیونکہ اسکا پروگرام بالکل صحیح اور عام طور پر

---

* روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس (لندن، مئی ۱۹۰۵ء) میں صرف بالشویکوں نے شرکت کی جبکہ صرف منشویکوں نے ''کانفرنس،، (جنیوا، اسی وقت) میں شرکت کی۔ موجودہ پمفلٹ میں منشویکوں کا ذکر اکثر ''نئے 'اسکرا، گروپ،، یا ''نئے 'اسکرا' والے'' کی حیثیت سے کیا گیا ہے کیونکہ ''اسکرا،، کی اشاعت جاری رکھتے ہوئے انھوں نے اپنے اسوقت کے ہم‌خیال تروتسکی کے ذریعہ یہ اعلان کیا کہ پرانے اور نئے ''اسکرا،، کے درمیان خلیج ہے۔ (مصنف کا نوٹ ۱۹۰۷ء کے ایڈیشن میں۔ ایڈیٹر)

قابل قبول ہے۔ اسکو دوسری پارٹیوں کے لئے اپنی طریقۂ کار کی تجویزوں کی طرف بااصول رویے کی مثال قائم کرنی چاہئے جو ''اوسووبوژدینئے،، کی جمہوری بورژوازی کی موقع پرستی سے اور ان سوشلسٹ انقلابیوں کی انقلابی لفاظی سے الگ ہے جن کو صرف انقلاب کے دوران اچانک پروگرام کا ''مسودہ،، پیش کرنے اور پہلی بار یہ تحقیقات کرنے کا خیال آیا کہ جو کچھ ان کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے آیا وہ بورژوا انقلاب ہے۔

اسی لئے ہم انقلابی سوشل ڈیموکریٹوں کا یہ انتہائی فوری فریضہ سمجھتے ہیں کہ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس اور کانفرنس کی طریقۂ کار کی قراردادوں کا بہت غور سے مطالعہ کرکے یہ فرق کریں کہ مارکس‌ازم کے اصولوں سے ان میں کیا علحدگی پائی جاتی ہے اور ڈیموکریٹک انقلاب میں سوشل ڈیموکریٹک پرولتاریہ کے ٹھوس فریضوں کے بارے میں واضح مفاہمت حاصل کریں۔ موجودہ پمفلٹ کا مقصد یہی ہے۔ مارکس‌ازم کے اصولوں اور انقلاب کے سبقوں کے نقطۂ نظر سے بھی ہمارے طریقۂ کار کی آزمائش ان لوگوں کے لئے ضروری ہے جو صرف اپنے کو محض زبانی ملامتوں تک محدود نہیں رکھنا چاہتے ہیں بلکہ پوری روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے آئندہ مکمل اتحاد کی بنیاد کی حیثیت سے طریقۂ کار کے اتحاد کا راستہ بنانا چاہتے ہیں۔

جولائی ۱۹۰۵ء — ن۔ لینن

۱ - فوری سیاسی سوال

موجودہ انقلابی موقع پر سارے عوام کی آئین‌ساز اسمبلی منعقد کرنے کا سوال ہمارے سامنے ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ اس سوال کو کیسے حل کیا جائے۔ تین سیاسی رجحان سامنے آرہے ہیں۔ زار کی حکومت عوام کے نمائندے بلانے کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے لیکن وہ کسی طرح یہ نہیں چاہتی کہ انکا اجتماع عوامی اور

آئینی ہو۔اگر ہم بولیگین کمیشن (۴۳) کے کام کے بارے میں اخباروں کی رپورٹوں پر یقین کریں تو وہ ایک مشاورتی اسمبلی کے لئے راضی ھے جس کا انتخاب بلا کسی ایجی‌ٹیشن کی آزادی کے اور ایسے انتخابی سسٹم کے ذریعہ ہوگا جو سماج کے کچھ مخصوص پرتوں اور خاص اہلیتیں رکھنے والے لوگوں تک محدود ہو۔ چونکہ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی اسکی رہنمائی کرتی ھے اسلئے انقلابی پرولتاریہ کا مطالبہ ھے کہ آئین ساز اسمبلی کو مکمل اختیارات دے دئے جائیں اور اس مقصد سے وہ نہ صرف عام حق رائے دھی اور ایجی‌ٹیشن کے لئے مکمل آزادی حاصل کرنے کے لئے کوشاں ھے بلکہ زار کی حکومت کا فوراً تختہ الٹنے اور اسکی جگہ پر عارضی انقلابی حکومت لانے کے لئے بھی کوشاں ھے۔ اور آخر میں، اعتدال پسند بورژوازی ھے جو اپنی خواھشوں کا اظہار نام نہاد ''دستوری ڈیموکریٹک پارٹی،، کے لیڈروں کے ذریعہ کرتے ہوئے زار کی حکومت کا تختہ الٹنے کا مطالبہ نہیں کرتی ھے اور نہ تو عارضی حکومت کا نعرہ دیتی ھے یا اس بات کی واقعی ضمانت پر زور دیتی ھے کہ انتخابات پوری طرح آزاد اور ایماندارانہ ہوں اور نمائندوں کی اسمبلی واقعی سارے عوام کی نمائندہ اور آئین ساز ہو۔ دراصل، اعتدال پسند بورژوازی جو ''اوسووبوژدینئے،، رجحان کی تنہا سنجیدہ سماجی بنیاد ھے اس بات کے لئے کوشاں ھے کہ زار اور انقلابی عوام کے درمیان ممکن طور پر انتہائی پرامن معاملہ ہوجائے، ایسا معاملہ جو مزیدبرآں اسکو، بورژوازی کو زیادہ سے زیادہ طاقت دیگا اور انقلابی عوام یعنی پرولتاریہ اور کسانوں کو کم سے کم۔

فی الحال سیاسی حالت ایسی ھے۔ موجودہ روس میں تین خاص سماجی طاقتوں کے مطابق ایسے تین خاص سیاسی رجحان ھیں۔ ہم ''پرولتاری،، (شمارہ ۳، ۴، ۵)* میں کئی بار بتا چکے ھیں کہ ''اوسووبوژدینئے،، والے انقلاب کی طرف اپنی مذبذب یا اگر سیدھے

---

* لینن کے مضامین: ''انقلابی جدوجہد اور اعتدال پرست دلالی،،، ''انقلابی پرولتاریہ کے جمہوری فریضے،، اور ''بورژوا غداری کے پہلے قدم،،۔ (ایڈیٹر)

اور صاف طریقے سے کہا جائے تو اپنی غدارانہ اور دغابازانہ پالیسی چھپانے کے لئے کس طرح نقلی جمہوری جملے استعمال کرتا ھے۔ آئیے، اب دیکھیں کہ سوشل ڈیموکریٹ موجودہ لمحے کے فرائض کا اندازہ کس طرح لگاتے ھیں۔ اس کے لئے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس اور پارٹی کے الگ ہوجانےوالے سکشن کی ''کانفرنس'' کی دو حالیہ تجویزیں بہت اچھا مواد فراہم کرتی ھیں۔ یہ سوال کہ ان تجاویز میں سے کون سی سیاسی حالت کا اندازہ زیادہ صحیح لگاتی ھے اور انقلابی پرولتاریہ کے طریقۂ کار کا تعین زیادہ صحیح کرتی ھے زبردست اھمیت رکھتا ھے اور ھر سوشل ڈیموکریٹ کو جو پروپیگنڈے، ایجی‌ٹیشن اور تنظیم کے کاموں میں اپنے فرائض سمجھداری سے ادا کرنا چاھتا ھے اس سوال کا انتہائی گہری توجہ سے، تمام بے تعلق باتوں کو پس‌پشت ڈالکر، مطالعہ کرنا چاھئے۔

پارٹی کے طریقۂ کار سے ھمارا مطلب پارٹی کا سیاسی رویہ یا اسکی سیاسی سرگرمیوں کا کردار، رخ اور طریقے ھیں۔ پارٹی کانگرسیں طریقۂ کار کی تجویزیں منظور کرتی ھیں تاکہ وہ نئے فریضوں کے مطابق یا نئی سیاسی حالت کے پیش نظر صحیح طور پر ساری پارٹی کے سیاسی رویہ کا تعین کریں۔ جو انقلاب روس میں شروع ھوا ھے اس نے ایسی نئی حالت پیدا کردی ھے یعنی عوام کی زبردست اکثریت اور زارکی حکومت کے درمیان مکمل، مختتم اور کھلی تفریق۔ نئے سوال کا تعلق واقعی سارے عوام کی اور حقیقی آئین‌ساز اسمبلی کے انعقاد کے عملی طریقوں سے ھے (اس اسمبلی کے متعلق نظریاتی سوال سوشل ڈیموکریسی نے مدتوں ھوئے سرکاری طور پر، اپنے پارٹی پروگرام میں، تمام پارٹیوں سے پہلے طے کر دیا ھے)۔ اگر عوام حکومت سے ٹوٹ گئے ھیں اور ان میں نیا نظام قائم کرنے کی ضرورت کا شعور پیدا ھو گیا ھے تو اس پارٹی کو جو حکومت کا تختہ الٹنے کا مقصد اپنے سامنے رکھتی ھے لازمی طور پر یہ سوچنا چاھئے کہ کونسی حکومت پرانی، معزول حکومت کی جگہ لے۔ یہاں عارضی انقلابی حکومت سے متعلق ایک نیا سوال اٹھتا ھے۔ اس سوال کا مکمل جواب دینے کے لئے طبقاتی شعور رکھنے والے

پرولتاریہ کی پارٹی کو ان باتوں کی وضاحت کرنا چاہئے کہ: ۱) اس انقلاب میں جو اب ہو رہا ہے اور عام طور پر پرولتاریہ کی پوری جدوجہد میں عارضی انقلابی حکومت کی اہمیت، ۲) عارضی انقلابی حکومت کی طرف اپنا رویہ، ۳) اس حکومت میں سوشل ڈیموکریٹوں کی شرکت کے ٹھیک ٹھیک شرائط، ۴) وہ شرائط جنکے تحت اس حکومت پر نیچے سے دباؤ ڈالا جائے یعنی اس صورت میں جب اس میں سوشل ڈیموکریٹ نہ ہوں۔ صرف جب یہ سب سوالات صاف ہو جائیں تو اس صورت میں پارٹی کا سیاسی رویہ بااصول، صاف اور مضبوط ہوگا۔

اب ہم دیکھیں گے کہ ان سوالوں کے جواب روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی قرارداد کیسے دیتی ہے۔ قرارداد کا پورا مسودہ مندرجہ ذیل ہے۔

''عارضی انقلابی حکومت کے بارے میں قرارداد۔

چونکہ:

۱) پرولتاریہ کے براہ راست مفادات اور سوشلزم کے مختتم مقاصد کے لئے اسکی جد و جہد کے مفادات دونوں ممکن حد تک انتہائی مکمل سیاسی آزادی کے مقتضی ہیں اور اس لئے مطلق العنان حکومت کی جگہ جمہوری ریپبلک کے؛

۲) روس میں جمہوری ریپبلک کا قیام صرف ایسی فتحیاب عوامی بغاوت کا نتیجہ ہو سکتا ہے جسکا آلہ‌ٔکار عارضی انقلابی حکومت ہوگی جو واحد طور پر یہ صلاحیت رکھتی ہے کہ انتخابی مہم کے دوران ایجی‌ٹیشن کی مکمل آزادی کی ضمانت دے اور ایسی آئین‌ساز اسمبلی منعقد کرے جو واقعی عوام کی مرضی کا اظہار کرے، ایسی اسمبلی جو عام اور مساوی حق رائے دھی، براہ راست انتخاب اور خفیہ ووٹ کی بنیاد پر منتخب کی جائے؛

۳) موجودہ سماجی اور معاشی نظام کے تحت روس میں یہ جمہوری انقلاب بورژوازی کے تسلط کو کمزور نہیں بلکہ مضبوط کریگا جو کسی خاص لمحے میں لازمی طور پر ہر امکانی کوشش کریگی کہ روسی پرولتاریہ سے انقلابی دور کے جتنے حاصلات بھی ممکن ہوں چھین لے؛

اسلئے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس یہ فیصلہ کرتی ہے کہ:

(ا) مزدور طبقے کے درمیان انقلاب کے انتہائی معتبر راستے کے بارے میں اور اس ضرورت کے بارے میں ٹھوس خیال پھیلانا ضروری ہے کہ انقلاب کے ایک معینہ لمحے میں عارضی انقلابی حکومت آئے گی جس سے پرولتاریہ یہ مطالبہ کریگا کہ ہمارے پروگرام (کم سے کم پروگرام) کی تمام فوری سیاسی اور معاشی مانگیں پوری کی جائیں؛

(ب) طاقتوں کے توازن اور دوسرے عناصر کے مطابق جنکا اندازہ پہلے سے نہیں لگایا جا سکتا ہے ہماری پارٹی کے نمائندے اس مقصد سے عارضی انقلابی حکومت میں شرکت کر سکتے ہیں کہ وہ تمام انقلاب دشمن کوششوں کے خلاف انتھک جدوجہد کریں اور مزدور طبقے کے خود مختارانہ مفادات کی حفاظت کریں؛

(ج) ایسی شرکت کےلئے لازمی شرط یہ ہے کہ پارٹی اپنے نمائندوں پر سخت کنٹرول رکھے اور سوشل ڈیموکریسی کی آزادی کی برابر حفاظت کی جائے جو مکمل سوشلسٹ انقلاب کی کوشش کرتی ہے اور اسی لئے تمام بورژوا پارٹیوں کی قطعی مخالف ہے۔

(د) اسکا خیال کئے بغیر کہ آیا سوشل ڈیموکریٹوں کا عارضی انقلابی حکومت میں شریک ہونا ممکن ہوگا یا نہیں ہمیں پرولتاریہ میں بہت وسیع پیمانے پر اس خیال کا پروپیگنڈا کرنا چاھئے کہ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کی قیادت میں مسلح پرولتاریہ کو عارضی حکومت پر اس مقصد سے متواتر دباؤ ڈالنا چاھئے کہ انقلاب کے حاصلات کی حفاظت اور مضبوطی ہو اور ان کو وسعت دی جا سکے۔ ،،

۲ - روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی قرارداد سے ہم عارضی انقلابی حکومت کے بارے میں کیا سیکھ سکتے ہیں؟

جیسا کہ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی قرارداد کے عنوان سے ظاہر ہے یہ بالکل اور مخصوص طور پر عارضی انقلابی حکومت کے سوال کےلئے وقف ہے۔ اسلئے عارضی

انقلابی حکومت میں سوشل ڈیموکریٹوں کی شرکت اس سوال کا ایک جز ہے۔ دوسری طرف قرارداد صرف عارضی انقلابی حکومت کے بارے میں ہے اور کسی چیز کےلئے نہیں۔ اسلئے یہاں عام طور پر ” حصول اقتدار،، وغیرہ کا سوال بالکل نہیں پیدا ہوتا ۔ کیا کانگرس اس آخرالذکر سوال اور اس طرح کے دوسرے سوالوں کو الگ رکھنے میں حق بجانب تھی؟ بلاشبہ ایسا تھا، کیونکہ روس کی سیاسی حالت کسی طرح بھی ایسے سوالوں کو فوری مسئلے نہیں بناتی ۔ اس کے برعکس، اب سارے عوام نے مطلق العنانی کو ختم کرنے اور آئین ساز اسمبلی منعقد کرنے کا سوال اٹھایا ہے ۔ پارٹی کانگرسوں کو ایسے مسئلے لیکر فیصلے نہ کرنے چاہئیں جو کوئی نہ کوئی ادیب موقع بےموقع پیش کر دیتا ہے بلکہ ایسے مسئلے لینا چاہئے جو اس وقت کے حالات اور سماجی ارتقا کے معروضی دھارے کی وجہ سے بڑی سیاسی اہمیت رکھتے ہوں ۔

موجودہ انقلاب میں اور پرولتاریہ کی عام جدوجہد میں عارضی انقلابی حکومت کی کیا اہمیت ہے؟ کانگرس کی قرارداد نے ابتدا ہی میں ” ممکن حد تک انتہائی مکمل سیاسی آزادی،، کی ضرورت پر زور دیکر پرولتاریہ کے فوری مفادات اور ” سوشلزم کے مختتم مقاصد،، دونوں نقطہ ہائے نظر سے اسکی وضاحت کردی ہے۔ مکمل سیاسی آزادی کا تقاضہ یہ ہے کہ زار کی مطلق العنانی کی جگہ ڈیموکریٹک ریپبلک لائی جائے، جیسا کہ ہمارے پارٹی پروگرام میں تسلیم کیا جا چکا ہے۔ کانگرس نے اپنی قرارداد میں ڈیموکریٹک ریپبلک کے نعرے پر جو زور دیا ہے وہ منطقی اور اصولی دونوں طرح سے ضروری ہے کیونکہ یہ مکمل آزادی ہی ہے جسکے حصول کےلئے پرولتاریہ، جمہوریت کا سب سے بڑا مجاہد، کوشاں ہے۔ مزیدبرآں اس وقت اس بات پر زور دینا زیادہ معقول ہے کیونکہ ٹھیک اس وقت شاہ پرست یعنی نام نہاد دستوری ” ڈیموکریٹک،، یا ” اوسووبوژدینئیے،، پارٹی ہمارے ملک میں ” ڈیموکریسی،، کا جھنڈا لہرا رہی ہے ۔ ریپبلک کے قیام کےلئے عوام کے نمائندوں کی اسمبلی ضروری ہے جس کو لازمی طورپر سارے عوام کی (یعنی عام اور مساوی حق رائے دہی، براہ راست انتخاب اور خفیہ ووٹ کی بنا پر منتخب شدہ) آئین ساز اسمبلی ہونا چاہئے ۔

ٹھیک یہی بات آگے چل کر کانگرس کی قرارداد میں مانی گئی ہے۔ بہرحال قرارداد صرف یہاں تک محدود نہیں رہتی۔ ایسا نیا نظام قائم کرنے کے لئے جو ''واقعی عوام کی مرضی کا اظہار کریگا،، کسی نمائندہ اسمبلی کو آئین‌ساز اسمبلی کہنا کافی نہیں ہے۔ ایسی اسمبلی کے پاس ''آئین‌سازی،، کا اختیار اور طاقت ہونی چاہئے۔ اس بات کا شعور رکھتے ہوئے کانگرس کی قرارداد اپنے کو صرف ''آئین‌ساز اسمبلی،، کے رسمی نعرے تک محدود نہیں رکھتی بلکہ ان ٹھوس شرائط کا اضافہ کرتی ہے جنکے مطابق اس اسمبلی کو اپنے فرائض ٹھیک طور پر ادا کرنے کا موقع ملےگا۔ یہ حالات، جن میں محض نام کی آئین‌ساز اسمبلی واقعی آئین‌ساز بن سکتی ہے، لازمی طور پر ضروری ہیں کیونکہ جیسا کہ ہم کئی بار کہہ چکے ہیں لبرل بورژوازی جسکی نمائندگی دستوری شاہ‌پرست پارٹی کرتی ہے جان بوجھ کر سارے عوام کی آئین‌ساز اسمبلی کے نعرے کو مسخ کر رہی ہے اور اسکو ایک خالی خولی جملہ بنا رہی ہے۔

کانگرس کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ واحد طور پر عارضی انقلابی حکومت اور وہ بھی جو فتحیاب عوامی بغاوت کا آلۂ کار ہو، انتخابی مہم چلانے کےلئے پوری آزادی کی ضمانت دے سکتی ہے اور ایسی اسمبلی منعقد کر سکتی ہے جو واقعی عوام کی مرضی کا اظہار کرے۔ کیا یہ مؤقف صحیح ہے؟ جو کوئی بھی اسکی مخالفت کرتا ہے اسکو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ زارشاہی کےلئے یہ ممکن ہے کہ وہ رجعت‌پرستی کی حمایت نہ کرے، کہ وہ انتخاب کے دوران غیرجانبدار رہ سکتی ہے، کہ وہ عوام کی مرضی کو واقعی اظہار کا موقع دینے کی فکر کر سکتی ہے۔ ایسے دعوے اتنے فضول ہیں کہ کوئی بھی ان کی کھلم کھلا حمایت نہ کریگا۔ لیکن ان کو خفیہ طور پر لبرل جھنڈوں کے تلے ہمارے ''اوسووبوژدینئے،، والے ہی پھیلا رہے ہیں۔ کسی کو آئین‌ساز اسمبلی منعقد کرنا چاہئے، کسی کو انتخابات کی آزادی اور ایمانداری کی ضمانت دینی چاہئے، کسی کو ایسی اسمبلی کو مکمل طاقت اور اختیار دینا چاہئے۔ صرف انقلابی حکومت ہی جو بغاوت کا آلۂ کار ہوگی اسکی تمام خلوص سے خواہش مند ہو سکتی ہے اور اس قابل ہو سکتی ہے کہ اسکےلئے ہر ضروری

بات کرے۔ زار کی حکومت لازمی طور پر اسکی مخالفت کریگی۔ اعتدال پرست حکومت جو زار سے سمجھوتہ کرے اور پوری طرح عوامی بغاوت پر بھروسہ نہ کرے اسکی خلوص کے ساتھ خواهش‌مند نہیں ہوسکتی اور اگر وہ بہت خلوص سے اسکی خواهش مند بھی ہو تو اسکو پورا نہیں کر سکتی۔ اس لئے کانگرس کی قرارداد نے واحد صحیح اور پوری طرح معقول جمہوری نعرہ دیا ہے۔

لیکن عارضی انقلابی حکومت کی اهمیت کا اندازہ غیرمکمل اور غلط ہوگا اگر جمہوری انقلاب کی طبقاتی نوعیت کو نظرانداز کردیا جائے۔ اس لئے قرارداد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ یہ انقلاب بورژوازی کے تسلط کو مضبوط کردےگا۔ یہ موجودہ، یعنی سرمایہ‌دارانہ سماجی اور معاشی نظام کےتحت ناگزیر ہے۔ اور ایسے پرولتاریہ پر جس نے کچھ نہ کچھ سیاسی آزادی حاصل کی ہے بورژوازی کا تسلط زیادہ مضبوط ہونے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اقتدار کے لئے ان کے درمیان بے تحاشا جدوجہد ہوگی، بورژوازی اس بات کی بےتحاشا کوشش کریگی کہ ” پرولتاریہ سے انقلابی زمانے کے حاصلات کو چھین لے “۔ اس لئے پرولتاریہ کوجو جمہوریت کی جدوجہد میں ہراول ہے اور اسکی قیادت کرتا ہے، ایک لمحے کے لئے بھی بورژوا جمہوریت میں پنہاں نئے تضادوں اور نئی جدوجہد کے بارے میں نہ بھولنا چاهئے۔

اس طرح ہم‌نے قرارداد کے جس حصے کا جائزہ ابھی لیا ہے وہ پوری طرح عارضی انقلابی حکومت کی اهمیت کا اندازہ لگاتا ہے: آزادی اور ریپبلک کی جدوجہد سے اس کے تعلق کے بارے میں، آئین‌ساز اسمبلی سے اس کے تعلق کے بارے میں اور جمہوری انقلاب سے اس کے تعلق کے بارے میں جو ایک نئی طبقاتی جدوجہد کے لئے میدان صاف کرتا ہے۔

دوسرا سوال عارضی انقلابی حکومت کی طرف عام طور پر پرولتاریہ کے رویے کا ہے۔ کانگرس کی قرارداد نے اس کا جواب سب سے پہلے پارٹی کو براہ راست اس مشورے سے دیا ہے کہ وہ مزدور طبقے کے اندر یہ یقین پھیلائے کہ عارضی انقلابی حکومت ضروری ہے۔ مزدور طبقے میں اس ضرورت کا شعور ہونا چاهئے۔ جب کہ ” جمہوری “ بورژوازی زار کی حکومت کا تختہ الٹنے کے سوال کو پس منظر میں

رکھتی ہے ہمیں چاہئے کہ ہم اس کو سامنے لائیں اور عارضی انقلابی حکومت کی ضرورت پر زور دیں ۔ مزیدبرآں، ہمیں ایسی حکومت کے لئے لائحہ عمل کا ایسا خاکہ تیار کرنا چاہئے جو موجودہ تاریخی زمانے کے معروضی حالات اور پرولتاری جمہوریت کے مقاصد کے مطابق ہو ۔ یہ پروگرام ہماری پارٹی کا مکمل کم سے کم پروگرام ہے، ان فوری سیاسی اور معاشی اصلاحات کا پروگرام جو، ایک طرف، موجودہ سماجی اور معاشی تعلقات کی بنا پر پوری طرح قابل عمل ہیں اور، دوسری طرف، آگے دوسرے قدم کے لئے، سوشلزم کے حصول کےلئے ضروری باتیں ہیں ۔

اس طرح قرارداد عارضی انقلابی حکومت کی نوعیت اور مقصد کی مکمل طور پر تشریح کرتی ہے۔ اپنی اصلیت اور بنیادی کردار کے لحاظ سے ایسی حکومت کو عوامی بغاوت کا آلۂ کار ہونا چاہئے ۔ اس کا باضابطہ مقصد یہ ہونا چاہئے کہ وہ سارے عوام کی آئین‌ساز اسمبلی کے انعقاد میں آلۂ‌کار بنے ۔ اس کی سرگرمیاں یہ ہونی چاہئیں کہ پرولتاری جمہوریت کے کم سے کم پروگرام پر عمل کرے، وہ واحد پروگرام جو ان لوگوں کے مفادات کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جنھوں نے مطلق‌العنانی کے خلاف بغاوت کی ہے ۔

یہ دلیل پیش کی جا سکتی ہے کہ عارضی حکومت محض عارضی ہونے کی حیثیت سے ایک ایسے اثباتی پروگرام پر عمل نہیں کر سکتی جس کی تصدیق ساری قوم نے نہیں کی ہے ۔ ایسی دلیل رجعت پرستوں اور ”مطلق العنانی کے حامیوں“ کی محض دلیل باطل ہو سکتی ہے۔ کسی اثباتی پروگرام پر عمل کرنے سے پرہیز کا مطلب ہے ابتر مطلق العنانی کے جاگیردارانہ راج کو برداشت کرنا ۔ ایسا راج صرف انقلاب کے غداروں کی حکومت ہی برداشت کر سکتی ہے لیکن وہ حکومت نہیں برداشت کر سکتی جو عوامی بغاوت کا آلۂ‌کار ہو ۔ کسی کے لئے یہ تجویز کرنا مضحکہ انگیز ہے کہ ہمیں اس وقت تک اجتماع کی آزادی سے پرہیز کرنا چاہئے جب تک آئین‌ساز اسمبلی اس کی تصدیق نہ کر دے کیونکہ اسکا امکان ہے کہ آئین ساز اسمبلی اجتماع کی آزادی منظور نہ کریگی ۔ اسی طرح اس پر اعتراض

کرنا بھی مضحکہ انگیز ہوگا کہ عارضی انقلابی حکومت کم سے کم پروگرام پر فوری عمل کرے۔

آخر میں، ہم اس بات کا ذکر کریں گے کہ قرارداد نے کم سے کم پروگرام پر عمل کو عارضی انقلابی حکومت کا فریضہ بنا کر یہ فضول اور نیم‌نراجی خیالات مسترد کر دئے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ پروگرام کو فوری عملی جامہ پہنایا جائے اور سوشلسٹ انقلاب کے لئے اقتدار ہاتھ میں لیا جائے۔ روس کی معاشی ترقی کا معیار (ایک معروضی شرط)، اور پرولتاریہ کی بڑی اکثریت کے طبقاتی شعور اور تنظیم کا معیار (ایک داخلی شرط جو لازمی طور پر معروضی شرط سے منسلک ہے) مزدور طبقے کی فوری مکمل آزادی کو ناممکن بنا دیتے ہیں۔ صرف انتہائی جاہل لوگ ہی اس جمہوری انقلاب کی بورژوا نوعیت کی طرف سے آنکھیں بند کر سکتے ہیں جو اس وقت ہو رہا ہے، صرف انتہائی نادان رجائیت‌پرست یہ بھول سکتے ہیں کہ ابھی تک مزدوروں کی بڑی اکثریت سوشلزم کے مقاصد اور اس کے حصول کے طریقوں سے کتنی بےخبر ہے۔ ہم سب کو یقین ہے کہ مزدوروں کی آزادی خود انہیں کو حاصل کرنا چاہئے، سوشلسٹ انقلاب کا سوال اس وقت تک پیدا ہی نہیں ہو سکتا جب تک عوام میں طبقاتی شعور اور تنظیم نہ ہو اور ساری بورژوازی کے خلاف ایک کھلی طبقاتی جدوجہد میں ان کی تربیت اور تعلیم نہ ہوئی ہو۔ انارکسٹوں کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ ہم سوشلسٹ انقلاب کو ٹال رہے ہیں ہم یہ کہتے ہیں: ہم لوگ اسکو ٹال نہیں رہے ہیں بلکہ اس کی طرف واحد امکانی طریقے سے پہلا قدم اٹھا رہے ہیں، واحد صحیح راستے پر یعنی جمہوری ریپبلک کے راستے پر۔ جو کوئی بھی سوشلزم تک سیاسی جمہوریت کے علاوہ کسی دوسرے راستے سے پہنچنا چاہتا ہے وہ لازمی طور پر ایسے نتائج اخذ کریگا جو معاشی اور سیاسی دونوں طرح سے فضول اور رجعت‌پرستانہ ہوں گے۔ اگر بعض مزدور ہم سے کسی موقع پر پوچھیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ پروگرام پر عمل کیوں نہیں کرتے تو ہم ان کا جواب یہ دکھا کر دینگے کہ ابھی تک جمہوری خیال رکھنےوالے لوگوں کی اکثریت سوشلزم سے کتنی دور ہے، طبقاتی تضادات ابھی تک کتنے ناپختہ ہیں اور پرولتاریہ ابھی تک

کتنا غیر منظم ھے - سارے روس میں لاکھوں مزدوروں کو منظم کیجئے، لاکھوں کو اپنے پروگرام کا ھمدرد بنائیے! اپنے کو بلند بانگ لیکن خالی خولی انارکسٹ جملے بازی میں محدود کئے بغیر اس کو کرنے کی کوشش کیجئے اور آپ فوراً یہ دیکھ لیں گے کہ اس تنظیم کے حصول اور اس سوشلسٹ تعلیم کے پھیلاؤ کا انحصار جمہوری تبدیلیوں کے پوری طرح عملی جامہ پہننے کے امکان پر ھے -

اب آگے چلیں - عارضی انقلابی حکومت کی اھمیت اور اس کی طرف پرولتاریہ کا رویہ صاف کر دینے کے بعد یہ سوال پیدا ھوتا ھے کہ کیا ھمارے لئے ایسی حکومت میں شریک ھونا مناسب ھوگا (اوپر سے ھمارا اقدام) اور اگر ایسا ھے تو کن شرائط پر؟ نیچے سے ھمارا اقدام کیا ھونا چاھئے؟ قرارداد ان دونوں سوالوں کا ٹھیک جواب دیتی ھے - وہ پورے زور کے ساتھ اعلان کرتی ھے کہ عارضی انقلابی حکومت میں (جمہوری انقلاب کے دوران، رپبلک کے لئے جدوجہد کے دوران) اصولی طور پر سوشل ڈیموکریٹوں کی شرکت مناسب ھوگی - یہ اعلان کرکے ھم قطعی طور پر انارکسٹوں سے جو اس سوال کا جواب اصولی طور پر نفی میں دیتے ھیں اور سوشل ڈیموکریسی کے ان دم چھلوں (مثلاً مارتینوف اور نئے "اسکرا" کے حامیوں) سے قطعی الگ ھو جاتے ھیں جنھوں نے ھم کو ایسے حالات کے امکان سے ڈرانے کی کوشش کی ھے جن میں ایسی حکومت میں شرکت ھمارے لئے ضروری ھو جائے - اس اعلان کے ذریعہ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس نے قطعی طور پر نئے "اسکرا" کے اس خیال کو مسترد کر دیا کہ عارضی انقلابی حکومت میں سوشل ڈیموکریٹوں کی شرکت ایک قسم کا ملیران‌ازم ھے اور اصولی طور پر نامناسب ھے کیونکہ یہ بورژوا نظام کو مقدس بناتی ھے وغیرہ -

بہرحال یہ قدرتی بات ھے کہ اصولی مناسبت کا سوال عملی مناسبت کے سوال کو نہیں حل کر سکتا - کن شرائط کے تحت جدوجہد کی یہ نئی صورت، "اوپر سے" جدوجہد جس کو پارٹی کانگرس نے تسلیم کیا ھے مناسب ھے؟ یہ بات تو صاف ھے کہ اس وقت ٹھوس شرائط کے بارے میں کہنا ناممکن ھے مثلاً طاقتوں کے توازن، وغیرہ اور قرارداد نے قدرتی طور پر قبل‌ازوقت ان شرائط

کی وضاحت سے پرہیز کیا ہے۔ کوئی سمجھدار آدمی فی‌الحال اس موضوع پر پیش گوئی کی ہمت نہ کریگا ۔ ہم جو کر سکتے ہیں اور کرنا چاہئے وہ ہماری شرکت کی نوعیت اور مقصد کا تعین ہے۔ قرارداد میں یہی کیا گیا ہے جس میں شرکت کے دو مقصد بتائے گئے ہیں : (۱) انقلاب دشمن کوششوں کے خلاف انتھک جدوجہد اور (۲) مزدور طبقے کے آزاد مفادات کا دفاع۔ ایسے وقت میں جب لبرل بورژوازی بڑے جوش کے ساتھ رجعت‌پرستوں کی نفسیات کے بارے میں باتیں بنانا اس کوشش میں شروع کر دیتی ہے (دیکھئے مسٹر استرووے کا انتہائی ہدایت‌آمیز ''کھلا خط،، ''اوسووبوژدینئے،، شمارہ ۷۱ میں) کہ وہ انقلابی لوگوں کو خوف‌زدہ کردے اور ان کو مطلق العنانی کے سامنے جھکنے کی ترغیب دے — ایسے وقت میں پرولتاریہ کی پارٹی کے لئے خاص طور سے یہ مناسب ہوگا کہ وہ انقلاب دشمنی کے خلاف واقعی جنگ کی طرف توجہ دلائے۔ آخری نتیجے میں صرف طاقت ہی سیاسی آزادی اور طبقاتی جد و جہد کے عظیم مسائل حل کرتی ہے اور اس طاقت کی تیاری اور تنظیم اور اس کو سرگرم عمل بنانا ہمارا کام ہے، نہ صرف دفاع کے لئے بلکہ حملے کے لئے بھی۔ یورپ میں سیاسی رجعت پرستی کی طویل حکمرانی نے جو پیرس کمیون سے تقریباً متواتر چلی آ رہی ہے ہمیں اس خیال کا بڑی حد تک عادی بنا دیا ہے کہ اقدام صرف ''نیچے سے،، ہی کیا جا سکتا ہے اور ہمیں بڑی حد تک اس کا عادی بنا دیا ہے کہ ہم صرف دفاعی جد و جہد ہی کو دیکھ سکتے ہیں۔ بلاشبہ اب ہم ایک نئے دور میں داخل ہو گئے ہیں۔ سیاسی اتھل پتھل اور انقلابوں کا زمانہ شروع ہو گیا ہے۔ ایسا زمانہ جس سے روس اس وقت گذر رہا ہے ہمیں اس کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم اپنے کو پرانے فارمولوں تک محدود رکھیں۔ ہمیں اوپر سے اقدامات کے خیال کو پھیلانا چاہئے، انتہائی زوردار اور اگواکار اقدام کی تیاری کرنا چاہئے اور ایسے اقدام کے شرائط اور صورتوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ کانگرس کی قرارداد ان میں سے دو شرائط کو سامنے لاتی ہے : ایک کا تعلق عارضی انقلابی حکومت میں سوشل ڈیموکریٹوں کی شرکت کے باضابطہ پہلو سے ہے (ان کے نمائندوں پر پارٹی کا سخت کنٹرول) اور دوسری کا تعلق شرکت کی نوعیت سے ہے (مکمل سوشلسٹ انقلاب

لانے کے مقصد کو ایک لمحے کے لئے نظرانداز کئے بغیر)۔

''اوپر سے،، اقدام کی صورت میں، جو نیا اور ابھی تک جد و جہد کا تقریباً بے مثال طریقہ ہے، پارٹی کی پالیسی کے تمام پہلوؤں کی اس طرح وضاحت کرکے قرارداد اس موقع کی پیش‌بینی بھی کرتی ہے جب ہم اوپر سے اقدام نہ کر سکیں گے۔ ہر صورت میں ہمیں عارضی انقلابی حکومت پر نیچے سے دباؤ ڈالنا چاہئے۔ نیچے سے ایسا دباؤ ڈالنے کے لئے پرولتاریہ کو مسلح کرنا چاہئے — کیونکہ انقلابی حالت میں واقعات تیزی سے رونما ہوتے ہیں اور غیرمعمولی تیز رفتاری سے کھلی خانہ جنگی تک پہنچ جاتے ہیں — اور اس کی قیادت سوشل ڈیموکریسی کو کرنا چاہئے۔ اس مسلح دباؤ کا مقصد ''انقلاب کی حاصلات کی حفاظت، مضبوطی اور توسیع،، ہے یعنی وہ حاصلات جو پرولتاریہ کے مفادات کے نقطۂ نظر سے ہمارے پورے کم سے کم پروگرام کی تکمیل میں شامل ہونا چاہئیں۔

اس کے ساتھ ہم عارضی انقلابی حکومت کے بارے میں تیسری کانگرس کی قرارداد کا مختصر تجزیہ ختم کر رہے ہیں۔ جیسا کہ قاری خود دیکھتا ہے قرارداد اس نئے سوال کی اہمیت، اس کی طرف پرولتاریہ کی پارٹی کے رویے اور اس پالیسی کی وضاحت کرتی ہے جس پر پارٹی کو عارضی انقلابی حکومت کے اندر اور اس کے باہر دونوں گامزن ہونا چاہئے۔

آئیے، اب اس سے متعلقہ ''کانفرنس،، کی قرارداد پر غور کریں۔

۳۔ ''زارشاہی پر انقلاب کی فیصلہ کن فتح،، کے کیا معنی ہیں؟

''کانفرنس،، کی قرارداد ''حصول اقتدار اور عارضی حکومت میں شرکت،،* کے سوال سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا ہم پہلے بتا

* قرارداد کا پورا متن قاری کو اس پمفلٹ کے صفحات ۴۰۰، ۴۰۳ — ۴۰۴، ۴۰۷، ۴۳۱، ۴۳۳ — ۴۳۴ کے حوالوں سے مل سکتا ہے۔ (مصنف کا نوٹ ۱۹۰۷ء کے ایڈیشن میں۔ دیکھئے اس جلد کے صفحات ۸۵، ۹۳، ۱۰۰، ۱۴۲—۱۴۳، ۱۴۷—۱۴۸۔ ایڈیٹر)

چکے ہیں کہ جس طریقے سے اس سوال کو پیش کیا گیا ہے اسی میں گڑبڑ ہے۔ ایک طرف تو سوال کو محدود طریقے سے پیش کیا گیا ہے یعنی وہ عارضی حکومت میں صرف ہماری شرکت کے بارے میں ہے اور عام طور پر عارضی انقلابی حکومت کے متعلق پارٹی کے فرائض کو نہیں بتاتا ہے۔ دوسری طرف دو بالکل مختلف سوالوں کو گڈمڈ کر دیا گیا ہے یعنی جمہوری انقلاب کی ایک منزل میں ہماری شرکت کا سوال اور سوشلسٹ انقلاب کا سوال۔ دراصل سوشل ڈیمو کریسی کا ''حصول اقتدار،، ہی قطعی سوشلسٹ انقلاب ہے اور اگر ہم ان الفاظ کو ان کے براہ‌راست اور معمولی معنی میں استعمال کریں تو اس کے سوا اور کچھ ہو بھی نہیں سکتا۔ بہرحال، اگر ہم ان الفاظ کا مطلب جمہوری انقلاب کے لئے حصول اقتدار سمجھیں اور سوشلسٹ انقلاب کے لئے نہیں تو اس کے کیا معنی ہوئے کہ نہ صرف عارضی انقلابی حکومت میں شرکت کی باتیں کی جائیں بلکہ عام طور پر ''حصول اقتدار،، کی بات کی جائے؟ صاف ظاہر ہے کہ ہمارے ''کانفرنس والے،، خود ٹھیک سے نہیں جانتے تھے کہ ان کو کس کے بارے میں کہنا چاہئے: جمہوری یا سوشلسٹ انقلاب کے بارے میں۔ جن لوگوں نے اس سوال کے متعلق پڑھا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ گڑبڑ کامریڈ مارتینوف نے اپنی مشہور کتاب ''دو ڈکٹیٹرشپ،، کے ذریعہ شروع کی۔ نئے ''اسکرا،، والے یہ بات یاد کرنے سے ہچکتے ہیں کہ یہ سوال (۹ جنوری سے بھی پہلے (۴۴)) کس طرح اس مثالی دم چھلے والی تصنیف میں اٹھایا گیا تھا۔ بہر حال اس میں شک نہیں کہ اس نے کانفرنس پر نظریاتی اثر ڈالا۔

قرارداد کی سرخی کے لئے اتنا کافی ہے۔ اس کے مواد میں اس سے کہیں زیادہ سنگین اور گہری غلطیاں ہیں۔ یہ ہے اس کا پہلا حصہ:

> ''زارشاہی پر انقلاب کی فیصلہ کن فتح یا تو عارضی حکومت کے قیام سے نمایاں ہوگی جو فتحیاب عوامی بغاوت سے ابھریگی یا کسی نہ کسی قسم کے ایسے نمائندہ ادارے کی انقلابی اگواکاری سے جو عوام کے براہ‌راست انقلابی دباؤ سے سارے عوام کی آئین‌ساز اسمبلی منعقد کرنے کا فیصلہ کرے گا۔،،

اس طرح همیں بتایا گیا ھے کہ زارشاھی پر انقلاب کی فیصلہ کن فتح کا نتیجہ یا تو فتحیاب بغاوت ھوسکتی ھے... یا آئین‌ساز اسمبلی منعقد کرنے کےلئے ایک نمائندہ ادارے کا فیصلہ! اس کا کیا مطلب ھے؟ ھم کیا سمجھیں؟ فیصلہ کن فتح کا نتیجہ آئین‌ساز اسمبلی کے انعقاد کا ”فیصلہ“ ھوگا؟؟ اور ایسی ”فتح“ کو عارضی حکومت کے قیام کے برابر رکھا جاتا ھے جو ”ایک فتحیاب عوامی بغاوت سے ابھریگی“!! کانفرنس نے اس پر غور نہیں کیا کہ فتحیاب عوامی بغاوت اور عارضی حکومت کا قیام عمل میں انقلاب کی فتح کا نشان ھوں گے جبکہ آئین‌ساز اسمبلی کے قیام کا ”فیصلہ“ محض انقلاب کی زبانی فتح کا نشان ھوگا۔

نئے ”اسکرا“ والے منشویکوں کی کانفرنس اسی غلطی میں مبتلا ھو گئی جو لبرل، ”اوسووبوژدینئے“ والے برابر کر رھے ھیں۔ ”اسووبوژدینئے“ والے ”آئین‌ساز“ اسمبلی کی رٹ لگائے چلے جا رھے ھیں اور بےشرمی کے ساتھ اس بات کی طرف سے آنکھیں بند کرلی ھیں کہ اقتدار و اختیار زار کے ھاتھ میں باقی ھیں۔ وہ بھول گئے ھیں کہ ”آئین سازی“ کے لئے اسمبلی کے پاس ایسا کرنے کی طاقت بھی ھونی چاھئے۔ کانفرنس یہ بھی بھول گئی کہ نمائندوں کے (خواہ وہ کوئی بھی ھوں) منظور کئے ھوئے ”فیصلے“ اور اس فیصلے کی تکمیل کے درمیان بڑا فاصلہ ھے۔ کانفرنس یہ بھی بھول گئی کہ جب تک زار برسراقتدار رھےگا اس وقت تک چاھے جن نمائندوں کے فیصلے ھوں محض خالی اور بے سود بکواس رھیں گے، جیسا کہ فرینک‌فورٹ پارلیمنٹ (۳۵) کے ”فیصلوں“ کا حشر ھوا جو ۱۸۴۸ء کے جرمن انقلاب کی تاریخ میں مشہور ھے۔ اپنے اخبار ”نوئے رائنیشے تسیتونگ“ (۳۶) میں انقلابی پرولتاریہ کے نمائندے مارکس نے فرینک فورٹ کے ”اوسووبوژدینئے“ قسم کے لبرلوں کو سخت طنز کے ساتھ سرزنش کی ھے، محض اس لئے کہ وہ لچھےدار باتیں بناتے تھے، ھر طرح کے جمہوری ”فیصلے“ کرتے تھے، ھر قسم کی آزادی کی ”تاسیس“ کرتے تھے لیکن عمل میں انھوں نے اقتدار بادشاہ کے ھاتھ میں چھوڑ دیاتھا اور اس فوجی طاقت کے خلاف جو بادشاہ رکھتا تھا مسلح جدوجہد نہیں منظم کی۔ اور جب فرینک فورٹ کے ”اوسووبوژدینئے“ والے

باتیں بنا رہے تھے، بادشاہ نے موقع دیکھ کر اپنی فوجی طاقت مضبوط کرلی اور انقلاب دشمنی نے واقعی طاقت کے زور پر تمام ڈیموکریٹوں کا معہ ان کے تمام حسین ''فیصلوں،، کے بالکل صفایا کر دیا۔

کانفرنس نے فیصلہ کن فتح کو اسی چیز کے برابر رکھا جس میں فتح کی ضروری شرط کا فقدان ہے۔ سوشل ڈیموکریٹوں کے لئے کیسے یہ غلطی کرنا ممکن تھا جو ہماری پارٹی کے ریپبلکن پروگرام کو تسلیم کرتے ہیں؟ اس عجیب مظہر کو سمجھنے کےلئے ہمیں اس قرارداد کی طرف توجہ کرنی چاہئے جو تیسری کانگرس نے پارٹی سے ٹوٹ کر الگ ہو جانے والے حصے کے بارے میں منظور کی ہے۔ * اس قرارداد میں بتایا گیا ہے کہ ہماری پارٹی میں مختلف قسم کے

---

* ہم یہ قرارداد یہاں پوری دے رہے ہیں : ''کانگرس اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی میں ''اکونومزم،، کے خلاف اسکی جدوجہد کے وقت سے ہی بعض ایسے رجحانات چلے آرہے ہیں جو مختلف مدارج اور مختلف پہلوؤں سے اکونومزم سے ملتے جلتے ہیں اور پرولتاریہ کی جد و جہد میں طبقاتی شعور رکھنے والے عنصر کی اہمیت کو حقیر دکھانے اور اس کو فوری اور ہنگامی عنصر کا ماتحت بنانے کا مشترکہ جھکاؤ رکھتے ہیں۔ تنظیم کے بارے میں ان رجحانات کے نمائندے تھیوری میں تنظیم عمل کا اصول پیش کرتے ہیں جو پارٹی کے منصوبہ بند کام سے مطابقت نہیں رکھتا اور عملی طور پر وہ باقاعدگی کے ساتھ بہت سے کیسوں میں پارٹی کے ڈسپلن سے ہٹتے رہتے ہیں اور دوسرے موقعوں پر پارٹی کے سب سے کم شعور رکھنے والے حصے کو روسی زندگی کے معروضی حالات پر غور کئے بغیر انتخابی اصول کے وسیع استعمال کے خیال کی تعلیم دیتے ہیں اور اس طرح موجودہ زمانے میں پارٹی کے رشتوں کی واحد ممکن بنیاد کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ طریقۂ کار کے سوالوں پر وہ پارٹی کے کام کے میدان کو محدود کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لبرل بورژوا پارٹیوں سے متعلق بالکل آزادانہ پارٹی کے طریقۂ کار کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ اس سے انکار کرتے ہیں کہ ہماری پارٹی کےلئے عوامی بغاوت میں ناظم کا رول اختیار کرنا ممکن

رجحانات جو ''' اکونومزم، کے رشتے دار ،، ہیں پائے جاتے ہیں۔ ہمارے کانفرنس‌والے (یہ سچ مچ مارتینوف کی نظریاتی رہنمائی میں ویسے ہی نہیں ہیں) ٹھیک اسی طرح انقلاب کی بات کرتے ہیں جس طرح '' اکونومسٹ ،، سیاسی جدوجہد یا ۸ گھنٹے کے کام کے دن کے بارے میں باتیں کرتے تھے۔ '' اکونومسٹوں ،، نے فوراً ہی '' منازل کی تھیوری ،، پیش کر دی تھی: ۱) حقوق کے لئے جدوجہد؛ ۲) سیاسی ایجی‌ٹیشن؛ ۳) سیاسی جدوجہد، یا ۱) دس گھنٹے کا کام کا دن؛ ۲) نو گھنٹے کا کام کادن؛ ۳) آٹھ گھنٹے کا کام کا دن۔ اس '' درجہ بدرجہ طریقۂ کار ،، کے نتائج سب کو اچھی طرح معلوم ہیں۔ اب ہم کو دعوت دی جاتی ہے کہ ہم انقلاب کو بھی پہلے سے ذیل کے واضح منازل میں تقسیم کردیں: ۱) زار ایک نمائندہ ادارے کا انعقاد کرتا ہے؛ ۲) یہ ادارہ '' عوام ،، کے دباؤ سے آئین‌ساز اسمبلی کے قیام کا '' فیصلہ ،، کرتا ہے؛ ۳)... منشویکوں نے ابھی آپس میں یہ نہیں طے کیا ہے کہ تیسری منزل کیا ہوگی۔ وہ بھول گئے ہیں کہ عوام کے انقلابی دباؤ کی ٹکر زارشاہی کے انقلاب دشمن دباؤ سے ہوگی اور اس لئے یا تو '' فیصلہ ،، پورا نہ ہوگا یا بہر صورت عوامی بغاوت کی فتح یا شکست مسئلے کو طے کریگی۔ کانفرنس کی قرارداد '' اکونومسٹوں ،، کی مندرجہ ذیل دلیل کی نقل ہے: مزدوروں کی فیصلہ کن فتح کا نتیجہ یا تو

اور مناسب ہے اور ہر حالت میں خواہ وہ کچھ بھی ہو عارضی جمہوری انقلابی حکومت میں پارٹی کی شرکت کے مخالف ہیں۔

'' کانگرس اپنے سب پارٹی ممبروں کو یہ ہدایت کرتی ہے کہ ہر جگہ وہ انقلابی سوشل ڈیموکریسی کے اصولوں سے ایسی جزوی گمراہی کے خلاف سرگرمی سے نظریاتی جدوجہد چلائیں۔ ساتھ ہی کانگرس کی رائے یہ بھی ہے کہ ایک حد تک ایسے خیالات رکھنے‌والے لوگ پارٹی تنظیموں کے ممبر اس لازمی شرط کے ساتھ رہ سکتے ہیں کہ وہ پارٹی کی کانگرسوں اور پارٹی کے قواعد کو تسلیم کریں اور پوری طرح پارٹی کے ڈسپلن کو مانیں ،،۔ (۱۹۰۷ء کے ایڈیشن میں مصنف کا نوٹ۔ ایڈیٹر)

انقلابی طریقے سے آٹھ گھنٹے کے کام کے دن کا حصول ہوگا یادس گھنٹے کے کام کے دن کا عطیه اور نوگھنٹے کے کام کے دن تک جانے کا '' فیصله ،، ... یه بالکل ایسا ہی ہے۔

ہم سے یه اعتراض کیا جا سکتا ہے که قرارداد پیش کرنےوالوں کا یه مطلب نه تھا که وه بغاوت کی فتح اور زار کے منعقد کئے ہوئے نمائنده ادارے کے '' فیصلے ،، کو ہم پله بنائیں اور وه تو محض پہلی اور دوسری صورت میں پارٹی کے طریقہ کار پر پہلے سے غور کرنا چاہتے تھے - ہم اس کا جواب یه دیتے ہیں : ۱) قرارداد کا مسوده صاف طور پر بلا کسی ابہام کے نمائنده ادارے کے فیصلے کو '' زارشاہی پر انقلاب کی فیصله کن فتح ،، کی حیثیت سے پیش کرتا ہے۔ شاید یه لاپرواہی سے لکھنے کا نتیجه ہو، شاید کانفرنس کی رپورٹوں کو دیکھنے کے بعد اس کی تصحیح کی جا سکتی ہے لیکن جب تک ان کی تصحیح نه ہو موجوده الفاظ کے صرف ایک ہی معنی ہو سکتے ہیں اور یه معنی '' اوسووبوژدینئے ،، کی دلیلوں کے ڈھرے کے عین مطابق ہیں - ۲) '' اوسووبوژدینئے ،، کے دلائل کا ڈھرا جس میں قرارداد پیش کرنےوالے مبتلا ہو گئے ہیں نئے '' اسکرا ،، گروپ کی دوسری تحریروں میں اور زیاده نمایاں نظر آتا ہے۔ مثلاً اپنے مضمون '' زیمسکی سوبور * اور ہمارا طریقہ کار ،، میں طفلس کمیٹی کا ترجمان اخبار '' سوشل ڈیموکریٹ ،، (۴۷) (جارجیائی زبان میں شایع ہوتا ہے اور '' اسکرا ،، نے شماره نمبر ۱۰۰ میں اس کی تعریف کی ہے) یہاں تک کہدیتا ہے که ایسا '' طریقہ کار ،، '' جو زیمسکی سوبور کو ہماری سرگرمی کا مرکز بناتا ہے ،، (ہم یه کہتے چلیں که اس کے انعقاد کے بارے میں ابھی تک کوئی بات صاف نہیں ہے !) به مقابله مسلح بغاوت اور عارضی انقلابی حکومت کے قیام کے '' طریقہ کار ،، کے '' ہمارے لئے زیاده مفید ہے ،، - ہم اس مضمون کا ذکر پھر کریں گے - ۳) اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا که پارٹی کے طریقہ کار کے بارے میں ان صورتوں کے پیش نظر ابتدائی بحث ہو که انقلاب کی فتح ہوگی یا اس کی شکست، بغاوت

* قومی اسمبلی - (ایڈیٹر)

کامیاب ہوگی یا بغاوت ٹھوس طاقت اختیار نہ کر سکے گی۔ یہ ممکن ہے کہ زار شاہی لبرل بورژوازی سے معاملہ کرنے کے لئے نمائندہ اسمبلی منعقد کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اس موقع کے لئے تیسری کانگرس کی قرارداد میں ''مکارانہ پالیسی،،، ''نقلی جمہوریت،،، ''نام‌نہاد زیمسکی سوبور جیسے مضحکہ خیز عوامی نمائندہ ادارے،، کے بارے میں کہا جاتا ہے۔* لیکن ساری بات یہ ہے کہ یہ عارضی

---

* انقلاب سے ذرا پہلے حکومت کے داؤ پیچ کی طرف رویے کے بارے میں قرارداد کا مسودہ حسب ذیل ہے :

''چونکہ حکومت اپنے کو برقرار رکھنے کے مقصد سے موجودہ انقلابی دور میں، پرولتاریہ کے طبقاتی شعور رکھنے والے عناصر کے خلاف خاص طور پر اپنے ظلم و تشدد کرنےوالے عام اقدامات کو تیز کرتے ہوئے ساتھ ھی یہ کوشش کرتی ہے کہ ۱) رعایتوں اور اصلاح کے وعدوں کے ذریعہ مزدور طبقے کو سیاسی طور پر بگاڑے اور اس طرح اس کو انقلابی جد و جہد سے ہٹائے؛ ۲) اسی مقصد سے وہ اپنی رعایتوں کی مکارانہ پالیسی کو نقلی جمہوری صورتوں کا جامہ پہناتی ہے جو کانفرنسوں اور کمیشنوں کے لئے مزدوروں کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کی دعوت سے لیکر نام‌نہاد زیمسکی سوبور جیسے مضحکہ خیز عوامی نمائندہ ادارے کے قیام تک ھیں؛ ۳) نام نہاد صدسیاہ منظم کرتی ہے اور عوام کے ان تمام عناصر کو انقلاب کے خلاف بھڑکاتی ہے جو عام طور پر رجعت پرست اور جاھل ھیں یا نسلی اور مذھبی نفرت سے اندھے ہو گئے ھیں۔

اس لئے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس تمام پارٹی تنظیموں سے تجویز کرتی ہے :

(۱) حکومت کی رعایتوں کے رجعت پرست مقاصد کا پردہ چاک کرتے ہوئے وہ اپنے پروپیگنڈے اور ایجی‌ٹیشن میں اس بات پر زور دیں کہ ایک طرف یہ رعایتیں مجبوراً دی گئی ھیں اور دوسری طرف یہ کہ مطلق العنان حکومت کے لئے یہ قطعی ناممکن ہے کہ وہ ایسی اصلاحات منظور کرے جو پرولتاریہ کے لئے اطمینان بخش ہوں؛

انقلابی حکومت کے بارے میں قرارداد میں نہیں کہا گیا ھے کیونکہ اُس کا تعلق عارضی انقلابی حکومت سے نہیں ھے۔ یہ واقعہ بغاوت اور عارضی انقلابی حکومت کے قیام کے مسئلے کو ملتوی کر دیتا ھے، اس مسئلے کو بدل دیتا ھے وغیرہ۔ اس وقت بات اس کی نہیں ھے کہ ھر طرح کا جوڑ توڑ ممکن ھے، کہ فتح اور شکست دونوں ممکن ھیں یا راستے کے سیدھے یا پیچدار ھونے کا امکان ھے۔ بات یہ ھے کہ ھر سوشل ڈیموکریٹ کے لئے یہ منع ھے کہ وہ مزدوروں کے دماغ میں اس کے بارے میں انتشار پیدا کرے کہ اصلی انقلابی راستہ کیا ھے، یہ منع ھے کہ کسی ایسی بات کو فیصلہ کن فتح کی طرح پیش کیا جائے، جو فتح کی خاص شرط سے عاری ھے جیسا کہ ''اوسووبوژدینئے،، گروپ کرتا ھے۔ یہ ممکن ھے کہ ھم آٹھ گھنٹے کا کام کا دن بھی جیت لیں فوراً ھی نہیں، بلکہ صرف ایک طویل اور پیچدار طریقے سے۔ لیکن آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہیں گے جو پرولتاریہ کی ایسی بےچارگی اور ایسی کمزوری کو مزدوروں کی فتح کہتا ھے جو پرولتاریہ کو اس قابل نہیں رکھتی کہ وہ التوا، تاخیر، مول‌تول، دھوکےبازی اور رجعت‌پرستی کا مقابلہ کر سکے؟ یہ ممکن ھے کہ روسی انقلاب کا انجام ایک ''اسقاط‌زدہ دستور،،

(ب) انتخابی مہم سے فائدہ اٹھاتے ھوئے مزدوروں سے ان سرکاری اقدامات کی اصل اھمیت کی وضاحت کریں اور یہ بتائیں کہ پرولتاریہ کے لئے یہ ضروری ھے کہ وہ انقلابی ذرائع سے ایسی آئین‌ساز اسمبلی منعقد کرے جس کی بنیاد عام اور مساوی حق‌رائے دھی، براہ‌راست انتخاب اور خفیہ ووٹ پر ھو؛

(ج) پرولتاریہ کو انقلابی طریقے سے آٹھ گھنٹے کے کام کے دن اور مزدور طبقے کے دوسرے فوری مطالبات کے فوری حصول کے لئے منظم کریں؛

(د) صد سیاہ اور حکومت کی رھنمائی میں عام طور پر تمام رجعت پرست عناصر کی سرگرمیوں کے خلاف مسلح مزاحمت منظم کریں۔ (۱۹۰۷ء کے ایڈیشن میں مصنف کا نوٹ۔ ایڈیٹر)

ہوگا جیسا کہ '' وپریود ،، * نے ایک بار لکھا تھا ۔ لیکن کیا کسی سوشل ڈیموکریٹ کے لئے یہ ٹھیک ہوگا جو فیصلہ کن جدوجہد سے ذرا پہلے اس اسقاط کو '' زارشاہی پر فیصلہ کن فتح ،، کہے؟ یہ ممکن ہے کہ حد سے حد ہم نہ صرف رپبلک حاصل کرنے میں ناکامیاب رہیں بلکہ آئین بھی محض دھوکا ہو، شیپوف (۴۸) ٹائپ کا ہو ۔ لیکن کیا کسی سوشل ڈیموکریٹ کے لئے یہ قابل معافی ہے کہ وہ رپبلک کےلئے ہمارے نعرے مدھم کر دے؟

یہ سچ ہے کہ نئے '' اسکرا ،، والے ابھی اس حد تک نہیں گئے ہیں کہ اسکو مدھم کر دیں ۔ لیکن جس حد تک انقلابی اسپرٹ ان کے اندر سے غائب ہو چکی ہے، جس حد تک غلط استدلال نے موجودہ لمحے کے مجاہدانہ فریضوں کی طرف سے ان کو اندھا کر دیا ہے وہ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی قرارداد میں بس رپبلک کے بارے میں ہی کہنا بھول گئے ۔ یہ بات ناقابل یقین ہے لیکن یہ واقعہ ہے ۔ سوشل ڈیموکریسی کے تمام نعروں کی تصدیق کی گئی، ان کو دھرایا گیا، وضاحت کی گئی اور تفصیل کے ساتھ کانفرنس کی مختلف قراردادوں میں ان کو پیش کیا گیا، حتی کہ کارخانوں میں داروغاؤں اور نمائندوں کے انتخاب کو نہیں فراموش کیا گیا لیکن بس ان کو یہ موقع نہیں ملا کہ وہ عارضی انقلابی حکومت کی قرارداد میں رپبلک کا ذکر کر دیں ۔ عوامی بغاوت کی '' فتح ،، اور عارضی انقلابی حکومت کے قیام کی بات بغیر یہ دکھائے کرنا کہ یہ '' اقدامات ،،

---

* اخبار '' وپریود ،، جو جنیوا سے شایع ہوتا تھا جنوری ۱۹۰۵ء میں پارٹی کے بالشویک حصے کے ترجمان کی حیثیت سے نکلنے لگا ۔ جنوری سے مئی تک اس کے ۱۸ شمارے شایع ہوئے ۔ مئی میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کے فیصلے کے مطابق روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے مرکزی ترجمان کی حیثیت سے '' وپریود ،، کی جگہ '' پرولتاری ،، نے لے لی ۔ (یہ کانگرس مئی میں لندن میں ہوئی ۔ منشویک اس میں نہیں آئے لیکن انھوں نے اپنی '' کانفرنس ،، جنیوا میں کی) ۔ (۱۹۰۷ء کے ایڈیشن میں مصنف کا نوٹ ۔ ایڈیٹر)

اور کارروائیاں رپبلک کے حصول سے کیا تعلق رکھتی ھیں — اس کے معنی ھیں کہ کوئی قرارداد اس ارادے سے لکھنا کہ پرولتاریہ کی جدوجہد میں رھنمائی نہ کی جائے گی بلکہ پرولتاری تحریک کے پیچھے پیچھے رینگا جائیگا۔

خلاصہ یہ ھے کہ قرارداد کے پہلے حصے نے ۱) عارضی انقلابی حکومت کی اھمیت کی رپبلک کے لئے جدوجہد اور واقعی سارے عوام کی اور حقیقی آئین ساز اسمبلی کے حصول کے نقطۂ نظر سے کوئی وضاحت نہیں کی؛ ۲) زارشاھی پر انقلاب کی فیصلہ کن فتح کو ایسی صورت حال کا ھم پلہ بنا کر جس میں اصلی فتح کی ابھی خاص شرط غائب ھے پرولتاریہ کے جمہوری شعور میں پراگندگی پیدا کی۔

۳۔ شاھی کا خاتمہ اور رپبلک

اب ھم قرارداد کے دوسرے حصے کی طرف آتے ھیں:

” ... ایک اور دوسری صورت میں ایسی فتح انقلابی دور میں ایک نئی منزل کا افتتاح کریگی۔

” اپنے سماجی مفادات کی تکمیل اور اقتدار کے براہ‌راست حصول کے لئے سیاسی طور پر آزاد بورژوا سماج کے عناصر کے درمیان باھمی جدوجہد کے عمل میں سارے شاھی نظام کا معہ اپنے پرتوں کے قطعی خاتمہ — یہ ھے فریضہ اس نئی منزل میں جس کو سماجی ارتقا کے معروضی حالات نے فطری طور پر پیدا کر دیا ھے۔

” اس لئے جو عارضی حکومت اس انقلاب کے فریضوں کی تکمیل کی ذمےداری لیگی جو اپنی تاریخی نوعیت کے لحاظ سے بورژوا ھوگا اس کو آزاد ھوتی ھوئی قوم کے متضاد طبقوں کے درمیان باھمی جدوجہد کا تعین کرتے ھوئے نہ صرف انقلابی ترقی کو آگے بڑھانا ھوگا بلکہ ان عناصر کے خلاف لڑنا بھی ھوگا جو سرمایہ‌دار نظام کی بنیادوں کے لئے خطرناک ھیں۔ “

آئیے اس حصے کا جائزہ لیں جو قرارداد کا ایک علحدہ باب ہے۔ جن دلیلوں کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے ان کا بنیادی خیال کانگرس کی قرارداد کی تیسری دفعہ کے خیال سے مطابقت رکھتا ہے۔ بہرحال، دونوں قراردادوں کے ان حصوں کے مقابلے سے ان کے درمیان مندرجہ ذیل بنیادی فرق فوراً آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ کانگرس کی قرارداد، جو مختصر طور پر انقلاب کی سماجی اور معاشی بنیاد کا ذکر کرتی ہے، واضح حاصلات کے لئے طبقوں کی بالکل معین جدوجہد کی طرف پوری توجه دلاتی ہے اور پرولتاریہ کے مجاهدانه فرائض کو صف اول میں رکھتی ہے۔ کانفرنس کی قرارداد جس میں انقلاب کی سماجی معاشی بنیاد کا طویل، مبہم اور گڈمڈ ذکر کیا گیا ہے، بہت ھی مبہم طریقے سے واضح حاصلات کےلئے جدوجہد کے بارے میں کہتی ہے اور پرولتاریہ کے مجاهدانه فرائض کو بالکل پس‌پشت ڈال دیتی ہے۔ کانفرنس کی قرارداد میں سماج کے مختلف عناصر کے درمیان باهمی جدوجہد کے دوران پرانا نظام ختم کرنے کے بارے میں کہا گیا ہے۔ کانگرس کی قرارداد کہتی ہے کہ هم کو، پرولتاریہ کی پارٹی کو یہ خاتمه کرنا چاهئے کہ صرف جمہوری ریپبلک کا قیام ھی پرانے نظام کے حقیقی خاتمے کی نشانی ہے، کہ همیں اس ریپبلک کو حاصل کرنا چاهئے، کہ همیں اس کے لئے اور مکمل آزادی کے لئے لڑنا چاهئے، نہ صرف مطلق العنان حکومت کے خلاف بلکه بورژوازی کے خلاف بھی جب وہ همارے حاصلات هم سے چھیننے کی کوشش کرے (اور وہ ضرور ایسا کریگی)۔ کانگرس کی قرارداد میں ایک معین طبقے سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ بالکل معین اور فوری مقصد کےلئے جد و جہد کرے۔ کانفرنس کی قرارداد میں مختلف طاقتوں کی باهمی جد و جہد پر بحث کی گئی ہے۔ ایک قرارداد میں سرگرم جدوجہد کی نفسیات کا اظہار کیا گیا ہے، دوسری میں بے عمل تماشائیوں کی نفسیات کا، ایک میں جاندار اقدام کی اپیل کی گونج ہے اور دوسری غلط استدلال میں گر گئی ہے۔ دونوں قراردادوں میں کہا گیا ہے کہ موجودہ انقلاب صرف همارا پہلا قدم ہے جس کے بعد دوسرا قدم ہوگا۔ لیکن اس سے ایک قرارداد یہ نتیجه اخذ کرتی ہے کہ همیں جلد از جلد یہ پہلا قدم اٹھانا چاهئے، جلد ازجلد اس کو ختم کرنا چاهئے، ریپبلک حاصل کرنا

چاھئے، انقلاب دشمنی کو سختی سے کچل دینا چاھئے اور دوسرے قدم کے لئے میدان تیار کرنا چاھئے۔ دوسری قرارداد کے بارے میں یہ کہا جا سکتا کہ وہ پہلے قدم کے بارے میں لفاظی سے لبریز ھے اور اس سے متعلق خیالات کو چبلا رھی ھے (بھونڈی بات کے لئے معاف کیجئے گا) ۔ کانگرس کی قرارداد میں مارکس‌ازم کے پرانے لیکن سدا بہار خیالات (جمہوری انقلاب کی بورژوا نوعیت کے بارے میں) کو پیش لفظ یا مقدمہ کے طور پر لیا گیا ھے جہاں سے اس نے جمہوری اور سوشلسٹ دونوں انقلابوں کے لئے لڑنےوالے ترقی پسند طبقے کے ترقی‌پسند فرائض اخذ کئےھیں ۔ کانفرنس کی قرارداد پیش لفظ سے آگے نہیں بڑھتی، اس کو باربار چبلاتی ھے اور اس کے بارے میں ھوشیار بننے کی کوشش کرتی ھے ۔

یہی وہ امتیاز ھے جس نے بہت دنوں سے روسی مارکس وادیوں کو دو بازوؤں میں تقسیم کر رکھا ھے : ”قانونی مارکس‌ازم“ کے پرانے دنوں میں لفاظ‌بازو اور مجاھدبازو، اور ابھرتی ھوئی عوامی تحریک کے دور میں معاشی بازو اور سیاسی بازو ۔ اس صحیح مارکسی نقطۂ‌نظر سے کہ عام طور پر طبقاتی جدوجہد کی اور خاص طور پر سیاسی جدوجہد کی گہری معاشی جڑیں ھیں ”اکونومسٹوں“ نے یہ عجیب نتیجہ اخذ‌کیا کہ ھمیں سیاسی جدوجہد کی طرف سے منہ موڑ لینا چاھئے اور اس کے ارتقا کو روکنا چاھئے، اس کی وسعت کو محدود کرنا چاھئے اور اس کے مقاصد کو حقیر کرنا چاھئے ۔ اس کے برعکس سیاست دانوں نے اسی نقطۂ نظر سے مختلف نتیجہ اخذ کیا ھے یعنی ھماری موجودہ جدوجہد کی جڑیں جتنی گہری ھونگی اتنے ھی زیادہ وسیع پیمانے پر، زیادہ جرأت سے، زیادہ عزم سے اور زیادہ بڑھکر ھم کو اس جدوجہد کو چلانا چاھئے ۔ اب یہی بحث ھمارے سامنے مختلف حالات اور مختلف صورت میں آئی ھے ۔ اس نقطۂ نظر سے کہ جمہوری انقلاب بالکل سوشلسٹ انقلاب نہیں ھے، کہ غریب ھی صرف وہ لوگ نہیں ھیں جن کو اس سے ”دلچسپی“ ھے، کہ یہ سارے بورژوا سماج کی ناگزیر ضرورتوں اور حاجتوں میں گہری جڑیں رکھتا ھے — اس نقطۂ نظر سے ھم یہ نتیجہ اخذ کرتے ھیں کہ ترقی‌یافتہ طبقے کو اپنے جمہوری مقاصد کی تشکیل اور زیادہ

جرأت سے کرنا چاهئے، ان کا زیادہ تیزی اور مکمل طریقے سے اظہار کرنا چاهئے، ریپبلک کا براہ راست نعرہ بلند کرنا چاهئے اور عارضی انقلابی حکومت کے قیام کی ضرورت اور انقلاب دشمنی کو سختی سے کچلنے کی ضرورت کے خیال کو مقبول عام بنانا چاهئے۔ همارے مخالفین، نئے ''اسکرا،،والوں نے، بهرحال اسی نقطۂ نظر سے یه نتیجه اخذ کیا که جمهوری نتائج کا اظهار پوری طرح نه کرنا چاهئے، که ریپبلک کو عملی نعروں سے خارج کیا جا سکتا هے، که هم عارضی انقلابی حکومت کی ضرورت کے خیال کو مقبول عام بنانے سے پرهیز کر سکتے هیں، که آئین‌ساز اسمبلی منعقد کرنے کے فیصلے کو هی فیصله کن فتح کہا جا سکتا هے، که انقلاب دشمنی سے لڑنے کے فریضے کو سرگرم مقاصد میں رکھنے کی ضرورت نهیں هے، بلکه اس کو ''باهمی جدوجهد کے عمل،، کے مبهم (اور جیسا که هم ابھی دیکھیں گے غلط مرتب کئے هوئے) حوالے میں ڈبویا جا سکتا هے۔ یه سیاسی کارکنوں کی زبان نهیں هے یه تو پرانی دستاویزوں کے محافظوں کی زبان هے!

نئے ''اسکرا،،والوں کی قرارداد میں هم مختلف کلیات کا جائزہ جتنے زیادہ قریب سے لیتے هیں اتنے هی زیادہ اسکے متذکرہ بالا بنیادی کردار صاف هوتے جاتے هیں۔ مثلاً همیں ''سیاسی طور پر آزاد بورژوا سماج کے عناصر کے درمیان باهمی جدوجهد کے عمل،، کے بارے میں بتایا گیا هے۔ قرارداد کے موضوع کو ذهن میں رکھتے هوئے (عارضی انقلابی حکومت) هم حیرت سے پوچھتے هیں: ''اگر آپ باهمی جدوجهد کے عمل کا ذکر کر رهے هیں تو آپ ان عناصر کے بارے میں کیسے خاموش رہ سکتے هیں جو سیاسی طور پر بورژوا سماج کو غلام بنا رهے هیں؟ کیا کانفرنس والے واقعی یه خیال کرتے هیں که چونکه انهوں نے یه فرض کرلیا هے که انقلاب کامیاب هوگا اس لئے یه عناصر اب غائب هو گئے هیں؟ عام طور پر ایسا خیال خام هے اور خاص طور پر زبردست سیاسی سادہ لوحی اور سیاسی کوتاہ اندیشی کا اظهار هے۔ انقلاب دشمنی پر انقلاب کی فتح کے بعد اول الذکر غائب نه هوگی۔ اس کے برعکس وہ لازمی طور پر ایک نئی اور زیادہ سرتوڑ جدوجهد کریگی۔ چونکه هماری قرارداد کا

مقصد ان فرائض کا تجزیہ کرنا ھے جو انقلاب کے فتح یاب ہونے پر ھمارے سامنے آئیں گے اس لئے ھمارا یہ فرض ھے کہ ھم انقلاب دشمن حملوں کو پیچھے ڈھکیلنے کے فرائض کی طرف زبردست توجہ کریں (جیسا کہ کانگرس کی تجویز میں کیا گیا ھے) اور مجاھد پارٹی کے ان فوری، ضروری اور اھم سیاسی فرائض کو اس عام بحث میں نہ ڈبو دیں کہ موجودہ انقلابی دور کے بعد کیا ہوگا یا اس وقت کیا ہوگا جب ''سیاسی طور پر آزاد سماج،، موجود ہوگا۔ جس طرح ''اکونومسٹ،، اس مسلمہ حقیقت کا حوالہ دیکر کہ سیاست معاشیات کی ماتحت ھے، فوری سیاسی فرائض نہ سمجھنے کی اپنی خامی چھپاتے تھے، اسی طرح نئے ''اسکرا،، والے، اس مسلمہ حقیقت کا حوالہ دیکر کہ سیاسی طور پر آزاد سماج میں جدوجہد چلائی جائے گی اس سماج کی سیاسی آزادی کے فوری انقلابی فرائض نہ سمجھنے کی اپنی خامی چھپاتے ھیں۔

اس فقرے کو لے لیجئے: ''سارے شاھی نظام کا معہ اپنے پرتوں کے قطعی خاتمہ،،۔ سیدھی سادی روسی زبان میں شاھی نظام کے قطعی خاتمے کا مطلب ھے ایک جمہوری ریپبلک کا قیام۔ لیکن ھمارے بھلے مانس مارتینوف اور ان کے مداحوں کو یہ فقرہ بہت زیادہ صاف اور سادہ معلوم ہوتا ھے۔ وہ اس پر مصر ھیں کہ اس کو ''اور زیادہ گہرا بنایا جائے،، اور ''زیادہ چالاکی کے ساتھ،، پیش کیا جائے۔ نتیجہ یہ ہوتا ھے کہ ایک طرف تو ھمیں عمیق خیالی کے لئے مضحکہ انگیز اور بے‌سود کوششیں ملتی ھیں اور دوسری طرف ھمیں نعرے کے بجائے بیان ملتا ھے، آگے بڑھنے کی جاندار اپیل کے بجائے ایک طرح کی اداس یادماضی پائی جاتی ھے۔ ھمارے سامنے ایسے جاندار لوگ بالکل نہیں ھیں جو ایک ریپبلک کے لئے یہاں اور ابھی لڑنے کے مشتاق ہوں بلکہ ایسی قدیم ممیوں کا sub specie* aeternitatis ملتا ھے جو سوال کو ** plusquamperfectum کے نقطۂ نظر سے سوچتی ھیں۔

---

* ابدیت کا نقطۂ نظر۔ (ایڈیٹر)

** بہت ھی قدیم۔ (ایڈیٹر)

آئیے آگے چلیں : ”... عارضی حکومت اس انقلاب کے فریضوں کی تکمیل کی ذمےداری لیگی جو بورژوا ہوگا،،۔ یہاں ہم فوراً اپنے کانفرنس والوں کے ایک ٹھوس سوال کو نظرانداز کرنےکا نتیجہ دیکھتے ہیں جو پرولتاریہ کے سیاسی لیڈروں کے سامنے ہے۔ عارضی انقلابی حکومت کا ٹھوس سوال مستقبل کی ان سلسلےوار حکومتوں کے سوال کی وجہ سے ان کی نگاہوں سے اوجھل ہوگیا جو عام طور پر بورژوا انقلاب کے مقاصد کو پورا کرینگی۔ اگر آپ سوال پر ”تاریخی،، لحاظ سے غور کرنا چاہتے ہیں تو کسی بھی یورپی ملک کی مثال یہ دکھائےگی کہ ان متعدد حکومتوں نے ہی، جو کسی طرح ”عارضی،، نہیں تھیں، بورژوا انقلاب کے تاریخی مقاصد پورے کئے، کہ وہ حکومتیں بھی جنھوں نے انقلاب کو شکست دی تھی بہرنوع اس بات پر مجبور ہوئیں کہ شکست خوردہ انقلاب کے تاریخی مقاصد کی تکمیل کریں۔ لیکن آپ جس کی بات کر رہے ہیں وہ ”عارضی انقلابی حکومت،، نہیں کہلاتی : یہ نام تو ایک انقلابی دور کی حکومت کو دیا جاتا ہے، ایسی حکومت کو جو فوراً اس حکومت کی جگہ لیتی ہے جس کا تختہ الٹ دیا گیا ہو اور اس کا سہارا عوامی بغاوت ہوتی ہے، نہکہ عوام سے ابھرنےوالا کوئی نمائندہ ادارہ۔ عارضی انقلابی حکومت انقلاب کی فوری فتح اور انقلاب دشمن کوششوں کو فوراً پیچھے ڈھکیلنے کی جد وجہد کا آلۂ کار ہے، وہ عام طور پر بورژوا انقلاب کے تاریخی مقاصد کی تکمیل کی بالکل آلۂکار نہیں ہے۔ اس بات کا تخمینہ تو مستقبل کے ”روسکایا ستارینا،، (۴۹) کے مستقبل مورخوں کے لئے چھوڑ دیجئے کہ ہم یا کسی اور حکومت نے بورژوا انقلاب کے کون سے مقاصد حاصل کئے ہیں — اب سے تیس سال بعد یہ کرنے کے لئے کافی وقت ہوگا۔ فی الحال ہمیں ریپبلک کی جدوجہد اور اس جدوجہد میں پرولتاریہ کی انتہائی سرگرم شرکت کے لئے نعرے پیش کرنا چاہئے اور عملی ہدایات دینا چاہئے۔

جو وجوہ بیان کی گئی ہیں ان کی بنا پر قرارداد کے متذکرہ حصے کی آخری تجاویز بھی غیراطمینان بخش ہیں۔ یہ بیان کہ عارضی حکومت کو متضاد طبقات کے درمیان باہمی جدوجہد کا ”تعین کرنا،،

چاھئے نا موزوں یا کم سے کم بھونڈا ھے۔ مارکس وادیوں کو ایسے لبرل — ''اوسووبوژدینئے''،ٹائپ کے فارمولے نہیں استعمال کرنا چاھئے جن سے ھم کو یقین دلایا جائے کہ ایسی حکومتیں ممکن ھیں جو طبقاتی جدوجہد کا آلہٗ کار نہیں بنیں گی بلکہ اس کا '' تعین کرنے والی '' ھونگی ... حکومت کو '' نہ صرف انقلابی ترقی کو آگے بڑھانا ھوگا بلکہ ان عناصر کے خلاف لڑنا بھی ھوگا جو سرمایہ‌دارانہ نظام کی بنیادوں کے لئے خطرناک '' ھوں گے۔ لیکن یہ '' عنصر '' وہ پرولتاریہ ھے جس کی طرف سے یہ قرارداد بولتی ھے! یہ دکھانے کے بجائے کہ اس وقت پرولتاریہ کو ٹھیک کس طرح '' انقلابی ترقی کو آگے بڑھانا '' چاھئے (اس سے آگے بڑھانا جتنا کہ آئین پرست بورژوازی بڑھنا چاھتی ھے)، جب بورژوازی انقلاب کی فتوحات کے خلاف اپنا رخ بدل دے تب بورژوازی کے خلاف جدوجہد کےلئے خاص طریقے سے تیاریوں کا مشورہ دینے کے بجائے ھمارے سامنے عمل کا ایک عام سا بیان پیش کیا جاتا ھے، ایک ایسا بیان جو ھماری سرگرمی کے ٹھوس مقاصد کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔ نئے '' اسکرا '' والوں کا اظہار خیال کا طریقہ اس پرانی مادیت کے بارے میں مارکس کی رائے کی یاد دلاتا ھے (جو فائرباخ پر ان کے مشہور '' مقالے '' (۵۰) میں پیش کی گئی ھے) جو جدلیات کے خیالات کے لئے بیگانہ ھے۔ مارکس نے کہا کہ فلسفیوں نے دنیا کو محض مختلف صورتوں میں پیش کیا ھے لیکن کام تو اس دنیا کو تبدیل کرنا ھے۔ اسی طرح نئے '' اسکرا '' والے اس جدوجہد کے بارے میں جو ان کی آنکھوں کے سامنے ھو رھی ھے اچھا خاصا بیان دے سکتے ھیں اور وضاحت کر سکتے ھیں لیکن وہ اس جدوجہد کے لئے صحیح نعرہ دینے کی بالکل صلاحیت نہیں رکھتے۔ وہ اچھے مارچ کرنے والے لیکن برے رھنما ھیں۔ وہ اس سرگرم، رھنما اور ھدایت‌کار رول کو نظرانداز کرکے تاریخ کے مادیت‌پسند نظرئے کو حقیر کرتے ھیں جو تاریخ میں ان پارٹیوں کو ادا کرنا چاھئے اور جو وہ ادا کرسکتی ھیں جنکو انقلاب کے مادی حالات کا شعور ھو گیا ھے اور جو ترقی‌پسند طبقات کے آگے کھڑی ھیں۔

۵ - انقلاب کو کیسے ” آگے بڑھایا جائے “؟

اب ہم قرارداد کے ایک اور حصے کا حوالہ دیتے ہیں :

” ایسے حالات میں سوشل ڈیموکریسی کو سارے انقلاب کے دوران ایسی پوزیشن برقرار رکھنے کی کوشش کرنی چاهئے جو انقلاب کو آگے بڑھانے کے امکانات کی بہترین ضمانت دے سکے، بورژوا پارٹیوں کی متلون اور خودغرضانہ پالیسی کے خلاف جدوجہد میں سوشل ڈیموکریسی کے هاتھ نہ روکے اور اس کو بورژوا ڈیموکریسی میں گھل مل جانے سے بچائے۔

” اس لئے سوشل ڈیموکریسی کو عارضی حکومت میں اقتدار پر قابض ہونے یا حصہ دار ہونے کا مقصد اپنے سامنے نہ رکھنا چاهئے بلکہ اس کو انتہاپسند انقلابی مخالف پارٹی کی حیثیت سے رهنا چاهئے۔ “

ایسی پوزیشن حاصل کرنے کا مشورہ جو انقلاب کو آگے بڑھانے کے امکانات کی بہتر ضمانت دیتی ہو واقعی همارے لئے بہت خوشکن هے۔ هماری صرف یہ خواهش هے کہ اس نیک مشورے کے ساتھ یہ بھی براہ‌راست دکھانا چاهئے کہ ٹھیک اس وقت سوشل ڈیموکریسی کس طرح انقلاب کو آگے بڑھائے، ٹھیک اس وقت، موجودہ سیاسی صورت حال میں، عوام کے نمائندوں کو طلب کرنے کی بحثوں، قیاس آرائیوں، باتوں اور اسکیموں کے زمانے میں۔ کیا اس وقت انقلاب کو ایسے لوگ آگے بڑھا سکتے ہیں جو عوام اور زار کے درمیان ” اوسووبوژدینئے “ کی ” سمجھوتے “ کی تھیوری کے خطرے کو سمجھنے سے عاری ہیں، ایسے لوگ جو آئین‌ساز اسمبلی کے انعقاد کے ” فیصلے “ کو ہی فتح سمجھ بیٹھے ہیں، جو اپنے لئے یہ فریضہ نہیں بناتے کہ عارضی انقلابی حکومت کی ضرورت کے خیال کا سرگرمی سے پروپیگنڈا کریں یا جو جمہوری ریپلک کے نعرے کو پس پشت ڈال دیتے ہیں؟ ایسے لوگ دراصل انقلاب کو پیچھے کی طرف کھینچتے

هیں کیونکہ جہاں تک عملی سیاست کا سوال ہے وہ '' اوسووبوژدینئے ،، کے مؤقف کی سطح پر پہنچ کر رک گئے ہیں۔ ان کے یہ پروگرام ماننے سے کیا فائدہ ہے جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ مطلق العنانی کی جگہ ریپلک لائی‌جائے اگر طریقۂ کار کی اس قرارداد میں جو انقلاب کے دوران پارٹی کے موجودہ اور فوری فریضوں کی وضاحت کرتی ہے ریپلک کے لئے جدوجہد کے نعرے کا ذکر نہیں ہے؟ '' اوسووبوژدینئے ،، کی پوزیشن ہی، آئین‌پرست بورژوازی کی پوزیشن کی اصلی نوعیت اسی واقعہ سے ظاہر ہوجاتی ہے کہ سارے عوام کی آئین‌ساز اسمبلی منعقد کرنے کے فیصلے کو ہی فیصلہ‌کن فتح سمجھ لیا گیا ہے جبکہ عارضی انقلابی حکومت اور ریپلک کے مسئلے میں خاموشی برتی گئی ہے! انقلاب کو آگے بڑھانے کے لئے یعنی اس کو ان حدود سے باہر لے جانے کےلئے جہاں تک شاہ‌پرست بورژوازی اس کو لے جاتی ہے، یہ ضروری ہے کہ ایسے نعروں کو سرگرمی کے ساتھ پیش کیا جائے، ان پر زور دیا جائے اور سامنے لایا جائے جو بورژوا جمہوریت کے '' تلون ،، کو نکال پھینکیں گے۔ فی الحال صرف دو ایسے نعرے ہیں: ۱) عارضی انقلابی حکومت اور ۲) ریپلک، کیونکہ سارے عوام کی آئین ساز اسمبلی کا نعرہ شاہ‌پرست بورژوازی نے مان لیا ہے ('' اوسووبوژدینئے لیگ ،، کا پروگرام دیکھئے) اور محض انقلاب کو کمزور کرنے، اس کی مکمل فتح کو روکنے اور بڑی بورژوازی کو یہ موقع دینے کے لئے مان لیا ہے کہ وہ زارشاہی سے مول تول کر سکے۔ اور اب ہم دیکھتے ہیں کہ ان دو نعروں میں جو انقلاب کو آگے بڑھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں کانفرنس ریپلک کا نعرہ بالکل بھول گئی اور عارضی انقلابی حکومت کے نعرے کو '' اوسووبوژدینئے ،، کے سارے عوام کی آئین ساز اسمبلی کے نعرے کے برابر پلڑے میں یہ کہہ کر رکھ دیا کہ دونوں '' انقلاب کی فیصلہ کن فتح ،، ہیں!!

دراصل یہ واضح بات ہے جس کے بارے میں ہمیں یقین ہے کہ وہ روسی سوشل ڈیموکریسی کے مستقبل کے مورخ کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔ سوشل ڈیموکریٹوں کی کانفرنس نے جو مئی ۱۹۰۵ء میں ہوئی ایک قرارداد منظور کی جس میں جمہوری انقلاب کو

آگے بڑھانے کی ضرورت کے بارے میں خوشنما الفاظ ھیں لیکن درحقیقت یہ انقلاب کو پیچھے کھینچتی ھے اور شاہ پرست بورژوازی کے جمہوری نعروں سے آگے نہیں جاتی۔

نئے ''اسکرا،، والے ھم کو اس بات کا ملزم ٹھہرانا پسند کرتے ھیں کہ ھم پرولتاریہ کے بورژوا ڈیموکریسی میں گھل مل جانے کے خطرے کو نظر انداز کر رھے ھیں۔ ھم اس شخص کو دیکھنا چاھتے ھیں جو اس الزام کو روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی قراردادوں کی بنیاد پر ثابت کرنے کا بیڑا اٹھائے۔ ھمارے مخالفین کے لئے ھمارا جواب یہ ھے : ایسی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی جو بورژوا سماج میں کام کرتی ھے بعض حالات میں بورژوا ڈیموکریسی کے ساتھ چلے بغیر سیاست میں حصہ نہیں لے سکتی۔ اس لحاظ سے ھمارا اختلاف یہ ھے کہ ھم انقلابی اور رپبلکن بورژوازی کے ساتھ، اس میں ضم ھوئے بغیر شانہ بشانہ چلتے ھیں جبکہ آپ اعتدال پرست اور شاہ‌پرست بورژوازی کے ساتھ، اس میں ضم ھوئے بغیر شانہ بشانہ چلتے ھیں۔ معاملے کی یہ صورت ھے۔

آپ نے کانفرنس کی طرف سے طریقۂ کار کے جو نعرے مرتب کئے ھیں وہ ''آئین پرست ڈیموکریٹک،، پارٹی کے نعروں سے مطابقت رکھتے ھیں یعنی شاہ پرست بورژوازی کی پارٹی سے۔ مزید برآں، آپ نے اس مطابقت کو دیکھا یا محسوس تک نہیں کیا اور اس طرح عملی طور پر ''اوسووبوژدینئے،، کا دم چھلا بن گئے۔

ھم نے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی طرف سے طریقۂ کار کے جو نعرے مرتب کئے وہ جمہوری انقلابی اور رپبلکن بورژوازی کے نعروں سے مطابقت رکھتے ھیں۔ روس میں اس بورژوازی اور پیٹی‌بورژوازی نے ابھی تک اپنی کوئی بڑی عوامی پارٹی نہیں بنائی ھے*۔ لیکن صرف وھی جو یہ قطعی نہیں جانتا

* ''سوشلسٹ انقلابی،، ایسی پارٹی کی بنیاد ھونے کے مقابلے میں دھشت‌پرست دانشور لوگوں کا گروہ ھے حالانکہ اس گروہ کی سرگرمیوں کی معروضی اھمیت کا مافیہ انقلابی اور رپبلکن بورژوازی کے مقاصد کے حصول کا فریضہ ھی ھے۔

کہ روس میں کیا ہو رہا ہے ایسی پارٹی کے عناصر کی موجودگی میں شک کر سکتا ہے۔ ہم (اگر عظیم روسی انقلاب کامیاب ہو) نہ صرف پرولتاریہ کی رہنمائی کرنا چاہتے ہیں جس کو سوشل ڈیموکریٹک پارٹی نے منظم کیا ہو بلکہ اس پیٹی بورژوازی کی بھی جو ہمارے ساتھ چلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

اپنی قرارداد کے ذریعہ کانفرنس غیرشعوری طور پر اعتدال پرست اور شاہ پرست بورژوازی کی سطح تک نیچے گرجاتی ہے۔ اپنی قرارداد کے ذریعہ پارٹی کانگرس شعوری طور پر انقلابی جمہوریت کے ان عناصر کو اپنی سطح تک بلند کرتی ہے جو جدوجہد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور دلال نہیں بن سکتے۔

اس طرح کے عناصر زیادہ تر کسانوں میں ملیں گے۔ بڑے سماجی گروہوں کی ان کے سیاسی رجحانات کے مطابق درجہ‌بندی کرتے ہوئے، ہم بلا کسی سنگین غلطی کے، انقلابی اور ریپبلکن جمہوریت کو اور زیادہ تر کسانوں کو یکجہت سمجھ سکتے ہیں، یہ سچ ہے کہ اسی معنی میں اور انہیں قیود اور شرائط کے ساتھ جن سے ہم مزدور طبقے کو سوشل ڈیموکریسی کے ساتھ یکجہت سمجھ سکتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہم اپنے نتائج مندرجہ‌ذیل طریقے سے اخذ کر سکتے ہیں: انقلابی دور میں کانفرنس اپنے کل قومی* سیاسی نعروں کے ذریعہ غیر شعوری طور پر زمین‌داروں کی اکثریت کی سطح تک نیچے گر جاتی ہے۔ اپنے کل قومی سیاسی نعروں کے ذریعہ پارٹی کانگرس کسانوں کی اکثریت کو انقلابی سطح تک بلند کرتی ہے۔ جو کوئی بھی ہم کو اس نتیجے کی وجہ سے فضول‌گوئی کا ملزم ٹھہرائے اس کو ہم مندرجہ ذیل چیلنج دیتے ہیں: وہ اس تجویز کو رد کرے کہ اگر ہم انقلاب کو کامیاب انجام تک پہنچانے کے لئے کافی طاقت نہیں رکھتے، اگر انقلاب کا انجام ”اوسووبوژدینئے،، کے معنی میں ”فیصلہ کن فتح،، ہوتا ہے یعنی صرف زار کی بلائی ہوئی نمائندہ اسمبلی کی صورت میں جس کو

---

* ہم یہاں کسانوں کے خاص نعروں کا ذکر نہیں کر رہے ہیں جن پر الگ قراردادوں میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

آگے بڑھانے کی ضرورت کے بارے میں خوشنما الفاظ ھیں لیکن درحقیقت یہ انقلاب کو پیچھے کھینچتی ھے اور شاہ پرست بورژوازی کے جمہوری نعروں سے آگے نہیں جاتی۔

نئے ''اسکرا،، والے ھم کو اس بات کا ملزم ٹھہرانا پسند کرتے ھیں کہ ھم پرولتاریہ کے بورژوا ڈیموکریسی میں گھل مل جانے کے خطرے کو نظر انداز کر رہے ھیں۔ ھم اس شخص کو دیکھنا چاھتے ھیں جو اس الزام کو روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی قراردادوں کی بنیاد پر ثابت کرنے کا بیڑا اٹھائے۔ ھمارے مخالفین کے لئے ھمارا جواب یہ ھے : ایسی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی جو بورژوا سماج میں کام کرتی ھے بعض حالات میں بورژوا ڈیموکریسی کے ساتھ چلے بغیر سیاست میں حصہ نہیں لے سکتی ۔ اس لحاظ سے ھمارا اختلاف یہ ھے کہ ھم انقلابی اور ریپبلکن بورژوازی کے ساتھ، اس میں ضم ھوئے بغیر شانہ بشانہ چلتے ھیں جبکہ آپ اعتدال پرست اور شاہ پرست بورژوازی کے ساتھ، اس میں ضم ھوئے بغیر شانہ بشانہ چلتے ھیں۔ معاملے کی یہ صورت ھے۔

آپ نے کانفرنس کی طرف سے طریقۂ کار کے جو نعرے مرتب کئے ھیں وہ ''آئین پرست ڈیموکریٹک،، پارٹی کے نعروں سے مطابقت رکھتے ھیں یعنی شاہ پرست بورژوازی کی پارٹی سے۔ مزید برآں، آپ نے اس مطابقت کو دیکھا یا محسوس تک نہیں کیا اور اس طرح عملی طور پر ''اوسووبوژدینئے،، کا دم چھلا بن گئے۔

ھم نے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی طرف سے طریقۂ کار کے جو نعرے مرتب کئے وہ جمہوری انقلابی اور ریپبلکن بورژوازی کے نعروں سے مطابقت رکھتے ھیں۔ روس میں اس بورژوازی اور پیٹی بورژوازی نے ابھی تک اپنی کوئی بڑی عوامی پارٹی نہیں بنائی ھے *۔ لیکن صرف وھی جو یہ قطعی نہیں جانتا

* ''سوشلسٹ انقلابی،، ایسی پارٹی کی بنیاد ھونے کے مقابلے میں دھشت پرست دانشور لوگوں کا گروہ ھے حالانکہ اس گروہ کی سرگرمیوں کی معروضی اھمیت کا مافیہ انقلابی اور ریپبلکن بورژوازی کے مقاصد کے حصول کا فریضہ ھی ھے۔

که روس میں کیا ہو رہا ہے ایسی پارٹی کے عناصر کی موجودگی میں شک کر سکتا ہے۔ ہم (اگر عظیم روسی انقلاب کامیاب ہو) نہ صرف پرولتاریہ کی رہنمائی کرنا چاہتے ہیں جس کو سوشل ڈیموکریٹک پارٹی نے منظم کیا ہو بلکہ اس پیٹی‌بورژوازی کی بھی جو ہمارے ساتھ چلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

اپنی قرارداد کے ذریعہ کانفرنس غیرشعوری طور پر اعتدال پرست اور شاہ پرست بورژوازی کی سطح تک نیچے گرجاتی ہے۔ اپنی قرارداد کے ذریعہ پارٹی کانگرس شعوری طور پر انقلابی جمہوریت کے ان عناصر کو اپنی سطح تک بلند کرتی ہے جو جدوجہد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور دلال نہیں بن سکتے۔

اس طرح کے عناصر زیادہ تر کسانوں میں ملیں گے۔ بڑے سماجی گروہوں کی ان کے سیاسی رجحانات کے مطابق درجہ‌بندی کرتے ہوئے، ہم بلاکسی سنگین غلطی کے، انقلابی اور ریپبلکن جمہوریت کو اور زیادہ تر کسانوں کو یکجہت سمجھ سکتے ہیں، یہ سچ ہے کہ اسی معنی میں اور انہیں قیود اور شرائط کے ساتھ جن سے ہم مزدور طبقے کو سوشل ڈیموکریسی کے ساتھ یکجہت سمجھ سکتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہم اپنے نتائج مندرجہ‌ذیل طریقے سے اخذ کر سکتے ہیں: انقلابی دور میں کانفرنس اپنے کل قومی* سیاسی نعروں کے ذریعہ غیرشعوری طور پر زمین‌داروں کی اکثریت کی سطح تک نیچے گر جاتی ہے۔ اپنے کل قومی سیاسی نعروں کے ذریعہ پارٹی کانگرس کسانوں کی اکثریت کو انقلابی سطح تک بلند کرتی ہے۔ جو کوئی بھی ہم کو اس نتیجے کی وجہ سے فضول‌گوئی کا ملزم ٹھہرائے اس کو ہم مندرجہ ذیل چیلنج دیتے ہیں: وہ اس تجویز کو رد کرے کہ اگر ہم انقلاب کو کامیاب انجام تک پہنچانے کے لئے کافی طاقت نہیں رکھتے، اگر انقلاب کا انجام ”اوسوویوژدینئے“ کے معنی میں ”فیصلہ کن فتح“ ہوتا ہے یعنی صرف زار کی بلائی ہوئی نمائندہ اسمبلی کی صورت میں جس کو

---

* ہم یہاں کسانوں کے خاص نعروں کا ذکر نہیں کر رہے ہیں جن پر الگ قراردادوں میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

صرف سرسامی حالت میں هی آئین ساز اسمبلی کہا جا سکتا ہے تو وہ ایسا انقلاب هوگا جس میں زمین‌داروں اور بڑی بورژوازی کا عنصر حاوی هوگا۔ دوسری طرف اگر حقیقی عظیم انقلاب سے گذرنا همارا نصیب ہے، اگر تاریخ اس بار ''اسقاط،، کی اجازت نہ دیگی، اگر هم انقلاب کو کامیاب انجام تک، قطعی فتح تک پہنچانے کےلئے کافی طاقت رکھتے هیں، اس معنی میں نہیں جن میں ''اوسووبوژدینئے،، یا نئے ''اسکرا،،والے کہتے هیں، تو وہ ایسا انقلاب هوگا جس میں کسان اور پرولتاریہ کا عنصر حاوی هوگا۔

شاید کچھ لوگ همارے اس اعتراف کو کہ ایسا غلبہ ممکن ہے یہ سمجھیں گے کہ هم آنےوالے انقلاب کی بورژوا نوعیت سے منکر هیں۔ اس کو دیکھتے هوئے کہ ''اسکرا،، میں اس نظرئے کا کیسا غلط استعمال کیا جاتا ہے اس کا بہت امکان ہے۔ اس وجہ سے اس سوال پر کچھ کہنا زائد از ضرورت نہ هوگا۔

٦ - پرولتاریہ کو یہ کہاں سے خطرہ ہے کہ متلون بورژوازی کے خلاف جدوجہد میں اس کے هاتھ بندھ جائیں گے؟

مارکس‌وادیوں کو روسی انقلاب کی بورژوا نوعیت پر قطعی یقین ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ سیاسی نظام میں وہ جمہوری اصلاحات اور وہ سماجی اور معاشی اصلاحات جو روس کے لئے ضرورت بن گئی هیں ان کا خود کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ سرمایہ‌داری کو کھوکھلا بنائیں گی، بورژوا تسلط کو کھوکھلا بنائیں گی۔ اس کے برعکس، وہ پہلی بار، سرمایہ‌داری کی وسیع اور تیزرفتار ترقی (ایشیائی نہیں بلکہ یورپی) کے لئے واقعی میدان صاف کرینگی۔ وہ پہلی بار بورژوازی کےلئے یہ ممکن بنائیں گی کہ وہ طبقے کی حیثیت سے تسلط حاصل کر سکے۔ سوشلسٹ انقلابی اس خیال کو نہیں سمجھ پاتے کیونکہ وہ اشیأ تبادلہ کی پیداوار اور سرمایہ‌دارانہ پیداوار کے ارتقا کے قوانین کی الف بے بھی نہیں جانتے۔ وہ یہ نہیں سمجھ پاتے کہ کسانوں کی بغاوت کی پوری کامیابی بھی، کہ کسانوں کے حق میں اور انکی مرضی کے مطابق

ساری آراضی کی تقسیم بھی (''عام ازسرنو تقسیم،، (٥١) یا اسی طرح کی کوئی اور چیز) سرمایہ‌داری کو بالکل تباہ نہیں کریگی بلکہ اسکے برعکس اسکے ارتقا کو اور تیز کریگی اور خود کسانوں کے طبقاتی انتشار میں تعجیل پیدا کریگی۔ اس حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے سوشلسٹ انقلابی غیر شعوری طور پر پیٹی بورژوازی کے نظریہ‌داں بن جاتے ھیں۔ اس حقیقت پر زور دینا سوشل ڈیموکریسی کےلئے زبردست اھمیت کا حامل ھے، نہ صرف تھیوری کے نقطۂ نظر سے بلکہ عملی سیاست کے نقطۂ نظر سے بھی، کیونکہ اسی سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ھے کہ موجودہ ''عام جمہوری،، تحریک میں پرولتاریہ کی پارٹی کی مکمل طبقاتی آزادی لازمی ھے۔

لیکن اسکا کسی طرح یہ مطلب نہیں ھے کہ جمہوری (اپنے سماجی اور معاشی مافیہ میں بورژوا) انقلاب پرولتاریہ کےلئے زبردست دلچسپی کا باعث نہ ھوگا۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جمہوری انقلاب دونوں صورتیں نہیں اختیار کرسکتا، ایک جو خاص طور سے بڑے سرمایہ‌دار کےلئے، مالیاتی سرمایہ‌دار اور ''روشن خیال،، جاگیردار کےلئے مفید ھو اور دوسری کسان اور مزدور کےلئے مفید ھو۔

نئے ''اسکرا،،والے بورژوا انقلاب کے مطلب اور اھمیت کو بالکل نہیں سمجھتے۔ ان کی دلیلوں میں متواتر یہی خیال پایا جاتا ھے کہ بورژوا انقلاب وھی ھے جو صرف بورژوازی کےلئے مفید ھوتا ھے۔ پھر بھی اس خیال سے زیادہ کچھ اور غلط نہیں ھو سکتا۔ بورژوا انقلاب ایسا انقلاب ھے جو بورژوا یعنی سرمایہ‌دارانہ سماجی معاشی نظام کے ڈھانچے سے باھر نہیں جاتا۔ بورژوا انقلاب سرمایہ‌دارانہ ارتقا کی ضرورتوں کا اظہار کرتا ھے اور نہ صرف یہی کہ وہ سرمایہ‌داری کی بنیادوں کو تباہ نہیں کرتا بلکہ اسکے برعکس ان کو وسیع اور گہرا بناتا ھے۔ اسلئے یہ انقلاب نہ صرف مزدور طبقے کے مفادات کا بلکہ پوری بورژوازی کے مفادات کا اظہار کرتا ھے۔ چونکہ سرمایہ‌دار نظام کے تحت مزدور طبقے پر بورژوازی کی حکمرانی ناگزیر ھے، اسلئے یہ کہنا بالکل ٹھیک ھوگا کہ بورژوا انقلاب پرولتاریہ کے مفادات کا اتنا اظہار نہیں کرتا جتنا بورژوازی کے مفادات کا۔ لیکن یہ خیال کرنا بالکل فضول ھے کہ بورژوا انقلاب پرولتاریہ کے

مفادات کا اظہار بالکل نہیں کرتا - اس فضول خیال کا نچوڑ یا تو پرانی نرودنک تھیوری ہے کہ بورژوا انقلاب پرولتاریہ کے مفادات کے خلاف ہوتا ہے اور اسلئے ہمیں بورژوا سیاسی آزادی کی ضرورت نہیں ہے۔ یا اس کا نچوڑ انارکزم ہے جو بورژوا سیاست، بورژوا انقلاب اور بورژوا پارلیمانیت میں پرولتاریہ کی ہر طرح کی شرکت سے انکار کرتا ہے - تھیوری کے نقطہٴ نظر سے یہ خیال مارکس‌ازم کی ان بنیادی نظریات کو رد کرتا ہے کہ اشیاٴ تبادلہ کی پیداوار کی بنیاد پر سرمایہ‌دارانہ ارتقا لازمی ہوتا ہے۔ مارکس‌ازم ہم کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ سماج جسکی بنیاد اشیاٴ تبادلہ کی پیداوار پر ہوتی ہے اور مہذب سرمایہ‌دار قوموں سے تجارتی تعلقات رکھتا ہے اسکےلئے بھی اپنے ارتقا کی ایک مخصوص منزل پر پہنچ کر سرمایہ‌دارانہ راستہ اختیار کرنا لازمی ہے - مارکس‌ازم نے قطعی طور پر نرودنکوں اور انارکسٹوں کی اس بکواس کو رد کردیا ہے کہ مثال کے طور پر روس سرمایہ‌دارانہ ارتقا سے بچکر گزر سکتا ہے، سرمایہ‌داری سے بچ سکتا ہے یا اسی سرمایہ‌دار نظام کی بنیاد پر اور اسکے ڈھانچے کے اندر رہ کر طبقاتی جدوجہد کے راستے کے علاوہ کسی دوسرے طریقے سے اسکے اوپر سے جست لگاکر گزر سکتا ہے -

مارکس‌ازم کے ان تمام اصولوں کا عموماً اور روس کے تعلق سے خصوصاً انتہائی تفصیل سے ثبوت پیش کیا جا چکا ہے اور وضاحت کی جا چکی ہے۔ اور ان اصولوں سے یہ اخذ کیا گیا ہے کہ سرمایہ‌داری کے مزید ارتقا کے علاوہ مزدور طبقے کی نجات کا کوئی اور طریقہ تلاش کرنے کا خیال رجعت‌پرستانہ ہے۔ روس جیسے ملکوں میں مزدور طبقہ سرمایہ‌داری کا اتنا شکار نہیں ہے جتنا سرمایہ‌داری کے ناکافی ارتقا کا - اس‌لئے مزدور طبقہ سرمایہ‌داری کی انتہائی وسیع، آزاد اور اور بہت ہی تیز رفتار ترقی میں بلاشبہ دلچسپی رکھتا ہے - پرانے نظام کی ان تمام باقیات کو دور کرنا، جو سرمایہ‌داری کی وسیع، آزاد اور تیز ترقی میں حارج ہوں، مزدور طبقے کےلئے قطعی مفید ہے۔ بورژوا انقلاب ٹھیک وہی اتھل‌پتھل ہے جو قطعی طور پر ماضی کی باقیات کا، کسان غلامی نظام (جو صرف مطلق العنانی پر نہیں مشتمل ہے بلکہ اسمیں شاہی بھی شامل ہے) کی باقیات کا صفایا

کر دیتا ہے اور سرمایہ‌داری کی انتہائی وسیع، آزاد اور بہت ہی تیز رفتار ترقی کی پوری طرح ضمانت دیتا ہے۔

اسی وجہ سے بورژوا انقلاب انتہائی اعلی درجیے تک پرولتاریہ کےلئے مفید ہے۔ بورژوا انقلاب پرولتاریہ کے مفادات کےلئے قطعی ضروری ہے۔ بورژوا انقلاب جتنا ہی مکمل، فیصلہ‌کن اور مستقل ہوگا اتنی ہی زیادہ بورژوازی کے خلاف اور سوشلزم کے حق میں پرولتاریہ کی جدوجہد کی کامیابی کی ضمانت ہوگی۔ وہی لوگ اس نتیجیے کو نیا، عجیب یا لغو سمجھ سکتے ہیں جو سائنسی سوشلزم کی الف بے سے بھی بےبہرہ ہیں۔ اور اس نتیجیے سے، دوسری باتوں کے علاوہ، یہ نظریہ پیدا ہوتا ہے کہ بعض معنی میں بورژوا انقلاب بورژوازی کے مقابلے میں پرولتاریہ کےلئے زیادہ مفید ہے۔ مندرجہ‌ذیل معنی میں یہ نظریہ قطعی طور پر صحیح ہے: بورژوازی کےلئے یہ مفید ہے کہ وہ پرولتاریہ کے خلاف ماضی کی بعض باقیات پر بھروسہ کرے مثلاً شاہی اور مستقل فوج وغیرہ پر۔ بورژوازی کےلئے یہ مفید ہے کہ بورژوا انقلاب انتہائی عزم کے ساتھ ماضی کی ساری باقیات کا خاتمہ نہ کردے بلکہ کچھ کو باقی رکھے یعنی یہ انقلاب پوری طرح مستقل نہ ہو، مکمل نہ ہو اور فیصلہ‌کن اور سخت نہ ہو۔ سوشل ڈیموکریٹ یہ کہہ کر اس خیال کو اکثر مختلف طریقے سے پیش کرتے ہیں کہ بورژوازی خود اپنے ساتھ غداری کرتی ہے، کہ بورژوازی آزادی کے مقصد کے ساتھ غداری کرتی ہے، کہ بورژوازی مستقل مزاجی سے جمہوری ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ بورژوازی کےلئے یہ زیادہ مفید ہے کہ بورژوا جمہوریت کی طرف ضروری تبدیلیاں زیادہ آہستگی سے، زیادہ رفتہ رفتہ، زیادہ احتیاط سے، کم استقلال سے، انقلاب کے ذریعہ نہیں، اصلاحات کے ذریعہ ہوں، کہ یہ تبدیلیاں کسان غلامی نظام کے "معزز" اداروں (مثلاً شاہی) کے تعلق سے جہاں تک ممکن ہو محتاط ہوں، کہ یہ تبدیلیاں جہاں تک ممکن ہو عام لوگوں یعنی کسانوں اور خاص طور پر مزدوروں کی آزاد انقلابی سرگرمی، اگواکاری اور توانائی کو کم سے کم فروغ دیں، ورنہ بقول فرانسیسیوں کے مزدوروں کےلئے یہ زیادہ آسان ہوگا کہ وہ "رائفل ایک کندھے سے بدلکر دوسرے پر رکھ لیں" یعنی وہ ہتھیار

جو بورژوا انقلاب انکو فراہم کریگا، آزادی، جو ان کو دیگا، وہ جمہوری ادارے جو کسان غلامی نظام سے صاف کئے میدان پر ابھرینگے ان سب کو بورژوازی کے خلاف استعمال کریں۔

دوسری طرف،مزدور طبقے کےلئے یہ زیادہ مفید ہے کہ بورژوا جمہوریت کی طرف ضروری تبدیلیاں انقلابی طریقے سے ہوں نہ کہ اصلاح کے ذریعہ کیونکہ اصلاح کا طریقہ تاخیر، التوا کا راستہ ہے، قوم کے جسم کے سڑے حصوں کا تکلیف‌دہ طور پر سست‌رفتاری سے سڑنا گلنا ہے۔ اس سڑاند کے سب سے زیادہ پرولتاریہ اور کسان شکار ہوتے ہیں۔ انقلابی طریقہ تیزی سے آپریشن کا ہے جو پرولتاریہ کےلئے سب سے کم تکلیف‌دہ ہے، سڑی ہوئی چیز کو فوراً نکالنے کا طریقہ، شاہی اور اس سے منسلک قابل نفرت، برے، سڑے گلے اور مضرت‌رساں اداروں کا کم سے کم رعایات دینے اور لحاظ کرنے کا طریقہ۔

اس‌لئے یہ صرف سنسرشپ کی وجہ سے نہیں ہے، صرف یہودیوں کے خوف سے نہیں ہے کہ ہمارا بورژوا لبرل پریس انقلابی طریقہ کے امکانات پر افسوس کرتا ہے، انقلاب سے ڈرتا ہے، زار کو انقلاب سے ڈراتا ہے، انقلاب سے بچنے کے راستے تلاش کرتا ہے اور اصلاحی طریقے کی بنیاد کی حیثیت سے منحوس اصلاحوں کےلئے دوڑ دھوپ اور چاپلوسی کرتا ہے۔ اس نقطۂنظر میں نہ صرف ”روسکیئے ویدموستی،،، ”سین اوتیچیستوا،،، ”ناشا ژیزن،، اور ”ناشی دنی،، (۵۲) شریک ہیں بلکہ غیرقانونی، آزاد ”اوسووبوژدینئے،، بھی شامل ہے۔ بورژوازی کی جو پوزیشن طبقے کی حیثیت سے سرمایہ‌دار سماج میں ہے وہی جمہوری انقلاب میں قطعی طور پر اس کومتلون مزاجی کی طرف لے جاتی ہے۔ پرولتاریہ کی جو پوزیشن طبقے کی حیثیت سے ہے وہی اسکو مستقل طور پر جمہوری بناتی ہے۔ بورژوازی جمہوری ترقی کے ڈر سے پیچھے کی طرف دیکھتی ہے جو پرولتاریہ کو مضبوط بنانے کا خطرہ پیش کرتی ہے۔ پرولتاریہ سوائے اپنی زنجیروں کے اور کیا کھو سکتا ہے لیکن جمہوریت کی مدد سے وہ ساری دنیا کو جیت سکتا ہے۔ اسی‌لئے بورژوا انقلاب جمہوری تبدیلیوں کے حصول میں جتنا زیادہ مستقل ہوگا اتنا ہی کم وہ اپنے کو ان باتوں تک محدود کریگا جو خاص طور پر بورژوازی کے لئے مفید ہیں۔ بورژوا انقلاب

جتنا زیادہ بااصول ہوگا اتنا ہی زیادہ وہ پرولتاریہ اور کسانوں کو جمہوری انقلاب سے حاصل کئے ہوئے فوائد کی ضمانت دیگا۔

مارکس‌ازم پرولتاریہ کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ بورژوا انقلاب سے الگ نہ رہے، اس سے لاپروائی نہ برتے، بورژوازی کو انقلاب کی قیادت نہ سنبھالنے دے بلکہ اس کے برعکس، اسمیں انتہائی سرگرمی سے حصہ لے، مستقل پرولتاری جمہوریت کےلئے، انقلاب کو انجام تک پہنچانے کےلئے انتہائی عزم کے ساتھ لڑے۔ ہم روسی انقلاب کی بورژوا جمہوری حدود سے نہیں نکل سکتے، لیکن ہم ان حدود کو کافی وسیع کر سکتے ہیں اور ان حدود کے اندر ہم پرولتاریہ کے مفادات، اسکی فوری ضروریات اور ان حالات کےلئے لڑ سکتے ہیں اور ہمیں لڑنا چاہئے جو یہ ممکن بنائیں گے کہ پرولتاریہ کی طاقتیں آئندہ مکمل فتح کےلئے تیار کی جا سکیں۔ بورژوا جمہوریت طرح طرح کی ہے۔ زیمستوو کا شاہ‌پرست ممبر جو ایوان اعلی کے حق میں ہے اور عام حق‌رائے دہی کا '' مطالبہ ،، کرتا ہے لیکن خفیہ طور پر زارشاہی سے ایک دم کٹے آئین کےلئے مول تول کرتا ہے وہ بھی بورژوا ڈیموکریٹ ہے۔ وہ کسان بھی بورژوا ڈیموکریٹ ہے جس نے جاگیرداروں اور سرکاری افسروں کے خلاف ہتھیار اٹھا لئے ہیں اور '' بھولے ریپبلکن انداز ،، میں یہ تجویز کرتا ہے کہ '' زار کو نکال باہر کیا جائے ،،۔ * بورژوا جمہوری حکومتیں بھی ہیں، جیسی جرمنی میں ہے اور پھر جیسی انگلستان میں ہے، جیسی آسٹریا میں ہے اور امریکہ اور سوئٹزرلینڈ میں ہے۔ وہ واقعی بڑا اچھا مارکس‌وادی ہوگا جو جمہوری انقلاب کے دور میں جمہوریت کے درجوں کے درمیان فرق اور اسکی شکلوں کے درمیان فرق نہ دیکھ سکے اور اپنے کو ان '' دانش مندانہ ،، باتوں تک محدود رکھے کہ بہرحال یہ ایک ''بورژوا انقلاب'' ہے، '' بورژوا انقلاب ،، کا پھل ہے۔

ہمارے نئے '' اسکرا ،، والے بالکل ایسے ہی دانش‌مند لوگ ہیں جو اپنی کوتاہ نظری کو اہمیت دیتے ہیں۔ وہ اپنے کو انقلاب

---

* دیکھئے '' اوسووبوژدینئے ،، شمارہ ۷۱، صفحہ ۳۳۷، دوسرا نوٹ۔

کی بورژوا نوعیت کے بارے میں بحث‌مباحثہ تک محدود رکھتے ھیں، ٹھیک ایسے وقت اور وھاں، جہاں اس بات کی ضرورت ھے کہ متلون بورژوا جمہوریت اور مستقل پرولتاری جمہوریت کے درمیان فرق کے بارے میں نہ کچھ کہہ کر، رپبلکن انقلابی اور شاہ‌پرست لبرل بورژوا جمہوریت کے درمیان فرق کیا جائے۔ وہ ’’ متضاد طبقات کی باھمی جدوجہد کے عمل ،، کے بارے میں اپنی مایوس‌کن باتوں سے مطمئن ھیں (جیسے وہ واقعی ’’ کنوئیں کے مینڈک ،، (۵۳) ھوگئے ھیں) جبکہ سوال موجودہ انقلاب میں جمہوری قیادت فراھم کرنے کا ھے، ترقی‌پسند جمہوری نعروں پر زور دینے کا ھے جو مسٹر استرووے اینڈ کمپنی کے دغابازانہ نعروں سے مختلف ھیں، درشت اور صاف طریقے سے پرولتاریہ اور کسانوں کی حقیقی انقلابی جدوجہد کے فوری مقاصد بیان کرنے کا ھے جو جاگیرداروں اور صنعت‌کاروں کے اعتدال پسند مول تول سے مختلف ھیں۔ تو یہ رھا معاملے کا نچوڑ، جو آپ حضرات کے پلے نہیں پڑا یعنی آیا ھمارے انقلاب کا انجام واقعی ایک زبردست فتح میں ھوگا یا صرف منحوس لین‌دین ھوگا، آیا وہ پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کی حد تک جائےگا یا وہ شیپوف قسم کے اعتدال پسند آئین پر ’’ ختم ھو جائےگا ،،۔

پہلی نظر میں یہ معلوم ھو سکتا ھے کہ یہ سوال اٹھا کر ھم اپنے موضوع سے بالکل بھٹک رھے ھیں۔ بہرحال، یہ پہلی نظر میں ھی معلوم ھو سکتا ھے۔ حقیقتاً یہی سوال اس اصولی اختلاف کی جڑ ھے جو اب روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کے سوشل ڈیموکریٹک طریقۂ کار اور نئے ’’ اسکرا ،، کے حامیوں کی کانفرنس کے طریقۂ‌کار کے درمیان صاف نمایاں ھوگیا ھے۔ موخرالذکر ابھی تک دو نہیں تین قدم پیچھے جا چکے اور ایسے مسائل حل کرنے میں انھوں نے ’’ اکونومزم ،، کی غلطیوں کو پھر زندہ کردیا ھے جو مزدوروں کی پارٹی کےلئے کہیں زیادہ پیچیدہ، زیادہ اھم اور زیادہ حقیقی ھیں یعنی انقلاب کے وقت اسکے طریقۂ کار کے سوالات۔ اسی‌لئے ھم نے جو سوال اٹھایا ھے اسکا پوری توجہ سے تجزیہ کرنا چاھئے۔

نئے ’’ اسکرا ،، والوں کی قرارداد کے جس حصے کا حوالہ اوپر دیا گیا ھے وہ اس خطرے کی طرف اشارہ کرتا ھے کہ سوشل ڈیموکریسی

بورژوازی کی متلون پالیسی کے خلاف جدوجہد میں کہیں اپنے ہاتھ نہ باندھ لے، کہیں وہ پگھل کر بورژوا ڈیمو کریسی میں نہ مل جائے۔ اس خطرے کے خیال سے خاص طور پر نئے "اسکرا" والوں کی ساری تحریریں بھری پڑی ہیں، یہ خیال ہماری پارٹی تفریق کی ساری اصولی پوزیشن کی اصلی جڑ ہے (اس وقت سے جب کہ اس تفریق میں جھگڑے پر وہ موڑ بالکل چھا گیا جو "اکونومزم" کی طرف لیا گیا)۔ اور ہم بلا بات کو توڑے مروڑے یہ تسلیم کرتے ہیں کہ خطرہ واقعی ہے، کہ ٹھیک اس وقت روسی انقلاب کے عروج پر یہ خطرہ خاص طور سے سنگین ہوگیا ہے۔ ہم تمام نظریہ‌دانوں پر یا، جیسا کہ میں اپنے بارے میں کہنا پسند کرونگا، سوشل ڈیموکریسی کے پرچارکوں پر یہ معلوم کرنے کا فوری اور بہت ہی ذمےداری کا فرض عائد ہوتا ہے کہ یہ خطرہ واقعی کس سمت سے آرہا ہے۔ کیونکہ ہمارے اختلاف کا سرچشمہ یہ جھگڑا نہیں ہے کہ آیا ایسا خطرہ ہے یا نہیں بلکہ جھگڑا یہ ہے کہ آیا اس کا سبب "اقلیت" کا نام‌نہاد دم‌چھلاپن ہے یا "اکثریت" کی نام‌نہاد انقلابیت ہے۔

تمام غلطبیانیوں اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کےلئے ہمیں سب سے پہلے اس بات پر توجہ کرنا چاہئے کہ ہم جس خطرے کا ذکر کر رہے ہیں وہ داخلی نہیں بلکہ معاملے کے معروضی پہلو میں ہے، اس باضابطہ پوزیشن میں نہیں جو سوشل ڈیموکریسی جدوجہد میں لے گی بلکہ ساری موجودہ انقلابی جدوجہد کے عملی انجام میں ہے۔ یہ سوال نہیں کہ یہ یا وہ سوشل ڈیموکریٹک گروپ بورژوا ڈیموکریسی میں گھل مل جانا چاہتا ہے یا یہ کہ انکو اسکا احساس ہے کہ وہ ایسا کر رہے ہیں ــ کوئی بھی یہ نہیں کہہ رہا ہے۔ ہم کسی سوشل ڈیموکریٹ پر یہ شبہ نہیں کرتے کہ وہ ایسی خواہش رکھتا ہے اور پھر یہ کوئی خواہش کا سوال بھی نہیں ہے۔ نہ تو اسکا سوال ہے کہ آیا یہ یا وہ سوشل ڈیموکریٹک گروپ پورے انقلاب کے دوران بورژوا ڈیموکریسی سے الگ باضابطہ طور پر اپنی خودمختاری، خصوصیت اور آزادی کو قائم رکھے گا۔ ممکن ہے کہ وہ اس "خودمختاری" کا نہ صرف اعلان کریں بلکہ باضابطہ طور پر

اسکو برقرار بھی رکھیں اور پھر بھی ایسا ہونا ممکن ہے کہ بورژوازی کی متلون مزاجی کے خلاف جدوجہد میں ان کے ھاتھ بندھ جائیں۔ ممکن ہے کہ انقلاب کا سیاسی انجام ایسا ثابت ہو جسمیں سوشل ڈیموکریسی کی باضابطہ "خودمختاری" کے باوجود، پارٹی کی حیثیت سے اسکی مکمل تنظیمی خصوصیت کے باوجود حقیقت میں خودمختار نہ ہو، وہ اس قابل نہ ہو کہ اپنی پرولتاری خود مختاری کی چھاپ واقعات پر لگا سکے، وہ اتنی کمزور ثابت ہو کہ مجموعی طور پر اور آخری تجزئے میں، آخری نتیجے میں بورژوا ڈیموکریسی میں اسکا "گھل‌مل جانا" بہرحال ایک تاریخی واقعہ بن‌جائے۔

یہی اصلی خطرہ ہے۔ آئیے، اب دیکھیں کہ خطرہ کس طرف سے آرہا ہے: سوشل ڈیموکریسی کے دائیں طرف ھٹنے سے (جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں) جسکی نمائندگی نئے "اسکرا" والے کرتے ہیں، یا سوشل ڈیموکریسی کے بائیں طرف ھٹنے سے (جیسا کہ نئے "اسکرا" والے سمجھتے ہیں) جسکی نمائندگی "اکثریت"، "وپریود" وغیرہ کرتے ہیں۔

اس سوال کے جواب کا تعین، جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، مختلف سماجی طاقتوں کی کارروائی کے معروضی تال میل سے کیا جاتا ہے۔ نظریاتی طور پر ان طاقتوں کی نوعیت کی وضاحت روسی زندگی کے مارکسی تجزئے کے ذریعہ کی گئی ہے اور اس وقت اسکا عملی تعین انقلاب کے دوران گروہوں اور طبقوں کے کھلے اقدام سے کیا جا رہا ہے۔ اب جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اس سے کہیں پہلے مارکس‌وادیوں نے جو سارا نظریاتی تجزیہ کیا تھا اور انقلابی واقعات کے ارتقا کے عملی مشاہدے نے بھی یہ دکھایا ہے کہ معروضی حالات کے نقطۂ نظر سے روس میں انقلاب کے دو ممکن راستے اور دو ممکن نتائج ہو سکتے ہیں۔ بورژوا جمہوری لائن پر روس کے معاشی اور سیاسی نظام کی تبدیلی ناگزیر اور قطعی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تبدیلی کو نہیں روک سکتی۔ لیکن اس تبدیلی کو پیدا کرنے‌والی موجودہ طاقتوں کی کارروائی کے تال میل کی وجہ سے اس تبدیلی کے دو نتیجے یا دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔ یا تو ۱) معاملے کا انجام "زارشاہی پر انقلاب کی فیصلہ‌کن فتح ہوگا"، یا ۲) فیصلہ‌کن

فتح کے لئے طاقتیں ناکافی ہوں گی اور معاملے کا انجام زارشاہی اور بورژوازی کے انتہائی "متلون" اور "خودغرض" عناصر کے درمیان لین دین ہوگا۔ یہ لامحدود اور نوع بنوع تفصیلات اور میل جنکی پیش گوئی کوئی بھی نہیں کر سکتا مجموعی اور کلی طور پر ان دو نتیجوں میں سے ایک کی طرف لے جاتے ہیں۔

اچھا اب ہم کو ان دو نتائج پر غور کرنے دیجئے اول، انکی سماجی اہمیت کے نقطۂ نظر سے اور دوسرے ایک یا دوسرے نتیجے میں سوشل ڈیموکریسی کی پوزیشن کے نقطۂ نظر سے (اسکے "گھل مل جانے" یا "اسکے ہاتھ بندھ جانے سے")۔

"زارشاہی پر انقلاب کی فیصلہ کن فتح" سے کیا مطلب ہے؟ ہم دیکھ چکے ہیں کہ اس فقرے کا استعمال کرتے ہوئے نئے "اسکرا" والے اسکی فوری سیاسی اہمیت بھی نہیں سمجھتے۔ اور اس فقرے کے طبقاتی مافیہ کو تو وہ اس سے بھی کم سمجھتے ہیں۔ یقیناً ہم مارکس وادیوں کو کسی حالت میں بھی "انقلاب" یا "عظیم روسی انقلاب" جیسے الفاظ سے اپنے دل کو خوش نہ کرنا چاہئے جیسا کہ بہت سے انقلابی ڈیموکریٹ کرتے ہیں (گاپون کی طرح کے)۔ ہمارے ذہن میں یہ بات بالکل صاف ہونا چاہئے کہ کونسی حقیقی سماجی طاقتیں "زارشاہی" کے خلاف ہیں (جو سب کے بالکل سمجھ میں آنے والی اصلی طاقت ہے) اور اس کے اوپر "فیصلہ کن فتح" حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ بڑی بورژوازی، جاگیردار، فیکٹریوں کے مالک اور وہ "سوسائٹی" جو "اوسووبوژدینئے" والوں کی رہنمائی میں چلتی ہے ایسی طاقت نہیں ہو سکتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ فیصلہ کن فتح چاہتے ہی نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ اپنی طبقاتی پوزیشن کی حیثیت سے وہ زارشاہی کے خلاف فیصلہ کن جدوجہد کی صلاحیت نہیں رکھتے: ان کو نجی جائداد، سرمائے اور زمین نے ایسی بھاری زنجیروں سے جکڑ رکھا ہے کہ وہ فیصلہ کن جدوجہد میں آ ہی نہیں سکتے۔ ان کو زارشاہی کی، معہ اسکی نوکرشاہی، پولیس اور فوجی طاقتوں کے سخت ضرورت ہے تاکہ ان کو پرولتاریہ اور کسانوں کے خلاف استعمال کیا جا سکے، اسی لئے وہ زارشاہی کو ختم کرنے کی کوشش بھی نہیں کرسکتے ہیں۔ نہیں، "زارشاہی

پر فیصلہ کن فتح ،، حاصل کرنےوالی واحد طاقت عوام ھیں یعنی پرولتاریہ اور کسان، اگر ھم خاص بڑی طاقتوں کو لیں اور دیہی اور شہری پیٹی بورژوازی کی (وہ بھی '' عوام ،، کا حصہ ھیں) دونوں کے درمیان تقسیم کردیں ۔ '' زارشاھی پر انقلاب کی فیصلہ کن فتح ،، کا مطلب ہے پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کا قیام ۔ ھمارے نئے '' اسکرا،،والے اس نتیجے سے فرار نہیں اختیار کر سکتے جسکو '' وپریود ،، نے بہت دنوں ھوئے دکھایا تھا ۔ کوئی اور طاقت زارشاھی پر فیصلہ کن فتح حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی ۔

اور یہ فتح ڈکٹیٹرشپ ھی ھوگی یعنی وہ لازمی طور پر فوجی طاقت پر، عوام کو مسلح کرنے پر اور بغاوت پر بھروسہ کریگی لیکن کسی قسم کے ایسے اداروں پر نہیں جو '' قانونی ،، اور '' پرامن ،، طور پر قائم کئے گئے ھوں ۔ یہ صرف ڈکٹیٹرشپ ھی ھو سکتی ہے کیونکہ ان تبدیلیوں کی تکمیل جو پرولتاریہ اور کسانوں کےلئے فوری اور قطعی طور پر ضروری ھیں جاگیرداروں، بڑی بورژوازی اور زارشاھی میں شدید مزاحمت پیدا کریگی ۔ بلا ڈکٹیٹرشپ کے اس مزاحمت کو توڑنا اور انقلاب‌دشمن کوششوں کو پیچھے ڈھکیلنا ناممکن ھوگا ۔ لیکن حقیقت میں یہ ڈکٹیٹرشپ سوشلسٹ نہیں جمہوری ھوگی ۔ یہ (انقلابی ارتقا کی درمیانی منزلوں سے گزرے بغیر) سرمایہ‌داری کی بنیادوں پر اثرانداز نہ ھو سکے گی ۔ زیادہ سے زیادہ یہ ھو سکتا ہے کہ یہ کسانوں کے حق میں آراضی کی قطعی ازسرنو تقسیم کرے، مستقل اور مکمل جمہوریت ریپبلک کی حدتک قائم کرے، ایشیائی غلامی کے تمام ظالمانہ خطوخال کو مٹادے صرف دیہی زندگی میں نہیں بلکہ فیکٹریوں میں بھی، مزدوروں کے حالات میں بھرپور بہتری اور انکے معیار زندگی کو بلند کرنے کی بنیاد ڈالے اور آخر میں *last but not least — انقلابی شعلے کو یورپ تک لےجائے ۔ ایسی فتح کسی صورت میں ھمارے بورژوا انقلاب کو سوشلسٹ انقلاب میں نہیں تبدیل کریگی ۔ جمہوری

* آخری لیکن اھمیت کے لحاظ سے آخری نہیں ۔

انقلاب براہ‌راست بورژوا سماجی اور معاشی تعلقات کی حدود کو نہیں پھاند جائےگا۔ پھربھی ایسی فتح کی اهمیت روس اور ساری دنیا کی آئندہ ترقی کےلئے بہت اہم ہوگی۔ روس میں جو انقلاب ابھی شروع ہوا ہے اسکی فیصلہ‌کن فتح سے زیادہ اور کوئی چیز عالمی پرولتاریہ میں انقلابی توانائی نہ پیدا کریگی، کوئی اور چیز اس راستے کو جو اس کی مکمل فتح کی طرف لےجاتا ہے اتنا مختصر نہیں کریگی۔

ایسی فتح کا امکان کتنا ہے، یہ سوال دوسرا ہے۔ ہم اس معاملے میں ذرا بھی نامعقول طور پر پرامید نہیں ہیں۔ ہم ایک لمحے کے لئے بھی اس فریضے کی زبردست مشکلات کو نہیں بھولتے۔ لیکن چونکہ ہم لڑ رہے ہیں اسئلے ہم فتح کے خواہاں ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسکو صحیح راستے پر لگا سکیں۔ اس فتح تک لےجانے والے رجحانات بلاشبہ موجود ہیں۔ یہ سچ ہے کہ پرولتاریہ کی کثیر تعداد پر ہمارا سوشل ڈیموکریٹک اثر ابھی بہت ہی ناکافی ہے، کسانوں پر انقلابی اثر بہت کم ہے، پرولتاریہ اور خصوصاً کسان ابھی تک بہت ہی غیر متحد، پسماندہ اور جاہل ہیں۔ بہرحال انقلاب بڑی تیزی سے متحد کرتا ہے اور بڑی تیزی سے روشنی پھیلاتا ہے۔ اسکے ارتقا کا ہر قدم عوام کو ابھارتا ہے اور نہ رکنے والی طاقت سے ان کو انقلابی پروگرام کی طرف ایسے واحد پروگرام کی حیثیت سے کھینچتا ہے جو مکمل اور مستقل طور پر ان کے اصلی اور اہم مفادات کی ترجمانی کرتا ہے۔

میکانکس کے ایک قانون کے مطابق عمل اور رد عمل ہمیشہ دونوں برابر ہوتے ہیں۔ تاریخ میں بھی انقلاب کی تباہ‌کن طاقت کافی حد تک اس بات پر منحصر ہوتی ہے کہ آزادی کی کوشش کو کتنی مضبوطی اور تسلسل سے کچلا جاتا تھا اور فرسودہ ’’بالائی ڈھانچے،، اور ہمارے زمانے کی جاندار طاقتوں میں کتنا گہرا تضاد ہے۔ بین‌اقوامی سیاسی حالت بھی بہت پہلوؤں سے ایسی صورت اختیار کر رہی ہے جو روسی انقلاب کے لئے بہت ہی سازگار ہے۔ مزدوروں اور کسانوں کی بغاوت شروع ہو چکی ہے۔ یہ منتشر، خودرو اور کمزور ہے لیکن بلا شک و شبہ ایسی طاقتوں کا وجود ثابت کرتی

ہے جو فیصلہ کن جدوجہد کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور فیصلہ کن فتح کی طرف بڑھتی ہیں۔

اگر یہ طاقتیں ناکافی ثابت ہوئیں تو زارشاہی کو لین دین کرنے کا موقع مل جائےگا جسکی تیاری دونوں سروں پر ابھی سے بولیگین صاحبان اور استرووے صاحبان کر رہے ہیں۔ تب سارے معاملے کا انجام ایک دم کٹا آئین ہوگا یا اگر حد سے زیادہ برا ہوا تو آئین کا مذاق ہوگا۔ یہ بھی ''بورژوا انقلاب،، ہوگا لیکن اسقاط اور قبل از وقت ولادت۔ سوشل ڈیموکریسی کو اس بارے میں کوئی غلطفہمی نہیں ہے۔ وہ بورژوازی کی غدارانہ فطرت سے واقف ہے۔ وہ ہراساں نہ ہوگی اور بورژوا آئینی ''شیپوف،،والی رحمت کے انتہائی افسردہ دنوں میں بھی پرولتاریہ کو طبقاتی تربیت دینے کا کام ثابت‌قدمی، صبر اور استقلال سے برابر جاری رکھے گی۔ ایسا نتیجہ کم و بیش یورپ کے ۱۹ ویں صدی کے تقریباً تمام جمہوری انقلابوں کے نتائج کی طرح ہوگا اور پھر ہماری پارٹی کی ترقی سخت، مشکل اور طویل لیکن جانے پہچانے اور آزمودہ راستے پر ہوگی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دو امکانی نتائج میں سے کس میں سوشل ڈیموکریسی متلون اور خودغرض بورژوازی کے خلاف جد و جہد میں واقعی اپنے ہاتھ بندھے پائے گی، اپنے کو بورژوا ڈیموکریسی میں واقعی ''گھلاملا،، یا تقریباً ایسا پائے گی؟

یہ کافی ہے کہ اس سوال کو صاف صاف سامنے رکھا جائے تاکہ اسکا جواب ملنے میں ایک منٹ کی بھی دیر نہ ہو۔

اگر بورژوازی زارشاہی سے معاملہ کرکے روسی انقلاب کو ناکام بنانے میں کامیاب ہوگی تو سوشل ڈیموکریسی متلون بورژوازی کے خلاف جد و جہد میں واقعی اپنے ہاتھ بندھے پائے گی، سوشل ڈیموکریسی اپنے کو بورژوا ڈیموکریسی میں اس معنی میں ''گھلاملا،، پائے گی کہ پرولتاریہ انقلاب پر اپنی چھاپ صفائی کے ساتھ لگانے میں کامیاب نہ ہوگا، زارشاہی سے پرولتاری طریقے سے یا جیسا کہ مارکس نے ایک بار کہا '' plebian طریقے سے،، نبٹنے میں کامیاب نہ ہوگا۔

اگر انقلاب نے فیصلہ کن فتح حاصل کی تو ہم زارشاہی سے جیکوبی طریقے سے، یا اگر آپ کو پسند ہو، تو plebian طریقے سے نبٹ لیں گے - مارکس نے ۱۸۴۸ء میں مشہور اخبار ''نوئیے رائنیشے تسیتونگ،، میں لکھا تھا ''ساری فرانسیسی دهشت پسندی اسکے سوا اور کچھ نہ تھی کہ بورژوازی کے دشمنوں سے، مطلق العنانی، جاگیرداری اور تنگ نظری سے plebian طریقے سے نبٹ لیا جائے،، (دیکھئے Marx' Nachlass میرنگ ایڈیشن، جلد ۳، صفحہ ۲۱۱) (۵۴) - کیا ان لوگوں نے جو جمہوری انقلاب کے دوران روس میں سوشل ڈیموکریٹک مزدوروں کو ''جیکوبین ازم،، سے خائف کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مارکس کے ان الفاظ کی اہمیت کے بارے میں کبھی سوچا ہے؟

موجودہ روسی سوشل ڈیموکریسی کے ژیروندی (۵۵) نئے ''اسکرا،، والے، ''اوسووبوژدینئے،، والوں میں ضم تو نہیں ہوئے ہیں لیکن اپنے نعروں کی نوعیت کی وجہ سے درحقیقت ان کا دم چھلا بن گئے ہیں - اور ''اوسووبوژدینئے،، والے یعنی اعتدال پرست بورژوازی کے نمائندے مطلق العنان حکومت سے اصلاحی طریقے سے، نرمی اور ملائمت سے اس طرح نبٹنا چاہتے ہیں کہ امراء، شرفا اور دربار ناراض نہ ہو — بڑی احتیاط سے، کسی چیز کو توڑے بغیر، مہربانی اور اخلاق سے جیسا کہ کسی سفید دستانوں والے جنٹلمین کے لئے زیبا ہے (ایسے دستانے جیسے مسٹر پیترونکیویچ نے ''عوام کے نمائندوں،،(؟) کے اس استقبالیہ میں پہننے کے لئے کسی طرم خاں سے لے لئے تھے جو خونی نکولائی نے دئے تھے (۵٦) - دیکھئے ''پرولتاری،، شمارہ ۵ *) -

موجودہ سوشل ڈیموکریسی کے جیکوبی — بالشویک، ''وپریود،، کے حامی، کانگرس والے، ''پرولتاری،، اخبار کے حامی، یا چاہے جو کچھ اور ہم انہیں کہیں — اپنے نعروں کے ذریعہ انقلابی اور ریبلکن پیٹی بورژوازی کو، اور خاص طور سے کسانوں کو پرولتاریہ

---

* دیکھئے لینن کا مضمون ''سفید دستانے والے انقلابی،، - (ایڈیٹر)

کی مستقل جمہوریت کی سطح تک بلند کرنا چاھتے ھیں جو اپنی پوری طبقاتی خصوصیت برقرار رکھتا ھے۔ وہ چاھتے ھیں کہ عوام یعنی پرولتاریہ اور کسان شاھی اور امرأ سے plebian طریقے سے نبٹیں یعنی آزادی کے دشمنوں کو انتہائی سختی کے ساتھ تباہ کرکے، انکی مزاحمت کو طاقت سے کچل کر، کسان غلامی کے نظام کی منحوس وراثت، ایشیائی درندگی اور انسان کی تذلیل کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہ کرکے۔

بہرحال اسکا یہ مطلب نہیں ھے کہ ھم لازمی طور پر ۱۷۹۳ء کے جیکوبیوں کی نقل کرنے کو، ان کے خیالات، پروگرام، نعرے اور اقدام کے طریقے اپنانے کو کہتے ھیں۔ اس طرح کی کوئی بات نہیں ھے۔ ھمارا پروگرام پرانا نہیں بلکہ نیا ھے — روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کا کم سے کم پروگرام (۵۷)۔ ھمارا نیا نعرہ ھے — پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ۔ اگر ھم انقلاب کی حقیقی فتح دیکھنے کے لئے زندہ رھے تو ھمارے اقدام کے بھی نئے طریقے ھوں گے۔ یہ مزدور طبقے کی پارٹی کی فطرت اور مقاصد کے مطابق ھوں گے جو مکمل سوشلسٹ انقلاب کے لئے کوشاں ھے۔ ھم اپنے موازنے کے ذریعہ صرف یہ وضاحت کرنا چاھتے ھیں کہ بیسویں صدی کے ترقی‌یافتہ طبقے، پرولتاریہ کے نمائندے یعنی سوشل ڈیموکریٹ دو ایسے ھی بازوؤں میں تقسیم ھیں (موقع پرست اور انقلابی) جن میں ۱۸ ویں صدی کے ترقی یافتہ طبقے، بورژوازی کے نمائندے تقسیم تھے یعنی ژیروندی اور جیکوبی۔

صرف جمہوری انقلاب کی مکمل فتح کی صورت میں ھی پرولتاریہ کے ھاتھ متلون بورژوازی کے خلاف جد و جہد کے لئے بندھے نہیں ھوں گے، صرف اس صورت میں وہ بورژوا ڈیموکریسی میں ''گھل مل،، نہ جائے گا بلکہ اپنی پرولتاری یا یہ کہنا زیادہ ٹھیک ھوگا کہ پرولتاری کسان چھاپ سارے انقلاب پر لگائے گا۔

مختصر یہ کہ متلون بورژوا ڈیموکریسی کے خلاف جد و جہد میں اپنے ھاتھ بندھے پانے سے بچنے کے لئے پرولتاریہ کو بڑی حدتک طبقاتی شعور رکھنا چاھئے اور کافی مضبوط ھونا چاھئے تاکہ کسانوں میں انقلابی شعور پیدا کر سکے، انکے حملے کی رھنمائی کر سکے

اور اس طرح خودمختاری کے ساتھ مستقل پرولتاری جمہوریت کی لائن پر چل سکے۔

یہ ہے متلون بورژوازی کے خلاف جد و جہد میں ہمارے ہاتھ بندھے ہونے کے خطرے کے سوال کی صورت‌حال جسکو نئے ''اسکرا،،والوں نے ایسے نامعقول طریقے سے حل کیا ہے۔ بورژوازی ہمیشہ متلون رہےگی۔ اس سے زیادہ نادان اور بیکار کوشش اور کوئی نہ ہوگی کہ ایسے شرائط اور نکات* پیش کئے جائیں جن پر عمل ہونے کی صورت میں ہم بورژوا ڈیموکریسی کو عوام کا پرخلوص دوست سمجھ سکیں۔ صرف پرولتاریہ ھی جمہوریت کا مستقل مجاھد ہو سکتا ہے۔ وہ جمہوریت کا فتح‌مند مجاھد صرف اسی وقت بن سکتا ہے جب کسانوں کی کثیر تعداد اسکی انقلابی جد و جہد میں شامل ہوجائے۔ اگر پرولتاریہ اسکے لئے کافی مضبوط نہیں ہوگا تو جمہوری انقلاب کی سر براھی بورژوازی کرےگی اور اسکو متلون اور خودغرضانہ نوعیت دےدیگی۔ پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کے علاوہ کوئی اور چیز اسکو نہیں روک سکتی۔

اسلئے ہم اس قطعی نتیجے پر پہنچتے ھیں کہ یہ نئے ''اسکرا،، والوں کا طریقۂ کار ہے جو اپنی معروضی اھمیت کی بدولت بورژوا ڈیموکریسی کے ھاتھ میں کھیل رہا ہے۔ تنظیمی بےترتیبی کی تبلیغ جو عام رائے شماری، سمجھوتے کے اصول اور پارٹی سے پارٹی کی تحریروں کے بےتعلق ہونے تک پھیلتی ہے، مسلح بغاوت کے مقاصد کو حقیر کرنا، انقلابی پرولتاریہ کے مقبول عام سیاسی نعروں کو شاہ‌پرست بورژوازی کے نعروں کے ساتھ گڈمڈ کرنا، ''زار شاھی پر انقلاب کی فیصلہ کن فتح،، کی شرائط کو توڑنا مروڑنا — ان سب کو ملاکر انقلابی دور میں دم چھلےپن کی اسی پالیسی کی تشکیل ہوتی ہے جو فتح کا واحد راستہ بتانے اور لوگوں کے تمام انقلابی

---

* جیساکہ استارووِیر نے اپنی تجویز (۵۸) میں کوشش کی تھی جسکو تیسری کانگرس نے مسترد کردیا اور جیساکہ کانفرنس نے بھی اس طرح کی فضول قرارداد میں کوشش کی ہے۔

اور ریپبلکن عناصر کو پرولتاری نعرے پر متحد کرنے کے بجائے پرولتاریہ کو بدحواس اور غیرمنظم بناتی ہے، اس کی سوجھ بوجھ میں گڑبڑ پیدا کرتی ہے اور سوشل ڈیموکریسی کے طریقۂ کار کو حقیر کرتی ہے۔

اس نتیجے کی تصدیق کے لئے جس پر ہم قرارداد کے تجزئے کے ذریعہ پہنچے ہیں، ہم اسی سوال کو دوسرے زاویوں سے دیکھیں گے۔ آئیے، سب سے پہلے ہم یہ دیکھیں کہ کس طرح سادہ لوح اور صاف گو منشویک نے جارجیائی اخبار ''سوشل ڈیموکریٹ،، میں نئے ''اسکرا،،والوں کے طریقۂ کار کی تصویرکشی کی ہے۔ دوسرے یہ کہ موجودہ سیاسی حالات میں درحقیقت کون نئے ''اسکرا،، کے نعروں کا استعمال کر رہا ہے۔

۲۔ ''قدامت‌پرستوں کو حکومت سے بر طرف کرنے،، کا طریقۂ کار

طفلس منشویک ''کمیٹی،، کے جس ترجمان اخبار کے مضمون کا (''سوشل ڈیموکریٹ،، نمبر ۱) ذکر ابھی ہم نے کیا ہے اس کا عنوان ہے ''زیمسکی سوبور اور ہمارا طریقۂ کار،،۔ اس کے مصنف نے ابھی ہمارے پروگرام کو بالکل فراموش نہیں کیا ہے۔ وہ ریپبلک کا نعرہ دیتا ہے لیکن وہ طریقۂ کار کے بارے میں اس طرح بحث کرتا ہے:

> ''اس مقصد (ریپبلک) کو حاصل کرنے کے لئے دو راستے بتانا ممکن ہے: یا تو زیمسکی سوبور کو بالکل نظرانداز کر دیا جائے جس کو حکومت منعقد کر رہی ہے اور حکومت کو اسلحہ کی طاقت سے شکست دی جائے، انقلابی حکومت کی تشکیل کی جائے اور آئین‌ساز اسمبلی منعقد کی جائے۔ یا زیمسکی سوبور ہماری سرگرمیوں کا مرکز قرار دیا جائے اور اسلحہ کے زور سے اس کے ممبروں اور سرگرمیوں پر اثرانداز

هوا جائے، اس کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے آئین‌ساز اسمبلی ہونے کا اعلان کرے یا اس کے ذریعہ آئین‌ساز اسمبلی منعقد کی جائے۔ ان دو طریقۂ کار کے درمیان بڑا فرق ہے۔ اب دیکھیں کہ ہمارے لئے ان میں سے کونسا مفید ہے۔،،

اس طرح روسی نئے ''اسکرا،،والے ان خیالات کی تشریح کرتے ہیں جو بعد میں اس قرارداد میں شامل کئے گئے ہیں جس کا تجزیہ ہم نے کیا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ یہ تسوسیما (۵۹) کی لڑائی سے پہلے لکھا گیا تھا جب بولیگین کی ''اسکیم،، روز روشن میں نہیں آئی تھی۔ حتی کہ اعتدال پرست تک بے صبر ہو رہے تھے اور جائز پریس کے ذریعہ اپنی بےاعتباری کا اظہار کرتے تھے۔ بہرحال نئے ''اسکرا،، والے سوشل ڈیموکریٹ نے اپنے کو اعتدال پرستوں سے زیادہ خوش اعتقاد ثابت کیا۔ اس نے اعلان کردیا کہ زیمسکی سوبور ''منعقد ہونے والا ہے،، اور زار پر اس کو اتنا زیادہ اعتبار ہے کہ وہ اس زیمسکی سوبور کو (یا ممکن ہے ''ریاستی دوما،، یا ''مشاورتی قانون‌ساز اسمبلی،،؟) جس کا ابھی تک وجود بھی نہیں ہے ہماری سرگرمی کا مرکز بنانا چاہتا ہے۔ کانفرنس کی منظورشدہ قرارداد کے خالقوں سے زیادہ صاف‌گوئی اور سیدھے طریقے سے کام لیتے ہوئے ہمارا طفلس والا دو ''طریقۂ کار،، کا (جن کی تشریح وہ بے مثال سادہ لوحی سے کرتا ہے) موازنہ نہیں کرتا بلکہ اعلان کردیتا ہے کہ دوسرا زیادہ ''مفید،، ہے۔ ذرا سنئے گا:

''پہلا طریقۂ کار۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، آنے والا انقلاب، بورژوا انقلاب ہے، یعنی اس کا مقصد موجودہ نظام میں ایسی تبدیلیاں کرنا ہے جو صرف پرولتاریہ کی دلچسپی کی نہیں ہیں بلکہ پورے بورژوا سماج کے لئے دلچسپی کا باعث ہیں۔ تمام طبقات حکومت کے مخالف ہیں، حتی کہ سرمایہ‌دار بھی۔ مجاہد پرولتاریہ اور مجاہد بورژوازی مخصوص معنی میں ساتھ ساتھ مارچ کر رہے ہیں، مختلف سمتوں سے مطلق‌العنانی پر مشترکہ حملہ کر رہے ہیں۔ حکومت بالکل کٹ کر

الگ ہو گئی ہے اور پبلک اس سے ہمدردی نہیں رکھتی۔ اس لئے اس کو تباہ کرنا بہت آسان ہے۔ روسی پرولتاریہ، مجموعی طور پر، اتنا کافی طبقاتی شعور نہیں رکھتا اور اتنا منظم نہیں ہے کہ وہ صرف اکیلا انقلاب کرلے۔ اور اگر ایسا کر بھی سکے تو وہ پرولتاری (سوشلسٹ) انقلاب کریگا نہ کہ بورژوا انقلاب۔ اس لئے یہ ہمارے مفاد میں ہے کہ حکومت بلااتحادیوں کے رہے، کہ وہ حزب مخالف میں تفریق نہ پیدا کر سکے، بورژوازی سے متحد ہوکر پرولتاریہ کو الگ تھلگ نہ کرسکے...''

اس لئے یہ پرولتاریہ کے مفاد میں ہے کہ زارشاہی حکومت بورژوازی اور پرولتاریہ میں تفریق نہ پیدا کر سکے! کہیں اس جارجیائی اخبار کو غلطی سے ''اوسووبوژدینئیے'' کے بجائے ''سوشل ڈیموکریٹ'' تو نہیں کہا جاتا ہے؟ اور ذرا اس کا جمہوری انقلاب کا لاجواب فلسفہ تو ملاحظہ کیجئے! کیا یہ صاف نہیں کہ یہ بے چارہ طفلس والا ''بورژوا انقلاب'' کے نظرئے کے غلط استدلال والے دم چھلے سے بری طرح گھبرا گیا ہے۔ وہ جمہوری انقلاب میں پرولتاریہ کے کٹ کر تنہا رہ جانے کے امکان پر بحث کرتا ہے اور بھول جاتا ہے، ایک معمولی سی چیز بھول جاتا ہے ... کسانوں کو! وہ پرولتاریہ کے امکانی اتحادیوں میں زیمستوو کے جاگیرداروں کو جانتا اور پسند کرتا ہے لیکن کسانوں کو نہیں جانتا۔ اور یہ حال قفقاز میں ہے! اچھا، تو کیا ہم نے ٹھیک نہیں کہا تھا کہ اپنی توجیہات میں نیا ''اسکرا'' انقلابی کسانوں کو اپنے اتحادی کی سطح تک بلند کرنے کے بجائے خود شاہ‌پرست بورژوازی کی سطح تک گر رہا ہے؟

''...ورنہ پرولتاریہ کی شکست اور حکومت کی فتح ناگزیر ہیں۔ ٹھیک اسی کے لئے مطلق العنانی کوشاں ہے۔ اپنے زیمسکی سوبور میں وہ بلا شبہ شرفا، زیمستوو، شہروں، یونیورسٹیوں اور اسی طرح کے بورژوا اداروں کے نمائندوں کو

اپنی طرف کھینچ لے گی۔ وہ معمولی مراعات سے ان کو ٹھنڈا کر کے اپنی طرف کر لے گی۔ اس طریقے سے مضبوط ہو کر وہ اپنی تمام چوٹیں محنت کش لوگوں پر کریگی جو کٹ کر الگ ہو چکے ہوں گے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے برے انجام کو روکیں۔ لیکن کیا یہ پہلے طریقے سے کیا جا سکتا ہے؟ فرض کرلیں کہ ہم زیمسکی سوبور کی طرف کوئی توجہ نہیں کریں گے، بلکہ ہم خود بغاوت کی تیاری شروع کردیں اور ایک خوشگوار دن سڑکوں پر مسلح جد و جہد کے لئے تیار نکل آئیں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارا سامنا ایک دشمن سے نہیں بلکہ دو دشمنوں سے ہوگا — حکومت اور زیمسکی سوبور سے۔ جب ہم تیاری کر رہے تھے، انہوں نے سمجھوتہ کرلیا، انہوں نے ایک دوسرے سے معاہدہ کرلیا، ایسا آئین بنالیا جو ان کے لئے مفید ہو اور آپس میں اقتدار کی تقسیم کرلی۔ یہ طریقۂ کار حکومت کے لئے براہ راست مفید ہے اور ہمیں اس کو پورے زور کے ساتھ مسترد کردینا چاہئے...‘‘

یہ بالکل صاف بات ہے! ہمیں بغاوت کی تیاری کے ’’طریقۂ کار‘‘ کو قطعی طور پر مسترد کردینا چاہئے کیونکہ ’’اس دوران میں‘‘ حکومت بورژوازی سے سمجھوتہ کرلیگی! کیا انتہائی کٹر ’’اکونومزم‘‘ کی پرانی تحریروں میں انقلابی سوشل ڈیموکریسی کےلئے ایسی قابل شرم بات مل سکتی ہے جو اس کے قریب تک بھی پہنچتی ہو؟ یہ واقعہ ہے کہ مزدوروں اور کسانوں کی بغاوتیں اور ہنگامے ہو رہے ہیں، کبھی ایک جگہ اور کبھی دوسری جگہ۔ زیمسکی سوبور تو بولیگین کا وعدہ ہے۔ اور شہر طفلس کا یہ ’’سوشل ڈیموکریٹ‘‘ فیصلہ کرتا ہے کہ بغاوت کی تیاری کا طریقۂ کار مسترد کردیا جائے اور ’’مرکز اثر‘‘ کا، زیمسکی سوبور کا انتظار کیا جائے...

’’...اس کے برعکس دوسرا طریقۂ کار یہ ہے کہ زیمسکی سوبور کو اس طرح ہم اپنی نگرانی میں لے لیں کہ

اس کو اپنی مرضی سے کچھ کرنے کا موقع نہ ملے اور وہ حکومت سے سمجھوتہ نہ کرسکے۔*

''ہم زیمسکی سوبور کی اس حد تک حمایت کرتے ہیں کہ وہ مطلق العنانی سے لڑتا ہے، اور ہم اس سے لڑتے ہیں جب وہ مطلق العنانی سے سمجھوتہ کرلیتا ہے۔ سرگرم مداخلت اور طاقت کے ذریعہ ہم اس کے مندوبین میں پھوٹ ڈال دیں گے**، ریڈیکل لوگوں کو اپنی طرف لائیں گے، قدامت پرستوں کو حکومت سے نکال پھینکیں گے اور اس طرح سارے زیمسکی سوبور کو انقلاب کے راستے پر لگائیں گے۔ اس طریقۂ کار کی بدولت حکومت ہمیشہ تنہا رہے گی، حزب مخالف مضبوط ہوگا اور اس طرح جمہوری نظام قائم کرنے میں آسانی ہوگی۔''

ہاں، ہاں، اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم مبالغہ کرتے ہیں کہ نئے ''اسکرا'' والے ''اکونومزم'' کی انتہائی بھونڈی صورت اختیار کرتے ہیں۔ یہ تو یقیناً مکھیاں ختم کرنے والے مشہور پاؤڈر کی طرح ہے: پہلے آپ مکھی پکڑئیے اور اس پر پاؤڈر لگائیے، پھر مکھی مر جائے گی۔ زیمسکی سوبور کے مندوبین میں طاقت سے پھوٹ ڈالئے، ''قدامت پرستوں کو حکومت سے برطرف کیجئے'' — اور سارا زیمسکی سوبور انقلاب کے راستے پر لگ جائے گا... کسی طرح کی ''جیکوبی'' مسلح بغاوت کے بغیر بالکل ویسے ہی، شریفانہ، تقریباً پارلیمانی انداز میں زیمسکی سوبور کے ممبروں پر ''اثرانداز'' ہو کر۔

---

* زیمستوو کو اپنی مرضی سے محروم کرنے کا کیا ذریعہ ہے؟ شاید کسی خاص لٹمس پیپر کے استعمال کے ذریعہ؟

** ''میرے خدا! یہ ہے طریقۂ کار کی ''گہرائی''! سڑکوں پر لڑنے کےلئے تو طاقت ہے نہیں لیکن ''طاقت کے ذریعہ مندوبین میں پھوٹ ڈالنا'' ممکن ہے۔ سنئے، طفلس کے کامریڈ، اگر جھوٹ بولنا ہے تو بولئے، لیکن کوئی حد ہونا چاہئے...

بےچارہ روس! کہا جاتا تھا کہ وہ ہمیشہ پرانے فیشن کی ایسی ٹوپی پہنتا ہے جس کو یورپ اتار پھینکتا ہے۔ ابھی ہمارے یہاں پارلیمنٹ نہیں ہے، اس کا بولیگین تک نے وعدہ نہیں کیا ہے، لیکن پارلیمانی حماقت (۶۰) کی بھرمار ہے۔

''...یہ مداخلت کیسے کی جائے گی؟ سب سے پہلے ہم یہ مطالبہ کرینگے کہ زیمسکی سوبور کا انعقاد عام اور مساوی حق رائے دہی اور خفیہ ووٹ کے ذریعہ براہ راست انتخاب سے ہو۔ اس انتخابی طریقے کے اعلان * کے ساتھ، قانونی طور پر ** انتخابی مہم چلانے کی قطعی آزادی ہو یعنی اجتماع، تقریر اور تحریر کی آزادی ہو، ووٹروں اور امیدواروں کی آزادی کا احترام ہو اور تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔ الکشن خود جہاں تک ممکن ہو دیر میں کئے جائیں تاکہ ہمیں لوگوں کو مطلع اور تیار کرنے کا کافی وقت مل سکے۔ اور چونکہ سوبور کے انعقاد کے قواعد کا مسودہ تیار کرنے کا کام وزیر داخلہ بولیگین کی سربراہی میں ایک کمیشن کے سپرد ہوا ہے اس لئے ہمیں اس کمیشن اور اس کے ممبروں پر بھی دباؤ ڈالنا چاہئے***۔ اگر بولیگین کمیشن ہمارے مطالبات پورے کرنے سے انکار کرتا ہے**** اور حق رائے دہی صرف صاحب جائداد لوگوں کو دیتا ہے تب ہمیں اس انتخاب میں مداخلت کرنا چاہئے اور انقلابی ذریعہ سے ووٹروں سے ترقی‌پسند امیدوار منتخب کرانا چاہئے اور زیمسکی سوبور میں آئین‌ساز اسمبلی کا مطالبہ کرنا چاہئے۔

---

* ''اسکرا،، میں؟

** نکولائی کے ہاتھوں؟

*** تو یہ مطلب ہے ''قدامت پرستوں کو حکومت سے برطرف کرنے،، کے طریقۂ‌کار کا!

**** لیکن یقیناً ایسی بات نہیں ہو سکتی اگر ہم اس صحیح اور کھرے طریقۂ‌کار پر عمل کریں!

آخر میں، ہمیں تمام امکانی اقدامات — مظاہروں، ہڑتالوں اور اگر ضرورت پڑے تو بغاوت کے ذریعہ زیمسکی سوبور کو آئین‌ساز اسمبلی منعقد کرنے یا خود کو آئین‌ساز اسمبلی ہونے کا اعلان کرنے کے لئے مجبور کرنا چاہئے۔ مسلح پرولتاریہ کو آئین‌ساز اسمبلی کا محافظ ہونا چاہئے اور دونوں ملکر* جمہوری ریپبلک کی طرف آگے بڑھیں گے۔

''یہی سوشل ڈیموکریسی کا طریقۂ کار ہے اور صرف یہی ہمیں فتح کی ضمانت دیگا۔،،

قاری کو یہ نہ سوچنا چاہئے کہ یہ ناقابل یقین بکواس نئے ''اسکرا،، کے کسی غیر ذمےدار اور غیراہم کارکن کی ہے۔ نہیں، اس کو نئے ''اسکرا،، کے حامیوں کی پوری کمیٹی، طفلس کمیٹی کے ترجمان اخبار میں پیش کیا گیا ہے۔ مزید برآں، اس بکواس کی تصدیق کھلم کھلا ''اسکرا،، کے شمارے ۱۰۰ میں کی گئی ہے جس میں ہم نے اس ''سوشل ڈیموکریٹ،، کے بارے میں مندرجہ‌ذیل پڑھا ہے:

''پہلے شمارے کی ایڈیٹنگ بڑے جاندار اور باجوہر طریقے سے کی گئی ہے۔ ایک تجربےکار اور ماہر ایڈیٹر اور ادیب کا ہاتھ نمایاں ہے... یہ پورے اعتماد کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اخبار وہ فرض شاندار طریقے سے ادا کریگا جو اس نے اپنے سامنے رکھا ہے،،۔

ہاں، اگر فریضہ یہ ہے کہ سب کو اور ہر ایک کو صاف طور سے نئے ''اسکرا،،والوں کا مکمل نظریاتی زوال دکھایا جائے تو یہ فریضہ واقعی ''شاندار،، طریقہ سے ادا کیا گیا ہے۔ کوئی بھی نئے ''اسکرا،،والوں کی معتدل بورژوا موقع‌پرستی تک گراوٹ کا اس سے زیادہ ''جاندار، باجوہر اور ماہرانہ،، طریقے پر اظہار نہیں کر سکتا تھا۔

---

* مسلح پرولتاریہ اور ''حکومت سے برطرف،، قدامت پرست دونوں؟

اب ہم نئے ''اسکرا،، کے رجحان کی سیاسی اہمیت کے ایک اور نمایاں ثبوت کی طرف آتے ہیں۔

ایک بہت ہی شاندار، قابل تعریف اور سبق‌آموز مضمون میں جس کا عنوان ہے ''اپنی جگہ کا تعین کیسے کیا جائے،، (''اوسووبوژدینئے،، شمارہ ۱۷) مسٹر استرووے نے ہماری انتہاپسند پارٹیوں کے ''پروگرام‌والی انقلابیت،، کے خلاف جنگ کی ہے۔ مسٹر استرووے ذاتی طور پر مجھ سے خاص طور سے ناراض ہیں* - جہاں

* ''مسٹر لینن اور ان کے ساتھیوں کی انقلابیت کے مقابلے میں بیبل کی مغربی یورپی سوشل ڈیموکریسی کی انقلابیت ، حتی کہ کاؤتسکی کی انقلابیت بھی موقع‌پرستی ہے۔ لیکن اس انقلابیت کی بنیادیں بھی جو اب مدھم ہوچکی ہے تاریخ نے کھوکھلی کردی ہیں اور دھو ڈالی ہیں،، - بہت غصے سے بھرا حملہ ہے۔ صرف مسٹر استرووے کو یہ نہ سوچنا چاہئے کہ وہ سارا الزام میرے اوپر اسی طرح ڈال سکتے ہیں جیسے کسی متوفی مخالف پر - میں صرف مسٹر استرووے کو مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب دینے کے لئے چیلنج کرتا ہوں، حالانکہ مجھ کو یقین ہے کہ وہ میرے چیلنج کو کبھی قبول نہ کریں گے۔ کب اور کہاں میں نے ''بیبل اور کاؤتسکی کی انقلابیت،، کو موقع پرستی کہا؟ کب اور کہاں میں نے کبھی یہ دعوی کیا کہ میں نے کسی طرح کا خاص رجحان بین‌اقوامی سوشل ڈیموکریسی میں پیدا کیا ہے جو بیبل اور کاؤتسکی کے رجحان سے مطابقت نہیں رکھتا ہے؟ کب اور کہاں میرے، ایک طرف، اور بیبل اور کاؤتسکی کے درمیان دوسری طرف اختلافات روز روشن میں آئے، ایسے اختلافات جو سنجیدگی میں ان اختلافات سے کچھ بھی قریب ہوتے جو بیبل اور کاؤتسکی کے درمیان تھے، مثلاً بریسلاؤ میں زرعی سوال پر؟ (٦١) مسٹر استرووے کو ان تین سوالوں کا جواب دینے دیجئے۔

ہم اپنے قارئین سے کہتے ہیں : اعتدال‌پرست بورژوازی ہر جگہ اور ہمیشہ کسی ملک میں اپنے ہم خیالوں کی یقین دھانی کے لئے

تک میرا سوال ہے مسٹر استرووے مجھے اس سے زیادہ خوش نہیں کر سکتے تھے: نئے ''اسکرا،،والوں کے نئے جنم لینے والے ''اکونومزم،، اور ''سوشلسٹ انقلابیوں،، کی ساری بے اصولی کے خلاف جنگ میں مجھے اس سے بہتر اتحادی کی خواہش نہیں ہو سکتی تھی۔ کسی دوسرے موقع پر ہم بتائیں گے کہ مسٹر استرووے اور ''اوسووبوژدینئے،، نے عملی طور پر کس طرح ثابت کیا ہے کہ سوشلسٹ انقلابیوں کے پروگرام کے مسودے میں جو مارکس‌ازم میں ''ترمیمیں،، کی گئی ہیں وہ کیسے انتہائی رجعت پرست ہیں۔ ہم نے اس ایماندارانہ، وفادارانہ اور سچی خدمت کا متعدد بار ذکر کیا ہے* جو مسٹر استرووے نے

یہ طریقہ اختیار کرتی ہے کہ اس ملک کے سوشل ڈیموکریٹ انتہائی نامعقول ہیں، جبکہ پڑوسی ملک میں ان کے کامریڈ ''بڑے پیارے،، ہیں۔ جرمن بورژوازی نے سیکڑوں بار ''بڑے پیارے،، فرانسیسی سوشلسٹوں کو بیبل اور کاؤتسکی کے سامنے نمونے کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ فرانسیسی بورژوازی نے حال ہی میں فرانسیسی سوشلسٹوں کے لئے ''پیارے،، بیبل کو نمونے کی حیثیت سے پیش کیا۔ مسٹر استرووے، یہ پرانی چال ہے! صرف بچے اور جاہل ہی ایسے چارے کو حلق سے اتار سکیں گے۔ پروگرام اور طریقۂ کار کے تمام بڑے سوالوں پر بین اقوامی انقلابی سوشل ڈیموکریسی کا مکمل اتفاق رائے ایک مسلمہ واقعہ ہے۔

* ہم قارئین کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ ''کیا نہ کرنا چاہئے،، نامی مضمون (''اسکرا،، نمبر ۵۲) کی ''اوسووبوژدینئے،، نے موقع پرستوں کے لئے مراعات کی طرف ''نمایاں موڑ،، کی حیثیت سے بڑے زور شور سے تعریف کی تھی۔ روسی سوشل ڈیموکریٹوں کے درمیان تفریق کے بارے میں ایک نوٹ میں ''اوسووبوژدینئے،، نے نئے ''اسکرا،،والوں کے اصولی رجحانات کی خاص طور سے تصدیق کی۔ تروتسکی کے پمفلٹ ''ہمارے سیاسی فریضے،، پر اظہار رائے کرتے ہوئے ''اوسووبوژدینئے،، نے مصنف کے خیالات اور جو کچھ کسی زمانے میں ''ربوچیئے دیلو،، کے کارکنوں کریچیفسکی، مارتینوف اور آکیموف (وہ پرچہ دیکھئے جس کا عنوان تھا ''خدمتی اعتدال پسند،،

میری کی ہے جب بھی انھوں نے نئے ''اسکرا،، کے رجحان کی اصولی طور پر تصدیق کی اور اب ہم اس کا ذکر پھر ایک بار کرینگے۔

مسٹر استرووے کے مضمون میں کئی دلچسپ بیانات ھیں جن کی طرف ھم یہاں سرسری توجه کر سکتے ھیں۔ وہ ''طبقاتی جد و جهد پر نہیں بلکه طبقاتی تعاون پر بھروسه کرکے روسی جمہوریت قائم کرنا،، چاھتے ھیں اور اس صورت میں ''خصوصی سماجی حقوق رکھنے والے روشن‌خیال لوگ،، (''شائسته شرفا،، کی طرح جن کے حضور میں مسٹر استرووے اعلی سوسائٹی کے سچے خادم کی طرح آداب بجا لاتے ھیں) اپنی ''سماجی پوزیشن کا وزن،، (اپنے روپیوں کے تھیلوں کا وزن) اس ''غیر طبقاتی،، پارٹی پر ڈالیں گے۔ مسٹر استرووے یه چاھتے ھیں که وہ نوجوانوں کو ''اس ریڈیکل پامال ڈھرے کے نکمے‌پن سے واقف کرائیں که بورژوازی خوف‌زدہ ھوگئی ھے اور اس نے پرولتاریه اور آزادی کے مقصد کے ساتھ غداری کی ھے،،۔ (ھم اس خواھش کا تہه‌دل سے خیرمقدم کرتے ھیں۔ اس مارکسی ''پامال ڈھرے،، کی تصدیق مسٹر استرووے کی اس کے خلاف چلائی ھوئی جنگ سے بهتر اور کسی طرح نہیں ھو سکتی۔ مسٹر استرووے، مہربانی کرکے آپ اپنے اس شاندار منصوبے کو بالائے‌طاق نه رکھئے!)

ھمارے موضوع کے مقاصد کے لئے ان عملی نعروں کی طرف توجه کرنا اھم ھے جن کے خلاف روسی بورژوازی کا یه سیاسی طور پر زودحس نمائندہ، جو موسم میں ذرا سی تبدیلی سے بھی متاثر ھوجاتا ھے، لڑ رھا ھے۔ اول، وہ ریپبلکن‌ازم کے نعرے کے خلاف لڑ رھا ھے۔ مسٹر استرووے کو قطعی یقین ھے که یه نعرہ ''عوام کی کثیر

اور جس کو ''وپریود،، نے شائع کیا تھا) نے لکھا اور کہا تھا که ان کے درمیان یکسانیت دکھائی دیتی تھی۔ ''اوسووبوژدینئے،، نے دو ڈکٹیٹرشپ کے بارے میں مارتینوف کے پمفلٹ کا خیر مقدم کیا تھا (دیکھئے ''وپریود،، نمبر ۹)۔ آخر میں پرانے ''اسکرا،، کے پرانے نعرے کے بارے میں استارووير کی تاخیری شکایتوں — ''پہلے حدود کا تعین کیجئے اور پھر متحد ھوئیے،، کو ''اوسووبوژدینئے،، کی خاص ھمدردی حاصل ھوئی۔

تعداد کے لئے ناقابل فہم اور اجنبی ہے،، (وہ یہ اضافہ کرنا بھول گئے کہ قابل فہم تو ہے لیکن بورژوازی کے لئے مفید نہیں!) - ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہماری اسٹڈی سرکلوں اور عام جلسوں میں مسٹر استرووے کو مزدوروں سے کیا جواب ملے؟ یا شاید مزدور عوام نہیں ہیں؟ اور کسانوں کے بارے میں کیا ہے؟ وہ اکثر اس طرف چلے جاتے ہیں جس کو مسٹر استرووے ''معصوم رپبلکن‌ازم،، (''زار کا پتہ کاٹ دینا،،) کہتے ہیں، پھر بھی اعتدال پسند بورژوازی یقین رکھتی ہے کہ معصوم رپبلکن‌ازم کی جگہ روشن خیال رپبلکن‌ازم نہیں بلکہ روشن خیال شاہی لے گی! Ça dépend ، مسٹر استرووے، اس کا انحصار تو حالات پر ہوگا۔ زارشاہی اور بورژوازی دونوں کسانوں کی حالت میں ایسی بنیادی بہتری کی مخالفت ہی کرینگے جو جاگیرداروں کی زمین چھیننے سے ہو سکتی ہے، جبکہ مزدور طبقہ اس سلسلے میں کسانوں کی لازمی طور پر مدد کریگا۔

دوسرے، مسٹر استرووے یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ ''خانہ جنگی میں حملہ کرنےوالا ہمیشہ غلطی پر ہوتا ہے،،۔ یہ خیال نئے ''اسکرا،،والوں کے متذکرہ بالا رجحانوں سے بہت قریب ہے۔ درحقیقت ہم یہ نہیں کہتے کہ خانہ جنگی میں حملہ کرنا ہمیشہ مفید ہوتا ہے۔نہیں، کبھی کبھی عارضی طور پر دفاعی طریقۂ‌کار بھی ضروری ہوتا ہے۔ لیکن ۱۹۰۵ء کے روس پر ایسی تجویز چسپاں کرنے کا مطلب جیسی‌کہ مسٹر استرووے نے کی ہے بالکل یہی ہے کہ ''ریڈیکل پامال ڈھرے،، کا تھوڑا سا مظاہرہ کیا جائے (''بورژوازی خوف زدہ ہو جاتی ہے اور آزادی کے مقصد کے ساتھ غداری کرتی ہے،،) - اب جو بھی مطلق العنانی اور رجعت پرستی پر حملہ کرنا نہیں چاہتا ہے، جو بھی ایسے حملے کی تیاری نہیں کرتا اور جو بھی اس کی وکالت نہیں کرتا اس کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اپنے کو انقلاب کا حامی کہے۔

مسٹر استرووے ''خفیہ سرگرمیوں،، اور ''بلوے،، کے نعروں کی مذمت کرتے ہیں (بلوہ ''چھوٹی سی بغاوت،، ہے) - مسٹر استرووے ان دونوں کو حقارت سے دیکھتے ہیں اور ایسا ''عوام تک رسائی،، کے نقطۂ نظر سے کرتے ہیں۔ ہم مسٹر استرووے سے یہ پوچھنا

چاھتے ھیں کہ کیا وہ مثال کے طور پر ''کیا کیا جائے؟،، میں جو ان کے نقطہٴ نظر سے ایک انتہا پسند انقلابی کی تصنیف ھے کوئی ایسی چیز دکھا سکتے ھیں جس میں بلوے کی تلقین کی گئی ھو۔ جہاں تک ''خفیہ سرگرمیوں،، کا سوال ھے کیا ھم میں اور مثال کے طور پر مسٹر استرووے میں کوئی زیادہ فرق ھے؟ کیا ھم دونوں ایسے ''غیرقانونی،، اخباروں میں نہیں کام کر رھے ھیں جو روس میں ''خفیہ،، طور پر لائے جاتے ھیں اور یا تو ''اوسووبوژدینئے لیگ،، یا روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے ''خفیہ،، گروپوں کی خدمت کرتے ھیں؟ ھمارے مزدوروں کے بڑے جلسے بھی اکثر ''خفیہ،، ھوتے ھیں — ھم یہ گناہ کرتے ھیں۔ لیکن ان جلسوں کے بارے میں کیا ھے جو ''اوسووبوژدینئے لیگ،، کے حضرات کرتے ھیں؟ مسٹر استرووے، کیا آپ کے پاس ڈینگ مارنے کا اور قابل نفرت خفیہ سرگرمیوں کے قابل نفرت حامیوں کو حقارت سے دیکھنے کا کوئی سبب ھے؟

سچ ھے، مزدوروں کو اسلحہ سپلائی کرنے میں سخت راز کی ضرورت ھے۔ اس معاملے میں مسٹر استرووے ذرا زیادہ صاف گو ھیں۔ ذرا سنئے: ''جہاں تک مسلح بغاوت یا ٹکنیکی معنی میں انقلاب کا سوال ھے صرف جمہوری پروگرام کے حق میں عام پروپیگنڈا ھی عام مسلح بغاوت کے لئے سماجی نفسیاتی حالات پیدا کر سکتا ھے۔ اس طرح، اس نقطہٴ نظر سے بھی کہ مسلح بغاوت آزادی کی موجودہ جد و جہد کی ناگزیر تکمیل ھے (میں یہ نقطہٴ نظر نہیں مانتا) عوام کو جمہوری اصلاح کے خیالات سے سرشار کرنا بہت ھی بنیادی اور ضروری فریضہ ھے۔،،

مسٹر استرووے مسئلے سے کترانے کی کوشش کرتے ھیں۔ وہ بغاوت کے ناگزیر ھونے کا ذکر کرتے ھیں بجائے اس کے کہ یہ کہیں کہ انقلاب کی فتح کے لئے اس کی ضرورت ھے۔ بغاوت — بلاتیاری کے، منقسم طور پر جابجا شروع ھو چکی ھے۔ کوئی بھی قطعی طور پر اس کی ضمانت نہیں دے سکتا کہ وہ بڑھکر عوام کی بھر پور اور مکمل مسلح بغاوت بن جائے گی کیونکہ اس کا انحصار انقلابی طاقتوں کی حالت (جن کا پورا اندازہ خود جدوجہد کے دوران ھی لگایا جا سکتا

ہے)، حکومت اور بورژوازی کے رویے اور ایسے دوسرے متعدد حالات پر ہوگا جن کا اندازہ ٹھیک ٹھیک نہیں لگایا جا سکتا۔ ٹھوس واقعات میں بالکل یقینی کے معنی میں ناگزیر ہونے کے بارے میں کہنا، جیسے مسٹر استرووے بات کو موڑتے ہیں، محض بے سود ہے۔ اگر آپ انقلاب کے حامی ہونا چاہتے ہیں تو آپ کو یہ بتانا چاہئے کہ آیا بغاوت انقلاب کی فتح کےلئے ضروری ہے، کیا زوروں کے ساتھ اس کا اعلان، اس کی تبلیغ اور اس کی فوری اور پرجوش تیاری کرنا ضروری ہے۔ مسٹر استرووے اس فرق کو ضرور سمجھ سکیں گے۔ مثلاً وہ ہر ڈیموکریٹ کےلئے مسلمہ عام حق رائے دہی کی ضرورت کے سوال کو موجودہ انقلاب میں اس کے حصول کے لازمی ہونے کے اس سوال کے ذریعہ نہیں چھپاتے جو سیاسی کارکنوں کےلئے متنازع اور غیراہم ہے۔ بغاوت کی ضرورت کے مسئلے سے کتراکر مسٹر استرووے اعتدال پرست بورژوازی کے سیاسی موقف کے اندرونی مافیہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اول تو یہ کہ بورژوازی مطلق العنانی کو کچلنے کے بجائے اس سے سمجھوتہ کرنے کو ترجیح دیتی ہے، دوسرے بورژوازی تمام صورتوں میں مسلح جدوجہد کا بار مزدوروں کے شانوں پر ڈال دیتی ہے۔ مسٹر استرووے کے کترانے کا اصل مطلب یہی ہے۔ اسی لئے وہ بغاوت کی ضرورت کے سوال پر پیچھے ہٹ کر اس کے ''سماجی نفسیاتی،، حالات اور ابتدائی ''پروپیگنڈا،، کے سوال کی طرف چلے جاتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے ۱۸۴۸ء کی فرینکفورٹ پارلیمنٹ میں بورژوا باتونی تجویزیں، اعلان اور فیصلہ تیار کر رہے تھے، ''عام پروپیگنڈے،، میں مصروف تھے، ''سماجی نفسیاتی حالات،، تیار کر رہے تھے، جبکہ کام یہ تھا کہ حکومت کی مسلح طاقت کو پیچھے ڈھکیل دیا جائے، جبکہ تحریک مسلح جدوجہد کی ''ضرورت تک لے گئی،، تھی، جبکہ محض زبانی ترغیب (جو تیاری کے دوران سو گنی ضروری ہے) عامیانہ، بورژوا نکھٹوپن اور بزدلی بن گئی تھی۔ بالکل اسی طرح مسٹر استرووے بغاوت کے سوال سے کتراتے ہیں اور جملوں کے پیچھے چھپتے ہیں۔ مسٹر استرووے ہمیں نمایاں طور پر وہ دکھاتے ہیں جس کی طرف سے بہت سے سوشل ڈیموکریٹ ضد کے ساتھ اپنی آنکھیں بند کرلیتے ہیں یعنی ایک انقلابی دور تاریخ میں

معمولی، عام اور تیاری کے دوروں سے اس لحاظ سے مختلف ہوتا ہے کہ اس میں عوام کے مزاج، جوش وخروش اور اعتقادات کا اظہار عملی اقدام میں ہونا چاہئے اور ہوتا ہے ۔

بھونڈی انقلابیت یہ نہیں سمجھتی کہ الفاظ بھی عمل ہیں۔ یہ بات اس وقت عام طور پر تاریخ سے یا تاریخ کے ان ادوار سے معنون کرنے کےلئے مسلمہ ہوتی ہے جب عوام کا کھلم کھلا سیاسی اقدام نہیں ہوتا اور کوئی ہنگامی بغاوت ایسے سیاسی اقدام کی نہ تو جگہ لےسکتی ہے اور نہ اس کو مصنوعی طور پر ابھار سکتی ہے۔ دم چھلے انقلابی یہ نہیں سمجھتے کہ جب انقلابی دور شروع ہوگیا، جب پرانا ”بالائی ڈھانچہ“ نیچے سے اوپر تک چٹخ گیا، جب ان طبقات اور کثیر تعداد لوگوں کا کھلم کھلا سیاسی اقدام ایک واقعہ بن گیا جو اپنےلئے ایک نیا بالائی ڈھانچہ تیار کر رہے ہیں اور جب خانہ جنگی شروع ہوگئی تو ”اقدام“ کی طرف جانے کا براہ راست نعرہ دئے بغیر پرانے طریقے سے ”الفاظ“ تک محدود رہنا اور ”نفسیاتی حالات“ اور عام طور پر ”پروپیگنڈے“ کی ضرورت کی وکالت کرکے عملی اقدام سے بچنے کی کوشش کرنا بےحسی، مردہ دلی، غلط استدلال یا انقلاب سے غداری اور دھوکےبازی ہے۔ جمہوری بورژوازی کے فرینکفورٹ کے باتونی ٹھیک اسی غداری یا اسی غلط استدلال کی حماقت کی یادگار تاریخی مثال ہیں ۔

کیا آپ بھونڈی انقلابیت اور انقلابیوں کے دم چھلے پن کے درمیان اس فرق کی وضاحت روس میں سوشل ڈیموکریٹک تحریک کی تاریخ کے ذریعہ چاہیں گے؟ ہم آپ کےلئے یہ وضاحت فراہم کرینگے ۔ ۱۹۰۱ء اور ۱۹۰۲ء کے برسوں کا خیال کیجئے جو اتنے حال کے ہیں لیکن آج ہمیں قدیم تاریخ کے معلوم ہوتے ہیں ۔ مظاہرے شروع ہوگئے تھے ۔ بھونڈی انقلابیت نے ”دھاوے“ کے بارے میں واویلا کی (”ربوچیئے دیلو“)، ”خونیں اشتہار“ نکالے گئے (اگر میرا حافظہ دھوکا نہیں دیتا تو برلن سے نکالے گئے تھے)، اور اخبار کے ذریعہ پورے روس میں ایجی‌ٹیشن کرنے کے خیال پر یہ کہہ کر حملے کئے گئے کہ یہ صرف ”ادبی دعوےداریاں“ اور ہوائی قلعہ ہیں (نادیژدین) ۔ اس کے برعکس انقلابیوں کے دم چھلے‌پن کا اظہار

اس وقت اس تعلیم میں ہوا کہ ''سیاسی ایجی‌ٹیشن کا بہترین ذریعہ معاشی جدوجہد ہے،،۔ انقلابی سوشل ڈیموکریٹوں نے کیا رویہ اختیار کیا؟ انھوں نے ان دونوں رجحانوں پر حملہ کیا۔ انھوں نے سنسنی‌خیز طریقوں اور ''دھاوے،، کے نعروں کی مذمت کی کیونکہ یہ بات سب پر واضح تھی یا ہونا چاہئے تھی کہ کھلا عوامی اقدام مستقبل کی بات ہے۔ انھوں‌نے دم چھلے‌پن کی مذمت کی اور علانیہ طور پر مسلح عوامی بغاوت کا نعرہ تک دے دیا، کسی براہ راست اپیل کے معنی میں نہیں (مسٹر استرووے اس زمانے میں ہمارے یہاں ''بلوے،، کی اپیل نہ پائیں گے) بلکہ ایک ضروری نتیجے کے معنی میں، ''پروپیگنڈے،، کے معنی میں (جس کے بارے میں مسٹر استرووے نے صرف اب یاد کیا ہے۔ ہمارے معزز مسٹر استرووے ہمیشہ کئی سال دیر کر جاتے ہیں)، ان ''سماجی نفسیاتی حالات،، ہی کی تیاری کے معنی میں جن کی اب بدحواس، مول‌تول کرنے‌والی بورژوازی کے نمائندے ''افسوس‌ناک اور بےجا طور پر،، لفظی بھرمار کر رہے ہیں۔ اس وقت پروپیگنڈا اور ایجی‌ٹیشن، ایجی‌ٹیشن اور پروپیگنڈا معاملات کی معروضی حالت کی بنا پر پہلے منصوبے میں واقعی رکھے گئے تھے۔ اس وقت ایک کل روسی سیاسی اخبار کے لئے کام کرنے کو، جس کی ہفتے‌وار اشاعت ہی نصب‌العین معلوم ہوتی تھی، بغاوت کی تیاری کی کسوٹی کی طرح پیش کیا جا سکتا تھا (اور ''کیا کیا جائے ؟،، میں پیش کیا گیا تھا)۔ اس وقت براہ‌راست مسلح اقدام کے بجائے عوامی ایجی‌ٹیشن کی وکالت، سنسنی خیز طریقوں کے بجائے بغاوت کے لئے سماجی نفسیاتی حالات تیار کرنے کے نعرے انقلابی سوشل ڈیموکریسی کے بالکل صحیح نعرے تھے۔ موجودہ زمانے میں واقعات ان نعروں سے آگے نکل گئے ہیں، تحریک نے ان کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ یہ نعرے اب ایسے پھٹے پرانے، چیتھڑے ہو گئے ہیں جو صرف ''اوسووبوژدینئے،، کی مکاری اور نئے ''اسکرا،، والوں کے دم چھلے‌پن کو چھپانے کے لئے ہی مناسب ہیں۔

یا شاید میں غلطی پر ہوں ؟ شاید انقلاب ابھی شروع نہیں ہوا ہے؟ شاید ابھی طبقات کے کھلے سیاسی اقدام کے لئے وقت نہیں آیا ہے؟ شاید ابھی تک خانہ جنگی نہیں ہو رہی ہے اور ابھی اسلحہ پر

نکتہ‌چینی کو نکتہ چینی کے اسلحہ کا ضروری اور لازمی جانشین، وارث، سرپرست اور تکمیل کرنےوالا نہ ہونا چاہئے ؟

اپنے مطالعہ کے کمرے سے باہر نکل کر چاروں طرف دیکھئے اور ان سوالوں کے جواب تلاش کیجئے ۔ کیا حکومت نے خود پرامن اور غیرمسلح مجمعوں پر ہر جگہ گولی چلا کر خانہ جنگی نہیں شروع کی ہے؟ کیا مطلق العنانی کی " دلیل " کی حیثیت سے مسلح سیاہ صد (٦٢) میدان میں نہیں آئے ہیں ؟ کیا بورژوازی نے — حتی کہ بورژوازی نے — شہریوں کی ملیشیا کی ضرورت کو نہیں تسلیم کیا ہے؟ کیا خود مسٹر استرووے، مثالی اعتدال پسند اور ضابطہ پرست مسٹر استرووے نہیں کہتے (اور افسوس یہ ہے کہ صرف کہتے ہیں محض فرار کےلئے) کہ " انقلابی اقدام کا کھلم کھلا کردار " (دیکھئے اب وہ کیسے ہیں !) " عوام پر تعلیمی اثر ڈالنےکےلئے اب ایک بہت ہی اہم شرط ہے؟ "

جن کے پاس دیکھنے کے لئے آنکھیں ہیں ان کو کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ انقلاب کے حامیوں کو مسلح بغاوت کا سوال کیسے پیش کرنا چاہئے ۔ اس سوال کی ان تین پیش کشوں کا جائزہ لیجئے جو آزاد پریس کے ان ترجمانوں میں دی گئی ہیں جن میں عوام پر اثرانداز ہونے کی کچھ نہ کچھ صلاحیت ہے۔

پہلی پیش کش ۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی قرارداد ۔ * اسکا عام طور پر اعتراف اور اعلان کیا جاتا

---

* قرارداد کا پورا مسودہ درج ذیل ہے :

" چونکہ :

۱ ۔ پرولتاریہ اپنی پوزیشن کے لحاظ سے سب سے زیادہ ترقی‌پسند اور واحد مستقل انقلابی طبقہ ہے اس‌لئے‌اس کا فریضہ ہے کہ وہ روس کی عام جمہوری انقلابی تحریک میں رہنمائی کا رول ادا کرے ؛

۲ ۔ یہ تحریک فی الحال مسلح بغاوت کی ضرورت تک پہنچ گئی ہے ؛

۳ ۔ پرولتاریہ لازمی طور پر اس بغاوت میں بہت ہی سرگرمی سے حصہ لیگا جو روس میں انقلاب کی تقدیر کا فیصلہ کریگا ؛

ہے کہ عام جمہوری انقلابی تحریک فی الحال مسلح بغاوت کی ضرورت تک پہنچ گئی ہے۔ بغاوت کےلئے پرولتاریہ کی تنظیم کو آج پارٹی کا ایک بڑا، انتہائی اہم اور ضروری فریضہ سمجھا جاتا ہے۔ پرولتاریہ کو مسلح کرنے اور بغاوت کی براہ راست قیادت کی ضمانت کےلئے انتہائی سرگرم اقدامات کی ہدایات دی جا چکی ہیں۔

۴۔ پرولتاریہ اس انقلاب میں صرف اسی وقت رہنمائی کا رول ادا کر سکتا ہے جب وہ سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے جھنڈے تلے (جو اسکی جدوجہد کی رہنمائی نہ صرف نظریاتی طور پر بلکہ عملی طور پر بھی کر رہی ہے) واحد اور آزاد سیاسی طاقت کی حیثیت سے متحد ہو کر آ جائے؛

۵۔ صرف یہ رول ادا کرنے سے پرولتاریہ کو سوشلزم کے حق میں اور بورژوا ڈیموکریٹک روس کے صاحب جائداد طبقوں کے خلاف جدوجہد کےلئے انتہائی مفید حالات فراہم ہوں گے۔

اس‌لئے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس یہ تسلیم کرتی ہے کہ مطلق العنانی کے خلاف مسلح بغاوت کے ذریعہ پرولتاریہ کی براہ راست جدوجہد کی تنظیم کا فریضہ موجودہ انقلابی لمحے میں پارٹی کے انتہائی اہم اور فوری فریضوں میں سے ہے۔

اس‌لئے کانگرس تمام پارٹی تنظیموں کو ہدایت کرتی ہے:

(ا) پرولتاریہ سے پروپیگنڈا اور ایجی‌ٹیشن کے ذریعہ آنےوالی مسلح بغاوت کی نہ صرف سیاسی اہمیت کی بلکہ اس کے عملی تنظیمی پہلو کی بھی وضاحت کریں،

(ب) اس پروپیگنڈا اور ایجی‌ٹیشن میں عام سیاسی ہڑتالوں کے رول کی وضاحت کریں جو شروع میں اور بغاوت کے دوران بڑی اہمیت کی ہو سکتی ہیں،

(ج) پرولتاریہ کو مسلح کرنے، مسلح بغاوت کا منصوبہ بنانے اور اس کی براہ‌راست قیادت کےلئے انتہائی سرگرم اقدام کریں اور اس مقصد کےلئے جب بھی ضروری ہو پارٹی کے کارکنوں کے مخصوص جتھے بنائے جائیں۔ (۱۹۰۷ء کے ایڈیشن میں مصنف کا نوٹ۔ ایڈیٹر)

دوسری پیش کش ۔ " اوسووبوژدینئے " میں اصولی مضمون ھے جس میں " روسی آئین پرستوں کے لیڈر " (جیسا کہ مسٹر استروو ہے کے لئے " فرینکفورٹر تسیتونگ " (٦٣) جیسے یورپی بورژوازی کے بااثر ترجمان نے حال میں لکھا ھے) یا روسی ترقی پسند بورژوازی کے لیڈر نے اصولوں کی وضاحت کی ھے۔ وہ اس رائے سے اتفاق نہیں کرتے کہ بغاوت ناگزیر ھے۔ خفیہ سرگرمی اور بلوہ — نامعقول انقلابیت کے مخصوص طریقے ھیں ۔ ریپبلکن ازم — بس کان پھوڑنے والا طریقہ ھے۔ مسلح بغاوت تو دراصل ایک ٹکنیکی سوال ھے جب کہ " سب سے بنیادی اور سب سے ضروری فریضہ " ایک عام پروپیگنڈا اور سماجی نفسیاتی حالات کی تیاری ھے۔

تیسری پیش کش ۔ نئے " اسکرا " والوں کی کانفرنس کی قرارداد : ھمارا فریضہ بغاوت کی تیاری ھے ۔ منصوبہ بند بغاوت کا امکان ھی نہیں ھے۔ حکومت میں بدنظمی، ھمارے ایجی ٹیشن اور ھماری تنظیم کی وجہ سے بغاوت کے لئے سازگار حالات پیدا ھوتے ھیں ۔ صرف اسی وقت " ٹکنیکی جنگی تیاریوں کی کم و بیش سنجیدہ اھمیت ھو سکتی ھے " ۔

بس اتنا ھی؟ ھاں، بس یہی ۔ آیا بغاوت ضروری ھو گئی، یہ ایسی چیز ھے جس کے بارے میں پرولتاریہ کے نئے " اسکرا " والے لیڈر ابھی تک نہیں جانتے ۔ آیا پرولتاریہ کو براہ راست جدوجہد کے لئے منظم کرنا ایک فوری فریضہ ھے، یہ ان کے لئے صاف نہیں ۔ انتہائی سرگرم اقدامات کے لئے اپیل کرنا ضروری نہیں ھے ۔ یہ اس سے کہیں زیادہ اھم ھے (۱۹۰۵ء میں، ۱۹۰۲ء میں نہیں) کہ اس کے عام خاکے کی وضاحت کی جائے کہ کن حالات میں یہ اقدامات " کم و بیش سنجیدہ " اھمیت حاصل کر " سکتے " ھیں ...

نئے " اسکرا " کے رفیقو، اب آپ دیکھتے ھیں کہ مارتینوف ازم کی طرف آپ کی موڑ آپ کو کہاں لے گئی ھے؟ کیا آپ محسوس کرتے ھیں کہ آپ کا سیاسی فلسفہ " اوسووبوژدینئے " کے فلسفے کا اعادہ ثابت ھوا ھے؟ یہ کہ آپ (اپنی مرضی کے خلاف اور اس کو جانے بغیر) شاہ پرست بورژوازی کا دم چھلا بن گئے ھیں؟ کیا اب آپ کے لئے یہ صاف ھے کہ فرسودہ حقائق کو دھرا کر اور غلط استدلال

میں مہارت پیدا کر کے آپ نے اس واقعہ کو نظر انداز کر دیا کہ — پیوتر استروو ے کے یادگار مضمون کے یادگار الفاظ میں کہتے ہوئے — ”انقلابی اقدام کا کھلم کھلا کردار اب عوام پر تعلیمی اثر ڈالنے کے لئے ایک بہت ہی اہم شرط ہے،، ؟

۹ - انقلاب کے زمانے میں انتہاپسند مخالف پارٹی ہونے کا کیا مطلب ہے؟

آئیے، عارضی حکومت کی قرارداد کی طرف واپس چلیں - ہم نے دکھایا ہے کہ نئے ”اسکرا،،والوں کا طریقہ٫ کار انقلاب کو آگے نہیں بڑھاتا، جس کے امکان کی وہ اپنی قرارداد کے ذریعہ ضمانت دینا چاہتے ہیں، لیکن اس کو پیچھے کی طرف کھینچتا ہے۔ ہم نے دکھایا ہے کہ یہی وہ طریقہ٫ کار ہے جو متلون بورژوازی کے خلاف جدوجہد میں سوشل ڈیموکریسی کے ہاتھ باندھتا ہے اور اس کو بورژوا ڈیموکریسی میں گھل مل جانے سے نہیں روکتا۔ سمجھ میں آتا ہے کہ قرارداد کی جھوٹی بنیادوں سے جھوٹے نتائج بھی قدرتی طور پر برآمد ہوتے ہیں : ”اس لئے سوشل ڈیموکریسی کو عارضی حکومت میں اقتدار پر قابض ہونے یا حصہ‌دار ہونے کا مقصد اپنے سامنے نہ رکھنا چاہئے بلکہ اس کو انتہاپسند انقلابی مخالف پارٹی کی حیثیت سے رہنا چاہئے۔،، نتیجے کے پہلے حصے پر غور کیجئے، جس میں مقاصد کا اظہار کیا گیا ہے۔ کیا نئے ”اسکرا،،والے یہ اعلان کرتے ہیں کہ سوشل ڈیموکریٹک سرگرمی کا مقصد زارشاہی پر انقلاب کی قطعی فتح ہے؟ ہاں وہ کرتے ہیں - وہ قطعی فتح کی شرائط صحیح طور پر مرتب کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور ”اوسوویبوژدینئیے،، کے کلیات میں بھٹک جاتے ہیں لیکن وہ اپنے سامنے یہ مقصد رکھتے ہیں - آگے، کیا وہ عارضی حکومت کو بغاوت سے مربوط کرتے ہیں ؟ ہاں، وہ ایسا براہ راست یہ کہہ کر کرتے ہیں کہ عارضی حکومت ”فتح یاب عوامی بغاوت سے ابھریگی،، - آخر میں، کیا وہ اپنے سامنے بغاوت کی رہنمائی کا فریضہ رکھتے ہیں ؟ ہاں، مسٹر استروو ے کی طرح وہ اس بات کو ماننے سے کتراتے ہیں کہ بغاوت

ایک فوری ضرورت ہے، لیکن ساتھ ہی، مسٹر استرووے کے برعکس وہ کہتے ہیں کہ ”سوشل ڈیموکریسی اسکو (بغاوت کو) اپنے اثر اور قیادت کے تحت لانا چاہتی ہے اور اس کو مزدور طبقے کے مفاد میں استعمال کرنا چاہتی ہے،،۔

سچ ہے نا، یہ سب کیا مربوط ہے؟ ہم‌نے اپنا یہ مقصد بنایا ہے کہ پرولتاریہ اور غیرپرولتاریہ دونوں کی بغاوت کو اپنے اثر اور قیادت کے تحت لائیں گے اور اس کو اپنے مفاد میں استعمال کرینگے۔ اس‌لئے ہم اپنا مقصد بناتے ہیں کہ پرولتاریہ اور انقلابی بورژوازی اور پیٹی بورژوازی (”غیرپرولتاری گروپوں،،) کی بغاوت میں رہنمائی کریں یعنی بغاوت کی قیادت کو سوشل ڈیموکریسی اور انقلابی بورژوازی کے درمیان ”بانٹ،، لیں۔ ہم اپنے سامنے اس بغاوت کی فتح کے حصول کا مقصد رکھتے ہیں جو عارضی حکومت کے قیام کی طرف لے جائے گی (”جو فتحیاب عوامی بغاوت سے ابھریگی،،)۔ اس لئے ... اس‌لئے ہمیں یہ مقصد اپنے سامنے نہ رکھنا چاہئے کہ ہم عارضی حکومت میں اقتدار پر قبضہ کرلیں یا اس میں حصہ لیں ! !

ہمارے دوست کسی طرح چول پر چول نہیں‌بٹھا پاتے۔ وہ مسٹر استرووے کے نقطۂنظر، جو بغاوت کے سوال سے کتراتے ہیں اور انقلابی سوشل ڈیموکریسی کے نقطۂ نظر کے درمیان جو اس فوری فریضے کو سنبھالنے کی دعوت دیتی ہے ڈگمگاتے رہتے ہیں۔ وہ انارکزم کے، جو اصولی طور پر عارضی انقلابی حکومت میں ہر طرح کی شرکت کو پرولتاریہ سے غداری ٹھہراتا ہے اور مارکس‌ازم کے درمیان جو بغاوت میں سوشل ڈیموکریسی کے رہنما اثر کی شرط پر اس شرکت کا مطالبہ کرتا ہے ڈگمگاتے رہتے ہیں*۔ ان کا کوئی خودمختارانہ نقطۂنظر نہیں ہے، نہ تو مسٹر استرووے والا، جو زارشاھی کے ساتھ سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں اور اس لئے بغاوت کے سوال پر کترانے اور گول مول باتیں کرنے پر مجبور ہیں اور نہ

* دیکھئے ”پرولتاری،، شمارہ ۳ کا ”عارضی انقلابی حکومت کے بارے میں،، دوسرا مضمون۔ (ایڈیٹر)

انارکسٹوں والا جو بورژوا انقلاب میں ” اوپر سے ،، تمام اقدام اور تمام شرکت کی مذمت کرتے ھیں۔ نئے ” اسکرا ،،والے زار شاھی سے سمجھوتے اور اس پر فتح دونوں کو گڈمڈ کرتے ھیں - وہ بورژوا انقلاب میں حصہ لینا چاھتے ھیں - وہ مارتینوف کی ” دو ڈکٹیٹرشپ ،، سے کچھ آگے چلے گئے ھیں - وہ عوام کی بغاوت کی رھنمائی کےلئے بھی تیار ھیں، تاکہ وہ فتح حاصل کرتے ھی اس سے دستبردار ھو جائیں (یا شاید، فتح سے فوراً پہلے ؟) یعنی وہ خود فتح کے پھلوں سے فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ تمام پھلوں کو بالکل بورژوازی کے حوالے کر دیں - اس کو وہ ” مزدور طبقے کے مفاد کے حق میں بغاوت کا استعمال ... ،، کہتے ھیں -

اس گڑبڑ پر مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں - اس کا جائزہ لینا زیادہ مفید ھوگا کہ یہ گڑبڑ کس طرح اس کایئے میں پیدا ھوئی جو کہتا ھے ” انتہاپسند انقلابی مخالف پارٹی کی حیثیت سے رھئے ،، -

ھمارے سامنے بین اقوامی انقلابی سوشل ڈیموکریسی کا ایک جانا پہچانا نظریہ ھے۔ یہ بالکل ٹھیک نظریہ ھے۔ یہ پارلیمانی ملکوں میں ترمیم‌پرستی یا موقع‌پرستی کے مخالفین کےلئے ایک مشترکہ بات بن گیا ھے - یہ ” پارلیمانی حماقت،، ، ملیران‌ازم ، برنشٹائن‌ازم اور توراتی چھاپ کی اطالوی اصلاح پرستی پر جائز اور ضروری ضرب کی حیثیت سے عام طور پر تسلیم کیا جاتا ھے - ھمارے اچھے نئے ” اسکرا ،،والوں نے اس لاجواب نظرئے کو رٹ لیا ھے اور بڑے جوش کے ساتھ اس کا استعمال کر رھے ھیں ... بالکل نامناسب طور پر - پارلیمانی جدوجہد کے مدارج ایسی قراردادوں میں شامل کئے جاتے ھیں جو ان حالات کےلئے مرتب کئی گئی ھیں جن میں پارلیمنٹ کا وجود بھی نہیں ھے۔ ” حزب مخالف ،، کے نظریہ کا اطلاق، جو ایک ایسی سیاسی حالت کی عکاسی اور اظہار ھے، جس میں کوئی سنجیدگی سے بغاوت کی بات نہیں کرتا، بے معنی طور سے ایسی حالت پر کیا جاتا ھے جس میں بغاوت شروع ھو چکی ھے اور انقلاب کے سب حامی اس کی قیادت کے بارے میں سوچ رھے ھیں اور بات چیت کر رھے ھیں - پہلے کی طرح ” رھنے ،، کی خواھش یعنی صرف ” نیچے

سے ،، اقدام کا اعلان بڑی شان اور زورشور سے ٹھیک اس وقت کیا جاتا ہے جب انقلاب نے ہمارے سامنے لاکر یہ ضرورت پیش کر دی ہے کہ فتحیاب بغاوت کی صورت میں اوپر سے اقدام کیا جائے۔

نہیں ، ہمارے نئے ''اسکرا ،،والوں کے لئے یہ بالکل سازگار نہیں ہے! حتی کہ جب وہ کوئی صحیح سوشل ڈیموکریٹک نظریہ بنا بھی لیتے ہیں تب بھی وہ یہ نہیں جانتے کہ اس پر صحیح عمل کس طرح کیا جائے۔ وہ نہیں سمجھے ہیں کہ جب انقلاب شروع ہو جاتا ہے اور خانہ‌جنگی اور بغاوت کے شعلے بھڑکتے ہیں لیکن پارلیمنٹ نہیں ہوتی تو ایسے میں پارلیمانی جدوجہد کی اصطلاحوں اور خیالوں میں کیسی تبدیلی ہوتی ہے اور کیسے وہ الٹ جاتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھے ہیں کہ زیرجائزہ حالات میں سڑکوں پر مظاہروں کے ذریعہ ترمیمیں کی جاتی ہیں، مسلح شہریوں کے حملہ آورانہ اقدام کے ذریعہ تفصیلات کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور طاقت کے ذریعہ حکومت کا تختہ الٹ کر حکومت کی مخالفت کی جاتی ہے۔

جس طرح ہماری لوک داستانوں کا ایک ہیرو بےموقع نیک مشورے دیتا ہے اسی طرح مارتینوف کے مداح پرامن پارلیمانیت کے سبق ایسے وقت میں دھراتے ہیں جب براہ راست جنگی کارروائیاں شروع ہو چکی ہیں (جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں)۔ ایک ایسی قرارداد میں جو ''انقلاب کی قطعی فتح ،، اور ''عوامی بغاوت ،، سے شروع ہوتی ہے ''انتہا پسند حزب مخالف ،، کا شاندار نعرہ دینا بہت مضحکہ انگیز ہے۔ حضرات ، ذرا یہ تصور کرنے کی کوشش کیجئے کہ بغاوت کے دوران ''انتہاپسند حزب مخالف ،، کا مطلب کیا ہے؟ اس کا مطلب حکومت کا پردہ چاک کرنا ہے یا اس کو ختم کرنا؟ اس کا مطلب حکومت کے خلاف ووٹ دینا ہے یا اس کی مسلح طاقتوں کو کھلی جنگ میں شکست دینا ہے؟ اس کا مطلب حکومت کے خزانے کو بھرنے سے انکار کرنا ہے یا اس خزانے پر بغاوت کی ضروریات کےلئے، مزدوروں اور کسانوں کو مسلح کرنے کےلئے اور آئین‌ساز اسمبلی منعقد کرنے کے لئے انقلابی قبضہ کرنا ہے؟ حضرات، کیا آپ یہ نہیں سمجھنے لگے ہیں کہ ''انتہا پسند حزب مخالف ،، کی اصطلاح صرف منفی اقدامات — پردہ چاک کرنے، خلاف

ووٹ دینے اور انکار کرنے — کا اظہار ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ کیوں که یه اصطلاح صرف پارلیمانی جدوجہد کےلئے استعمال ہو سکتی ہے، مزیدبرآں ایسے دور میں جب کوئی ’’ فیصلہ کن فتح ،، کو جد وجہد کا فوری مقصد نہیں بناتا ہے۔ کیا آپ یه نہیں سمجھنے لگے ہیں که اس صورت میں حالت بنیادی طور پر اس لمحے سے بدل جاتی ہے جب سیاسی طور پر کچلے ہوئے لوگ فتح کی جانبازانہ جدوجہد میں پورے محاذ پر باعزم حمله کرنے لگتے ہیں ؟

مزدور ہم سے پوچھتے ہیں : کیا بغاوت کا فوری کام سرگرمی سے شروع کر دیا جائے؟ کیا کیا جائے که جو بغاوت شروع ہوئی ہے وہ فتح یاب ہو؟ فتح کا کیا استعمال ہونا چاہئے ؟ اس وقت کیا پروگرام ہو سکتا ہے جس پر عمل کیا جائے؟ نئے ’’ اسکرا ،،والے جو مارکس‌ازم کو زیادہ گہرا بنا رہے ہیں جواب دیتے ہیں : ہمیں انتہا پرست انقلابی مخالف پارٹی کی حیثیت سے رہنا چاہئے ... اچھا، تو کیا ہم‌نے ان سورماؤں کو عامیانہ خیلات کا ماہر غلط کہا تھا؟

۱۰ - ’’ انقلابی کمیون ،، اور پرولتاریه اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ

نئے ’’ اسکرا ،،والوں کی کانفرنس انارکسٹ پوزیشن پر قائم نہیں رہی جس کے بارے میں نئے ’’ اسکرا ،، نے باتیں بنائی تھیں (صرف ’’ نیچے سے ،، اقدام لیکن ’’ نیچے اور اوپر دونوں سے ،، نہیں) - صرف بغاوت کے امکان کو ماننا اور فتح اور عارضی انقلابی حکومت میں شرکت کے امکانات کو نه تسلیم کرنا بہت ہی صریحی لغویت تھی۔ اس لئے اس سوال کے مارتینوف اور مارتوف کے پیش کئے ہوئے حل میں قرارداد نے بعض قیود اور پابندیاں لگا دیں۔ آئیے، ان قیود پر غور کریں جو قرارداد کے مندرجہ‌ذیل حصے میں دی گئی ہیں :

’’ یه طریقۂ کار (’’ انتہا پرست انقلابی مخالف پارٹی کی حیثیت سے رہنا ،،) دراصل کسی طرح اس مصلحت کو مسترد نہیں کرتا که جزوی اور اتفاقی طور پر اقتدار پر قبضه کر

لیا جائے اور کسی نہ کسی شہر یا کسی نہ کسی علاقے میں انقلابی کمیون اس واحد مقصد سے قائم کئے جائیں کہ بغاوت کی توسیع اور حکومت میں بدنظمی پیدا کرنے میں مدد دی جا سکے۔ ''

اگر یہ معاملہ ہے تو اس کا مطلب اصولی طور پر اقدام کو نہ صرف نیچے سے بلکہ اوپر سے بھی تسلیم کرنا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ل۔ مارتوف نے '' اسکرا '' (شمارہ ۹۳) میں اپنی مشہور مزاحیہ تنقید میں جو تجویز پیش کی تھی وہ مسترد کر دی گئی ہے اور '' وپریود '' کا طریقۂ کار یعنی نہ صرف '' نیچے سے '' بلکہ '' اوپر سے '' اقدام بھی صحیح مان لیا گیا ہے۔

مزید یہ کہ اقتدار پر قبضے کا مطلب (چاہے وہ جزوی اور اتفاقی وغیرہ) صاف طور سے نہ صرف سوشل ڈیمو کریٹوں، نہ صرف پرولتاریہ کی شرکت کی تجویز ہے۔ یہ اس واقعہ کا نتیجہ ہے کہ نہ صرف پرولتاریہ جمہوری انقلاب میں دلچسپی رکھتا ہے اور اس میں سرگرمی سے حصہ لیتا ہے۔ یہ اس کا نتیجہ ہے کہ بغاوت '' عوامی '' ہے جیسا کہ زیر جائزہ قرارداد کی ابتدا میں کہا گیا ہے، اور اس میں '' غیر پرولتاری گروپ '' بھی (بغاوت کے بارے میں کانفرنس والوں کی قرارداد میں یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں) حصہ لیتے ہیں یعنی بورژوازی بھی اس میں حصہ لیتی ہے۔ اس لئے یہ اصول کہ عارضی انقلابی حکومت میں پیٹی بورژوازی کے ساتھ سوشلسٹوں کی شرکت مزدور طبقے سے غداری ہے کانفرنس نے مسترد کر دیا اور '' وپریود '' یہی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اگر '' غداری '' جزوی، اتفاقی، مقامی وغیرہ اقدام پر مشتمل ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ غداری نہیں ہے۔ اس لئے یہ خیال کہ عارضی انقلابی حکومت میں شرکت بھونڈی ژوریس‌ازم کے مترادف ہے کانفرنس نے مسترد کردیا اور '' وپریود '' یہی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کسی حکومت کا اس وجہ سے حکومت ہونا ختم نہیں ہو جاتا کہ وہ بہت سے شہروں میں نہیں بلکہ ایک شہر میں، بہت سے علاقوں میں نہیں بلکہ ایک علاقے میں ہوتی ہے یا اپنے نام کی وجہ سے۔ اس طرح اس سوال کے بااصول پہلو کو جس

کو نئے ”اسکرا،، نے پیش کرنے کی کوشش کی تھی کانفرنس نے مسترد کر دیا۔

آئیے، دیکھیں کہ کانفرنس نے انقلابی حکومتوں کی تشکیل پر جس کو اب اصولی طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے اور ان میں شرکت پر جو پابندیاں لگائی ہیں، کیا وہ معقول ہیں۔ ہم ”اتفاقی،، اور ”عارضی،، کے درمیان فرق کو ابھی تک نہیں جانتے۔ ہمیں ڈر ہے کہ یہاں انوکھے اور ”نئے،، لفظ سے محض صاف خیالی کی کمی کو چھپایا گیا ہے۔ وہ زیادہ ”گہرا،، معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل وہ زیادہ دھندلا اور گڈمڈ ہے۔ ایک شہر یا علاقے میں ”اقتدار پر جزوی قبضہ کرنے،، کی ”مصلحت،، اور ساری ریاست کی عارضی انقلابی حکومت میں شرکت کے درمیان کیا فرق ہے؟ کیا ”شہروں،، میں پیٹرسبرگ ایسا شہر شامل نہیں ہے جس میں ۹ جنوری کے واقعات ہوئے؟ کیا علاقوں میں قفقاز نہیں شامل ہے جو بہت سی ریاستوں سے بھی بڑا ہے؟ ایک علاقے کا ذکر ہی کیا اگر ایک شہر میں بھی ہم نے ”اقتدار پر قبضہ،، کر لیا تو کیا یہ مسائل (جو کسی زمانے میں نئے ”اسکرا،، کے لئے پریشانی کا باعث تھے) کہ جیلوں، پولیس اور خزانے وغیرہ کا کیا کیا جائے ہمارے سامنے نہ آئیں گے؟ درحقیقت کوئی بھی اس سے انکار نہیں کریگا کہ اگر ہمارے پاس کافی طاقت نہ ہوئی، اگر بغاوت پوری طرح کامیاب نہ ہوئی یا اگر فتح فیصلہ کن نہ ہوئی تو اس کا امکان ہے کہ عارضی انقلابی حکومتیں مقامی طور پر، الگ الگ شہروں وغیرہ میں بنائی جائیں۔ لیکن حضرات، اس کا زیر بحث مسئلے سے کیا تعلق ہے؟ کیا آپ خود قرارداد کی ابتدا میں ”انقلاب کی فیصلہ کن فتح،، اور ”فتحیاب عوامی بغاوت،، کا ذکر نہیں کرتے؟؟ سوشل ڈیموکریٹوں نے کب سے انارکسٹوں کا کام اپنے ذمے لے لیا ہے: پرولتاریہ کی توجہ اور مقاصد کو پارہ پارہ کرنا اور اس کی توجہ عام، واحد، ٹھوس اور مکمل بات کی طرف مبذول کرنے کے بجائے ”جزوی،، کی طرف لگانا؟ کسی شہر میں ”اقتدار پر قبضہ،، فرض کرتے ہوئے آپ خود ”بغاوت کی توسیع،، کی بات کرتے ہیں — کسی دوسرے شہر میں، کیا ہم ایسا سوچ سکتے ہیں؟ تمام شہروں میں، کیا ہم یہ امید کرنے

کی جرأت کر سکتے ہیں ؟ حضرات ، آپ کے نتائج ایسے ہی ناقص اور اٹکل پچو، ایسے ہی متضاد اور گڈمڈ ہیں جیسے آپ کے خیال۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی نے عام طور پر عارضی انقلابی حکومت کے سوال کا تفصیلی اور واضح جواب دیا ہے۔ اس میں تمام مقامی عارضی حکومتیں بھی آجاتی ہیں۔ بہرنوع، کانفرنس کا جواب مصنوعی اور بےاصول طریقے سے سوال کے ایک حصے کو الگ کرکے، مجموعی طور پر پورے سوال سے کترا جاتا ہے (اور وہ بھی ناکامی سے) اور انتشار پیدا کرتا ہے۔

"انقلابی کیمیون"، کا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ خیال "عارضی انقلابی حکومت"، سے مختلف ہے اور اگر ایسا ہے تو کس لحاظ سے؟ کانفرنس کے حضرات خود بھی یہ نہیں جانتے۔ انقلابی خیالات کی گڈمڈ ان کو اکثر انقلابی لفاظی کی طرف لے جاتی ہے۔ واقعی، سوشل ڈیموکریسی کے نمائندوں کی قرارداد میں "انقلابی کمیون"، کے الفاظ انقلابی لفاظی کے سوا اور کچھ نہیں ہیں۔ مارکس نے اکثر اس طرح کی لفاظی کی مذمت کی ہے جس میں فرسودہ ماضی کی کچھ "دلکش"، اصطلاحیں مستقبل کے فریضوں کو چھپانے کےلئے استعمال کی جاتی ہیں۔ ایسی صورتوں میں کسی اصطلاح کی دلکشی جو تاریخ میں اپنا رول ختم کر چکی ہے محض بیکار اور مضرت‌رساں اچمک‌دمک اور بچے کے جھنجھنے جیسی رہ جاتی ہے۔ ہمیں مزدوروں ور مجموعی طور پر سب لوگوں کے سامنے یہ واضح اور غیر مبہم خیال پیش کرنا چاہئے کہ ہم عارضی انقلابی حکومت کا قیام کیوں چاہتے ہیں اور اگر ہم فیصلہ‌کن طریقے سے حکومت پر اثر انداز ہو سکے تو اس عوامی بغاوت کی فتح کے پہلے دن سے جو شروع ہو چکی ہے ہم کیا تبدیلیاں کریں گے۔ یہ ہیں وہ سوالات جن سے سیاسی لیڈر دوچار ہیں۔

روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس نے پوری وضاحت سے ان سوالوں کا جواب دیا ہے اور ان تبدیلیوں کا مکمل پروگرام بنایا ہے— ہماری پارٹی کا کم سے کم پروگرام۔ اور لفظ "کمیون"، کوئی جواب نہیں فراہم کرتا۔ وہ صرف کسی دور کی گونج یا خالی خولی لفاظی سے لوگوں کے ذہن میں انتشار پیدا کرتا ہے۔

مثلاً هم جتنا زیادہ ۱۸۷۱ء کے پیرس کمیون کی عزت کرتے ہوں اتناھی همیں اس کی غلطیوں اور اس کے مخصوص حالات کا تجزیہ کئے بغیر اس کا سرسری حوالہ دینےسے پرھیز کرنا چاھئے۔ کیونکہ ایسا کرنے کا مطلب بلانکیسٹوں کی نامعقول مثال کو دھرانا ھوگا جن کا اینگلس نے مذاق اڑایا ھے۔ بلانکیسٹوں نے (۱۸۷۴ء میں اپنے ''مینی‌فسٹو،، میں) کمیون (۶۴) کے ھر اقدام کو سراھا ھے۔ کوئی کانفرنس والا کسی مزدور کو کیا جواب دے سکتا ھے جو اس ''انقلابی کمیون،، کے بارے میں پوچھیگا، جس کا ذکر قرارداد میں ھے؟ وہ صرف اتنا بتا سکےگا کہ یہ نام ھے جس سے تاریخ میں مزدوروں کی ایک حکومت جانی جاتی ھے، ایک حکومت جو اس وقت جمہوری انقلاب اور سوشلسٹ انقلاب کے عناصر کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی اور نہ کر سکی، ایک حکومت جس نے ریپبلک کے لئے لڑنے کے فریضوں کو سوشلزم کےلئے لڑنے کے فریضوں سے گڈمڈ کر دیا، وارسائی (۶۵) پر پرجوش فوجی حملے کے سوال کو حل نہ کرسکی اور فرانس کے بینک پر قبضہ نہ کرنے کی غلطی وغیرہ کی۔ مختصر یہ کہ آپ اپنے جواب میں چاھے پیرس کمیون کا حوالہ دیں یا کسی دوسرے کمیون کا، آپ کا جواب یہ ھوگا : یہ ایسی حکومت تھی جیسی ھماری نہ ھونی چاھئے۔ واقعی، اچھا جواب ھے! کیا یہ عالمانہ کج بحثی اور کسی انقلابی کی بےچارگی کا ثبوت نہیں ھے جب کسی قرارداد میں پارٹی کے عملی پروگرام کے بارے میں خاموشی اختیار کی جاتی ھے اور بیجا طور پر تاریخ کے سبق دئے جانے لگتے ھیں؟ کیا یہ اسی غلطی کا انکشاف نہیں ھے جس کے ھم ناکامیابی سے مرتکب ٹھہرائے گئے ھیں یعنی جمہوری انقلاب کو سوشلسٹ انقلاب سے گڈمڈ کرنےکے جن کے درمیان کوئی بھی ''کمیون،، فرق نہیں کر سکا؟

بغاوت کی توسیع اور حکومت میں بدنظمی پیدا کرنے کو عارضی حکومت کے (جس کو نامناسب طور پر کمیون کہا گیا ھے) ''واحد،، مقصد کی حیثیت سے پیش کیا گیا ھے۔ اپنے لفظی معنی کے لحاظ سے ''واحد،، دوسرے مقاصد کو خارج کر دیتا ھے۔ یہ ''صرف نیچے سے،، کے نامعقول نظرئے کی گونج ھے۔ دوسرے

مقاصد کا اس طرح اخراج کوتاہ‌نظری اور نامعقولیت کی ایک اور مثال ہے۔ ''ایک انقلابی کمیون،، یعنی انقلابی حکومت کو، خواہ وہ ایک ہی شہر میں ہو، تمام ریاستی معاملات کا لازمی طور پر انتظام کرنا ہوگا (چاہے وہ عارضی طور پر ہو، ''جزوی، اتفاقی،، ہو) اور یہ حماقت کی حد ہے کہ سر پروں کے اندر چھپا لیا جائے اور اس کو دیکھنے سے انکار کر دیا جائے۔ اس حکومت کو ۸ گھنٹے کے کام کے دن کا قانون بنانا پڑیگا، فیکٹریوں میں مزدوروں کے ذریعہ نگرانی کا انتظام کرنا ہوگا، مفت عام تعلیم دینا ہوگا اور ججوں کے الکشن کا طریقہ رائج کرنا ہوگا اور کسانوں کی کمیٹیاں وغیرہ قائم کرنی ہونگی۔ مختصر یہ کہ اس کو متعدد اصلاحات قطعی طور پر کرنی ہونگی۔ ان اصلاحات کو ''بغاوت کی توسیع میں مدد دینے،، کے معنی دینا الفاظ کے ساتھ کھیلنا اور ایک ایسے معاملے میں جان بوجھکر انتشار پیدا کرنا ہے جس میں قطعی صفائی کی ضرورت ہے۔

نئے ''اسکرا،،والوں کی قرارداد کا آخری حصہ ''اکونومزم،، کے بنیادی رجحانات پر نکتہ چینی کےلئے کوئی نیا مواد نہیں فراہم کرتا جس کا ہماری پارٹی میں نوجیون ہوا ہے لیکن جو کچھ اوپر کہا گیا ہے اس کو وہ ذرا مختلف طریقے سے دکھاتا ہے۔ یہ وہی حصہ ہے:

> ''صرف ایک صورت میں سوشل ڈیموکریسی کو خود اپنی پیش‌قدمی سے اقتدار پر قبضہ کرنے اور جتنی مدت تک ممکن ہو سکے اس پر قابض رہنے کی کوششیں کرنی چاہئے یعنی صرف اسی صورت میں جب انقلاب مغربی یورپ کے ترقی‌یافتہ ملکوں میں پھیل جائے، جہاں سوشلزم کے حصول کےلئے حالات معروف (؟) پختگی تک پہنچ چکے ہیں۔ اس صورت میں روسی انقلاب کی تنگ تاریخی حدود کو کافی وسیع کیا جا سکتا ہے اور سوشلسٹ اصلاحات کے راستے پر قدم رکھنے کا امکان پیدا ہوگا۔

'' اپنے طریقہ' کار کی بنیاد اس توقع پر رکھ کر کہ سارے انقلابی زمانے میں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی اپنی اس پوزیشن پر قائم رہے گی کہ ان تمام حکومتوں کی انتہائی انقلابی مخالفت کرے گی جو انقلاب کے دوران یکے بعد دیگرے آئیں گی سوشل ڈیموکریسی بہترین طریقے سے یہ تیاری کر سکے گی کہ حکومت کے اقتدار کو، اگر وہ اس کے ہاتھوں میں آجائے (؟؟) استعمال کر سکے۔''

یہاں بنیادی خیال یہ ہے جس کو '' وپریود '' نے باربار پیش کیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ ہمیں جمہوری انقلاب میں سوشل ڈیموکریسی کی مکمل فتح سے نہ ڈرنا چاہئے (جیسا کہ مارتینوف ڈرتے ہیں) یعنی پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کی فتح سے کیونکہ ایسی فتح ہمیں سارے یورپ کو جھنجھوڑنے کا امکان دے گی اور بورژوازی کا جوا اتار پھینکنے کے بعد یورپ کا سوشلسٹ پرولتاریہ، اپنی باری میں، ہمیں سوشلسٹ انقلاب کرنے میں مدد دے گا۔ لیکن دیکھئے نئے '' اسکرا ''والوں نے اپنی تشریح میں اس خیال کو کیسا بگاڑا ہے۔ ہم تفصیلات میں نہیں جائیں گے — اس نامعقول مفروضے پر کہ طاقت ایسی طبقاتی شعور رکھنےوالی پارٹی کے ہاتھوں میں '' آجائے ''، جو اقتدار پر قبضے کو مضرت رساں طریقہ' کار سمجھتی ہے، اس واقعہ پر کہ یورپ میں سوشلزم کے لئے حالات معروف پختگی تک ہی نہیں پہنچے ہیں بلکہ عام پختگی تک پہنچ گئے ہیں، اس واقعہ پر کہ ہمارا پارٹی پروگرام سوشلسٹ اصلاحات کو نہیں جانتا، وہ صرف سوشلسٹ انقلاب سے واقف ہے۔ آئیے، اب '' وپریود '' کے خیال اور اس خیال کے درمیان جو قرارداد میں پیش کیا گیا ہے خاص اور بنیادی فرق کو لیں۔ '' وپریود '' نے روس کے انقلابی پرولتاریہ کے سامنے ایک عملی فریضہ پیش کیا یعنی جمہوریت کی جنگ جیتنا اور اس فتح کو یورپ میں انقلاب لانے کےلئے استعمال کرنا۔ قرارداد اس رابطے کو سمجھنے میں ناکامیاب ہے جو ہماری '' فیصلہ کن فتح '' (اخبار نئے '' اسکرا '' کے معنی میں نہیں) اور یورپ میں انقلاب کے درمیان

ہے اور اسی‌لئے اس میں پرولتاریہ کے فریضوں یا پرولتاریہ کی فتح کے امکانات کا ذکر نہیں ہے بلکہ عام طور پر امکانات میں سے ایک کا ذکر کیا گیا ہے یعنی ’’ انقلاب کی توسیع کی صورت میں ،، ... ’’ وپریود ،، نے زور دیکر صاف طور سے دکھایا (اور اسکو روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی قرارداد میں شامل کیا گیا) کہ ’’ سرکاری طاقت ،، کیسے پرولتاریہ کے مفادات کےلئے ’’ استعمال ،، ہو سکتی ہے اور استعمال کرنا چاہئے، اس کا دھیان رکھتے ہوئے کہ سماجی ارتقا کی ایک خاص منزل پر فوراً کیا حاصل کیا جا سکتا ہے، اور سوشلزم کی جدوجہد کی لازمی جمہوری شرط کی حیثیت سے پہلے کیا کرنا چاہئے۔ یہاں بھی کانفرنس کی قرارداد بری طرح پسماندہ ہے جب اس میں کہا جاتا ہے ’’ استعمال کرنے ،، کےلئے اپنے کو ’’ تیار کر سکیگی ،، لیکن یہ نہیں کہتی ہے کہ کیسے کر سکےگی ، کیسے اپنے کو تیار کریگی اور کس مقصد کےلئے استعمال کریگی۔ مثال کے طور پر ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ نئے ’’ اسکرا ،،والے پارٹی میں اپنی نمایاں پوزیشن کو ’’ استعمال کرنے کےلئے اپنے کو تیار کرنے کے قابل ہو سکیں ،،۔ لیکن بات تو یہ ہے کہ ابھی تک اس استعمال کے لئے ان کے تجربے اور ان کی تیاری سے اس کی زیادہ امید نہیں پائی جاتی کہ یہ امکان حقیقت بنےگا...

’’ وپریود ،، نے بالکل صاف طور سے کہا ہے کہ ’’ اقتدار کو برقرار رکھنے کا حقیقی امکان ،، کس بات میں ہے یعنی پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ میں، ان کی مشترکہ مجموعی طاقت میں جو تمام انقلاب‌دشمن طاقتوں پر بھاری ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے، جمہوری اصلاحات میں ان کے مفادات کی ناگزیر مطابقت میں۔ یہاں بھی کانفرنس کی قرارداد کوئی عملی بات نہیں کہتی، وہ مسئلے سے محض فرار اختیار کرتی ہے۔ یقیناً، روس میں اقتدار برقرار رکھنے کے امکان کا تعین خود روس میں سماجی طاقتوں کی ساخت کے مطابق ہونا چاہئے، اس جمہوری انقلاب کے حالات کے مطابق جو اس وقت ہمارے ملک میں ہو رہا ہے۔ یورپ میں پرولتاریہ کی فتح (یورپ میں انقلاب لانے سے پرولتاریہ کی فتح تک ابھی بہت فاصلہ ہے) سے روسی بورژوازی کی سخت انقلاب دشمن جدوجہد پیدا ہوگی۔

پھر بھی نئے '' اسکرا ''والوں کی قرارداد میں اس انقلاب‌دشمن طاقت کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا ہے جس کی اہمیت کا اندازہ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی قرارداد میں لگایا گیا ہے۔ اگر ہم رپبلک اور جمہوریت کے لئے اپنی لڑائی میں پرولتاریہ کے علاوہ کسانوں پر بھی بھروسہ نہ کر سکتے تو '' اقتدار برقرار '' رکھنے کی توقع بےسود ہوتی۔ لیکن اگر یہ بےسود نہیں ہے، اگر '' زارشاہی پر انقلاب کی فیصلہ کن فتح '' ایسا امکان پیدا کرتی ہے تو ہمیں اسے دکھانا چاہئے، اسکو حقیقت میں تبدیل کرنے کےلئے سرگرمی سے اپیل کرنی چاہئے اور عملی نعرے دینا چاہئے، نہ صرف یورپ میں انقلاب کو لانے کی صورت میں بلکہ انقلاب وہاں لےجانے کے مقصد کے لئے بھی۔ دم چھلا سوشل ڈیموکریٹوں نے '' روسی انقلاب کی محدود تاریخی گنجائش '' کا جو حوالہ دیا ہے وہ صرف اس جمہوری انقلاب کے مقاصد اور اس میں پرولتاریہ کے رہنما رول کے بارے میں ان کی محدود سوجھ بوجھ کی پردہ پوشی کرتا ہے !

'' پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ '' کے نعرے کے خلاف ایک اعتراض یہ ہے کہ یہ ڈکٹیٹرشپ '' واحد مرضی '' ('' اسکرا ''، شمارہ ۹۰) کا خیال پیش کرتی ہے مگر پرولتاریہ اور پیٹی بورژوازی کی واحد مرضی نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ اعتراض نامعقول ہے کیونکہ اس کی بنیاد '' واحد مرضی '' کی اصطلاح کی ایک خیالی '' مابعد الطبیعی '' تشریح پر ہے۔ ممکن ہے کہ ایک صورت میں واحد مرضی‌ہو اور دوسری صورت میں نہ ہو۔ سوشلزم کے سوالوں پر اور سوشلزم کےلئے جدوجہد میں اتفاق نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جمہوریت کے سوالوں پر اور رپبلک کےلئے جدوجہد میں مرضی کی وحدت نہ ہو۔ اس کو بھولنا جمہوری انقلاب اور سوشلسٹ انقلاب کے درمیان منطقی اور تاریخی فرق کو بھولنے کے مترادف ہوگا۔ اس کو بھولنا جمہوری انقلاب کے کل قومی کردار کو بھولنے کے مترادف ہوگا یعنی اگر یہ انقلاب '' ساری قوم '' کا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ٹھیک اس حد تک '' مرضی کی وحدت '' ہے جہاں تک یہ انقلاب سارے عوام کی ضرورتوں اور تقاضوں کو

پورا کرتا ھے۔ جمہوریت کے حدود کے باھر پرولتاریہ اور کسان بورژوازی کے درمیان واحد مرضی کا کوئی سوال نہیں ھو سکتا ھے۔ ان کے درمیان طبقاتی جدوجہد ناگزیر ھے لیکن ایک جمہوری رپبلک میں ھی یہ جدوجہد سوشلزم کےلئے عوام کی سب سے گہری اور سب سے وسیع جدوجہد ھوگی۔ دنیا کی تمام باتوں کی طرح، پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ اپنا ماضی و مستقبل رکھتی ھے۔ اس کا ماضی مطلق العنانی، کسان غلامی، شاھی اور خصوصی حقوق ھیں۔ اس ماضی کے خلاف جد وجہد میں، انقلاب دشمنی کے خلاف جدوجہد میں پرولتاریہ اور کسانوں کی "واحد مرضی"، ممکن ھے کیونکہ یہاں مفادات کا اتحاد ھے۔

اس کا مستقبل ھے نجی ملکیت کے خلاف جدوجہد، مالک کے خلاف اجرتی مزدور کی جدوجہد، سوشلزم کےلئے جدوجہد۔ یہاں مرضی کی وحدت ناممکن ھے*۔ یہاں ھمارے سامنے جو راستہ ھے وہ مطلق العنانی سے رپبلک تک نہیں ھے بلکہ پیٹی بورژوا جمہوری رپبلک سے سوشلزم تک ھے۔

یہ سچ ھے کہ حقیقی تاریخی حالات میں ماضی کے عناصر مستقبل کے عناصر کے ساتھ گھل مل جاتے ھیں، دو راستے ایک دوسرے کے آر پار جاتے ھیں۔ اجرتی محنت اور نجی ملکیت کےخلاف اس کی جدوجہد مطلق العنانی میں بھی ھوتی ھے اور کسان غلامی میں بھی پیدا ھوتی ھے۔ لیکن یہ ھمیں ارتقا کی خاص منزلوں کے درمیان منطقی اور تاریخی طور سے تمیز کرنے سے کسی طرح نہیں روکتی۔ ھم سب بورژوا انقلاب اور سوشلسٹ انقلاب کا تقابل کرتے ھیں۔ ھم سب اس بات کی قطعی ضرورت پر اصرار کرتے ھیں کہ ان کے درمیان تمیز کی جائے۔ بہرحال، کیا اس سے انکار کیا جا سکتا ھے کہ تاریخی ارتقا کے دوران دو انقلابوں کے الگ الگ اور منفرد عناصر ایک

---

* سرمایہداری کا ارتقا، جو آزادی کے حالات میں زیادہ وسیع اور تیز ھوگا، جلدھی لازمی طور پر مرضی کی وحدت کا خاتمہ کر دیگا اور یہ اتنی ھی زیادہ جلد ھوگا جتنا پہلے انقلاب دشمنی اور رجعت پرستی کو کچلا جائےگا۔

دوسرے سے گھل مل جاتے ھیں؟ کیا یورپ میں جمہوری انقلابوں کا دور متعدد سوشلسٹ تحریکوں اور سوشلسٹ تبدیلیوں کی کوششوں سے واقف نہیں ھے؟ اور کیا یورپ میں مستقبل کے سوشلسٹ انقلاب کو ابھی وہ بہت کچھ پورا کرنا نہیں ھے جو جمہوریت کے شعبے میں نہیں کیا گیا ھے؟

کسی سوشل ڈیموکریٹ کو ایک لمحے کےلئے یہ نہ بھولنا چاھئے کہ پرولتاریہ کو لازمی طور پر انتہائی جمہوری اور ریپبلکن بورژوازی اور پیٹی بورژوازی کے خلاف بھی سوشلزم کےلئے طبقاتی جدوجہد کرنی ھوگی۔ اس میں کوئی شک نہیں ھے۔ اسی لئے ایک علحدہ، خودمختار، سوشل ڈیموکریسی کی خالص طبقاتی پارٹی کی قطعی ضرورت ھے۔ اسی لئے بورژوازی کے ساتھ مل کر ''مشترکہ ضرب لگانا،، ھمارے طریقۂ کار کی عارضی نوعیت اور ''اپنے دشمن کی طرح اپنے اتحادی پر،، کڑی نگرانی رکھنا وغیرہ ھمارا فرض ھے۔ ان سب باتوں میں بھی شک کی کوئی گنجائش نہیں ھے۔ بہرحال اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مضحکہ‌انگیز اور رجعت‌پرستانہ ھوگا کہ ھمیں ان فرائض کو فراموش اور نظرانداز کرنا چاھئے یا ان کی طرف سے بےتوجہی برتنا چاھئے جو عبوری اور عارضی ھونے کے باوجود فی‌الحال اھم ھیں۔ مطلق العنانی کے خلاف جدوجہد سوشلسٹوں کا عارضی اور عبوری فریضہ ھے لیکن اس فریضے کو کسی طرح نظرانداز کرنا یا اس کی طرف سے بےتوجہی برتنا سوشلزم کے ساتھ غداری اور رجعت‌پرستی کی خدمت ھے۔ پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ بلاشبہ سوشلسٹوں کا محض ایک عبوری اور عارضی مقصد ھے لیکن جمہوری انقلاب کے دور میں اس مقصد کو نظرانداز کرنا بالکل رجعت‌پرستی ھوگا۔

ٹھوس حالات میں ٹھوس سیاسی مقاصد بنانا چاھئے۔ تمام چیزیں ایک دوسرے سے مربوط ھیں، تمام چیزیں متحرک ھیں اور تمام چیزیں بدلتی رہتی ھیں۔ جرمن سوشل ڈیموکریسی اپنے پروگرام میں ریپبلک کا مطالبہ نہیں کرتی۔ جرمنی میں صورت‌حال ایسی ھے کہ یہ سوال عملی طور پر سوشلزم کے سوال سے الگ کرنا مشکل ھے (حالانکہ جرمنی کے معاملے میں بھی اینگلس نے ایرفورٹ پروگرام کے

مسودے پر اظہار رائے کرتے ہوئے ۱۸۹۱ء میں (٦٦) اس بات کے خلاف انتباہ کیا ہے کہ رپبلک اور رپبلک کےلئے جدوجہد کی اہمیت کو حقیر نہ سمجھا جائے)۔ روسی سوشل ڈیموکریسی میں اپنے پروگرام اور ایجی‌ٹیشن سے رپبلک کا مطالبہ نکالنے کا سوال کبھی نہیں پیدا ہوا کیونکہ ہمارے ملک میں رپبلک اور سوشلزم کے درمیان اٹوٹ رشتے کا کوئی چرچا نہیں ہے۔ ۱۸۹۸ء کے جرمن سوشل ڈیموکریٹ کےلئے یہ بالکل قدرتی بات تھی کہ وہ رپبلک کے سوال پر خاص طور سے زور نہ دے اور اس میں نہ تو کوئی حیرت کی بات ہے اور نہ یہ قابل مذمت ہے۔ لیکن ۱۸۴۸ء میں جس جرمن سوشل ڈیموکریٹ نے رپبلک کے سوال کو پس‌پشت ڈالا ہوتا وہ انقلاب کا قطعی غدار ہوتا۔ مجرد سچائی جیسی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ سچائی ہمیشہ ٹھوس ہوتی ہے۔

وقت آئےگا جب روسی مطلق العنانی کے خلاف جدوجہد ختم ہو جائے گی اور روس میں جمہوری انقلاب کا دور گذر جائےگا۔ اس وقت پرولتاریہ اور کسانوں کی "مرضی کی وحدت"، اور جمہوری ڈکٹیٹرشپ وغیرہ کی بابت ذکر کرنا مضحکہ‌انگیز ہوگا۔ جب وہ وقت آئےگا تب ہم براہ راست پرولتاریہ کی سوشلسٹ ڈکٹیٹرشپ کے سوال سے نبٹ لیں گے اور اس کا چرچا زیادہ تفصیل سے کریں گے۔ فی‌الحال ترقی یافتہ طبقے کی پارٹی اس کے سوا اور کچھ نہیں کرسکتی کہ وہ زارشاہی پر جمہوری انقلاب کی فیصلہ کن فتح کےلئے انتہائی جوش کے ساتھ کوشش کرے۔ اور فیصلہ کن فتح کا پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کے سوا اور کوئی مطلب نہیں ہے۔

نوٹ

۱) ہم قاری کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ "اسکرا"، اور "وپریود"، کے درمیان نوک جھوک میں اول الذکر نے دوسری باتوں میں توراتی کے نام اینگلس کے خط (٦٧) کا حوالہ دیا ہے جس میں اینگلس نے اٹلی کے اصلاح‌پسندوں کے (مستقبل) لیڈر کو جمہوری اور سوشلسٹ انقلابوں کے درمیان گڈمڈ کرنے کے خلاف آگاہ کیا ہے۔

اینگلس نے ۱۸۹۴ء میں اٹلی کی سیاسی صورت حال کی بابتہ لکھا کہ اٹلی میں آنےوالا انقلاب پیٹی‌بورژوا اور جمہوری ہوگا نہ کہ سوشلسٹ۔ ''اسکرا،، نے ''وپریود،، کو ملامت کی ہے کہ اس‌نے اینگلس کے اصول سے گریز کیا ہے۔ یہ ملامت نامنصفانہ ہے کیونکہ مجموعی طور پر ''وپریود،، (شمارہ ۱۴) نے مارکس کی اس تھیوری کو پوری طرح صحیح مانا ہے جو ۱۹ ویں صدی کے انقلابوں کی تین خاص طاقتوں کے درمیان تمیز کرنے کے بارے میں ہے*۔ اس تھیوری کے مطابق مندرجہ ذیل طاقتیں پرانے نظام، مطلق العنانی، جاگیرداری اور کسان غلاموں کے نظام کے خلاف مورچہ لیتی ھیں : ۱) بڑی لبرل بورژوازی، ۲) ریڈیکل پیٹی بورژوازی، ۳) پرولتاریہ۔ پہلی آئینی شاھی سے زیادہ کےلئے نہیں لڑتی، دوسری جمہوری ریپلک کےلئے اور تیسری سوشلسٹ انقلاب کےلئے۔ مکمل جمہوری انقلاب کےلئے پیٹی بورژوازی کی جدوجہد کو سوشلسٹ انقلاب کےلئے پرولتاریہ کی جدوجہد سے گڈمڈ کرنے میں سوشلسٹ کےلئے سیاسی دیوالیہ‌پن کا خطرہ ہے۔ اس معاملے میں مارکس کا انتباہ بالکل بجا ہے۔ بہرحال بالکل اسی وجہ سے ''انقلابی کمیونوں،، کا نعرہ غلط ہے کیونکہ تاریخ میں مشہور کمیونوں نے جمہوری انقلاب اور سوشلسٹ انقلاب کو گڈمڈ کیا۔ دوسری طرف ہمارا نعرہ — پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ — پوری طرح اس غلطی کے خلاف ضمانت دیتا ہے۔ انقلاب کی قطعی بورژوا نوعیت کو تسلیم کرتے ہوئے جو محض جمہوری انقلاب کے حدود سے براہ‌راست باھر قدم رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، ہمارا نعرہ اس مذکورہ انقلاب کو آگے بڑھاتا ہے اور اس کو ایسی صورتیں دینے کی کوشش کرتا ہے جو پرولتاریہ کےلئے انتہائی مفید ہوں — نتیجے میں، وہ جمہوری انقلاب سے امکانی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ سوشلزم کےلئے جدوجہد کو آگے بڑھانے میں پرولتاریہ کو زیادہ سے زیادہ کامیابی ہو۔

---

* دیکھئے لینن کا مضمون ''سوشل ڈیموکریسی اور عارضی انقلابی حکومت،،۔ (ایڈیٹر)

۱۱ - روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس اور ''کانفرنس،، کی کچھ قراردادوں کے درمیان سرسری موازنہ

عارضی انقلابی حکومت کا سوال اس وقت سوشل ڈیموکریسی کے طریقۂ کار کا مرکزی سوال ہے۔ کانفرنس کی دوسری قراردادوں پر اتنی تفصیل سے اظہار رائے کرنا نہ تو ممکن ھے اور نہ ضروری ھے۔ ھم ان کئی نکات کا مختصر طور سے حوالہ دینے تک محدود رھیں گے جو روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس اور کانفرنس کی قراردادوں کے طریقۂ کار کے رجحان کے درمیان اس بااصول اختلاف کی تصدیق کرتے ھیں جس کا تجزیہ اوپر کیا جا چکا ھے۔

انقلاب سے ذرا پہلے حکومت کے طریقۂ کار کی طرف رویے کے سوال کو لیجئے۔ ایک بار پھر آپ کو اس سوال کا جامع جواب روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی ایک قرارداد میں ملے گا۔ یہ قرارداد خاص وقت کے متنوع حالات اور فریضوں کو پیش نظر رکھتی ھے: حکومت کی مراعات کی مکاری کا پردہ چاک کرنا، ''عوامی نمائندگی کی بگڑی شکلوں،، کو استعمال کرنا، مزدور طبقے کے فوری مطالبات کا انقلابی حصول (خاص مطالبہ آٹھ گھنٹے کا کام کا دن) اور پھر سیاہ صد کے خلاف مزاحمت۔ کانفرنس کی قراردادوں میں اس سوال کو الگ الگ کئی ٹکڑوں میں پیش کیا گیا ھے: ''رجعت پرستی کی سیاہ طاقتوں کے خلاف مزاحمت،، کا ذکر صرف دوسری پارٹیوں کی طرف رویے کی قرارداد کی تمہید میں کیا گیا ھے۔ نمائندہ اداروں کے الکشن میں حصہ لینے کے سوال پر بورژوازی کے ساتھ زارشاھی کے ''سمجھوتوں،، سے علحدہ غور کیا گیا ھے۔ انقلابی طریقوں سے آٹھ گھنٹے کے کام کے دن کے حصول کے مطالبے کے بجائے ''معاشی جدوجہد پر،، کے شاندار عنوان سے ایک خاص تجویز (''روسی سماجی زندگی میں محنت کے سوال کے مرکزی مقام،، کے بارے میں بلند بانگ اور بہت ھی احمقانہ جملوں کے بعد) ''آٹھ گھنٹے کا کام کا دن قانونی طور پر قائم کرنے کے لئے،، ایجی‌ٹیشن کرنے کا پرانا نعرہ دھراتی ھے۔ اب اس نعرے کا ناکافی اور دقیانوسی ھونا اتنا بین ھے کہ اس کا ثبوت دینے کی ضرورت نہیں۔

رہا کھلے سیاسی اقدام کا سوال۔ تیسری کانگرس نے ہماری سرگرمیوں میں ہونےوالی بنیادی تبدیلیوں کو پیش نظر رکھا ہے۔ خفیہ سرگرمیوں اور پوشیدہ تنظیم کی ترقی کو کسی طرح ترک نہ کرنا چاہئے: اس طرح پولیس کے ہاتھ میں کھیلنا ہوگا اور حکومت کےلئے اس میں بڑی سہولت ہوگی۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں کھلے اقدام کے بارے میں بھی غور کرنا چاہئے۔ ایسے اقدام کی مناسب صورتیں اور اس کے نتیجے میں مخصوص ادارے جو کم پوشیدہ ہوں اس مقصد کےلئے فوراً ترتیب دینا چاہئے۔ قانونی اور نیم‌قانونی اداروں کا اس نقطۂنظر سے استعمال کرنا چاہئے کہ ان کو امکانی طور پر روس میں اس سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے مضبوط مرکزوں میں تبدیل کر دیا جائے جو آئندہ خفیہ نہ رہے گی۔

یہاں بھی کانفرنس مسئلے کو توڑپھوڑ دیتی ہے اور کوئی مکمل نعرے نہیں پیش کرتی۔ نگاہ اس مضحکہ‌انگیز ہدایت پر پڑتی ہے جو انتظامی کمیٹی کو دی گئی ہے کہ وہ قانونی طور پر کام کرنےوالے اہل قلم کو "جگہ دینے" کی طرف دھیان دے۔ پھر یہ قطعی احمقانہ فیصلہ ہے کہ "ان جمہوری اخباروں کو اپنے زیراثر لایا جائے جو مزدور طبقے کی تحریک کی حمایت کا مقصد اپنے سامنے رکھتے ہیں"۔ یہ ہمارے تمام قانونی اعتدال‌پسند اخباروں کا تسلیم‌شدہ مقصد ہے جن میں تقریباً سب "اسووبوژدینئے" کا رجحان رکھتے ہیں۔ "اسکرا" کے ادارتی بورڈ کو خود اپنے مشورے پر عمل کی ابتدا کیوں نہ کرنی چاہئے اور ہمارے لئے یہ مثال قائم کرنی چاہئے کہ "اسووبوژدینئے" کو سوشل ڈیموکریٹک اثر میں کیسے لایا جائے؟ پارٹی کے مضبوط مرکز قائم کرنے کےلئے موجودہ قانونی انجمنوں کو استعمال کرنے کا نعرہ دینے کے بجائے ہم کو پہلے ایک جزوی مشورہ صرف "ٹریڈ"یونینوں کے بارے میں دیا جاتا ہے (پارٹی ممبروں کو ان میں لازمی حصہ لینا چاہئے)، اور دوسرے "مزدوروں کی انقلابی تنظیموں" یعنی "غیرمنظم اداروں"، یعنی "مزدوروں کے انقلابی کلبوں" کی رہنمائی کا مشورہ۔ ان "کلبوں" کی درجہ‌بندی غیرمنظم اداروں میں کیسے کی گئی اور واقعی یہ "کلب" کیا ہیں اس کو تو بس خدا ہی جانتا ہے۔ پارٹی

کے اعلی ادارے کی واضح اور صاف ھدایات کے بجائے پڑھے لکھے لوگوں کے اٹکل پچو خیالات اور کچھ ایڑے بیڑے مسودے جمع کر لئے گئے ھیں۔ اپنے تمام کاموں میں بالکل نئی بنیاد تک پارٹی کے عبور کی ابتدا کی کوئی مکمل تصویر نہیں ھے۔

" کسانوں کے سوال "، کو پارٹی کانگرس اور کانفرنس نے بالکل مختلف طریقوں سے پیش کیا۔ کانگرس نے " کسان تحریک کی طرف رویے "، کی تجویز تیار کی اور کانفرنس نے " کسانوں کے درمیان کام "، کی تجویز۔ ایک صورت میں زارشاھی کے خلاف جدوجہد کے عام قومی مفادات کے لئے پوری انقلابی جمہوری تحریک کی رھنمائی کے فریضے کو اھمیت دی گئی ھے۔ دوسری صورت میں سوال کو سماج کے ایک خاص پرت میں محض " کام "، کی حیثیت تک گرا دیا گیا ھے۔ ایک صورت میں ھمارے ایجی‌ٹیشن کے لئے ایک مرکزی عملی نعرہ پیش کیا گیا ھے جس میں انقلابی کسان کمیٹیوں کی فوری تنظیم کی اپیل کی گئی ھے تاکہ تمام جمہوری تبدیلیاں کی جا سکیں۔ دوسری صورت میں آئین‌ساز اسمبلی کے سامنے " کمیٹیوں کے تنظیم کا مطالبہ "، پیش کرنا ھے۔ ھم اس آئین‌ساز اسمبلی کا انتظار کیوں کریں؟ کیا یہ واقعی آئین‌ساز ادارہ ھوگی؟ کیا یہ ابتدائی اور بیک وقت قائم شدہ انقلابی کسان کمیٹیوں کے بغیر پائدار ھوگی؟ کانفرنس نے ان تمام سوالوں کو نظرانداز کر دیا ھے۔ اس کے تمام فیصلے اس عام خیال کا اظہار کرتے ھیں جسکا ھم باربار ذکر کر چکے ھیں یعنی بورژوا انقلاب میں پوری جمہوری تحریک کی رھنمائی اور اس تحریک کو خودمختارانہ چلانے کا مقصد سامنے رکھے بغیر ھمیں صرف اپنا مخصوص کام کرنا چاھئے۔ جیسے " اکونومسٹ "، اس خیال میں ھمیشہ مبتلا تھے کہ معاشی جدوجہد سوشل ڈیموکریٹوں کے لئے ھے اور سیاسی جدوجہد لبرل لوگوں کے لئے، بالکل اسی طرح نئے " اسکرا "،والے اپنی تمام دلیلوں میں اس خیال میں مبتلا ھیں کہ ھم بورژوا انقلاب سے الگ ھوکر خاموشی سے کونے میں بیٹھ جائیں اور بورژوازی انقلاب کرنے کے لئے سرگرمی سے کام کرے۔

آخر میں، اس قرارداد کی طرف بھی توجہ کرنی چاھئے جو دوسری پارٹیوں کی طرف رویے کے بارے میں ھے۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک

لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ آزادی کی بورژوا تحریک کی ساری تنگی اور خامی کا پردہ چاک کرنا چاہئے، اس بھونڈے خیال میں مبتلا ہوئے بغیر کہ ہر کانگرس میں اس تنگی کی ہر ممکن مثال کو گنایا جائے یا بری بورژوازی اور اچھی بورژوازی کے درمیان امتیازی لائن کھینچی جائے۔ استارووير کی غلطی کو دہراتے ہوئے کانفرنس متواتر اس لائن کی تلاش کرتی ہے اور "لٹمس پیپر" کی مشہور تھیوری آگے بڑھاتی ہے۔ استارووير نے بڑے اچھے خیال سے ابتدا کی — بورژوازی کے سامنے انتہائی سخت شرائط پیش کی جائیں۔ وہ صرف یہ بات بھول گیا کہ ان بورژوا ڈیموکریٹوں کو جو تصدیق اور سمجھوتوں وغیرہ کے لائق ہیں پہلے سے ہی ان بورژوا ڈیموکریٹوں سے علحدہ کرنے کی ہر کوشش سے، جو ان کے لائق نہیں ہیں وہ "فارمولا" پیدا ہوتا ہے جس کو ارتقائی حالات فوراً ختم کر دیتے ہیں اور جو پرولتاریہ کے طبقاتی شعور میں انتشار پیدا کر دیتا ہے۔ جدوجہد میں زور حقیقی اتحاد سے منتقل ہو کر اعلانات، وعدوں اور نعروں پر آجاتا ہے۔ استارووير نے کہا کہ "عام اور مساوی حق رائے دہی، براہ راست انتخاب اور خفیہ ووٹ"، ایسا ہی بنیادی نعرہ ہے۔ مشکل سے دو سال گذرے تھے کہ "لٹمس پیپر" کا ناکارہ پن ثابت ہو گیا اور عام حق رائے دہی کا نعرہ "اوسووبوژدینئے" والوں نے اپنالیا جو اس طرح نہ صرف سوشل ڈیموکریسی کے اور قریب نہیں آئے بلکہ اسکے برعکس انھوں نے اس نعرے کے ذریعہ مزدوروں کو گمراہ کرنے اور ان کو سوشلزم سے ہٹانے کی کوشش کی۔

اب نئے "اسکرا" والے ایسی "شرائط" پیش کر رہے ہیں جو اور بھی "سخت" ہیں۔ وہ زارشاہی کے دشمنوں سے "منظم پرولتاریہ کے ہر باعزم اقدام کی پرجوش اور اٹل (!؟) حمایت" وغیرہ کا "مطالبہ کر رہے ہیں"، "عوام کے خودمسلح ہونے میں سرگرم شرکت" تک کو شامل کرکے۔ یہ لائن کافی آگے تک بڑھائی گئی ہے — لیکن بہرحال یہ لائن بھی اب فرسودہ ہو چکی ہے اور فوراً اپنے ناکارہ ہونے کا انکشاف کر دیتی ہے۔ مثال کے طور پر ریپبلک کےلئے کوئی نعرہ کیوں نہیں ہے؟ یہ کیسے ہے کہ سوشل ڈیموکریٹ "شاہی نظام اور اس کی پرتوں کی تمام بنیادوں کے

خلاف انتهک انقلابی جنگ ،، کے حق میں بورژوا ڈیموکریٹوں سے هر بات کا، جوآپ چاهتے هیں، ,, مطالبه کرتے هیں ،، سوائے ریپلک کےلئے جدوجهد کا ؟

,, روسی آزادی کی یونین ،، نے ثابت کر دیا هے (دیکھئے ,, پرولتاری ،، شماره ۴) * که یه سوال محض نکتهچینی نهیں هے، اس نے ثابت کر دیا که نئے ,, اسکرا ،،والوں کی غلطی زندگی میں بڑی سیاسی اهمیت رکھتی هے۔ ,, زارشاهی کے یه دشمن ،،نئے ,, اسکرا ،،والوں کے سارے ,, تقاضوں ،، کے بالکل مطابق هیں۔ بهرحال هم نے یه دکھا دیا هے که ,, اوسووبوژدینئے ،، کی اسپرٹ اس ,, روسی آزادی کی یونین ،، کے پروگرام (یا پروگرام کی غیرموجودگی) پر چھائی هوئی هے اور یه که ,, اوسووبوژدینئے ،،والے آسانی سے اس کو اپنے پیچھے کھینچ سکتے هیں۔ بهرحال قرارداد کے آخری حصے میں کانفرنس اعلان کرتی هے که ,, سوشل ڈیموکریسی ان تمام سیاسی پارٹیوں کی عوام کے مکار دوستوں کی حیثیت سے مخالفت جاری رکھے گی جو اعتدال پسندی اور جمهوریتپسندی کا جھنڈا لهراتی هیں لیکن پرولتاریه کی انقلابی جدوجهد کو حقیقی امداد دینے سے انکار کرتی هیں ،،۔ ,, روسی آزادی کی یونین ،، نه صرف یه امداد دینے سے انکار نهیں کرتی هے بلکه اس کو متواتر پیش کرتی هے۔ کیا یه اس بات کی ضمانت هے که اس یونین کے لیڈر ,, عوام کے مکار دوست ،، نهیں هیں، چاهے وه ,, اوسووبوژدینئے ،،والے هی کیوں نه هوں ؟

---

*,, پرولتاری ،، ۴ جون ۱۹۰۵ء شماره ۴ میں ایک طویل مضمون ,, مزدوروں کی نئی انقلابی یونین ،، کے عنوان سے شایع هوا۔ اس مضمون میں اس یونین کی اپیلوں کا مواد دیا گیاهے جس نے ,, روسی آزادی کی یونین ،، کا نام اختیار کیا اور مسلح بغاوت کی مدد سے آئینساز اسمبلی منعقد کرنے کا مقصد اپنے سامنے رکھا۔ مزید برآں، اس مضمون میں ایسے غیرپارٹی یونینوں کی طرف سوشل ڈیموکریٹوں کے رویے کا اظهار کیا گیا۔ یه یونین کس حد تک واقعی وجود میں تھی اور انقلاب میں اس کا کیا انجام هوا هم قطعی نهیں جانتے۔ (۱۹۰۷ء کے ایڈیشن میں مصنف کا نوٹ۔ ایڈیٹر)

دیکھئے، پہلے سے ''شرائط،، اختراع کرکے اور ایسے ''تقاضے،، پیش کرکے جو اپنے زبردست ناکارہ‌پن کی وجہ سے مضحکہ‌خیز ہیں نئے ''اسکرا،،والے فوراً اپنے کو مضحکہ‌خیز پوزیشن میں مبتلا کر لیتے ہیں۔ ان کے شرائط اور تقاضوں کو جب عملی حقیقتوں کی کسوٹی پر کسا جاتا ہے تو وہ فوراً ناکافی ثابت ہوتے ہیں۔ ان کی فارمولوں کے پیچھے پڑنے کی کوشش بےسود ہے کیونکہ کوئی بھی فارمولا بورژوا ڈیموکریسی کی مکاری، تلون اور تنگ نظری کے تمام اور مختلف مظاہر کو نہیں گھیر سکتا۔ یہ ''لٹمس‌پیپر،،، فارمولوں یا لکھے اور چھپے ہوئے مطالبوں کا سوال نہیں ہے اور نہ تو پہلے سے مکار اور پرخلوص ''عوام کے دوستوں،، کے درمیان کوئی امتیازی لائن کھینچنے کا سوال ہے۔ یہ سوال ہے جدوجہد میں حقیقی اتحاد کا، سوشل ڈیموکریٹوں کی طرف سے ہر اس ''کمزور،، قدم پر متواتر زوردار نکتہ‌چینی کا جو بورژوا ڈیموکریسی لیتی ہے۔ ''جمہوری تبدیلی میں دلچسپی رکھنےوالی تمام سماجی طاقتوں کے حقیقی اتحاد،، کے لئے یہ''نکات'' ضروری نہیں ہیں جن پر کانفرنس نے اتنی محنت سے لیکن بیکار غور کیا ہے بلکہ حقیقی انقلابی نعرے دینے کی اہلیت ضروری ہے۔ اس کے لئے ایسے نعرے ضروری ہیں جو انقلابی اور ریپبلکن بورژوازی کو پرولتاریہ کے معیار تک بلند کرینگے نہ کہ پرولتاریہ کے مقاصد کو شاہ‌پرست بورژوازی کے معیار تک گرائیں گے۔ اس کےلئے بغاوت میں انتہائی پرجوش شرکت کی ضرورت ہے نہ کہ مسلح بغاوت کے فوری فرض سے غلط استدلال کرکے بچنا۔

۱۲ - کیا جمہوری انقلاب کا زور کم ہو جائےگا اگر بورژوازی اس سے گریز کرے‌گی؟

مندرجہ‌بالا سطریں لکھی جا چکی تھیں جب نئے ''اسکرا،،والوں کی قفقاز کانفرنس کی منظور کی ہوئی قراردادوں کی ایک کاپی ہاتھ آئی جسکو ''اسکرا،، نے شایع کیا ہے۔ Pour la bonne bouche (اچھے خاتمے کے لئے) ہم اس سے زیادہ اچھی بات نہیں سوچ سکتے تھے۔

'' اسکرا ،، کے ادارئے نے بجا طور پر لکھا ھے : '' طریقۂ کار کے بنیادی سوال پر ققفاز کانفرنس نے بھی اس فیصلہ سے مماثل فیصلہ کیا ،، (واقعی !) '' جو کل روس کانفرنس نے کیا ھے ،، (یعنی نئے '' اسکرا ،،والوں کی کانفرنس نے) ۔ '' عارضی انقلابی حکومت کی طرف سوشل ڈیموکریسی کے رویے کے سوال کا فیصلہ ققفاز کے رفیقوں نے اس نئے طریقے کے خلاف انتہائی کھلی مخالفت کی اسپرٹ میں کیا ھے جس کی وکالت '' وپریود ،، گروپ اور نام نہاد کانگرس کے ان مندوبین نے کیا ھے جو اس گروپ میں شامل ھوئے ھیں ،،۔ '' اس بات کو تسلیم کرنا چاھئے کہ بورژوا انقلاب میں پرولتاری پارٹی کے طریقۂ کار کےلئے کانفرنس نے جو فارمولا پیش کیا ھے وہ انتہائی موزوں ھے،،۔

سچ سچ ھے ۔ نئے '' اسکرا ،،والوں کی بنیادی غلطی کےلئے اس سے زیادہ '' موزوں ،، فارمولا اور کوئی نہیں پیش کر سکتا تھا ۔ ھم اس فارمولے کو مکمل طور پر پیش کرینگے ۔ اول جملۂ معترضہ کی حیثیت سے پھولوں کا ذکر ھوگا اور پھر آخر میں پھل کا ۔

یہ رھی وہ قرارداد جو نئے '' اسکرا ،،والوں کی ققفاز کانفرنس نے عارضی حکومت کے بارے میں منظور کی ھے :

'' چونکہ ھم اسکو اپنا فریضہ سمجھتے ھیں کہ انقلابی حالت سے فائدہ اٹھاتے ھوئے پرولتاریہ میں سوشل ڈیموکریٹک شعور گہرا کریں ،، (ضرور ، اس میں صرف یہ اضافہ کردینا تھا : مارتینوف کے طریقے سے ! اور پھر ، صرف شعور گہرا کرنا ضروری ھے، ریپبلک نہیں حاصل کرنا چاھئے ؟ انقلاب کا کیسا '' گہرا ،، نظریہ ھے !) '' اور پارٹی کےلئے ابھرتے ھوئے بورژوا ریاستی نظام پر تنقید کی مکمل آزادی حاصل کرنے کے واسطے ،، (ریپبلک حاصل کرنا ھمارا کام نہیں ھے ! ھمارا کام صرف تنقید کی آزادی حاصل کرنا ھے ! نراجی خیالات نراجی زبان بھی پیدا کرتے ھیں : '' بورژوا ریاستی ،، نظام !) '' کانفرنس سوشل ڈیموکریٹک عارضی حکومت کی تشکیل اور ایسی حکومت میں شرکت کی مخالفت کا اعلان کرتی ھے ،، (اس قرارداد کو یاد کیجئے جو باکونین کے حامیوں نے ھسپانوی انقلاب سے دس مہینے پہلے منظور کی تھی اور جس کا اینگلس نے حوالہ دیا ھے ۔ دیکھئے '' پرولتاری ،، شمارہ ۳) '' اور اس کو انتہائی مناسب

طریقه سمجھتی ھے که بورژوا عارضی حکومت پر باھر سے دباؤ ڈالکر ،، (نیچے سے ، اوپر سے نہیں) ” ریاستی نظام کو جمہوری بنانے کے لئے اپنے بس بھر اقدام (؟!) کرایا جا سکے ۔ کانفرنس یقین رکھتی ھے که سوشل ڈیموکریٹوں کے عارضی حکومت بنانے سے یا ایسی حکومت میں داخل ھونے سے ایک طرف یه نتیجه ھوگا که پرولتاریه کی بڑی اکثریت سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے مایوس ھو جائے گی اور اس کو چھوڑ دیگی کیونکه سوشل ڈیموکریٹک پارٹی اقتدار پر قابض ھونے کے باوجود بھی مزدور طبقے کی انتہائی اھم ضرورتوں کو نه پورا کر سکے گی جب تک که سوشلزم کا قیام نه ھو ،، (ریپبلک سخت ضرورت نہیں ھے ! مصنفین اپنے بھولے پن میں اس طرف توجه نہیں کرتے که وہ خالص نراجی زبان میں باتیں کرتے ھیں جیسے وہ بورژوا انقلابوں میں شرکت کی تردید کر رھے تھے !) ” اور دوسری طرف اس کا نتیجه یه ھوگا که بورژوا طبقات انقلاب سے گریز کرنے لگیں گے اور اس طرح اس کا زور گھٹا دیں گے ،، ۔

یہی تو ٹیڑھی کھیر ھے ۔ یہیں انارکسٹ خیالات انتہائی موقع پرستی کے ساتھ گڈمڈ ھو جاتے ھیں (مغربی یورپی برنشٹائن والوں کے ساتھ بھی متواتر یہی صورت ھوتی ھے) ۔ ذرا تصور تو کیجئے : یه لوگ محض اس لئے عارضی حکومت میں حصه نه لیں گے که بورژوازی انقلاب سے گریز کرنے لگے گی اور اس سے انقلاب کا زور گھٹ جائے گا ! یہاں نئے ” اسکرا ،، والوں کا فلسفه بھر پور ھمارے سامنے آتا ھے ، خالص اور منطقی صورت میں : چونکه انقلاب بورژوا انقلاب ھے اسلئے ھمیں بورژوا سفله پن کے سامنے جھکنا چاھئے اور اس کو راسته دینا چاھئے ۔ اگر ھم جزوی طور پر بھی ، صرف ایک لمحے کے لئے بھی یه تصور کرتے ھیں که ھماری شرکت کی وجه سے بورژوازی کے گریز کا امکان ھے تو اس طرح ھم انقلاب کی قیادت پوری طرح بورژوا طبقات کے حوالے کر دیتے ھیں ۔ اس طرح ھم پرولتاریه کو بالکل بورژوازی کی سرپرستی میں دے دیتے ھیں (جبکه ” تنقید کی آزادی ،، پوری طرح برقرار رکھتے ھیں !!) ، پرولتاریه کو معتدل اور حلیم رھنے پر مجبور کرتے ھیں تاکه بورژوازی گریز نه کرے ۔ ھم پرولتاریه کی انتہائی اھم ضرورتوں کو ناکارہ کر دیتے ھیں یعنی

اس کی سیاسی ضرورتوں کو ، جن کو '' اکونومسٹ ،، اور ان کے نقالوں نے کبھی ٹھیک طور سے نہیں سمجھا، اس لئے ناکارہ کر دیتے هیں تاکہ بورژوازی گریز نہ کرے ۔ هم جمهوریت کے حصول کےلئے، جس حد تک پرولتاریہ کو اس کی ضرورت هے، انقلابی جدوجہد کے پلیٹ‌فارم سے بالکل هٹ کر بورژوازی کے ساتھ لین‌دین کے پلیٹ‌فارم پر پہنچ جاتے هیں اور انقلاب کے ساتھ غداری کرکے، اپنے اصولوں کی قیمت دیکر بورژوازی کی رضاکارانہ مرضی خرید لیتے هیں ('' تاکہ بورژوازی گریز نہ کرے ،،) ۔

دو مختصر سطروں میں قفقاز کے نئے '' اسکرا ،،والوں نے انقلاب سے غداری کرنے اور پرولتاریہ کو بورژوا طبقوں کا قابل رحم دم چھلا بنانے کے طریقہ' کار کا پورا نچوڑ پیش کر دیا ۔ جو بات رجحان کی حیثیت سے هم نے اوپر نئے '' اسکرا ،،والوں کی غلطیوں سے اخذ کی تھی اس کو اب هم اپنے سامنے صاف اور واضح اصول کی بلندی پر پاتے هیں یعنی شاہ‌پرست بورژوازی کا دم چھلا بننا ۔ چونکہ ریپبلک کا قیام بورژوازی کو گریزاں کر دیگا (اور ابھی ایسا کر رہا هے — مسٹر استرووے کی مثال موجود هے) اسلئے ریپبلک کی جدو جہد مردہ‌باد ۔ چونکہ همیشہ اور ساری دنیا میں بورژوازی پرولتاریہ کے هر پر جوش اور مختتم جمهوری مطالبے سے گریز کرتی هے اسلئے ساتھی مزدورو ، بھٹوں میں چھپے رهو ، صرف باهر سے اقدام کرو ، انقلاب کے مفاد میں '' بورژوا ریاستی ،، نظام کے آلات اور اسلحہ استعمال کرنے کا خواب مت دیکھو ، اور اپنے لئے '' تنقید کی آزادی ،، برقرار رکھو ۔

'' بورژوا انقلاب ،، کی اصطلاح کے بارے میں ان کے تصور کا بنیادی مغالطہ طشت از بام هو گیا هے ۔ مارتینوف یا نئے ''اسکرا،،والے اس اصطلاح کا جو '' تصور ،، رکھتے هیں وہ براہ راست بورژوازی کےلئے پرولتاریہ کے کاز کی غداری کی طرف لے جاتا هے ۔

جو لوگ پرانے '' اکونومزم ،، کو بھول چکے‌هیں اور اس‌کا مطالعہ نہیں کرتے یا ان کو یاد نہیں هے ان کے لئے '' اکونومزم ،، کےموجودہ ابھار کو سمجھنا مشکل هے ۔ برنشٹائن‌والے « Credo » (٦٨) کو یاد کیجئے ۔ '' خالص پرولتاری ،، نظریات اور پروگراموں

سے انہوں نے مندرجہ ذیل نتیجہ اخذ کیا : ہم سوشل ڈیموکریٹوں کے لئے معاشیات ، مزدور طبقے کا حقیقی کاز، تمام سیاست بازی پر آزادانہ تنقید، سوشل ڈیموکریٹک کام کی حقیقی گہرائی ہے۔ سیاست اعتدال پسندوں کے لئے ہے۔ ''انقلابیت،، میں مبتلا ہونے سے ہمیں خدا بچائے کیونکہ بورژوازی گریز کرنے لگے گی۔ وہ لوگ جو سارے « Credo » یا ''ربوچایا مسل،، (ستمبر ۱۸۹۹ء) شمارہ ۹ کے ضمیمے کو پڑھیں گے وہ ان خیالات کے پورے رخ کو دیکھ سکیں گے۔

آج بھی یہی چیز ہے ، صرف بڑے پیمانے پر ، سارے ''عظیم،، روسی انقلاب کا اندازہ لگانے میں ، جس کو کٹرتنگ نظری کے نظریات پرستوں نے پہلے سے ہی خراب کر کے مضحکہ خیز بنا دیا ! ہم سوشل ڈیموکریٹوں کے لئے تنقید کی آزادی ، طبقاتی شعور کو زیادہ گہرا کرنا اور باہر سے اقدام کرنا رہ گیا ہے۔ ان کو ، بورژوا طبقوں کو اقدام کی آزادی، انقلابی (اعتدال پرست ، پڑھئے) قیادت کا کھلا میدان ، اوپر سے ''اصلاحات،، کرنے کی آزادی ملنا چاہئے۔

مارکس‌ازم کو بگاڑنے‌والے ان لوگوں نے اس پر کبھی غور نہیں کیا جو مارکس نے تنقید کے ہتھیار کی جگہ پر ہتھیاروں کی تنقید (٦٩) لانے کی ضرورت کے بارے میں کہا ہے۔ بیکار کے لئے مارکس کا نام لیکر وہ درحقیقت طریقۂ کار کے لئے اپنی تجویزیں بالکل فرینک‌فورٹ کے بورژوا لفاظوں کی اسپرٹ میں مرتب کرتے ہیں جو مطلق العنانی پر کھلی نکتہ‌چینی کرتے تھے اور جمہوری شعور کو زیادہ گہرا کرتے تھے لیکن یہ نہیں سمجھتے تھے کہ انقلاب کا وقت اقدام کا وقت ہے، اوپر اور نیچے دونوں سے اقدام کا۔ مارکس‌ازم کو توڑمروڑ کر انہوں نے ترقی‌یافتہ، انتہائی پرعزم اور پرجوش انقلابی طبقے کے نظریات کو اس کی انتہائی پسماندہ پرتوں کے خیالات میں تبدیل کر دیا ہے ، ان لوگوں کے خیالات میں جو مشکل انقلابی جمہوری فریضوں سے گریز کرتے ہیں اور ان کو استرووے جیسے لوگوں کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔

اگر انقلابی حکومت میں سوشل ڈیموکریٹوں کی شرکت کی

وجه سے بورژوا طبقات انقلاب سے گریز کریں گے تو وہ " اس کا زور گھٹا دیں گے "۔

یہ سنو، روسی مزدورو : انقلاب کا زور اور زیادہ ہوگا اگر اس کو استرووے جیسے سوشل ڈیموکریٹوں سے نہ ڈرنے والے حضرات کرینگے، جو زار شاہی پر فتح نہیں چاہتے بلکہ اس سے سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں۔ انقلاب کا زور اور زیادہ ہو جائے گا اگر مندرجہ بالا دو ممکن نتائج میں سے پہلا واقع ہوگا یعنی اگر شاہ‌پرست بورژوازی مطلق العنانی کے ساتھ شیپوف قسم کے " آئین "، پر سمجھوتہ کر لے گی !

وہ سوشل ڈیموکریٹ جو ساری پارٹی کی رہنمائی کے لئے قراردادوں میں ایسی شرمناک باتیں لکھتے ہیں یا ایسی " موزوں "، قراردادوں کی تصدیق کرتے ہیں اس قدر اس غلط استدلال سے اندھے ہو جاتے ہیں جس نے مارکس‌ازم کی روح نکال لی ہے کہ وہ نہیں دیکھتے کہ یہ قراردادیں ان کی تمام باقی اچھی باتوں کو محض لفاظی بنا کر رکھ دیتی ہیں۔ " اسکرا "، میں ان کا کوئی مضمون لے لیجئے، حتی کہ وہ بدنام پمفلٹ بھی جو ہمارے مشہور مارتینوف کا ہے — وہاں آپ عوامی بغاوت کے بارے میں، انقلاب کو تکمیل تک پہنچانے کے بارے میں، متلون بورژوازی کے خلاف جدوجہد میں عام لوگوں پر بھروسہ کرنے کی کوشش کے بارے میں پڑھیں گے۔ بہرحال، یہ تمام عمدہ باتیں ناکارہ لفاظی بن‌جاتی ہیں اگر آپ اس خیال کو تسلیم کر لیں یا اس کی تصدیق کردیں کہ " انقلاب کا زور "، بورژوازی کی علحدگی کی وجہ سے " گھٹ "، جائے گا۔ حضرات، دو میں سے ایک لے لیجئے : یا تو متلون، خود غرض اور بزدل بورژوازی کے باوجود ہم عوام کے ساتھ ملکر انقلاب کرنے کی کوشش کریں اور زارشاہی پر مکمل فتح حاصل کریں یا اس " باوجود "، کو نہ مانیں اور اس بات سے ڈریں کہ بورژوازی انقلاب سے گریز کر سکتی ہے۔ دوسری صورت میں ہم بورژوازی کے لئے، متلون، خودغرض اور بزدل بورژوازی کے لئے پرولتاریہ اور عوام سے غداری کرتے ہیں۔

میرے الفاظ کو توڑنے مروڑنے کا خیال نہ کیجئے۔ مت چیخئے کہ آپ کو سمجھی بوجھی غداری کا ملزم ٹھہرایا جا رہا ہے۔ نہیں آپ ہمیشہ غیرشعوری طور پر دلدل کی طرف رینگتے رہے اور آخر اس کے

اندر پہنچ گئے، بالکل پرانے ''اکونومسٹوں،، کی طرح جو زبردست اور قطعی کشش کے ساتھ ''زیادہ گہرے،، مارکس‌ازم کی ڈھلوان پر یہاں تک چلے گئے کہ آخر میں یہ انقلاب دشمن، بے‌روح اور بے‌جان دانش‌مندانہ کرتب بن گیا۔

حضرات! کبھی آپ نے ان حقیقی سماجی طاقتوں کے بارے میں سوچا ہے جو ''انقلاب کے زور،، کا تعین کرتی ہیں؟ بیرونی سیاسی طاقتوں کو، بین‌اقوامی اتحادوں کو الگ رکھئیے جو اس وقت ہمارے لئے بہت مفید بن گئے لیکن ان سب کو ہم خارج از بحث کر دیتے ہیں اور اس حد تک صحیح بھی کرتے ہیں جس حد تک روس کی اندرونی طاقتوں کا سوال ہے۔ ان اندرونی سماجی طاقتوں کو دیکھئیے۔ انقلاب کے خلاف مطلق‌العنانی، شاہی دربار، پولیس، نوکرشاہی، فوج اور مٹھی بھر امرا ہیں۔ عوام کا طیش جتنا بڑھتا جاتا ہے فوجیں اتنی ہی ناقابل اعتبار ہوتی جاتی ہیں اور اتنی ہی زیادہ نوکرشاہی ڈانواں ڈول ہوتی ہے۔ مزید برآں، اب مجموعی طور پر بورژوازی انقلاب کے حق میں ہے، جوش کے ساتھ آزادی کے متعلق تقریریں کرتی ہے اور اکثر عوام کی طرف سے اور حتی کہ انقلاب کی طرف سے بولتی ہے*۔ لیکن ہم سب مارکس‌وادی تھیوری سے اور اپنے اعتدال پرستوں، زیمستوو والوں اور ''اوسووبوژدینئے،، والوں کی مثال کے ہر روز اور ہر گھنٹے کے مشاهدے سے جانتے ہیں کہ انقلاب کی حمایت میں بورژوازی متلون، خودغرض اور بزدل ہے۔ بورژوازی، اپنی اکثریت میں، لازمی طور پر انقلاب دشمنی کی طرف، انقلاب اور عوام کے خلاف مطلق العنانی کی طرف جائے گی، جتنی جلدی اس کے تنگ، خودغرض مفاد مطمئن ہو سکیں گے، اتنی ہی جلدی وہ مستقل جمہوریت سے ''گریز،، کرے گی (وہ اب بھی اس سے گریز کر رہی ہے!)۔ اب ''عوام،، یعنی پرولتاریہ اور کسان باقی رہ جاتے

---

* اس سلسلے میں ژوریس کے نام مسٹر استروو ے کا کھلا خط دلچسپی کا باعث ہے جسکو ژوریس نے حال ہی میں اخبار «L'Humanité» (۷۰) میں اور مسٹر استروو ے نے ''اوسووبوژدینئے،، کے شمارہ ۷۲ میں چھپوایا ہے۔

ہیں ۔ تنہا پرولتاریہ میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ مستقل مزاجی سے آخر تک جائے کیونکہ وہ جمہوری انقلاب سے بہت دور تک آگے جاتا ہے ۔ اسی لئے پرولتاریہ رپبلک کےلئے صف اول میں برسرپیکار نظر آتا ہے اور بورژوازی کے گریز سے ڈرنے کے احمقانہ اور نامعقول مشورے کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیتا ہے ۔ کسانوں میں نیم پرولتاریہ اور پیٹی بورژوازی کے عناصر کی بڑی تعداد ہے ۔ اسی‌لئے کسان بھی مذبذب ہیں اور پرولتاریہ کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ سختی سے اپنی طبقاتی پارٹی میں متحد ہو ۔ بہرحال کسانوں کا تذبذب بنیادی طور پر بورژوازی کے تذبذب سے مختلف ہے کیونکہ فی‌الحال کسان نجی جائداد کو پوری طرح برقرار رکھنے میں اتنی دلچسپی نہیں رکھتے جتنی جاگیروں کی ضبطی میں جو نجی جائداد کی خاص صورتوں میں سے ایک ہے۔ اس طرح سوشلسٹ بنے بغیر اور پیٹی بورژوا ہوتے ہوئے بھی کسان اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ وہ جمہوری انقلاب کے پوری طرح اور قطعی طور پر حامی بن سکیں ۔ کسان لازمی طور پر ایسے ہو جائیں گے ، بشرطیکہ انقلاب کا دھارا ، جو ان کے لئے روشنی لاتا ہے، بورژوازی کی غداری اور پرولتاریہ کی شکست سے قبل از وقت کٹ نہ جائے ۔ اس شرط پر کسان لازمی طور پر انقلاب اور ریپلک کی حمایت کریں گے کیونکہ صرف مکمل طور پر فتح‌یاب انقلاب ہی زرعی اصلاحات کے شعبے میں کسانوں کو ہر چیز دے سکتا ہے — ہر چیز جو کسان چاہتے ہیں ، جس کے خواب دیکھتے ہیں اور جو واقعی ان کےلئے ضروری ہے (سرمایہ‌داری کے خاتمے کےلئے نہیں جیسا کہ ’’سوشلسٹ انقلابی،، خیال کرتے ہیں بلکہ) تا کہ نیم کسان غلامی کے دلدل سے، مظالم اور غلامی کی تاریکی سے نکلیں تا کہ اپنی زندگی کے حالات کو اتنا بہتر بنا سکیں جتنے وہ اشیأ تبادلہ کی معیشت کے نظام میں بنائے جا سکتے ہیں ۔

مزید براں ، کسان نہ صرف بنیادی زرعی اصلاح کے امکان کی وجہ سے ہی انقلاب سے منسلک ہیں بلکہ اپنے عام اور مستقل مفادات کی وجہ سے بھی ۔ پرولتاریہ کے خلاف لڑتے ہوئے بھی کسانوں کو جمہوریت کی ضرورت ہے کیونکہ جمہوری نظام ہی اس بات کی صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ کسانوں کے مفادات کا ٹھیک سے اظہار کر سکے

اور عوام ں حیثیت سے، اکثریت کی حیثیت سے ان کو فوقیت دے سکے۔ کسان جتنے زیادہ روشن خیال ہوں گے (اور جاپان کے خلاف جنگ (۱۷) کے وقت سے وہ اتنی تیزی سے روشن خیال بن رہے ہیں جسکا سان وگمان بھی ایسے بہت سے لوگوں کو نہیں ہو سکتا جو روشن‌خیالی کو اسکول والے پیمانے سے ناپتے ہیں)، اتنی ہی مستقل مزاجی اور عزم کے ساتھ وہ مکمل جمہوری انقلاب کےلئے کھڑے ہوں گے کیونکہ بورژوازی کے برعکس کسانوں کو عوام کی برتری سے کوئی خوف نہیں ہے بلکہ اس کے برخلاف ان کو اس سے فائدہ ہوگا۔ جیسے ہی کسان اپنی نادان شاہ‌پرستی کو ترک کرنا شروع کریں گے جمہوری ریپبلک ان کا آدرش بن‌جائے گی کیونکہ بورژوا سٹےبازوں کی باشعور شاہ‌پرستی (معہ ایوان اعلی وغیرہ کے) کا مطلب کسانوں کےلئے وہی حقوق کی غیرموجودگی، وہی ظلم اور جہالت ہے جس میں صرف یوروپی آئینیت کی وارنش کا کچھ رنگ زیادہ ہے۔

اسی سبب سے، ایک طبقے کی حیثیت سے بورژوازی قدرتی اور ناگزیر طور پر اعتدال‌پسند شاہ‌پرستوں کی پارٹی کے بازو کے ماتحت ہونے کا رجحان رکھتی ہے جبکہ کسان عوام کی حیثیت سے انقلابی اور ریپبلکن پارٹی کے تحت آنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ اسی لئے بورژوازی اس کی صلاحیت نہیں رکھتی کہ وہ جمہوری انقلاب کو انجام تک پہنچائے جبکہ کسان اس کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ہمیں ایسا کرنے میں اس‌کی مدد کےلئے ہر کوشش کرنا چاہئے۔

یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ یہ کوئی کہنے کی بات نہیں ہے، یہ سب الف بے ہے، ایسی بات جس کو تمام سوشل ڈیموکریٹ بالکل اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ نہیں، اس بات کو وہ لوگ نہیں سمجھتے جو بورژوازی کے گریز کرنے کے نتیجے میں انقلاب کا "زورگھٹ جانے" کے بارے میں چرچا کرتےہیں۔ ایسے لوگ ہمارے زرعی پروگرام کو دہراتےہیں جس کو انہوں‌نے مطلب سمجھے بغیر زبانی رٹ لیا ہے ورنہ ان کو پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کے نظرئے سے ڈر نہ لگتا جو پورے مارکسی نظریات اور ہمارے پروگرام سے ناگزیر اور صاف طور پر نظر آتی ہے ورنہ وہ عظیم روسی انقلاب کے زور کو اس حد تک محدود نہ

کرتے جس حد تک بورژوازی جانے کےلئے تیار ہے ۔ ایسے لوگ اپنے مجرد مارکسی انقلابی جملوں کو اپنی ٹھوس مارکس‌ازم‌دشمن اور انقلاب‌دشمن قراردادوں کے ذریعہ رد کرتے ہیں ۔

جو لوگ فتح‌یاب روسی انقلاب میں کسانوں کے رول کو واقعی سمجھتے ہیں وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ انقلاب کا زور کم ہو جائے گا اگر بورژوازی نے اس سے گریز کیا ۔ کیونکہ درحقیقت صرف اس وقت روسی انقلاب اپنا واقعی زور اختیار کرنا شروع کریگا اور اس وقت صرف بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب کے دور میں واقعی وسیع‌ترین انقلابی زور ہوگا جب بورژوازی اس سے گریز کریگی اور جب کسانوں کی زبردست اکثریت پرولتاریہ کے شانہ‌بشانہ سرگرم انقلابیوں کی حیثیت سے میدان میں آئے گی ۔ استقلال کے ساتھ انجام تک پہنچنے کےلئے ہمارے جمہوری انقلاب کو ایسی طاقتوں پر بھروسہ کرنا ہوگا جو بورژوازی کی ناگزیر متلون مزاجی کو مفلوج کر سکیں (یعنی وہ "بورژوازی کو انقلاب سے گریز کرانے" کی ہی صلاحیت رکھتی ہوں جس سے "اسکرا" کے قفقازی حامی اپنی خام خیالی کی وجہ سے ڈرتے ہیں) ۔

پرولتاریہ کو کسانوں کی اکثریت کے ساتھ متحد ہوکر جمہوری انقلاب کو تکمیل تک پہنچانا چاہئے تاکہ طاقت کے ذریعہ مطلق العنانی کی مزاحمت کو کچلا جا سکے اور بورژوازی کی متلون مزاجی کو مفلوج کیا جا سکے ۔ پرولتاریہ کو آبادی کے نیم پرولتاری عناصر کی اکثریت کے ساتھ متحد ہوکر سوشلسٹ انقلاب کی تکمیل کرنی چاہئے تاکہ طاقت کے ذریعہ بورژوازی کی مزاحمت کو کچلا جا سکے اور کسانوں اور پیٹی بورژوازی کی متلون مزاجی کو مفلوج کیا جا سکے ۔ یہ ہیں پرولتاریہ کے فرائض جنکو نئے "اسکرا" والوں نے انقلاب کے زور کے بارے میں اپنی تمام دلیلوں اور قراردادوں میں اتنی تنگ نظری سے پیش کیا ہے ۔

بہرحال ایک صورت‌حال کو نہ بھولنا چاہئے جس کو انقلاب کے "زور" کی بحث کے دوران اکثر نظرانداز کردیا جاتا ہے ۔ یہ نہ بھولنا چاہئے کہ یہ مسئلہ جو مشکلات پیش کرتا ہے ان کا سوال نہیں ہے بلکہ سوال اس طریقے کا ہے جس سے اس کا حل تلاش

اور حاصل کرنا ھے ۔ یہ سوال نہیں ھے کہ آیا انقلاب کے زور کو طاقتور اور ناقابل تسخیر بنانا آسان ھے یا مشکل ، بلکہ سوال یہ ھے کہ کیسے اقدام کیا جائے جس سے یہ زور اور زیادہ بڑھ جائے ۔ ھماری سرگرمیوں کی بنیادی نوعیت پر ، اس سمت پر جس کو اختیاز کرنا چاھئے ھمارے درمیان اختلاف ھے ۔ ھم اس بات پر زور دیتے ھیں کیونکہ بےتوجہ اور لاپروا لوگ زیادہ تر دو مختلف مسائل کو گڈمڈ کر دیتے ھیں یعنی اس سمت کا مسئلہ جس کو اختیار کرنا چاھئے ، یہ ھے دو مختلف راستوں میں سے ایک کا انتخاب اور ھمارے مقصد کو حاصل کرنے کی آسانی کا مسئلہ یا کسی معینہ راستے پر اس کے حصول کی قربت کا مسئلہ ۔

اوپر ھم نے اس آخری مسئلے کا ذکر بالکل نہیں کیا ھے کیونکہ پارٹی میں اس پر کوئی ناراضمندی یا اختلاف نہیں پیدا ھوا ۔ یہ مسئلہ بجائے خود واقعی بہت اھم ھے اور تمام سوشل ڈیموکریٹوں کی سنجیدہ توجہ کا مقتضی ھے ۔ ان مشکلات کو بھولنا ناقابل معافی رجائیت ھوگی جو تحریک میں نہ صرف مزدور طبقے کی بڑی تعداد کو کھینچنے میں ھیں بلکہ کسانوں کو بھی اس میں لانے میں ھیں ۔ ان مشکلات نے کئی بار جمہوری انقلاب کو انجام تک پہنچانے کی کوششوں کو ناکام بنایا ھے اور متلون اور خودغرض بورژوازی کی سب سے زیادہ جیت ھوئی ھے جس نے عوام کے خلاف شاھی حفاظت کی صورت میں "زبردست فائدہ" حاصل کیا اور ساتھ ھی اعتدال پرستی ... یا "اوسووبوژدینئے" کے رجحان کا "اچھوتاپن برقرار رکھا" ۔ بہر حال مشکل کا مطلب ناممکن تو نہیں ھے ۔ اھم بات یہ اعتماد ھے کہ جو راستہ منتخب کیا گیا ھے وہ صحیح ھے، اور یہ اعتماد سوگنی انقلابی توانائی اور انقلابی جوش پیدا کرتا ھے جو معجزے کر سکتے ھیں ۔

اس وقت سوشل ڈیموکریٹوں کے درمیان راستے کے انتخاب پر جو اختلاف ھو گیا ھے اس کی گہرائی نئے "اسکرا" والوں کی قفقازی قرارداد اور اس قرارداد کے موازنے سے فوراً نظر آتی ھے جو روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس نے منظور کی ھے ۔ کانگرس کی قرارداد میں کہا گیا ھے کہ بورژوازی متلون مزاج ھے اور وہ قطعی

ہم کو انقلاب کی حاصلات سے محروم کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس لئے ساتھی مزدورو، جدوجہد کے لئے زیادہ زورشور سے تیاری کرو، خود مسلح ہو، کسانوں کو اپنی طرف کرلو! ہم جدوجہد کئے بغیر اپنے انقلابی حاصلات خودغرض بورژوازی کے سپرد نہیں کریں گے۔
نئے ''اسکرا،،والوں کی قفقازی قرارداد میں کہا گیا ہے: بورژوازی متلون مزاج ہے اور وہ انقلاب سے گریز کر سکتی ہے۔ اس لئے ساتھی مزدورو، مہربانی کرکے عارضی حکومت میں شرکت کا خیال نہ کرو کیونکہ اگر تم شرکت کروگے تو بورژوازی یقینی گریز کریگی اور اس طرح انقلاب کا زور گھٹ جائے گا!

کچھ کہتے ہیں: متلون مزاج بورژوازی کی مزاحمت یا جمود کے باوجود انقلاب کو آگے بڑھاؤ، اس کے انجام تک پہنچاؤ۔

دوسرے کہتے ہیں: اپنے آپ انقلاب کو انجام تک پہنچانے کا خیال مت کرو کیونکہ اگر تم ایسا کروگے تو متلون بورژوازی اس سے گریز کریگی۔

کیا ہمارے سامنے بالکل دو متضاد راستے نہیں ہیں؟ کیا یہ صاف نہیں ہے کہ ایک طرح کا طریقۂ کار دوسرے کو بالکل رد کرتا ہے، کہ پہلا طریقۂ کار ہی انقلابی سوشل ڈیموکریسی کا واحد صحیح طریقۂ کار ہے جبکہ دوسرا واقعی خالص ''اوسووبوژدینئے،، ٹائپ کا طریقۂ کار ہے؟

۱۳ - اختتام - کیا ہم جیتنے کی ہمت رکھتے ہیں؟

جو لوگ روسی سوشل ڈیموکریسی کی صورتحال کو سطحی طور پر جانتے ہیں یا جو لوگ اس کا اندازہ محض تماشائیوں کی حیثیت سے، ''اکونومزم،، کے دنوں سے ہماری پارٹی کے اندر جدوجہد کی ساری تاریخ سے واقفیت رکھے بغیر لگاتے ہیں وہ طریقۂ کار کے سلسلے میں جو اختلاف اب منظر عام پر آیا ہے خصوصاً تیسری کانگرس کے بعد، اس کیلئے زیادہ تر یہ سادہ دلیل پیش کر دیتے ہیں کہ ہر سوشل ڈیموکریٹک تحریک میں دو قدرتی، ناگزیر اور پورے مصالحتی رجحان ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک فریق معمولی، رواں اور

روزمرہ کے کام پر، پروپیگنڈا اور ایجی‌ٹیشن کو بڑھانے، طاقتوں کو تیار کرنے اور تحریک کو گہرا کرنے وغیرہ کی ضرورت پر زور دیتا ہے جبکہ دوسرا فریق تحریک کے مجاھدانہ، عام سیاسی اور انقلابی فریضوں پر زور دیتا ہے، مسلح بغاوت کی ضرورت کی طرف توجہ دلاتا ہے اور انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ اور عارضی انقلابی حکومت کے نعرے دیتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کسی بھی فریق کو مبالغہ سے کام نہ لینا چاھئے، دونوں صورتوں میں (اور عام طور پر ساری دنیا میں) انتہاپرستی بری ہوتی ہے، وغیرہ وغیرہ۔

روزمرہ کے (اور واوین کے درمیان ''سیاسی،،) تجربے کے معمولی حقائق جو بلاشبہ ان دلیلوں میں ہوتےھیں، پارٹی کی فوری اور سخت ضرورتوں کو نہ سمجھنے کی صلاحیت زیادہ تر چھپا لیتے ھیں۔ روسی سوشل ڈیموکریٹوں کے درمیان طریقۂ‌کار کے موجودہ اختلاف کو لیجئے۔ یہ سچ ہے کہ طریقۂ کار کے بارے میں نئے ''اسکرا،،والوں کی دلیلوں میں جو مخصوص زور روزمرہ اور معمول کے کام پر ہے وہ بجائے خود کوئی خطرہ نہیں پیدا کرتا ہے اور نہ طریقۂ‌کار کے نعروں کے بارے میں کوئی اختلاف رائے پیدا کرتا ہے۔ لیکن اس اختلاف کو نمایاں طور پر دیکھنے کےلئے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس اور کانفرنس کی قراردادوں کے درمیان موازنہ ھی کافی ہوگا۔

پھر بات کیا ہے؟ اول تو یہ ہے کہ تحریک میں دو دھاروں اور شدائد کے مضرت‌رساں ہونے کے بارے میں عام اور مجرد طور پر گفتگو کرنا کافی نہیں ہے۔ آدمی کو ٹھوس طور پر جاننا چاھئے کہ فلاں تحریک میں کسی خاص‌وقت میں کیا خامی ہے اور موجودہ وقت میں پارٹی کےلئے واقعی سیاسی خطرہ کیا ہے۔ دوسرے، آدمی کو جاننا چاھئے کہ دئے ہوئے طریقۂ‌کار کے نعروں سے یا شاید بعض نعروں کی غیر موجودگی سے کون‌سی حقیقی سیاسی طاقتوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ جو نئے ''اسکرا،،والوں کی سنتا ہے وہ اسی نتیجے پر پہنچےگا کہ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی میں یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ وہ پروپیگنڈا اور ایجی‌ٹیشن، معاشی جدوجہد، اور بورژوا جمہوریت پر نکتہ‌چینی کو ترک کر دیگی اور فوجی تیاری،

مسلح حملوں اور اقتدار پر قبضہ کرنے وغیرہ کے کام میں بےحد مصروف ہو جائے گی۔ درحقیقت پارٹی کو حقیقی خطرہ بالکل مختلف سمت سے ھے۔ جو کوئی بھی ذرا بھی تحریک کی حالت سے واقف ھے، جو کوئی اس کو توجہ اور غور سے دیکھتا ھے وہ نئے "اسکرا" والوں کے وسوسوں کے مضحکہ خیز پہلو کو دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کا سارا کام نہایت مضبوط اور غیر مبدل صورت اختیار کر چکا ھے جو پوری طرح اس بات کی ضمانت دیتی ھے کہ ھماری توجہ خاص طور سے پروپیگنڈا اور ایجی ٹیشن، چھوٹے اور بڑے جلسوں، اشتہاروں اور پمفلٹوں کی تقسیم، معاشی جدوجہد میں مدد اور اس جدوجہد کے نعروں کو اپنانے پر مرکوز ہوگی۔ واحد پارٹی کمیٹی، واحد ضلع کمیٹی، واحد مرکزی مندوبین کا جلسہ یا واحد فیکٹری کا گروپ نہیں ھے جہاں ۹۹ فیصدی توجہ، سرگرمی اور وقت ان تمام کاموں پر ھمیشہ اور متواتر نہ صرف کیا جاتا ہو جو دسویں دھائی کے دوسرے نصف سے ھی مضبوطی سے قائم ہو گئے ھیں۔ صرف وھی لوگ جو تحریک سے بالکل ناواقف ھیں یہ نہیں جانتے۔ صرف سادہ لوح یا بےخبر لوگ ھی ان فرسودہ باتوں کو کھراسکہ گردانیں گے جو نئے "اسکرا" والے بڑی اھمیت دیکر دھرا رھے ھیں۔

واقعہ یہ ھے کہ ھمارے یہاں لوگ بغاوت کے فریضے، عام سیاسی نعروں اور پورے عوامی انقلاب کی رھنمائی کے کام سے نہ صرف بہت زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے بلکہ اس کے برعکس اس معاملے میں بہت ھی نمایاں پسماندگی کا مظاھرہ کرتے ھیں، ایسی پسماندگی کا جو ھماری سب سے بڑی کمزوری ھے اور تحریک کے لئے واقعی خطرہ ھے جو بگڑ سکتی ھے اور بعض جگہوں پر بگڑ رھی ھے عملی طور پر انقلابی ہونے کے بجائے محض زبانی انقلابی بن رھی ھے۔ سینکڑوں ہزاروں تنظیموں، گروپوں اور حلقوں میں جو پارٹی کا کام کر رھے ھیں آپ کو ایک بھی ایسا نہیں ملے گا جس نے اپنی ابتدا سے ھی اس قسم کا روزمرہ کا کام نہ کیا ہو جس کے بارے میں نئے "اسکرا" کے صاحبان دانش ایسے لوگوں کی شان سے بات کرتے ھیں جیسے انھوں نے نئے حقائق دریافت کئے ھیں۔ اس کے برعکس آپ کو ایسے

گروپوں اور حلقوں کی ایک بہت ھی غیراھم فیصدی ملے گی جو مسلح بغاوت کے فریضوں کو سمجھتے ھوں، ان کو پورا کرنا شروع کیا ھو اور زارشاھی کے خلاف پورے عوامی انقلاب کی رھنمائی کی ضرورت کو، اس مقصد کےلئے اور کوئی نہیں بلکہ یہی ترقی پسند نعرے پیش کرنے کی ضرورت محسوس کی ھو ۔

ھم ناقابل یقین طور پر ترقی پسند اور واقعی انقلابی فرائض میں پچھڑ گئے ھیں ۔ بہت سی صورتوں میں ھمیں انکا شعور بھی نہیں ھوا ھے ۔ جابجا ھم یہ بھی نہیں دیکھ سکے ھیں کہ اس سلسلے میں ھماری پسماندگی کی وجہ سے یہاں وھاں انقلابی بورژوا جمہوریت طاقت پکڑ گئی ھے۔ لیکن واقعات اور وقت کے تقاضوں سے منہ موڑ کر نئے ''اسکرا،، کے اھل قلم متواتر یہ دھراتے رھتے ھیں : پرانے کو نہ بھولئے ! نئے کے ساتھ اپنے کو نہ بہنے دیجئے ! یہ کانفرنس کی تمام اھم قراردادوں کا غیرمبدل بنیادی خیال بن گیا ھے جبکہ کانگرس کی قراردادوں میں آپ برابر یہ پڑھتے ھیں : پرانے کی تصدیق کرتے ھوئے (لیکن اس کو محض باربار نہ چبلاتے ھوئے کیونکہ وہ پرانا ھے اور اس کو ادب اور قراردادوں میں اور تجربے میں طے اور درج کیا جا چکا ھے) ھم ایک نیا فریضہ سامنے لاتے ھیں، اس کی طرف توجہ دلاتے ھیں، ایک نیا نعرہ دیتے ھیں اور یہ مطالبہ کرتے ھیں کہ سچے انقلابی سوشل ڈیموکریٹ اس کو عملی جامہ پہنانے کےلئے فوراً کام شروع کر دیں ۔

یہ ھے سوشل ڈیموکریٹک طریقۂ کار کے دو رجحانوں کی واقعی صورتحال ۔ انقلابی دور نے نئے فریضے پیش کئے ھیں جن کو صرف اندھا ھی نہیں دیکھ سکتا ۔ بعض سوشل ڈیموکریٹ بےدھڑک ان فریضوں کو تسلیم کرتے ھیں اور ان کو موجودہ پروگرام میں یہ اعلان کرتے ھوئے شامل کرتے ھیں : مسلح بغاوت میں تاخیر نہ ھونا چاھئے، اس کے لئے فوراً اور سرگرمی کے ساتھ اپنے کو تیار کیجئے، یاد رکھئے کہ یہ فیصلہ کن فتح کےلئے ضروری ھے، ریپبلک، عارضی حکومت، پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کےلئے نعرے پیش کیجئے ۔ بہرحال دوسرے سوشل ڈیموکریٹ ھیں جو پیچھے ھٹ جاتے ھیں، ایک ھی جگہ پر کھڑے پیر ٹپکتے

رھتے ھیں، نعرے دینے کے بجائے پیش‌لفظ لکھتے ھیں، پرانے کی تصدیق کرتے ھوئے نئی بات دکھانے کے بجائے وہ پرانے کو بے کیفی کے ساتھ دیر تک چبلاتے رھتے ھیں، نئے سے بچنے کے بہانے تراشتے ھیں اور نہ تو فیصلہ کن فتح کی شرائط کے تعین کی صلاحیت رکھتے ھیں اور نہ ایسے نعرے پیش کر سکتے جو صرف مکمل فتح کے حصول کی کوشش کے مطابق ھوں۔

اس دم چھلے‌پن کا سیاسی نتیجہ ھمارے سامنے عیاں ھے۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی ''اکثریت،، اور انقلابی بورژوا جمہوریت کے درمیان مصالحت کی داستان محض داستان ھے جس کی تصدیق واحد سیاسی واقعہ، ''بالشویکوں،، کی واحد اھم قرارداد یا روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی واحد دستاویز نہیں کرتی۔ لیکن اسی دوران موقع پرست، شاہ‌پرست بورژوازی جس‌کی نمائندگی ''اوسووبوژدینئیے،، کرتا ھے بہت دنوں سےان ''بااصول،، رجحانات کا خیرمقدم کر رھی ھے جن کی وکالت نئے ''اسکرا،،والے کرتے ھیں اور اب واقعی اپنی گاڑی چلانے کےلئے ان کا زور استعمال کر رھی‌ھے اور ان‌کے پرکشش الفاظ اور ''خیالات،، کو دھرا رھی ھے جو ''خفیہ سرگرمی،، اور ''ھنگامے،، کے خلاف، انقلاب کے ''ٹکنیکی،، پہلو کو مبالغہ کے ساتھ پیش کرنےکے خلاف، مسلح بغاوت کے نعرے کے کھلم کھلا اعلان کے خلاف، شدید مطالبات کی ''انقلابیت،، وغیرہ وغیرہ کے خلاف ھیں۔ قفقاز میں سوشل ڈیموکریٹک ''منشویکوں،، کی پوری کانفرنس کی قرارداد اور نئے ''اسکرا،، کے ادارئے کی طرف سے اس کی تصدیق ان سب باتوں کے سیاسی نتائج کے بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں چھوڑتی: اگر انقلابی‌جمہوری ڈکٹیٹرشپ میں پرولتاریہ کی شرکت کی وجہ سے بورژوازی انقلاب سے گریز کر گئی تو کیا ھوگا! یہ سارے معاملے کا نچوڑ ھے اور پرولتاریہ کو شاہ‌پرست بورژوازی کا دم چھلا بنانے کا فیصلہ کن اظہار ھے۔ اس طرح نئے ''اسکرا،،والوں کے دم چھلے پن کی سیاسی اھمیت عملی طور پر ثابت ھوگئی — کسی فرد کے اتفاقی بیان سے نہیں بلکہ ایک قرارداد کے ذریعہ جس کی ایک پورے رجحان نے خاص طور سے تصدیق کی ھے۔

جو کوئی بھی ان واقعات پر غور کریگا وہ سوشل ڈیمو کریٹک تحریک میں دو فریقوں اور دو رجحانات کے رائج حوالوں کی اصل اہمیت کو سمجھ سکے گا۔ ان رجحانات کو بڑے پیمانے پر سمجھنے کےلئے برنشٹائن ازم کو لینا چاہئے۔ بالکل اسی طرح برنشٹائن کے حامی یقین دھانی کرتے تھے اور کرتے ھیں کہ وھی پرولتاریہ کی حقیقی ضرورتوں اور اس کی طاقت کو بڑھانے، تمام کام کو زیادہ موثر بنانے، نئے سماج کے عناصر کو تیار کرنے، پروپیگنڈا اور ایجی ٹیشن کے فریضوں کو سمجھتے ھیں۔ برنشٹائن کہتا ھے: ھم مطالبہ کرتے ھیں کہ جو کچھ ھے اسکو فراخ دل سے تسلیم کیا جائے اور اس طرح '' آخری مقصد '' کے بغیر '' تحریک '' کو جائز قرار دیتا ھے، صرف دفاعی طریقہ کار کو جائز قرار دیتا ھے، خوف کے طریقہ کار کا پرچار کرتا ھے کہ '' کہیں بورژوازی گریز نہ کر جائے ''۔ برنشٹائن کےحامیوں نے انقلابی سوشل ڈیمو کریٹوں کی '' جیکوبین ازم '' کے خلاف شور مچایا، ان '' اھل قلم '' کے خلاف جو '' مزدوروں کی پیش قدمی '' وغیرہ وغیرہ کو نہیں سمجھتے۔ یہ بات ھر ایک جانتا ھے کہ درحقیقت انقلابی سوشل ڈیمو کریٹوں نے روزمرہ کے چھوٹے کاموں اور طاقتوں کو تیار کرنے وغیرہ کے کام کو ترک کرنے کا کبھی خیال تک نہیں کیا ھے۔ ان کا مطالبہ صرف یہ تھا کہ آخری مقصد کو صاف طور پر سمجھا جائے، انقلابی فریضوں کو صاف طور سے پیش کیا جائے۔ وہ نیم پرولتاری اور نیم پیٹی بورژوا پرتوں کو پرولتاریہ کی انقلابی سطح تک بلند کرنا چاھتے تھے، پرولتاریہ کی انقلابیت کو اس طرح کی موقع پرست مصلحتوں جیسے ''کہیں بورژوازی گریز نہ کرجائے '' کی سطح تک گرانا نہیں چاھتے تھے۔ شاید پارٹی کے دانش ور موقع پرست بازو اور پرولتاری انقلابی بازو کے دمیان اختلاف کا واضح اظہار یہ سوال تھا dürfen wir siegen یعنی '' کیاھم جیتنے کی ھمت رکھتے ھیں؟ ''، کیا ھمارے لئے فتح حاصل کرنے کی اجازت ھے؟ کیا ھمارے لئے فتح کا حصول خطرناک نہ ھوگا؟ کیا ھمیں جیتنا چاھئے؟ یہ سوال جو پہلی نظر میں بہت عجیب معلوم ھوتا ھے بہرحال اٹھایا گیا اور اس کو اٹھانا ھی تھا کیونکہ موقع پرست فتح سے خائف تھے اور پرولتاریہ کو اس سے خوف زدہ کرکے دور کر رھے تھے، یہ

پیش گوئی کر رہے تھے کہ اس طرح مصیبت آئے گی اور ان نعروں کا مذاق اڑا رہے تھے جو براہ راست اس کا مطالبہ کرتے تھے۔

یہی بنیادی تقسیم دانش‌ور موقع‌پرست اور پرولتاری انقلابی رجحانوں میں ہمارے یہاں بھی ہے، محض ٹھوس فرق یہ ہے کہ ہمارے سامنے سوشلسٹ انقلاب کا نہیں بلکہ جمہوری انقلاب کا سوال ہے۔ یہ سوال جو پہلی نظر میں بہت فضول معلوم ہوتا ہے کہ ”کیا ہم جیتنے کی ہمت رکھتے ہیں؟“، ہمارے یہاں بھی اٹھایا گیا۔ اس کو مارتینوف نے اپنی ”دو ڈکٹیٹرشپ“، میں اٹھایا ہے جس میں اس نے پیش گوئی کی ہے کہ اگر ہم نے بغاوت کے لئے اچھی طرح تیاری کی اور اس کو کافی کامیابی کے ساتھ پورا کیا تو ہم سخت مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ یہ سوال نئے ”اسکرا“،والوں کی تمام تحریروں میں جو عارضی انقلابی حکومت سے متعلق ہیں اٹھایا گیا ہے اور یہ متواتر اگرچہ بے‌سود کوشش کی گئی کہ بورژوا موقع‌پرست حکومت میں ملیران کی شرکت کو پیٹی بورژوا انقلابی حکومت میں اندر وارلین (۷۲) کی شرکت سے مماثلت دی جائے۔ اور آخر کار یہ قرارداد کے موجود ہے: ”کہیں بورژوازی گریز نہ کر جائے“۔ اور حالانکہ اب مثال کے طور پر کاؤتسکی طنز کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ عارضی انقلابی حکومت کے بارے میں ہمارا جھگڑا ایسا ہے جیسے ریچھ کو مارنے سے پہلے اس کی کھال کے لئے جھگڑا، لیکن یہ طنز صرف اتنا ثابت کرتا ہے کہ ہوشیار اور انقلابی سوشل ڈیموکریٹ بھی چکر میں آجاتے ہیں جب وہ ایسی باتوں کا ذکر کرتے ہیں جن کو انھوں نے صرف سنا ہے۔ جرمن سوشل ڈیموکریسی ابھی اپنا ریچھ مارنے کے بہت قریب نہیں ہے (سوشلسٹ انقلاب کرنے کے) لیکن یہ جھگڑا کہ آیا ہم ریچھ مارنے کی ”ہمت رکھتے ہیں“، بڑی بااصول اور عملی سیاسی اہمیت رکھتا ہے۔ روسی سوشل ڈیموکریٹ ابھی ”اپنا ریچھ مارنے“، کے اتنے قریب نہیں پہنچے ہیں (جمہوری انقلاب کرنے کے) لیکن یہ سوال روس اور روسی سوشل ڈیموکریسی کے سارے مستقبل کے لئے زبردست اہمیت رکھتا ہے کہ آیا ہم اس کو مارنے کی ”ہمت“، رکھتے ہیں۔ سرگرمی اور کامیابی سے فوج کو بھرتی کرنے اور اس کی رہنمائی کرنے کے بارے میں

کوئی بات نہیں ہو سکتی اگر ہمیں یہ یقین نہیں ہے کہ ہم جیتنے کی '' ہمت ،، رکھتے ہیں۔

ہمارے پرانے '' اکونومسٹوں ،، کو لیجئے۔ وہ بھی شور مچاتے تھے کہ ان کے مخالفین سازشی اور جیکوبی ہیں (دیکھئے '' ربوچیئے دیلو ،، ، خاص طور سے شمارہ ۱۰ اور دوسری کانگرس میں پروگرام پر (۳۷) بحث کے دوران مارتینوف کی تقریر) ، کہ وہ سیاست میں گھس کر اپنے کو عوام سے علحدہ کر رہے ہیں، کہ وہ مزدور تحریک کی بنیادی باتوں کو بھول رہے ہیں اور مزدوروں کی پہل‌قدمی کو نظرانداز کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ درحقیقت '' مزدوروں کی پہل‌قدمی ،، کے یہ حامی موقع‌پرست دانش‌ور تھے جو مزدوروں پر پرولتاریہ کے فریضوں کے بارے میں اپنا تنگ اور جھوٹا نظریہ مسلط کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ دراصل '' اکونومزم ،، کے مخالفین‌نے، جیساکہ پرانے '' اسکرا ،، کی مثال سے ہر ایک دیکھ سکتا ہے، سوشل ڈیموکریٹک کام کے کسی پہلو سے بےتوجہی نہیں برتی یا اسکو پس پشت نہیں ڈالا اور نہ انہوں نے ذرا بھی معاشی جدو جہد کو فراموش کیا۔ ساتھ ہی وہ اہم اور فوری سیاسی فرائض کو پوری وسعت کے ساتھ پیش کر سکے اور اس طرح انہوں نے اس بات کی مخالفت کی کہ مزدوروں کی پارٹی کو اعتدال پرست بورژوازی کے '' معاشی ،، دم چھلے میں تبدیل کر دیا جائے۔

اکونومسٹوں نے بس یہ رٹ لیا کہ سیاست کا انحصار معاشیات پر ہے اور اس کا مطلب یہ '' سمجھ لیا ،، کہ سیاسی جدوجہد کو نیچے کھینچ کر معاشی جدوجہد کی سطح تک لایا جائے۔ نئے '' اسکرا ،،والوں نے یہ رٹ لیا ہے کہ اپنے معاشی مافیہ میں جمہوری انقلاب بورژوا انقلاب ہے اور اس کا مطلب یہ '' سمجھ لیا ،، کہ پرولتاریہ کے جمہوری فرائض کو بورژوا اعتدال پرستی کی سطح تک کھینچ کر لایا جائے ، ایسی سطح تک جس کے باہر '' بورژوازی گریز کریگی ،،۔ اپنے کام کو زیادہ موثر بنانے کے بہانے ، مزدوروں کی پہل قدمی بڑھانے اور خالص طبقاتی پالیسی پر چلنے کے بہانے '' اکونومسٹ،، درحقیقت مزدور طبقے کو اعتدال پرست بورژوا سیاست‌دانوں کے ہاتھ میں دے رہےتھے یعنی پارٹی کو ایسے راستے پر لے جا رہے

تھے جس کی معروضی اہمیت ھی یہی ھے۔ انھیں بہانوں سے نئے '' اسکرا ''والے درحقیقت جمہوری انقلاب میں بورژوازی کے حق میں پرولتاریہ کے مفاد کے ساتھ غداری کر رھے ھیں یعنی پارٹی کو ایسے راستے پر لئےجا رھے ھیں جسکی معروضی اہمیت ھی یہی ھے۔ '' اکونومسٹوں '' کا خیال تھا کہ سیاسی جدوجہد میں قیادت سے سوشل ڈیموکریٹوں کا کوئی تعلق نہیں ھے بلکہ اگر صحیح کہا جائے تو اعتدال پرستوں کا اس سے تعلق ھے۔ نئے '' اسکرا ''والوں کا خیال ھے کہ جمہوری انقلاب سرگرمی سے کرنا سوشل ڈیموکریٹوں کا کام نہیں ھے بلکہ جمہوری بورژوازی کا کام ھے کیونکہ پرولتاریہ کی رھنمائی اور نمایاں شرکت انقلاب کا '' زور گھٹا دے گی ''۔

مختصر یہ کہ نئے '' اسکرا ''والے ''اکونومزم '' کے نقال ھیں نہ صرف دوسری پارٹی کانگرس میں اپنے وجود کی بنا پر بلکہ اس طریقے میں بھی جس کے ذریعہ وہ آج جمہوری انقلاب میں پرولتاریہ کے طریقہٴ کار کے فرائض پیش کر رھے ھیں۔ وہ بھی پارٹی کے دانش‌ور موقع‌پرست بازو میں ھیں۔ تنظیمی شعبے میں انھوں‌نے اپنے کو دانش‌وروں کی نراجی انفرادیت کے ذریعہ متعارف کرایا اور '' عمل کی حیثیت سے انتشار '' پر ختم کیا، کانفرنس کے منظور شدہ '' قواعد '' میں لٹریچر کو پارٹی کی تنظیم سے الگ کیا، الکشن کا بالواسطہ اور عملی طور پر چار منزلہ نظام، جمہوری نمائندگی کے بجائے بوناپارٹ کی سی عام رائے شماری کا نظام اور آخر میں جز اور کل کے درمیان '' سمجھوتوں '' کا اصول مضبوط کیا۔ پارٹی کے طریقہٴ‌کار میں بھی وہ اسی ڈھلوان تختے پر پھسلے۔ '' زیمستوو کی مہم کے منصوبے '' (۴۷) میں انھوں نے اعلان کیا کہ زیمستوو کے ممبروں کے سامنے تقریریں '' سب سے اعلی قسم کے مظاھرے '' ھیں اور سیاسی میدان میں (۹ جنوری سے پہلے!) صرف دوباعمل طاقتیں دیکھیں یعنی حکومت اور بورژوا ڈیموکریٹ۔ مسلح ھونے کے فوری فریضے کو انھوں نے اس طرح '' گہرا '' کیا کہ براہ راست عملی نعرے کی جگہ انھوں نے لوگوں سے اپنے آپ مسلح ھونے کی خواھش سے لیس ھونے کی اپیل کی۔ انھوں نے اپنی سرکاری قراردادوں میں مسلح بغاوت، عارضی حکومت کے قیام اور انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ سے متعلق

فریضوں کو توڑ مروڑ کر ان کی صورت بگاڑ دی ہے۔ ''کہیں بورژوازی گریز نہ کر جائے،، — ان کی تازہ‌ترین قرارداد کی یہ دھن اس سوال پر کافی روشنی‌ڈالتی ہے کہ ان کا راستہ پارٹی کو کدھر لئےجا رہا ہے۔

اپنے سماجی اور معاشی مافیہ کے لحاظ‌سے روس میں جمہوری انقلاب ایک بورژوا انقلاب ہے۔ بہرحال اس صحیح مارکسی نظریہ کو محض دھراناھی کافی نہیں ہے۔ اس کو صحیح طور پر سمجھنا اور سیاسی نعروں کےلئے صحیح طور پر استعمال کرنا چاھئے۔ عام طور پر وہ تمام سیاسی آزادی جو موجودہ یعنی سرمایہ‌دارانہ پیداواری تعلقات پر مبنی ہے بورژوا آزادی ہے۔ آزادی کا مطالبہ سب سے پہلے بورژوازی کے مفادات کا اظہار کرتا ہے۔ اس کے نمائندوں نے سب سے پہلے یہ مطالبہ کیا۔ اس کے حامیوں نے جہاں بھی آزادی پائی اس کو مالکوں کی طرح استعمال کیا، اس کو معتدل اور محتاط بورژوا خوراکوں تک محدود کر دیا، اس کو پرامن زمانے میں انقلابی پرولتاریہ پر انتہائی مکارانہ جبروتشدد اور طوفانی دور میں سخت وحشیانہ ظلم سے مربوط کر دیا۔

لیکن صرف باغی نرودنیک، انارکسٹ اور ''اکونومسٹ،، اس سے یہ نتیجہ اخذ کرسکے کہ آزادی کی جدوجہد کو رد کیا جائے یا اس کی تحقیر کی جائے۔ اس قسم کے دانش‌ورانہ تنگ‌نظریات کو پرولتاریہ پر مسلط کرنے کی کوشش ہمیشہ صرف عارضی طور پر اور اس کی مزاحمت کے باوجود کامیاب ہوئی۔ پرولتاریہ نے ہمیشہ جبلی طور پر یہ محسوس کیا کہ اس کو سیاسی آزادی کی ضرورت ہے، سب سے زیادہ اس کو اس آزادی کی ضرورت ہے، حالانکہ اس آزادی کا فوری اثر بورژوازی کی طاقت میں اضافہ اور تنظیم ہوگی۔ پرولتاریہ طبقاتی جدوجہد سے فرار کرکے اپنی نجات حاصل کرنے کی توقع نہیں رکھتا، بلکہ اس طبقاتی جدوجہد کو فروغ دیکر، اس کی وسعت، شعور، تنظیم اور عزم کو بڑھاکر۔ جو کوئی بھی سیاسی جدوجہد کے فریضوں کی تحقیر کرتا ہے وہ سوشل ڈیموکریٹ کو جمہور کے علم بردار کی پوزیشن سے گراکر ٹریڈ یونین کا سکریٹری بناتا ہے۔ جو کوئی بھی جمہوری بورژوا انقلاب میں پرولتاریہ کے

فرائض کی تحقیر کرتا ھے وہ سوشل ڈیموکریٹ کو عوام کے انقلاب کا لیڈر ھونے سے گرا کر آزاد مزدور یونین کا لیڈر بنا دیتا ھے۔

ھاں، عوام کے انقلاب کا لیڈر۔ سوشل ڈیموکریسی نے جدوجہد کی ھے اور اب بھی بجا طور پر لفظ عوام کے بورژوا جمہوری غلط استعمال کے خلاف جدوجہد کر رھی ھے۔ اس کا مطالبہ ھے کہ یہ لفظ عوام کے اندر طبقاتی تصادم کو سمجھنے کی نااھلی چھپانے کے لئے نہ استعمال کرنا چاھئے۔ وہ قطعی طور پر پرولتاریہ کی پارٹی کی مکمل طبقاتی آزادی کی ضرورت پر زور دیتی ھے۔ بہرحال وہ "عوام" کو "طبقات" میں اس لئے نہیں تقسیم کرتی کہ ترقی‌یافتہ طبقہ اپنے اندر ھی بند ھو جائے، اپنے کو تنگ حدود کا پابند بنالے اور اپنی سرگرمیوں کو اس ڈر سے ناکارہ بنالے کہ دنیا کے معاشی حکمراں گریز کر جائیں گے۔ وہ اس لئے یہ کرتی ھے تاکہ ترقی‌یافتہ طبقہ جو متوسط طبقوں کی ڈھلمل یقینی، تذبذب اور تلون میں مبتلا نہیں ھوتا تمام عوام کے کاز کے لئے، تمام عوام کا سربراہ بن کر اور زیادہ توانائی اور جوش و خروش سے جدوجہد کرے۔

موجودہ زمانے کے نئے "اسکرا" والے اکثر یہی بات نہیں سمجھ پاتے، اور جمہوری انقلاب میں عملی سیاسی نعرے پیش کرنے کے بجائے قواعد کی ھرصورت میں لفظ "طبقہ" کو محض عامیانہ انداز میں دھراتے ھیں!

جمہوری انقلاب اپنی نوعیت میں بورژوا ھے۔ عام از سر نو تقسیم کا نعرہ یا "زمین اور آزادی" کا کسانوں کی زبردست اکثریت کا دور دور تک پھیلا ھوا نعرہ، جو کچلے ھوئے اور جاھل ھیں، پھر بھی روشنی اور مسرت کے بےحد مشتاق ھیں، بورژوا نعرہ ھے۔ لیکن ھم مارکس وادیوں کو جاننا چاھئے کہ پرولتاریہ اور کسانوں کی اصلی آزادی کے لئے بورژوا آزادی اور بورژوا ترقی کے راستے کے سوا نہ تو کوئی اور راستہ ھے اور نہ ھو سکتا ھے۔ ھمیں نہ بھولنا چاھئے کہ اس وقت سوشلزم کو قریب لانے کا کوئی دوسرا ذریعہ سوائے مکمل سیاسی آزادی، سوائے جمہوری ریپبلک، سوائے پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کے نہ تو ھے اور نہ ھو سکتا ھے۔ ترقی‌یافتہ اور واحد انقلابی طبقے کے نمائندوں، بلا کسی

شرط ، شک اور مڑکر پیچھے نہ دیکھنےوالے انقلابی طبقے کے نمائندوں کی حیثیت سے ہمیں سارے عوام کے سامنے جمہوری انقلاب کے فریضے اپنے امکان بھر وسیع پیمانےپر اور جرأت اور انتہائی پیش قدمی کے جذبے کے ساتھ پیش کرنا چاھئے۔ ان فریضوں کی تحقیر کرنے کا مطلب نظریاتی طور پر مارکس‌ازم کا مذاق اڑاناھے ، اس کو عامیانہ انداز میں بدشکل بناناھے اور عملی اور سیاسی طور پر اس کا مطلب یہ ھے کہ انقلاب کے کاز کو بورژوازی کے ھاتھ میں دے دیا جائے جو انقلاب کو مضبوطی سے کرنے کے فریضے سے قطعی گریز کریگی۔ انقلاب کی مکمل فتح کے راستے میں جو مشکلات ھیں وہ بہت بڑی ھیں۔ پرولتاریہ کے نمائندوں کو کوئی بھی ملزم نہیں ٹھہرا سکتا اگر اپنی طاقت بھر سب کچھ کرنے کے بعد ان کی کوششیں رجعت‌پرستی کی مزاحمت ، بورژوازی کی غداری اور عوام کی جہالت کی وجہ سے ناکام ھو جائیں۔ لیکن ھر ایک اور سب لوگ اور سب سے پہلے طبقاتی شعور رکھنےوالا پرولتاریہ سوشل ڈیموکریسی کی مذمت کریگا اگر وہ جیتنے سے ڈرکر اور اس خیال سے کہ کہیں بورژوازی گریز نہ کرجائے ، جمہوری انقلاب کی انقلابی توانائی کو گھٹائے گی اور انقلابی جوش کو ٹھنڈا کرے‌گی۔

مارکس‌نے کہاھے کہ انقلاب تاریخ کے انجن ھوتے ھیں (۷۵)۔ انقلاب مظلوم اور استحصال کے شکار لوگوں کے جشن ھیں۔ انقلاب کے وقت کے سوا کسی اور وقت عوام اتنی سرگرمی سے نئے سماجی نظام کے خالق کی حیثیت سے سامنے نہیں آ سکتے۔ ایسے وقت میں عوام معجزے کر سکتے ھیں اگر اس کو رفتہ رفتہ ترقی کے محدود اور تنگ نظر پیمانے سے ناپا جائے۔ لیکن یہ ضروری ھے کہ ایسے وقت میں انقلابی پارٹیوں کے لیڈر بھی اپنے مقاصد زیادہ وسعت اور جرأت سے پیش کریں ، کہ ان کے نعرے ھمیشہ عوام کی انقلابی پہل‌قدمی میں پیش پیش رھیں ، مشعل راہ کا کام دیں ، ان کے سامنے ھمارے جمہوری اور سوشلسٹ آدرش کو اس کی پوری عظمت اور شان و شوکت کے ساتھ آشکار کریں اور ان کو مکمل ، قطعی اور فیصلہ کن فتح کا مختصر ترین اور انتہائی سیدھا راستہ دکھائیں۔ ھم ” اوسووبوژدینئے ،، کی بورژوازی کے موقع پرستوں

کےلئے یہ کام چھوڑ دیں گے کہ وہ انقلاب اور سیدھے راستے کے خوف سے پیچیدہ چکردار اور سمجھوتے کے راستے بنائیں ۔ اگر ہم کو طاقت کے ذریعہ ایسے راستوں پر گھسٹنے پر مجبور کیا جائے تب بھی ہم چھوٹے ، روزمرہ کے کام میں اپنا فرض پورا کرسکیں گے ۔ لیکن پہلے شدید جدوجہد میں راستے کے انتخاب کا فیصلہ ہوجائے ۔ ہم انقلاب کے ساتھ غداری اور دھوکہ‌بازی کرینگے اگر سیدھے اور فیصلہ کن راستے کی شدید اور پرایثار جدوجہد کےلئے عوام کی اس جشن‌مندانہ قوت اور انقلابی جوش کو نہ استعمال کریں ۔ بورژوا موقع‌پرستوں کو بزدلی کے ساتھ مستقبل کی رجعت‌پرستی کے بارے میں سوچنے دیجئے ۔ مزدور نہ تو اس خیال سے ہراساں ہوں گے کہ رجعت‌پرستی دہشت‌انگیز ہونے کا ارادہ رکھتی ہے اور نہ اس سے کہ بورژوازی گریز کریگی ۔ مزدور سمجھوتے کی آس نہیں لگاتے ہیں ۔ وہ معمولی مراعات کا مطالبہ نہیں کر رہے ہیں ۔ وہ جس بات کےلئے کوشش کر رہے ہیں وہ سختی کے ساتھ رجعت پرست طاقتوں کو کچلنا ہے یعنی پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ قائم کرنا ۔

یہ سچ ہے کہ طوفانی زمانے میں ہمارے پارٹی کے جہاز کو زیادہ خطرہ ہے بمقابلہ اس زمانے کے جب اعتدال‌پرست ترقی کی ہموار "جہازرانی" ہوتی ہے جس کا مطلب ہے کہ جب استحصال کرنے‌والے تکلیف‌دہ طور پر برابر مزدور طبقے کا خون چوستے ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ "انتہاپرست‌حزب مخالف" یا واحد پارلیمانی جدوجہد کے فریضوں کے مقابلے میں انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کے فریضے ایک ہزار گنا مشکل اور پیچیدہ ہیں ۔ لیکن جو شخص شعوری طور پر پرامن جہازرانی اور محفوظ "حزب‌مخالف" کے راستے کو موجودہ انقلابی حالت میں ترجیح دیتا ہے اس کےلئے یہی بہتر ہوگا کہ وہ ذرا دیر کےلئے سوشل ڈیموکریٹک کام ترک کرے، انقلاب کے خاتمے تک انتظار کرے جب جشن کے دن گذر جائیں گے ، جب روزمرہ کی زندگی کی چہل پہل پھر شروع ہو جائے گی اور جب اس کا تنگ اور بندھاٹکا معیار ایسی نفرت‌آمیز اختلافی آواز نہ پیدا کریگا ، ترقی پسند طبقے کے فریضوں کو اس بری طرح توڑ مروڑ کر نہ پیش کرے گا ۔

سارے عوام کے اور خصوصاً کسانوں کے سربراہ — مکمل آزادی کےلئے، مستقل جمہوری انقلاب کےلئے، رپبلک کےلئے! تمام محنت کشوں اور استحصال کے شکار لوگوں کے سربراہ — سوشلزم کےلئے! یہ ہونا چاہئے انقلابی پرولتاریہ کی پالیسی عمل میں، یہ ہے طبقاتی نعرہ جس کو طریقۂ کار کے ہر سوال کے حل میں جاگزیں ہونا چاہئے اور اس کا تعین کرنا چاہئے، انقلاب کے دوران مزدوروں کی پارٹی کے ہر عملی اقدام کا۔

حرف آخر

پھر ایک بار ''اوسووبوژدینئے،، کا رجحان، پھر ایک بار نئے ''اسکرا،، والا رجحان

''اوسووبوژدینئے،، شمارہ ۷۲ — ۷۱ اور ''اسکرا،، شمارہ ۱۰۳ — ۱۰۲ اس سوال پر افراط سے مزید مواد فراہم کرتے ہیں جس پر ہمارے پمفلٹ کے آٹھویں باب میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ چونکہ اس تمام کارآمد مواد سے ہمارے لئے یہاں مستفید ہونا ناممکن ہے اس لئے ہم صرف انتہائی اہم نکات تک محدود رہیں گے۔ اول سوشل ڈیموکریسی میں کس قسم کی ''حقیقت پسندی،، کی ''اوسووبوژدینئے،، تعریف کرتا ہے اور اسکو کیوں اس کی تعریف کرنا چاہئے۔ دوسرے، انقلاب اور ڈکٹیٹرشپ کے نظریوں کے درمیان تعلق۔

۱ - بورژوا اعتدال پرست حقیقت پسند سوشل ڈیموکریٹک ''حقیقت پسندوں،، کی تعریف کیوں کرتے ہیں؟

وہ مضامین جن کا عنوان ہے ''روسی سوشل ڈیموکریسی میں تفریق،، اور ''عقل سلیم کی فتح،، (''اوسووبوژدینئے،، شمارہ ۷۲) سوشل ڈیموکریسی کے بارے میں اعتدال پرست بورژوازی کے نمائندوں کی رائے کا اظہار کرتے ہیں، ایسی رائے جو طبقاتی شعور رکھنے والے پرولتاریہ کے لئے بیش قیمت ہے۔ ہم ہر سوشل ڈیموکریٹ سے کافی زوروں کے

ساتھ یہ سفارش نہیں کر سکتے کہ وہ ان مضامین کو پورا پڑھے اور ان کے ہر جملے پر غور کرے۔ ہم سب سے پہلے ان دونوں مضامین کے انتہائی اہم بیانوں کو پیش کریں گے :

'' اوسووبوژدینئیے ،، لکھتا ھے '' کسی بے تعلق مشاھد کے لئے یہ کافی مشکل کام ھے کہ وہ ان اختلافات کے اصلی سیاسی معنی سمجھ سکے جنھوں نے سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کو دو گروھوں میں بانٹ دیا ھے۔ یہ تعریف کہ '' اکثریت ،، کا گروہ زیادہ ریڈیکل اور بااصول ھے بمقابلہ '' اقلیتی ،، گروہ کے جو کاز کے مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض سمجھوتوں کی اجازت دیتا ھے پوری طرح ٹھیک نہ ہوتی اور کسی طرح بھر پور کردارنگاری نہ کرتی۔ بهرحال مارکسی تقلید پسندی کے تمام روایتی عقائد کی پیروی اقلیتی گروہ شاید لینن کے گروہ کے مقابلے میں زیادہ جوش کے ساتھ کرتا ھے۔ مندرجہ ذیل کردارنگاری ہم کو زیادہ صحیح معلوم ہوگی۔ '' اکثریت ،، کا بنیادی سیاسی موڈ مجرد انقلابیت ، باغی پن اور اس بات کا اشتیاق ھے کہ ہر ممکن طریقے سے عوام میں بغاوت پھیلائی جائے اور ان کی طرف سے اقتدار پر قبضہ کر لیا جائے۔ یہ ایک حد تک '' لینن والوں ،، کو سوشلسٹ انقلابیوں کے قریب لاتا ھے اور ان کے دماغ میں طبقاتی جدوجہد کے خیال پر ساری عوام کے روسی انقلاب کا خیال حاوی ہو جاتا ھے۔ عمل میں سوشل ڈیموکریسی کے بہت سے تنگ اصولوں کو ترک کرتے ہوئے '' لینن والے ،، دوسری طرف انقلابیت کی تنگ نظری میں بالکل رنگے ہوئے ھیں۔ انھوں نے فوری بغاوت کی تیاری کے علاوہ سب عملی کام ترک کر دیا ھے ، اور اصولی طور پر ہر طرح کے قانونی اور نیم قانونی ایجی ٹیشن کو اور دوسرے مخالفانہ رجحانات سے ہر قسم کے عملی طور پر مفید سمجھوتوں کو نظرانداز کرتے ھیں۔ اس کے برعکس اقلیت مارکس ازم کے عقیدہ پر مضبوطی سے قائم رہنے کے ساتھ ساتھ مارکسی عالمی نقطۂ نظر کے حقیقت پسندانہ عناصر کو بھی برقرار رکھتی ھے۔ اس گروہ کا بنیادی خیال یہ ھے کہ '' پرولتاریہ ،، کے مفادات کا بورژوازی کے مفادات سے تقابل کیا جائے۔ دوسری طرف پرولتاریہ کی جدوجہد کو حقیقت پسندانہ معقول انداز میں (واقعی سوشل

ڈیمو کریسی کے بعض اٹل عقائد سے متعلق احکام کی بعض حدود کے اندر) اور اس جدوجہد کی تمام ٹھوس شرائط اور مقاصد کے واضح شعور کے ساتھ دیکھا جاتا ھے۔ دونوں گروہ اپنے بنیادی نقطۂ نظر کی مستقل پیروی نہیں کرتے کیونکہ وہ اپنی نظریاتی اور سیاسی سرگرمیوں میں سوشل ڈیموکریٹک نظام عقائد کے سخت فارمولوں کے پابند ھیں جو '' لینن والوں ،، کو کم سے کم بعض سوشلسٹ انقلابیوں کے انداز میں اٹل باغی ہونے سے اور '' اسکرا والوں ،، کو مزدور طبقے کی حقیقی سیاسی تحریک کے عملی لیڈر ہونے سے روکتے ھیں ،،۔

بہت ھی اھم قراردادوں کے مواد کا حوالہ دیتے ہوئے '' اوسووبوژدینئے ،، کا مضمون نگار اپنے عام '' خیالات ،، کی وضاحت ان کے بارے میں کچھ ٹھوس ریمارکوں کے ذریعہ کرتا ھے۔ وہ کہتا ھے کہ تیسری کانگرس کے مقابلے میں '' اقلیت کی کانفرنس نے مسلح بغاوت کی طرف بالکل مختلف رویہ اختیار کیا ھے ،،۔ '' بغاوت کی طرف رویے کے سلسلے میں ،، عارضی حکومت پر دونوں قراردادوں میں فرق ھے۔ '' اسی طرح کا فرق مزدوروں کی ٹریڈیونینوں کے بارے میں بھی ظاھر ھوا ھے۔ اپنی قراردادوں میں '' لینن والوں ،، نے مزدور طبقے کی سیاسی تعلیم اور تنظیم کے اس انتہائی اھم ابتدائی نکتے کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا ھے۔ اس کے برعکس اقلیت نے ایک بہت ھی وزنی قرارداد منظور کی ھے ،،۔ جہاں تک اعتدال پسندوں کی طرف رویہ کا تعلق ھے مضمون نگار کہتا ھے کہ دونوں گروہ ھم خیال ھیں لیکن تیسری کانگرس '' تقریباً لفظ بلفظ پلیخانوف کی اس قرارداد کی تائید کرتی ھے جو اعتدال پسندوں کی طرف رویے کے متعلق دوسری کانگرس میں منظور کی گئی تھی اور استارووِیر کی اس قرارداد کو مسترد کر دیتی ھے جو اسی کانگرس میں منظور کی گئی تھی اور اعتدال پسندوں کی طرف زیادہ جھکی ھوئی ھے ۔،، حالانکہ کانگرس اور کانفرنس کی قراردادیں کسانوں کی تحریک کے بارے میں مجموعی طور پر مطابقت رکھتی ھیں '' اکثریت ،، جاگیرداروں وغیرہ کی آراضیوں کی انقلابی ضبطی کے خیال پر زیادہ زور دیتی ھے جب کہ '' اقلیت ،، جمہوری ، ریاستی اور نظم و نسق کی اصلاحات کے مطالبے کو اپنے ایجی ٹیشن کی بنیاد بنانا چاھتی ھے ،،۔

آخرمیں ، '' اوسووبوژدینئے '' ، '' اسکرا '' کے شمارہ ۱۰۰ سے ایک منشویک قرارداد کا حوالہ پیش کرتا ہے جس کی خاص دفعہ مندرجہ‌ذیل ہے : '' چونکہ فی الحال صرف پوشیدہ کام پارٹی کی سرگرمیوں میں عوام کی کافی شرکت کی ضمانت نہیں دیتا ہے اور کچھ حد تک پارٹی کو غیرقانونی تنظیم کی حیثیت سے عوام کے مقابل پیش کرتا ہے اس لئے پارٹی کو چاہئے کہ وہ قانونی بنیادوں پر مزدوروں کی ٹریڈ یونین جدوجہد کی قیادت سنبھالے اور سختی کے ساتھ اس جدوجہد کو سوشل ڈیموکریٹک فریضوں سے منسلک کرے ''۔ اس قرارداد پر اظہار رائے کرتے ہوئے '' اوسووبوژدینئے '' ، پکار اٹھتا ہے : '' ہم اس قرارداد کا عقل سلیم کی فتح اور اس بات کے ثبوت کی حیثیت سے خیرمقدم کرتے ہیں کہ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا ایک واضح حصہ طریقۂ کار کے بارے میں روشن راستہ دیکھ سکا ہے۔ ''

اب قاری کے سامنے '' اوسووبوژدینئے '' کی تمام قابل توجہ رائیں ہیں ۔ واقعی ان رائیوں کو معروضی حقیقت کے لحاظ سے صحیح سمجھنا سخت غلطی ہوگی ۔ ان میں ہر سوشل ڈیموکریٹ آسانی کے ساتھ ہر قدم پر غلطیاں دیکھ لیگا ۔ یہ بھولنا سادہ لوحی ہوگی کہ یہ رائیں اعتدال پسند بورژوازی کے مفادات اور نقطۂ‌نظر سے بالکل رنگی ہوئی ہیں اور اس معنی میں وہ قطعی طور پر متعصبانہ اور جانبدارانہ ہیں ۔ وہ سوشل ڈیموکریٹوں کے خیالات کی عکاسی اسی طرح کرتی ہیں جیسے چیزیں کسی مجوف یا محدب آئینے میں دکھائی دیتی ہیں ۔ بہرحال یہ بھولنا اور بھی بڑی غلطی ہوگی کہ یہ بورژوا توڑی مروڑی رائیں آخری تجزئے میں بورژوازی کے اصل مفادات کا اظہار کرتی ہیں جو طبقے کی حیثیت سے بلاشبہ صحیح طور پر سمجھتی ہے کہ سوشل ڈیموکریسی میں کونسے رجحانات اس کے لئے یعنی بورژوازی کے لئے مفید، قریبی ، مطابقت رکھنے والے اور قابل قبول ہیں اور کونسے رجحانات مضرت‌رساں ، دور ، اجنبی اور مخالف ہیں ۔ کوئی بورژوا فلسفی یا بورژوا پرچارک سوشل ڈیموکریسی کو کبھی صحیح طور پر نہ سمجھے گا خواہ وہ منشویک سوشل ڈیموکریسی ہو یا بالشویک ۔ لیکن اگر وہ سمجھدار پرچارک ہے تو اس کی طبقاتی

جبلت اس کا ساتھ نہ چھوڑیگی اور وہ ھمیشہ اس کا نچوڑ پالیگا کہ سوشل ڈیموکریٹک تحریک کے ایک یا دوسرے رجحان کا مطلب بورژوازی کےلئے کیا ھے چاھے وہ اس کو توڑمروڑ کر پیش کرے۔ اس لئے ھمارے دشمن کی طبقاتی جبلت، اس کی طبقاتی رائے ھر طبقاتی شعور رکھنےوالے پرولتاری کےلئے انتہائی گہری توجہ کی مقتضی ھے۔

تو پھر ''اوسووبوژدینئے،، کے پیرووں کے بیان کے ذریعہ روسی بورژوازی کی طبقاتی جبلت ھم سے کیا کہتی ھے؟

وہ بالکل صاف طور سے اس رجحانوں پر اظہار اطمینان کرتی ھے جن کی نمائندگی نیا ''اسکرا،، کرتا ھے، اس کی حقیقت پسندی، سنجیدگی، عقل سلیم کی فتح، قراردادوں کی معقولیت، طریقۂ کار کے سوال پر روشن راستہ دیکھنے کی شروعات، اس کی عملیت وغیرہ کو سراھتی ھے اور تیسری کانگرس کے رجحانوں پر بے اطمینانی کا اظہار کرتی ھے، اس کی تنگ‌نظری، انقلابیت، باغی‌پن اور عملی طور پر کارآمد سمجھوتوں کو رد کرنے وغیرہ کے لئے مذمت کرتی ھے۔ بورژوازی کی طبقاتی جبلت اس کو ٹھیک وھی‌بتاتی ھے جو ھماری تحریروں میں برابر انتہائی صحیح واقعات کی مدد سے متواتر ثابت کیا گیا ھے یعنی موجودہ روسی سوشل ڈیموکریٹک تحریک میں نئے ''اسکرا،، کے حامی موقع‌پرست بازو ھیں اور ان کے مخالفین — انقلابی‌بازو۔ اعتدال‌پسند اول‌الذکر کے رجحانات کے ساتھ قطعی طور پر ھمدردی کئے بغیر رہ نہیں سکتے ھیں اور آخر الذکر کے رجحانات کی مذمت کرتے ھیں۔ بورژوازی کے ماھر نظریات ھونے کی حیثیت سے اعتدال‌پسند بہت اچھی طرح سمجھتے ھیں کہ مزدور طبقے کی ''عملیت، سنجیدگی اور معقولیت،، سے یعنی دراصل اس کی سرگرمیوں کو سرمایہ‌داری، اصلاحات اور ٹریڈیونین جدوجہد وغیرہ کےدائرے میں محدود کرنے سے بورژوازی کو فائدہ ھوگا۔ پرولتاریہ کی ''تنگ‌نظر انقلابیت،، اور سارے عوام کے روسی انقلاب میں اس کی قیادت حاصل کرنے کی کوششیں تاکہ وہ اپنے طبقے کے مقاصد کو آگے بڑھا سکے — یہ باتیں بورژوازی کےلئے خطرناک اور خائف کرنےوالی ھیں۔

''اوسووبوژدینئے،، کے معنی میں لفظ ''حقیقت پسندی،، کی اھمیت یہی ھے، برسبیل تذکرہ یہ بات اس طریقے سے صاف ھوجاتی

ہے جو پہلے ''اوسووبوژدینئے ،، اور مسٹر استرووے نے استعمال کیا ہے۔ '' اسکرا ،، کو خود یہ تسلیم کرنا پڑا کہ '' اوسووبوژدینئے ،، کی '' حقیقت‌پسندی ،، کی یہی اہمیت ہے۔ مثال کےلئے '' اسکرا ،، شمارہ ۴۷ - ۷۳ کے ضمیمے میں وہ مضمون لے لیجئے جس کا عنوان ہے '' وقت ہوگیا ! ،، اس مضمون کے لکھنےوالے نے (روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس میں '' دلدل ،، کے نظریات کا مستقل ترجمان) کھلم کھلا اپنی رائے کا اظہار کیا کہ '' کانگرس میں آکیموف نے موقع‌پرستی کے اصلی نمائندے ہونے کے بجائے اس کے بھوت کا رول ادا کیا۔ ،، اور اسلئے '' اسکرا ،، کا اداریہ '' وقت آگیا ! ،، مضمون لکھنےوالے کی غلطی کو صحیح کرنے پر ایک نوٹ کے ذریعہ مجبور ہوا جس میں کہا گیا ہے :

'' اس رائے سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا۔ پروگرام کے بارے میں کامریڈ آکیموف کے خیالات پر صاف موقع‌پرستی کی چھاپ ہے جس کو '' اوسووبوژدینئے ،، کے ناقد نے بھی تسلیم کیا ہے اور اپنے ایک حالیہ شمارے میں لکھا ہے کہ کامریڈ آکیموف '' حقیقت‌پسند ،، — پڑھئے : ترمیم پرست — رجحان کے حامی ہیں ،،۔

اس‌طرح '' اسکرا ،، خودبخوبی جانتا ہے کہ '' اوسووبوژدینئے ،، کی '' حقیقت پسندی ،، محض موقع‌پرستی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اگر اب '' اسکرا ،، '' اعتدال‌پرست حقیقت‌پسندی ،، پر حملہ کرتے ہوئے ('' اسکرا ،، شمارہ ۱۰۲) اس تعریف کے بارے میں کچھ نہیں کہتا جو اسکی حقیقت‌پسندی کےلئے اعتدال پسندوں نے کی ہے تو اس خاموشی کی وجہ یہ ہے کہ ایسی تعریف کسی مذمت سے بھی تلخ ہے۔ ایسی تعریف (جو '' اوسووبوژدینئے نے نہ محض اتفاق سے کی ہے اور نہ پہلی بار کی ہے) دراصل اس رشتے کو ثابت کرتی ہے جو اعتدال‌پرست حقیقت‌پسندی اور سوشل ڈیموکریٹک '' حقیقت پسندی ،، (موقع‌پرستی ، پڑھئے) کے ان رجحانات کے درمیان ہے جو نئے '' اسکرا ،، والوں کے پورے طریقۂ کار کے موقف کی نامعقولیت کی وجہ سے ان کی ہر قرارداد سے نمایاں ہے۔

دراصل ، روسی بورژوازی ''سارے عوام ،، کے انقلاب میں اپنے تلون اور خودغرضی کو پوری طرح ظاہر کر چکی ہے۔ یہ مسٹر استرووے کی دلیلوں میں ، کثیر تعداد اعتدال پرست اخباروں کے پورے لہجے اور مواد میں ، زیادہ تر زیمستوو کے حامیوں ، دانش وروں اور عام طور پر حضرات ترویبتسکوئی ، پیترونکیویچ ، رودیچیف اینڈ کمپنی کے تمام پیروؤں کے سیاسی بیانات کی نوعیت میں ظاہر ہوگیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ بورژوازی ہمیشہ صاف طور پر نہیں سمجھتی ہے لیکن زیادہ تر اس کی طبقاتی جبلت اس کو یہ سمجھنے میں بہت اچھی طرح مدد دیتی ہے کہ ایک طرف پرولتاریہ اور ''عوام ،، اس کے انقلاب کےلئے توپ کے چارے کی حیثیت سے ، مطلق العنانی کے خلاف ٹکرانے کےلئے کارآمد ہیں لیکن دوسری طرف پرولتاریہ اور انقلابی کسان اس کےلئے بہت خطرناک ہوں گے اگر انہوں نے ''زارشاہی پر فیصلہ کن فتح ،، حاصل کرلی اور جمہوری انقلاب کو انجام تک پہنچا دیا۔ اسی وجہ سے بورژوازی ہر امکانی کوشش پرولتاریہ کو یہ ترغیب دینے کےلئے کرتی ہے کہ وہ انقلاب میں ''معتدل ،، رول پر ہی قانع رہے، زیادہ معقول ، عملی اور حقیقت پسند بنے اور اپنی سرگرمیوں کےلئے اس اصول کو رہنما بنائے کہ ''کہیں بورژوازی گریز نہ کر جائے ،،۔

دانش مند بورژوا یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ مزدور طبقے کی تحریک سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔ اسی لئے وہ مزدور طبقے کی تحریک کی مخالفت نہیں کرتے یا پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کی بھی مخالف بالکل نہیں کرتے — وہ تو ہڑتال کرنے کے حق اور مہذب طبقاتی جدوجہد کی بھی حمایت کرتے ہیں کیونکہ وہ مزدور طبقے کی تحریک اور طبقاتی جدوجہد کو برینتانو اور ہیرش ڈونکر کے معنی میں سمجھتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں وہ مزدوروں کی ہڑتال کے حق اور یونینیں بنانے کی آزادی کو پوری طرح ''تسلیم ،، کرنے پر تیار ہیں (جس کو دراصل مزدوروں نے خود تقریباً حاصل کرلیا ہے) صرف اگر مزدور اپنے ''باغی پن ،، ، اپنی ''تنگ نظر انقلابیت ،، ، ''عملی طور پر مفید سمجھوتوں ،، کو ترک کردیں ، ''سارے عوام کے روسی انقلاب پر ،، اپنی طبقاتی جدوجہد کی چھاپ ، پرولتاری استقلال ،

پرولتاری عزم اور ''عوامی جیکوبینازم،، کی چھاپ لگانے کے دعوے اور تمنائیں ترک کردیں۔ اسی لئے دانش‌مند بورژوا سارے روس میں ہزاروں طریقوں اور ذریعوں سے — کتابوں *، لکچروں، تقریروں اور بات‌چیت وغیرہ کی مدد سے — ہر طرح کوشش کر رہے ہیں کہ مزدوروں کو (بورژوا) سنجیدگی، (اعتدال پرست) عملیت، (موقع پرست) حقیقت پسندی، (برینتانو) طبقاتی جدوجہد (۷۶) اور (هیرش ڈونکر) ٹریڈیونین (۷۷) وغیرہ کے خیالات سے رنگ دیں۔ آخری دو نعرے ''آئینی جمہوری،، پارٹی یعنی ''اوسووبوژدینئے،، کی پارٹی کے بورژوا لوگوں کےلئے خاص طور سے مناسب ہیں کیونکہ وہ صورت میں مارکسی نعروں سے مطابقت رکھتے ہیں اور ان کے بارے میں ذرا خاموش رہ کر اور ان کو کچھ توڑ مروڑ کر آسانی سے سوشل ڈیموکریٹک نعروں سے گڈمڈ کیا جا سکتا ہے یا کبھی کبھی سوشل ڈیموکریٹک نعروں کی حیثیت سے پیش بھی کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً قانونی اعتدال‌پرست اخبار ''رس‌سویت،، (۷۸) (جس کے بارے میں ہم ''پرولتاری،، کے قارئین کے ساتھ کسی دن تفصیلی بحث کرنے کی کوشش کرینگے) اکثر ایسی ''جرأت‌آمیز،، باتیں طبقاتی جدوجہد، پرولتاریہ کو بورژوازی کے دھوکہ دینے کے امکان، مزدور طبقے کی تحریک، پرولتاریہ کی پہل‌قدمی وغیرہ وغیرہ کے بارے میں کہتا ہے کہ بےتوجہ قاری یا غیر ترقی‌یافتہ مزدور آسانی سے اس کے ''سوشل ڈیموکریٹ‌ازم،، کو کھرا سکہ سمجھ لیتا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ سوشل ڈیموکریٹ‌ازم کی بورژوا نقل ہے، طبقاتی جدوجہد کے نظرئے کی موقع‌پرستی کے ہاتھوں توڑی مروڑی اور بدشکل ہے۔

اس تمام زبردست (عوام پر اسکے اثر کے لحاظ سے زبردست) بورژوا حیلہ‌سازی کی بنیاد میں اس بات کا رجحان پایا جاتا ہے کہ مزدور طبقے کی تحریک کو گھٹا کر ٹریڈیونین تحریک بنا دیا جائے، اسکو جہاں تک ممکن ہو خودمختار پالیسی سے دور رکھا جائے (یعنی اس

---

* دیکھئے پروکوپوویچ کی کتاب ''روس میں مزدوروں کا مسئلہ،،۔

پالیسی سے جو انقلابی ہے اور جمہوری ڈکٹیٹرشپ کی طرف لے جانے والی ہے) تاکہ '' مزدوروں کے ذھن میں سارے عوام کے روسی انقلاب کے خیال پر طبقاتی جدوجہد کا خیال حاوی ہوجائے۔ ،،

جیساکہ قاری دیکھ سکتا ہے ہم نے '' اوسووبوژدینئیے ،، کے کلئیے کو الٹ پلٹ کر رکھ دیا ہے۔ یہ لاجواب کلیہ ہے، ایسا جو جمہوری انقلاب میں پرولتاریہ کے رول کے بارے میں دو لاجواب خیالات پیش کرتا ہے— بورژوا خیال اور سوشل ڈیموکریٹک خیال۔ بورژوازی چاھتی ہے کہ پرولتاریہ کو صرف ٹریڈیونین تحریک تک محدود رکھے اور اس طرح '' (برینتانو) طبقاتی جدوجہد کے خیال کو اسکے ذھن میں سارے عوام کے روسی انقلاب کے خیال پر حاوی کردے ،، — پوری طرح « Credo » کے برنشٹائنی مصنفوں کی اسپرٹ میں جنھوں نے یہ کوشش کی کہ '' خالص مزدور طبقے ،، کی تحریک کا خیال مزدوروں کے ذھن میں سیاسی جدوجہد کے خیال پر حاوی ہوجائے۔ اسکے برعکس ، سوشل ڈیموکریسی یہ چاھتی ہے کہ پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کو بڑھاکر اس حد تک پہنچائے کہ پرولتاریہ سارے عوام کے روسی انقلاب کی قیادت میں سرگرم حصہ لے یعنی وہ اس انقلاب کو پرولتاریہ اور کسانوں کی جمہوری ڈکٹیٹرشپ تک لے جانا چاھتی ہے۔

بورژوازی پرولتاریہ سے کہتی ہے کہ ہمارے ملک میں انقلاب سارے عوام کا ہے۔ اسلئے ایک علحدہ طبقے کی حیثیت سے تمھیں اپنی طبقاتی جدوجہد تک محدود رھنا چاھئے ، '' عقل سلیم ،، کے نام پر تمھیں ٹریڈیونینوں اور ان کو قانونی بنوانے کی طرف خاص کر توجہ دینی چاھئے ، تمھیں ان ٹریڈیونینوں کو ھی '' اپنی سیاسی تعلیم اور تنظیم کا انتہائی اھم ابتدائی نکتہ ،، سمجھنا چاھئے ، کسی انقلابی صورتحال میں تم کو زیادہ تر ایسی '' معقول ،، قراردادیں منظور کرنا چاھئیں جیسی نئے '' اسکرا ،، والوں کی قرارداد ہے، تمھیں ایسی قراردادوں پر احتیاط سے غور کرنا چاھئے جو '' اعتدال پرستوں کی طرف زیادہ جھکی ھیں ،،۔ تمھیں ایسے لیڈروں کو ترجیح دینی چاھئے جو '' مزدور طبقے کی حقیقی سیاسی تحریک کے عملی لیڈر ،، بننے کا رجحان رکھتے ہوں ، اور '' مارکسی عالمی نقطۂ نظر کے

حقیقت‌پسندانہ عناصر ،، کو برقرار رکھنا چاہئے (اگر بدقسمتی سے تمہیں اس ''غیر سائنسی ،، نظام عقائد کے ''سخت فارمولوں ،، کی وبا چمٹ چکی ہے)۔

سوشل ڈیموکریٹ پرولتاریہ سے کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں انقلاب سارے عوام کا ہے۔ اسلئے انتہائی ترقی‌یافتہ اور واحد مکمل انقلابی طبقے کی حیثیت سے تم کو نہ صرف اسمیں محض سرگرمی سے حصہ لینے کی کوشش کرناچاہئے بلکہ اسمیں رہنما کا رول بھی ادا کرنا چاہئے ۔ اسلئے تم کو طبقاتی جدوجہد کے تنگ‌نظر ڈھانچے تک محدود نہ رہنا چاہئے جو خاص طور سے ٹریڈیونین تحریک سمجھی جاتی ہے۔ اسکے برعکس ، تم کو اس ڈھانچے اور اپنی طبقاتی جدوجہد کے مواد کو ایسی وسعت دینی چاہئے کہ اس میں نہ صرف سارے عوام کے موجودہ روسی جمہوری انقلاب کے سب مقاصد شامل ہوجائیں بلکہ اسکے اندر آئندہ کے سوشلسٹ انقلاب کے مقاصد بھی سما سکیں ۔ اسلئے ٹریڈیونین تحریک کو نظرانداز کئےبغیر یا ذرا سے بھی قانونی مواقع سے فائدہ اٹھانے سے انکار کئے بغیر ، تم کو انقلابی زمانے میں زارشاہی پر عوام کی مکمل فتح کے، جمہوری ریپلک اور حقیقی سیاسی آزادی کے حصول کے واحد طریقوں ہی کی حیثیت سے مسلح بغاوت ، انقلابی فوج اور انقلابی حکومت کی تشکیل کے فریضوں کو سامنے لاناچاہئے ۔

ڈھلمل‌یقینی اور غیر مستقل مزاجی کے رویے کا ذکر فضول ہے جو بورژوازی کےلئے قدرتی طور پر خوشکن ہے اور جسکو اپنی غلط '' لائن ،، کی وجہ سے نئے'' اسکرا ،،والوں نے اس سوال پر اپنی قراردادوں میں‌اختیار کیا ہے۔

۲ ۔ کامریڈ مارتینوف پھر سوال کو '' گہرائی ،، بخشتے ہیں

آئیے ، اب مارتینوف کے ان مضامین کی طرف آئیں جو '' اسکرا، کے ۱۰۲ و ۱۰۳ شماروں میں شائع ہوئے ہیں ۔ قدرتی‌بات ہے کہ مارتینوف نے اینگلس اور مارکس کے بعض حوالوں کےلئے اپنی تشریح کو صحیح اور ہماری تشریح کو غلط ثابت کرنے کی جو کوشش کی ہے ہم واقعی اس کا کوئی جواب نہ دیں گے ۔ یہ کوششیں ایسی

حقیر ہیں، مارتینوف کی حیلہ‌سازیاں اتنی واضح ہیں اور سوال اتنا صاف ہے کہ اس نکتے پر ایک اور بار روشنی ڈالنا دلچسپی کا باعث نہ ہوگا۔ ہر سوچنےوالا قاری ان معمولی چالاکیوں کو آسانی سے پکڑ سکےگا جو مارتینوف نے پورے محاذ پر پیچھے ہٹتے ہوئے استعمال کی ہیں، خصوصاً جبکہ اینگلس کے پمفلٹ ”باکونین والوں کا کام“ اور مارکس کے مارچ ۱۸۵۰ء کے ”کمیونسٹ لیگ کی مرکزی کمیٹی کے ایڈریس“ کے مکمل ترجمے شائع ہوں گے جو ”پرولتاریہ“ کے کارکنوں کا ایک گروہ تیار کر رہا ہے۔ مارتینوف کے مضمون سے ایک حوالہ ہی قاری پر اسکی پسپائی واضح کرنے کےلئے کافی ہوگا۔

مارتینوف نے شمارہ ۱۰۳ میں کہا ہے: ”اسکرا“ ”تسلیم کرتا ہے کہ عارضی حکومت کا قیام انقلاب کو آگے بڑھانے کا ایک ممکن اور مناسب راستہ ہے لیکن بورژوا عارضی حکومت میں سوشل ڈیموکریٹوں کی شرکت مناسب ہونے سے اس غرض سے انکار کرتا ہے کہ سوشلسٹ انقلاب کےلئے آئندہ ریاستی مشینری پر مکمل کنٹرول حاصل کرلیا جائے۔“ دوسرے الفاظ میں ”اسکرا“ اپنے ان تمام وسوسوں کی حماقت کو تسلیم کرتا ہے جنکا تعلق خزانے اور بینکوں کےلئے انقلابی حکومت کی ذمہ‌داری اور ”جیلوں“ کو اپنےہاتھ میں لینے کے خطرے اور اسکے ناممکن ہونے وغیرہ سے ہے۔ لیکن ”اسکرا“ پہلے کی طرح باتوں کو گڈمڈ کر رہا ہے، جمہوری اور سوشلسٹ ڈکٹیٹرشپ کو خلط‌ملط کر رہا ہے۔ یہ آمیزش ناگزیر ہے کیونکہ یہ پسپائی کو چھپانے کا ایک ذریعہ ہے۔

لیکن نئے ”اسکرا“ کے کوڑمغزوں کے درمیان، مارتینوف اول نمبر کا کوڑمغز ہے، کہاجا سکتا ہے کہ باجوہر کوڑمغز ہے۔ وہ محنت کرکے سوال کو گڈمڈ کرتا ہے تاکہ اسکو ”گہرائی عطا کرے“ اور وہ تقریباً ہمیشہ کسی ایسے نئے فارمولے تک ”پہنچتا“ ہے جو اسکی پوزیشن کی فریب‌کاری خوب عریاں کردیتا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ”اکونومزم“ کے دنوں میں اس نے پلیخانوف کو ”زیادہ گہرا کیا“ اور ”مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد“ کا فارمولا بنایا۔ ”اکونومسٹوں“ کے سارے لٹریچر میں اس رجحان کی ساری فریب‌کاری کی اس سے موزوں مثال نہیں ملے گی۔

یہی آج بھی ہے۔ مارتینوف بڑے جوش کے ساتھ نئے '' اسکرا ،، کی خدمت کرتا ہے اور تقریباً ہر بار جب وہ منہ کھولتا تو ہمارے واسطے نئے '' اسکرا ،، کی جھوٹی پوزیشن کے تخمینے کےلئے نیا اور شاندار مواد فراہم کرتا ہے۔ شمارہ ۱۰۲ میں وہ کہتا ہے کہ لینن نے '' چپکے سے انقلاب کی جگہ ڈکٹیٹرشپ کا نظریہ رکھ دیا ہے ،، (صفحہ ۳ ، کالم ۲) ۔

درحقیقت یہ الزام ان تمام الزاموں کا نچوڑ ہے جو نئے '' اسکرا ،، والوں نے ہم پر لگائے ھیں ! ہم اس الزام کےلئے مارتینوف کے کتنے شکرگذار ھیں ! اس نے الزام کو یہ صورت دیکر نئے '' اسکرا ،، والوں کے خلاف ہماری جدوجہد میں بیش بہا خدمت انجام دی ہے ! ہم کو '' اسکرا ،، کے ادارئے سے قطعی درخواست کرنی چاھئے کہ وہ مارتینوف کو '' پرولتاری ،، پر حملوں کو '' زیادہ گہرا ،، بنانے اور ان حملوں کو '' واقعی بااصول ،، صورت دینے کےلئے اکثر ڈھیلا چھوڑ دیا کرے۔ کیونکہ مارتینوف جتنا ھی زیادہ اصولوں کی سطح سے بحث کرنے کی کوشش کرتا ہے اتنے ھی اسکی دلیلیں بدتر ہوتی ھیں ، اتنے ھی وضاحت سے وہ نئے '' اسکرا ،، کے رجحان کی دراڑوں کو ظاھر کرتا ہے ، اتنی زیادہ کامیابی سے وہ اپنے اور اپنے دوستوں کے اوپر کارآمد عالمانہ آپریشن کرتا ہے : reductio ad absurdum (نئے '' اسکرا ،، کے اصولوں کو حماقت تک گراتا ہے) ۔

'' وپریود ،، اور '' پرولتاری ،، ڈکٹیٹرشپ اور انقلاب کے خیالوں کو '' مبادل ،، طور پر استعمال کرتے ھیں۔ '' اسکرا ،، ایسا '' مبادلہ ،، نہیں چاھتا ۔ بالکل ایساھی ہے محترم کامریڈ مارتینوف ! آپ نے غیرشعوری طور پر ایک بڑی حقیقت کہہ ڈالی ۔ آپ نے اپنے نئے فارمولے سے ہمارے اس دعوے کی تصدیق کردی کہ '' اسکرا ،، انقلاب کے پیچھے گھسٹ رہا ہے اور اس کے فریضوں کو ''اوسووبوژدینئے ،، کے نقطۂنظر سے مرتب کرتا ہے جبکہ '' وپریود ،، اور '' پرولتاری ،، ایسے نعرے دے رہے ھیں جو جمہوری انقلاب کو آگے بڑھاتے ھیں ۔

کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جسکو آپ نہیں سمجھتے ، کامریڈ مارتینوف ؟ سوال کی اہمیت کے پیش نظر ہم آپ کے لئے تفصیلی وضاحت کی کوشش کریں گے ۔

جمہوری انقلاب کا بورژوا کردار ، دوسری باتوں کے علاوہ ، اپنے کو اس واقعے سے ظاہر کرتا ہے کہ سماج کے متعدد طبقات ، گروہ اور پرت جو نجی جائداد اور اشیا تبادلہ کی معیشت کو تسلیم کرنے کی پوری حمایت کرتے ہیں اور ان حدود سے باہر جانے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں ، حالات کی وجہ سے مطلق العنانی اور عام طور پر سارے کسان غلام نظام کا ناکارہ پن تسلیم کرنے پر مجبور ہیں اور آزادی کے مطالبے میں شریک ہوجاتے ہیں۔ اس آزادی کا بورژوا کردار ، جسکا " سماج "، مطالبہ کرتا ہے اور جسکی وکالت لفظوں کے سیلاب سے (اور صرف لفظوں سے !) زمیندار اور سرمایہ دار کرتے ہیں اب اپنا زیادہ سے زیادہ صاف مظاہرہ کرتا ہے۔ ساتھ ہی مزدوروں اور بورژوازی کی جدوجہد آزادی کے درمیان ، پرولتاری اور اعتدال پرست جمہوریت پسندی کے درمیان بنیادی فرق بھی زیادہ صریحی ہوتا جا رہا ہے۔ مزدور طبقہ اور اسکے طبقاتی شعور رکھنے والے نمائندے آگے بڑھ رہے ہیں اور اس جدوجہد کو آگے بڑھا رہے ہیں ، نہ صرف یہ کہ اسکو انجام تک پہنچانے سے ڈرتے نہیں بلکہ اس کے لئے کوشاں ہیں کہ وہ اس جدوجہد کو جمہوری انقلاب کی حدود سے کہیں دور آگے تک لے جائیں۔ بورژوازی متلون اور خودغرض ہے اور آزادی کے نعروں کو مکاری کے ساتھ اور صرف جزوی طور پر قبول کرتی ہے۔ کسی خاص لائن کے ذریعہ یا کوئی خاص " نکتے "، مرتب کرکے (جیسے استاروویر کی قرارداد میں یا کانفرنس والوں کی قرارداد میں) ایسی حدیں مقرر کرنے کی کوشش قطعی ناکام ہوگی جنکے پار آزادی کے بورژوا دوستوں کی مکاری یا اگر آپ چاہیں تو اس کے بورژوا دوستوں کی طرف سے آزادی کے ساتھ غداری شروع ہوتی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ بورژوا دوطرفہ حملے میں گھر کر (یعنی مطلق العنانی اور پرولتاریہ کے درمیان) ہزاروں طریقوں اور ذریعوں سے اپنی پوزیشن اور نعرے بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہے، وہ ایک انچ بائیں یا ایک انچ دائیں ہٹ کر اور برابر مول تول اور دلالی کرکے اپنی پوزیشن ٹھیک کر سکتی ہے۔ پرولتاری جمہوریت پسندی کا فریضہ ایسے بے جان " نکات "، کی ایجاد نہیں ہے ، بلکہ ترقی پذیر

سیاسی صورت‌حال پر انتھک تنقید کرنا ، بورژوازی کی نئی اور پہلے سے ان دیکھی خامیوں اور غداریوں کا پردہ چاک کرنا ہے۔

غیرقانونی پریس میں مسٹر استرووے کے سیاسی اعلانیات کی تاریخ ، اس کے خلاف سوشل ڈیموکریسی کی لڑائی کی تاریخ یاد کیجئے اور آپ صاف دیکھ سکیں گے کہ ان فریضوں کو سوشل ڈیموکریسی نے ، پرولتاری جمہوریت کےلئے لڑکر کیسے پورا کیا۔ مسٹر استرووے نے خالص شیپوف قسم کے نعرے سے ابتدا کی : ” حقوق اور بااختیار زیمستوو ،، (”زاریا،، (۴) میں میرا مضمون ”زیمستوو کو کچلنے والے اور اعتدال پسندی کی وکالت کرنےوالے“ دیکھئے) ۔ سوشل ڈیموکریسی نے اسکا بھانڈا پھوڑکر اسکو ایک واضح آئینی پروگرام کی طرف دھکا دیکر جانے کےلئے مجبور کیا ۔ جب ان ” دھکوں ،، کا اثر انقلابی واقعات کی مخصوص تیز ترقی کی بدولت ہوا تو جدوجہد جمہوریت پسندی کےایک اور مسئلے کی طرف منتقل ہوئی : عام طور پر محض ایک آئین نہیں ، بلکہ ایسا آئین جو عام اور مساوی رائے دھی ، براہ راست انتخاب اور خفیہ ووٹ کا حق دیتا ہو ۔ جب ہم نے ” دشمن ،، سے چھین کر اس نئی پوزیشن پر بھی” قبضہ ،، کرلیا (” اوسووبوژدینئے لیگ ،، کی طرف سے منظورشدہ عام حق‌رائےدھی) تو ہم نے آگے اور دباؤ ڈالنا شروع کیا ۔ ہم نے دو ایوانوں کے نظام کی مکاری اور فریب‌کاری اور یہ واقعہ دکھایا کہ ” اسووبوژدینئے لیگ ،، نے عام حق‌رائےدھی کو پوری طرح نہیں تسلیم کیا ہے۔ ہم نے انکی شاہ پرستی پر روشنی ڈالکر انکی جمہوریت‌پسندی کا سودےباز کردار دکھایا یا دوسرے الفاظ میں یہ دکھایا کہ سیٹھوں کے ” اسووبوژدینئے ،، والے ہیرو عظیم روسی انقلاب کے مفادات کا مول تول کرکے ان کو بیچ رہے ہیں۔

آخر میں مطلق‌العنانی کی سخت ضد ، خانہ‌جنگی کی زبردست ترقی ، اور وہ بےچارگی کی حالت جس میں شاہ‌پرستوں نے روس کو مبتلا کردیا ہے اب بہت موٹی ہڈی‌والی کھوپڑیوں میں گھسنے لگی ہے۔ انقلاب واقعہ بن چکا ہے۔ اب انقلاب کو تسلیم کرنے کےلئے انقلابی ہونے کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ مطلق‌العنان حکومت ہم سب کی آنکھوں کے سامنے واقعی ٹوٹ پھوٹ رہی تھی اور اب بھی ٹوٹ‌پھوٹ

رهی ہے۔ قانونی پریس میں بجا طور پر ایک اعتدال‌پرست (مسٹر گریدیسکول) نے کہا ہے کہ اس حکومت کے خلاف واقعی نافرماں برداری شروع ہوگئی ہے۔ اپنی ظاہری قوت کے باوجود مطلق‌العنانی ناکارہ ثابت ہوئی ہے۔ ترقی‌پذیر انقلاب کے واقعات نے اس طفیل خورے جسم کو جو زندہ حالت میں سڑ رہا ہے بس الگ ڈھکیلنا شروع کر دیا ہے۔ اپنی سرگرمیوں (یا زیادہ صحیح یہ کہنا ہوگا کہ اپنے سیاسی لین‌دین) کو واقعی موجودہ تعلقات پر مبنی کرنے کے لئے مجبور ہوکر اعتدال‌پرست بورژوا لوگ انقلاب کو تسلیم کرنے کی ضرورت سمجھنے لگے ہیں۔ وہ ایسا اسلئے نہیں کرتے کہ وہ انقلابی ہیں بلکہ اس واقعے کے باوجود کرتے ہیں کہ وہ انقلابی نہیں ہیں۔ وہ اسکو ضرورتاً اور اپنی مرضی کے خلاف کرتے ہیں۔ وہ غصے سے انقلاب کی کامیابی کو دیکھتے ہیں اور مطلق‌العنانی پر انقلابیت کا الزام لگاتے ہیں جو لین‌دین نہیں کرنا چاہتی بلکہ زندگی اور موت‌والی جدوجہد کی خواہاں ہے۔ وہ پیدائشی سوداباز ہیں اور جدوجہد اور انقلاب سے نفرت کرتے ہیں لیکن حالات ان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ انقلاب کی زمین پر کھڑے ہوں کیونکہ اور کوئی زمین ان کے پیروں تلے نہیں ہے۔

ہم بہت ہی سبق‌آموز اور بہت ہی مزاحیہ منظر دیکھ رہے ہیں۔ بورژوا اعتدال‌پرستی کی رنڈیاں اپنے کو انقلاب کے چوغے میں ملبوس کرنے کےلئے کوشاں ہیں۔ ''اوسووبوژدینئے،، والے— ''اوسووبوژدینئے،، والے—risum teneatis, amici!* انقلاب کی طرف سے بولنے لگے ہیں! وہ ہم کو یقین دلانے لگے ہیں کہ وہ ''انقلاب سے نہیں ڈرتے،، (''اوسووبوژدینئے،، شمارہ ۷۲ میں مسٹر استرووے) !!! وہ ''انقلاب کے سربراہ ہونے کا،، بآواز بلند دعوی کر رہے ہیں!!!

یہ بہت ہی اہم مظہر ہے جو نہ صرف بورژوا اعتدال‌پرستی کی ترقی کی کردارنگاری کرتا ہے بلکہ اس سے زیادہ انقلابی تحریک کی حقیقی کامیابیوں کی ترقی دکھاتا ہے جس نےاپنے کو تسلیم کرنے پر مجبور کردیا ہے۔ حتی کہ بورژوازی بھی محسوس کرنے لگی ہے کہ

* حضرات، ہنسئے نہیں!

انقلاب کی طرف ہونا مفید ہے کیونکہ مطلق‌العنانی کمزور ہے۔ بہرحال ، دوسری طرف یہ مظہر ، جو اس نئی اور بلند سطح کی تصدیق کرتا جس تک پوری تحریک پہنچی ہے، ہمارے سامنے نئے اور زیادہ بلند فریضے بھی پیش کرتا ہے۔ ایک دو بورژوا نظریہ‌دانوں کی ذاتی دیانتداری کو نہ دیکھتے ہوئے ، بورژوازی کا انقلاب کو تسلیم کرنا پرخلوص نہیں ہوسکتا۔ بورژوازی ، تحریک کی اس اعلی منزل پر بھی اپنے ساتھ خودغرضی ، تلون ، سودےبازی کی اسپرٹ ، حقیر رجعت‌پرستانہ حیلوں کے سوا اور کچھ نہیں لا سکتی۔ اب ہم کو چاہئے کہ ہم انقلاب کے فوری ٹھوس فریضے مختلف طریقے سے اپنے پروگرام کے نام پر اور اپنے پروگرام کی ترقی کے لئے مرتب کرلیں۔ جو کل کافی تھا ، وہ آج ناکافی ہے۔ کل شاید ترقی‌یافتہ جمہوری نعرے کی حیثیت سے انقلاب کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کافی تھا۔ آج یہ کافی نہیں ہے۔ انقلاب‌نے اپنے کو تسلیم کرنے پر مسٹر استرووے تک کو مجبور کردیا ہے۔ ترقی‌یافتہ طبقے کو اب انقلاب کے فوری اور ضروری فریضوں کے مافیہ کا ہی بالکل ٹھیک تعین کرنا چاہئے۔ انقلاب کو تسلیم کرتے ہوئے استرووے قسم کے حضرات باربار اپنے گدھے‌پن کا اظہار کرتے ہیں اور پرامن نتیجے کے امکانات کے بارے میں ، '' اوسووبوژدینئے ،، والوں کو اقتدار سنبھالنے کے‌لئے زار نکولائی کی دعوت وغیرہ کے بارے میں پرانا راگ الاپتے ہیں۔ '' اوسوویوژدینئے ،، والے حضرات انقلاب کو تسلیم کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے کو کسی خطرے میں ڈالے بغیر انقلاب کو اپنے مفاد میں استعمال کرکے اس سے غداری کرسکیں۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم '' انقلاب ،، کے نعرے کے ناکافی ہونے کے بارے میں پرولتاریہ اور سارے عوام کو بتائیں۔ ہمیں بتانا چاہئے کہ انقلاب کے مافیہ کی ہی صاف ، غیر مبہم ، مستقل اور متعین تعریف کتنی ضروری ہے۔ یہ تعریف وہ نعرہ فراہم کرتی ہے جو واحدطور پر انقلاب کی '' فیصلہ کن فتح ،، کا صحیح اظہار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے — پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کا نعرہ۔

اصطلاحات کا غلط استعمال سیاست میں بہت ہی عام بات ہے۔ مثلاً '' سوشلسٹ ،، کا نام انگریزی بورژوا اعتدال‌پرستی کے

حامیوں (ھارکورٹ نے کہا «We all are socialists now» '' اب ہم سب سوشلسٹ ھیں ،،) ، بسمارک کے حامیوں اور پوپ لیف سیزدھم کے دوستوں نے بھی اکثر اختیار کیا۔ '' انقلاب ،، کی اصطلاح بھی پوری طرح غلط استعمال کی جا سکتی ھے اور تحریک کی ارتقا کی ایک خاص منزل میں یہ غلط استعمال ناگزیر ھے۔ جب مسٹر استرووے نے انقلاب کی طرف سے بولنا شروع کیا تو ھمیں تیئر یاد آگیا۔ فروری انقلاب سے چند دن پہلے اس عجیب بالشتئے نے ، بورژوازی کی سیاسی ضمیرفروشی کے اس بہترین ترجمان نے یہ محسوس کرکے کہ عوام میں ایک طوفان پیدا ہو رھا ھے ، پارلیمنٹ کے پلیٹ‌فارم سے اعلان کردیا کہ وہ انقلابی پارٹی سے تعلق رکھتا ھے! (دیکھئے مارکس کی کتاب '' فرانس میں خانہ جنگی ،،) ۔ انقلابی پارٹی میں '' اوسووبوژدینئے ،، کے شامل ھونے کی سیاسی اھمیت بالکل وھی ھے جو تیئر کی تھی۔ جب روسی تیئر یہ کہنے لگے ھیں کہ وہ انقلابی پارٹی میں ھیں تو اسکا مطلب یہ ھے کہ انقلاب کا نعرہ ناکافی اور بےمعنی ھوگیا ھے اور کسی فریضے کی وضاحت نہیں کرتا کیونکہ انقلاب ایک حقیقت بن گیا ھے اور انتہائی مختلف قسم کے عناصر اسکی طرف جارھے ھیں۔

دراصل ، مارکسی نقطۂنظر سے انقلاب ھے کیا ؟ فرسودہ اوپری سیاسی ڈھانچے کو بزور ڈھا دینا جسکے اور پیداوار کے نئے تعلقات کے درمیان تضاد ایک معین لمحے پر اسکے زوال کا باعث ھوا ھے۔ مطلق‌العنانی اور سرمایہ‌دار روس کے پورے نظام اور اسکی بورژوا جمہوری ترقی کی تمام ضرورتوں کے درمیان تضاد نے اور زیادہ سنگین زوال پیدا کردیا ھے کیوں‌کہ یہ تضاد مصنوعی طور پر طویل مدت تک برقرار رکھا گیا۔ اس اوپری ڈھانچے کا ایک ایک جوڑ چٹخ رھا ھے ، وہ دباؤ سے جھک رھا ھے اور زیادہ کمزور ھوتا جارھا ھے۔ انتہائی مختلف طبقوں اور گروھوں کے نمائندوں کے ذریعہ ، عوام کو اپنی کوششوں سے اپنےلئے ایک نیا اوپری ڈھانچہ بنانا پڑتا ھے۔ ارتقا کی ایک خاص منزل پر پرانے اوپری ڈھانچے کا ناکارہ‌پن سب پر واضح ھوجاتا ھے ، سب انقلاب کو تسلیم کر لیتے ھیں۔ اب فریضہ یہ وضاحت کرنے کا ھے کہ کون سے طبقوں کو ھی نیا

اوپری ڈھانچہ تیار کرنا چاہئے اور ان کو اسے کیسے بنانا ہے۔ اگر اسکی وضاحت نہیں ہوتی تو انقلاب کا نعرہ اس وقت خالی‌خولی اور بےمعنی ہوجاتا ہے کیونکہ مطلق‌العنانی کی کمزوری تو بڑے بڑے نوابوں اور ''ماسکووسکئے ویدوموستی،، (۸۰) کو بھی ''انقلابی،، بنا دیتی ہے! اگر اسکی وضاحت نہیں کی جاسکتی تو ترقی‌یافتہ طبقے کے ترقی‌یافتہ جمہوری فریضوں کی بات بیکار ہے۔ پرولتاریہ اور کسانوں کی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کا نعرہ یہ وضاحت فراہم کرتا ہے۔ یہ نعرہ ان طبقوں کی جن پر نئے اوپری ڈھانچے کے نئے ''معمار،، بھروسہ کر سکتے ہیں اور ان کو بھروسہ کرنا چاہئے، نئے اوپری ڈھانچے کی نوعیت (سوشلسٹ ڈکٹیٹرشپ سے ممیز ''جمہوری،، ڈکٹیٹرشپ) اور اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ اسکو کیسے بنانا چاہئے (ڈکٹیٹرشپ یعنی تشددآمیز مزاحمت کو طاقت سے دبا دینا اور عوام کے انقلابی طبقوں کو مسلح کرنا)۔ اب جو بھی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کے اس نعرے کو، انقلابی فوج، انقلابی حکومت اور انقلابی کسان کمیٹیوں کے نعرے کو تسلیم نہیں کرتا ہے وہ یا تو انقلاب کے فریضوں کو بالکل نہیں سمجھتا، موجودہ حالات کے پیدا کئے ہوئے نئے اور زیادہ بلند فریضوں کی وضاحت کی صلاحیت نہیں رکھتا یا لوگوں کو دھوکا دیتا ہے، انقلاب سے غداری کرتا ہے اور ''انقلاب،، کے نعرے کو غلط استعمال کرتا ہے۔

کامریڈ مارتینوف اور ان کے دوست اول الذکر کی مثال ہیں اور مسٹر استرووے اور پوری ''آئینی جمہوری،، زیمستوو کی پارٹی مؤخر الذکر کی۔

کامریڈ مارتینوف اتنے تیزفہم اور ہوشیار ہیں کہ انہوں نے ٹھیک اس وقت ہم پر ڈکٹیٹرشپ اور انقلاب کے نظریات کا ''مبادلہ،، کرنے کا الزام لگایا جب انقلاب کی ترقی کا تقاضہ یہ تھا کہ اسکے فریضوں کی وضاحت ڈکٹیٹرشپ کے نعرے سے کی جائے! دراصل کامریڈ مارتینوف پھر بدقسمتی سے پیچھے رہ گئے، آخری سے پہلےوالی منزل میں پھنس گئے، اس سطح پر جہاں تک ''اوسووبوژدینئے،، پہنچا ہے، کیونکہ ''انقلاب،، کو تسلیم کرنا (زبانی) اور پرولتاریہ اور کسانوں کی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کو (یعنی عمل میں انقلاب کو)

نہ ماننا آج ''اوسووبوژدینئے،، کی سیاسی پوزیشن اختیار کرنا ہے یعنی اعتدال پرست شاہ‌پرست بورژوازی کے مفاد میں ہے۔ مسٹر استرووے کے ذریعہ اب اعتدال پرست بورژوازی اپنے کو انقلاب کے حق میں ظاہر کر رہی ہے۔ انقلابی سوشل ڈیموکریٹوں کے ذریعہ طبقاتی شعور رکھنےوالا پرولتاریہ، پرولتاریہ اور کسانوں کی ڈکٹیٹرشپ کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اور اس منزل پر نئے ''اسکرا،، کا عقلمند تنازعہ میں دخل دے کر چیختا ہے ''ڈکٹیٹرشپ اور انقلاب کے خیالوں کو ''مبادل بنانے،، کی جرأت نہ کرو''! اچھا، تو کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ نئے ''اسکرا،،والوں نے جو جھوٹی پوزیشن اختیار کی ہے وہ ان کی قسمت میں لکھ دیتی ہے کہ وہ ''اوسووبوژدینئے،، کے رجحان کی دم کے ساتھ گھسٹتے رہیں؟

ہم نے دکھایا ہے کہ ''اوسووبوژدینئے،،والے جمہوریت پسندی کو تسلیم کرنے کے معاملے میں زینہ بزینہ چڑھ رہے ہیں (سوشل ڈیموکریٹوں کے ہمت‌افزا دھکوں کے ساتھ)۔ پہلے ہمارے درمیان متنازع مسئلہ تھا: شیپوف‌ازم (حقوق اور بااختیار زیمستوو) یا آئینیت؟ پھر یہ رہا: محدود حق‌رائے دہی یا عام حق‌رائےدہی؟ بعد میں: انقلاب کو تسلیم کرنا یا مطلق‌العنانی سے سودےبازی کرنا؟ اور اب آخر میں: انقلاب کو بلا پرولتاریہ اور کسانوں کی ڈکٹیٹرشپ کے تسلیم کرنا یا جمہوری انقلاب میں ان طبقوں کی ڈکٹیٹرشپ کے مطالبے کو ماننا؟ یہ ممکن اور اغلب ہے کہ ''اوسووبوژدینئے،، کے حضرات (اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آیا یہ موجودہ لوگ ہوں‌گے یا بورژوا ڈیموکریسی کے بائیں بازو میں ان کے جانشین ہوں‌گے) ایک اور زینہ اوپر چڑھیں‌گے یعنی وقت آنے پر (شاید اس وقت کامریڈ مارتینوف ایک زینہ اور چڑھ جائیں‌گے) وہ ڈکٹیٹرشپ کے نعرے کو بھی تسلیم کرلیں‌گے۔ یہ صورت بھی ناگزیر ہوگی اگر روسی انقلاب آگے بڑھتا رہا اور اس نے فیصلہ کن فتح حاصل کرلی۔ اس وقت سوشل ڈیموکریسی کی پوزیشن کیا ہوگی؟ موجودہ انقلاب کی مکمل فتح جمہوری انقلاب کا خاتمہ اور سوشلسٹ انقلاب کےلئے فیصلہ کن جدوجہد کی ابتدا ہوگی۔ موجودہ کسانوں کے مطالبات کی تکمیل، رجعت‌پرستی کا جڑ سے اکھڑنا اور

جمہوری ریپبلک کا حصول بورژوازی کی حتی کہ پیٹی بورژوازی کی بھی انقلابیت کی آخری حدیں اور سوشلزم کےلئے پرولتاریہ کی حقیقی جدوجہد کی ابتدا ہو گی۔ جمہوری انقلاب جتنا زیادہ مکمل ہوگا، اتنا ھی اس نئی جدوجہد کی ترقی زیادہ جلد، وسیع، صاف اور قطعی ہو گی۔ ''جمہوری،، ڈکٹیٹرشپ کا نعرہ موجودہ انقلاب کی تاریخی طور پر محدود نوعیت اور تمام جبر و تشدد اور استحصال سے مزدور طبقے کی مکمل نجات کےلئے نئے نظام پر مبنی ایک نئی جدوجہد کی ضرورت کا اظہار کرتا ھے۔ دوسرے الفاظ میں جب جمہوری بورژوازی یا پیٹی بورژوازی ایک اور زینہ اوپر چڑھ جائے گی، جب نہ صرف انقلاب بلکہ انقلاب کی مکمل فتح ایک مسلمہ واقعہ بن جائے گی تب ہم (شاید نئے اور مستقبل کے مارتینوف لوگوں کی زبردست چیخوں کے درمیان) جمہوری ڈکٹیٹرشپ کے نعرے کو پرولتاریہ کی سوشلسٹ ڈکٹیٹرشپ یعنی مکمل سوشلسٹ انقلاب کے نعرے میں ''تبدیل،، کردیں گے۔

۳ ۔ ڈکٹیٹرشپ کے بارے میں
بھونڈا بورژوا تصور اور مارکسی نقطۂ نظر

''نوئے رائنیشے تسیتونگ،، سے مارکس کے ۱۸۴۸ء کے مضامین لیکر انکو الگ کتاب میں اپنے نوٹ کے ساتھ شائع کرتے ہوئے میرنگ ھمیں بتاتے ھیں کہ اس اخبار پر بورژوا تحریروں نے اس بات کےلئے بھی ملامت کی کہ گویا اس نے ''جمہوریت کے حصول کے واحد ذریعہ کی حیثیت سے ڈکٹیٹرشپ کو فوراً رائج کرنے،، کا مطالبہ کیا ہو (مارکس «Nachlass» جلد ۳، صفحہ ۵۳)۔ بھونڈے بورژوا نقطۂ نظر کے مطابق ڈکٹیٹرشپ اور جمہوریت کی اصطلاحیں ایک دوسرے کو رد کرتی ھیں۔ طبقاتی جدوجہد کے نظرئیے کو نہ سمجھتے ہوئے اور سیاسی میدان میں مختلف بورژوا حلقوں اور جتھوں کے حقیر جھگڑے دیکھنے کا عادی ہوتے ہوئے، بورژوازی ڈکٹیٹرشپ کا مطلب سمجھتی ھے جمہوریت کی تمام آزادیوں

اور ضمانتوں کا کالعدم ہونا، ہر طرح کی استبدادیت اور ڈکٹیٹر کے ذاتی مفاد میں ہر طرح سے اقتدار کا غلط استعمال۔ واقعہ یہ ہے کہ یہی بھونڈا بورژوا نقطہ نظر ہمارے مارتینوف کی تحریروں سے جھلکتا ہے جو نئے "اسکرا" میں اپنی "نئی مہم" کا خاتمہ اس الزام سے کرتا ہے کہ "وپریود" اور "پرولتاری" ڈکٹیٹرشپ کے نعرے کے حامی ہیں کیونکہ لینن "قسمت آزمائی کے بےحد مشتاق" ہیں ("اسکرا" شمارہ ۱۰۳، صفحہ ۳، کالم ۲)۔ اس قسم کی حسین وضاحت ہر طرح سے "نوئے رائنیشے تسیتونگ" میں ڈکٹیٹرشپ کے وعظ سے متعلق بورژوا الزام کی سطح کی ہے۔ مارکس کو بھی اسی طرح انقلاب اور ڈکٹیٹرشپ کی اصطلاحوں کے "مبادلے" کے لئے ملزم ٹھہرایا گیا تھا، صرف فرق یہ تھا کہ "سوشل ڈیموکریٹوں" نے نہیں بلکہ بورژوا اعتدال پرستوں نے ایسا کیا تھا۔ مارتینوف کو طبقاتی ڈکٹیٹرشپ اور شخصیتی ڈکٹیٹرشپ کا فرق اور جمہوری ڈکٹیٹرشپ اور سوشلسٹ ڈکٹیٹرشپ کے فریضوں کا فرق سمجھانے کے لئے، یہ نامناسب نہ ہوگا اگر "نوئے رائنیشے تسیتونگ" کے نظریات پر روشنی ڈالی جائے۔

"نوئے رائنیشے تسیتونگ" نے ۱۴ ستمبر ۱۸۴۸ء کو لکھا تھا "انقلاب کے بعد ریاست کی ہر عارضی تنظیم کو ایک ڈکٹیٹرشپ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ بھی پرجوش ڈکٹیٹرشپ کی۔ ابتدا سے ہی ہم نے کامپ‌ہاؤزین کی مذمت کی (۱۸ مارچ ۱۸۴۸ء کے بعد وزارت کا سربراہ) کہ اس نے ڈکٹیٹر کی طرح عمل نہیں کیا اور اس نے فوراً پرانے ادارے توڑ کر انکی باقیات کا خاتمہ نہیں کیا۔ اور جبکہ جناب کامپ‌ہاؤزین اپنے آئینی خوابوں کے مزے لے رہے تھے شکست خوردہ پارٹی (یعنی رجعت‌پرست پارٹی) نے نوکرشاہی اور فوج میں اپنی پوزیشن مضبوط کرلی اور جابجا کھلم کھلا جدوجہد کی ہمت کرنے لگی۔" (۸۱)

میرنگ نے بجا طور پر لکھا ہے کہ یہ الفاظ ان ساری باتوں کو چند بیانوں میں سمیٹ لیتے ہیں جو تفصیل کے ساتھ "نوئے رائنیشے تسیتونگ" کے طویل مضامین میں کامپ‌ہاؤزین کی وزارت کے بارے میں کہی گئی تھیں۔ مارکس کے یہ الفاظ ہمیں کیا بتاتے ہیں؟ کہ عارضی

انقلابی حکومت کو ڈکٹیٹر کی طرح اقدام کرنا چاهئے؟ (ایسا بیان جسکو ''اسکرا،، بالکل نه سمجھ سکا کیونکه وه تو ڈکٹیٹرشپ کے نعرے سے بھڑک رها تھا) اور یه که ایسی ڈکٹیٹرشپ کا فریضه یه هے که وه پرانے اداروں کی باقیات کو تباه کردے (ٹھیک یهی بات روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی قرارداد میں انقلاب دشمنی کےخلاف جدوجهد کے بارے میں صاف طور سے کهی گئی هے اور کانفرنس کی قرارداد میں نظرانداز کردی گئی هے جیساکه اوپر دکھایا جاچکا هے)۔ تیسرے اور آخر میں ان الفاظ کا مطلب یه نکلتا هے که مارکس نے بورژوا ڈیموکریٹوں کو انقلاب اور کھلی خانهجنگی کے دوران ''آئینی خوابوں،، میں مبتلا هونے پر سرزنش کی هے۔ ان الفاظ کے معنی خاص طور پر ٦ جون ١٨٤٨ء کو ''نوئےرائنیشےتسیتونگ،، کے مضمون سے واضح هوتے هیں جسمیں مارکس نے لکھا تھا ''عوام کی آئینساز اسمبلی کو سب سے پهلے باعمل هونا چاهئے، انقلابی طور پر باعمل اسمبلی۔ بهرحال، فرینکفورٹ اسمبلی پارلیمانیت سے متعلق اسکولی مشقوں میں لگی هوئی هے اور حکومت کو اقدام کےلئے آزاد چھوڑ دیا هے۔ هم مانے لیتے هیں که یه صاحب علم اسمبلی، کافی غوروخوض کے بعد امکانی طور پر بهترین ایجنڈا اور بهترین آئین مرتب کرنے میں کامیاب هوجاتی هے۔ لیکن اس امکانی طور پر بهترین ایجنڈے اور بهترین آئین کا هوگا کیا اگر اس دوران میں جرمن حکومتوں نے اس ایجنڈا پر سنگینیں لگا دیں؟،، (٨٢)

یه هیں معنی ڈکٹیٹرشپ کے نعرے کے۔ هم اس سے فیصله کرسکتے هیں که مارکس کا ان قراردادوں کی طرف کیا رویه هوتا جو ''آئینساز اسمبلی منظم کرنے کے فیصلے کو،، فیصله کن فتح کهتے هیں یا جو هم کو ''انتهاپرست انقلابی مخالف پارٹی رهنے،، کی دعوت دیتے هیں!

قوموں کی زندگی میں بڑے بڑے سوال صرف طاقت سے طے هوتے هیں۔ عام طور پر رجعتپرست طبقے خود هی پهلے تشدد کا، خانهجنگی کا استعمال کرتے هیں اور ''ایجنڈے پر سنگین نصب کرتے هیں،، جیساکه روسی مطلقالعنانی ٩ جنوری سے باقاعدگی اور اٹل

طور پر ہر جگہ کرتی آرھی ھے۔ اور چونکہ ایسی صورت‌حال پیدا ہوگئی، چونکہ سنگین واقعی سیاسی ایجنڈے کا خاص نکتہ بن گئی ھے، چونکہ بغاوت لازمی اور فوری ثابت ھوئی ھے — اس لئے آئینی خواب اور پارلیمانیت سےمتعلق اسکولی مشقیں انقلاب سے بورژوا غداری کےلئے پردہ بن گئی ھیں، اس واقعہ کو چھپانے کےلئے پردہ کہ بورژوازی انقلاب سے ''گریز،، کر رھی ھے۔ یہ ڈکٹیٹرشپ کا نعرہ ھی ھے جسے واقعی انقلابی طبقے کو اس صورت میں بلند کرنا چاھئے۔

اس ڈکٹیٹرشپ کے فریضوں کے بارے میں مارکس نے ''نوئے رائنیشے تسیتونگ،، میں لکھا : ''قومی اسمبلی کو فرسودہ حکومتوں کی رجعت‌پرست کوششوں کے خلاف ڈکٹیٹر کی طرح اقدام کرنا چاھئے تھا اور اس طرح اپنے حق میں رائے عامہ کی طاقت حاصل کرنی تھی جسکے خلاف تمام سنگینیں ٹوٹ جاتیں ... لیکن یہ اسمبلی اسکے بجائے کہ جرمن عوام کو اپنے ساتھ کرلے یا ان کے ساتھ چلی‌جائے ان کو خالی‌خولی الفاظ سے عاجز کر رھی ھے،، (۸۳) ۔ مارکس کی رائے میں قومی اسمبلی کو چاھئے تھا کہ ''وہ جرمنی کے اس نظام حکومت سے جو واقعی موجود ھے، ھر وہ چیز نکال باھر کرے جو عوام کے اقتدار اعلی کے اصول کی تردید کرتی ھے،، اور پھر اسکو چاھئے تھا کہ ''اس انقلابی زمین کو مضبوط کرے جس پر وہ کھڑی ھے اور وہ انقلاب کے جیتے ھوئے عوام کے اقتدار اعلی کو تمام حملوں سے محفوظ کرے۔،، (۸۴)

لہذا، مواد کے لحاظ سے مارکس نے ۱۸۴۸ء میں انقلابی حکومت یا ڈکٹیٹرشپ کےلئے جو فریضے مقرر کئے تھے وہ سب سے پہلے جمہوری انقلاب سے متعلق تھے : انقلاب دشمنی کے خلاف دفاع اور ھر ایسی چیز کا واقعی خاتمہ جو عوام کے اقتدار اعلی کی تردید کرتی ھو ۔ یہ انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کے سوا اور کچھ نہیں ھے۔

اب آگے چلئے ۔ مارکس کی رائے میں کون سے طبقے یہ فریضہ پورا کر سکتے تھے اور ان کو پورا کرنا چاھئے تھا (پوری طرح عوام کے اقتدار اعلی کے اصول کو عمل میں لانا اور انقلاب‌دشمنی کے حملوں کو پسپا کرنا ؟)۔ مارکس نے ''عوام،، کا ذکر کیا ھے۔

لیکن ہم جانتے ہیں کہ مارکس ہمیشہ ''عوام،، کے اتحاد اور عوام کے اندر طبقاتی جدوجہد کی غیرموجودگی کے بارے میں پیٹی‌بورژوا خوابوں کے خلاف انتھک لڑتے رہے۔ ''عوام،، کا لفظ استعمال کرتے ہوئے مارکس نے اس طرح طبقاتی امتیازوں پر پردہ نہیں ڈالا بلکہ معین عناصر کو متحد کیا جو انقلاب کو انجام تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۱۸ مارچ کو برلن کے پرولتاریہ کی فتح کے بعد ''نوئےرائنیشے تسیتونگ،، نے لکھا کہ انقلاب کے دو قسم کے نتائج ہیں: ''ایک طرف عوام مسلح ہو گئے ہیں، انجمنیں بنانے کا حق مل گیا ہے، عوام نے اقتدار اعلی واقعی جیت لیا ہے؛ دوسری طرف شاہی برقرار رہی اور کامپ‌ہاؤزین — ہانزےمان کی وزارت یعنی بڑی بورژوازی کے نمائندوں کی حکومت ہے۔ اس طرح انقلاب کے نتائج کے دو سلسلے ہوئے جن کو لازمی طور پر پارہ پارہ ہونا تھا۔ عوام نے فتح حاصل کی تھی، انھوں نے قطعی طور پر جمہوری نوعیت کی آزادیاں حاصل کی تھیں لیکن براہ‌راست حکومت ان کے ھاتھوں میں نہیں آئی تھی بلکہ بڑی بورژوازی کے ھاتھوں میں تھی۔ مختصر یہ کہ انقلاب کو انجام تک نہیں پہنچایا گیا۔ عوام نے بڑی بورژوازی کے نمائندوں کو وزارت بنانے دی اور بڑی بورژوازی کے ان نمائندوں نے پرانے پروشیائی امیروں اور نوکرشاھی کے سامنے اتحاد کی پیش کش کرکے فوراً اپنی خواھشوں کا اظہار کردیا۔ آرنیم، کانیتز اور شویرین وزارت میں آگئے۔

''بڑی بورژوازی نے جو ابتدا سے ھی انقلاب دشمن ہے عوام یعنی مزدوروں اور جمہوری بورژوازی کے خوف سے رجعت پرستوں کے ساتھ دفاعی اور جارحانہ اتحاد کرلیا۔،، (عبارت ھماری خط‌کشیدہ ہے) (۸۵)

اس طرح نہ صرف ''آئین‌ساز اسمبلی منظم کرنے کا فیصلہ،، بلکہ اسکا واقعی انعقاد بھی انقلاب کی فیصلہ‌کن فتح کےلئے کافی نہیں ہے! مسلح جدوجہد میں جزوی فتح کے بعد بھی (۱۸ مارچ ۱۸۴۸ء کو فوج پر برلن کے مزدوروں کی فتح) ایک ''نامکمل،، انقلاب، ایک انقلاب ''جو انجام تک نہ پہنچایا گیا ہو،، ممکن ہے۔ پھر

اسکی تکمیل کس بات پر منحصر ھے؟ اسکا انحصار اس بات پر ھے کہ کس کے ھاتھ میں براہ راست حکومت آتی ھے : پیٹرونکیویچوں اور روديچيفوں کے ھاتھ میں یعنی کامپ‌ھاؤزینوں اور ھانزےمانوں کے ھاتھ میں یا عوام کے ھاتھ میں یعنی مزدوروں اور جمہوری بورژوازی کے ھاتھ میں ۔ پہلی صورت میں بورژوازی کو طاقت حاصل ھوگی اور پرولتاریہ کو " تنقید کی آزادی،، " انتہاپرست انقلابی مخالف پارٹی رھنے کی ،، آزادی ملے گی ۔ فتح کے بعد فوراً بورژوازی رجعت پرستوں سے اتحاد کرلے گی (یہ لازمی طور پر روس میں بھی ھوگا ، اگر مثال کے طور پر پیٹرسبرگ کے مزدوروں کو فوج کےخلاف سڑکوں پر لڑائی میں جزوی فتح ھوئی ھو اور انھوں نے حکومت کی تشکیل پیٹرونکیویچ اینڈ کمپنی کے حضرات پر چھوڑ دی ھو ۔ دوسری صورت میں ایک انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ یعنی انقلاب کی مکمل فتح ممکن ھوگی۔

اب اسکی زیادہ صحیح طور پر وضاحت کرنا رہ گیا ھے کہ مارکس کا " جمہوری بورژوازی ،، (demokratische Bürgerschaft) سے واقعی مطلب کیا تھا جسکو انھوں نے مزدوروں کے ساتھ ملاکر بڑی بورژوازی کے مقابلے میں عوام پکارا ۔

اس سوال کا صاف جواب اس مضمون کے مندرجہ‌ذیل ٹکڑے سے ملتا ھے جو ۲۹ جولائی ۱۸۴۸ء کو " نوئےرائنیشےتسیتونگ ،، میں شائع ھوا تھا : " ... ۱۸۴۸ء کا جرمن انقلاب ۱۷۸۹ء کے فرانسیسی انقلاب کی محض بھونڈی نقل ھے۔

" ۴ اگست ۱۷۸۹ء کو ، باستیل پر قبضے کے تین ھفتے بعد ، فرانسیسی عوام ایک دن میں تمام جاگیردارانہ بوجھوں پر حاوی ھوگئے ۔

" ۱۱ جولائی ۱۸۴۸ء کو مارچ کی عوامی مورچہ‌بندی کے چار مہینے بعد جاگیردارانہ بوجھ جرمن عوام پر حاوی رھے۔
Teste Gierke cum Hansemanno * ۔

---

* " گواہ : جناب گیرکے معہ جناب ھانزےمان ،،۔ ھانزےمان ایک وزیر تھا جو بڑی بورژوازی کی پارٹی کی نمائندگی کرتا تھا

''۱۷۸۹ء کی فرانسیسی بورژوازی نے اپنے اتحادیوں، کسانوں کا ایک لمحے کےلئے بھی ساتھ نہیں چھوڑا۔ وہ جانتی تھی کہ اسکی حکمرانی کی جڑیں دیہاتوں میں جاگیرداری کی تباھی میں، زمین رکھنےوالے (grundbesitzenden) آزاد کسان طبقے کی تخلیق میں ھیں۔

''۱۸۴۸ء کی جرمن بورژوازی اپنے ضمیر کی کوئی پروا نہ کرتےھوئے کسانوں کے ساتھ غداری کررھی ھے جو اس کے انتہائی قدرتی اتحادی ھیں، اسکے خون جگر ھیں اور جنکے بغیر بورژوازی امیر طبقے کے خلاف بےبس ھے۔

''جاگیردارانہ حقوق کا باقی رھنا، (خیالی) معاوضہ کے بھیس میں انکا جواز — یہ ۱۸۴۸ء کے جرمن انقلاب کا نتیجہ ھے۔ کھودا پہاڑ نکلا چوھا۔'' (۸۶)

یہ بہت ھی ھدایتآمیز عبارت ھے جو ھم کو چار اھم صورتیں فراھم کرتی ھے: ۱) نامکمل جرمن انقلاب مکمل شدہ فرانسیسی انقلاب سے اس طرح مختلف ھے کہ بورژوازی نے نہ صرف عام طور پر جمہوریت کے ساتھ غداری کی بلکہ خاص طور پر کسانوں کو بھی دھوکہ دیا۔ ۲) جمہوری انقلاب کو انجام تک پہنچانے کی بنیاد کسانوں کے آزاد طبقے کی تخلیق ھے۔ (۳) ایسے طبقے کی تخلیق کا مطلب ھے جاگیردارانہ واجبات کا خاتمہ، جاگیردار نظام

(جس کی روسی مثال تروبیتسکوئی یا رودیچیف اور اسی قماش کے لوگ ھیں)۔ گیرکے ھانزےمان کی کابینہ میں وزیر زراعت تھا جس نے ایک منصوبہ تیار کیا، ایک ''جری'' منصوبہ جو ''جاگیردارانہ بیگار اور جبری واجبات کو ختم کرنے کےلئے'' تھا، زبانی طور پر ''بلا معاوضہ''، لیکن واقعی حقیر اور غیر اھم واجبات کو ختم کرنے کے لئے تھا جبکہ زیادہ اھم واجبات برقرار رکھی گئی تھیںیا ان کے لئے معاوضہ ادا کیا جا سکتا تھا۔ جناب گیرکے روسی کابلوکوف، مانوئیلوف اور گیرتسینشتائن اور ایسے ھی بورژوا اعتدالپرستوں کی طرح تھے جو ایسے سادہ لوح کسانوں کے دوست تھے جنکی خواھش ''کسانوں کی زمین کی ملکیت کی توسیع'' ھے لیکن وہ زمینداروں کو ناراض کرنا نہیں چاھتے۔

کی تباهی۔ لیکن اس کا مطلب ابھی تک سوشلسٹ انقلاب نہیں ہے۔
۴) کسان بورژوازی کے ''سب سے قدرتی،، اتحاد ھیں یعنی جمہوری بورژوازی کے جو کسانوں کے بغیر رجعت پرستی کے خلاف '' بےطاقت،، ہے۔

ٹھوس قومی خصوصیات کا مناسب لحاظ کرکے اور جاگیرداری کی جگہ کسان غلامی کو رکھ کر ان تمام صورتوں کا پورا اطلاق ۱۹۰۵ء کے روس پر ھوتا ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ جرمنی کے تجربے سے سبق لیکر جس کی وضاحت مارکس نے کی ھم انقلاب کی فیصلہ کن فتح کےلئے پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ کے علاوہ کسی اور نعرے تک نہیں پہنچ سکتے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ پرولتاریہ اور کسان ان ''عوام،، کے خاص جز ھیں جنکا مقابلہ مارکس نے ۱۸۴۸ء میں مزاحمت کرنےوالے رجعت پرستوں اور غدار بورژوازی سے کیا ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ روس میں بھی اعتدال‌پرست بورژوازی اور ''اوسووبوژدینئے،، لیگ کے حضرات کسانوں سے غداری کر رھے ھیں اور کریں گے یعنی اپنے کو نقلی اصلاحات تک محدود رکھیں گے اور زمینداروں اور کسانوں کی فیصلہ کن جنگ میں زمینداروں کا ساتھ دیں گے۔ اس جدوجہد میں صرف پرولتاریہ یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ کسانوں کا آخر تک ساتھ دے۔ بالاخر، اسمیں کوئی شک نہیں کہ روس میں بھی کسانوں کی جدوجہد کی کامیابی یعنی کسانوں کو ساری آراضی کی منتقلی ایک مکمل جمہوری انقلاب کی علامت ھوگی اور اس انقلاب کی سماجی بنیاد ھوگی جو تکمیل تک پہنچایا گیا ھو لیکن یہ کسی معنی میں سوشلسٹ انقلاب یا وہ ''سماجی ملکیت بنانا،، (socialisation) نہ ھوگا جسکا چرچا پیٹی بورژوازی کے نظریہ‌داں، سوشلسٹ انقلابی کرتے ھیں۔ کسانوں کی بغاوت کی کامیابی، جمہوری انقلاب کی فتح جمہوری ریپلک کی بنیاد پر سوشلزم کی حقیقی اور فیصلہ کن جدوجہد کےلئے محض راستہ صاف کریں گی۔ اس جدوجہد میں کسان زمین کے مالک طبقے کی حیثیت سے وھی غدارانہ اور غیر مستقل رول ادا کرینگے جو اب بورژوازی جمہوریت کی جدوجہد میں ادا کر رھی ہے۔ اس کو فراموش کرنے کا مطلب، سوشلزم کو فراموش کرنا ہے،

پرولتاریہ کے اصلی مفادات اور فرائض کے بارے میں اپنے کو اور دوسروں کو دھوکا دینا ہے۔

۱۸۴۸ء میں مارکس کے جو خیالات تھے ان کو پیش کرنے میں کوئی خلا نہ چھوڑنے کےلئے یہ ضروری ہے کہ اس وقت کی جرمن سوشل ڈیموکریسی (یا اس دور کی زبان میں پرولتاریہ کی کمیونسٹ پارٹی) اور موجودہ روسی سوشل ڈیموکریسی کے درمیان ایک لازمی فرق کی طرف خاص توجہ کی جائے۔ یہ رہے میرنگ کے الفاظ:

''نوئے رائنیشے تسیتونگ،، سیاسی میدان میں ''جمہوریت کے ترجمان،، کی حیثیت سے آیا۔ اس کے تمام مضامین میں جو رجحان پایا جاتا ہے اسمیں کسی غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن براہ‌راست اس نے بورژوا انقلاب کے مفادات کی حمایت مطلق‌العنانی اور جاگیرداری کے خلاف زیادہ کی بمقابلہ پرولتاریہ کے مفادات کی حمایت بورژوازی کے مفادات کےخلاف۔ اس کے کالموں میں انقلاب کے برسوں میں خاص مزدور تحریک کے بارے میں بہت ہی کم پایا جاتا ہے، حالانکہ یہ نہ بھولنا چاہئے کہ اس کے ساتھ مول اور شاپیر کی ایڈیٹری میں ہفتے میں دوبار کولون کی مزدور لیگ کا مخصوص اخبار (۸۷) شایع ہوتا تھا۔ بہرحال موجودہ زمانے کے قاری کو اس کم دلچسپی پر حیرت ہوگی جو ''نوئے رائنیشے تسیتونگ'' اپنے زمانے کی جرمن مزدور تحریک کےلئے رکھتا تھا، حالانکہ استیفان بورن جو اس کا بہت ہی لائق کارکن تھا پیرس اور بروسلز میں مارکس اور اینگلس کا شاگرد رہ چکا تھا اور ۱۸۴۸ء میں ان کے اخبار کا برلن میں نامہ‌نگار تھا۔ اپنی ''سرگذشت،، میں بورن نے لکھا ہے کہ مزدوروں کے درمیان اس کے ایجی‌ٹیشن کے خلاف مارکس اور اینگلس نے کبھی ایک لفظ نہیں کہا۔ بہرحال اینگلس کے بعد کے بیانوں سے یہ غالب معلوم ہوتا ہے کہ وہ کم از کم اس ایجی‌ٹیشن کے طریقوں سے غیر مطمئن تھے۔ انکی بے اطمینانی یہاں تک بجا تھی کہ بورن بہت سی رعایتیں پرولتاریہ کو دینے پر مجبور تھا جو جرمنی کے بڑے حصے میں طبقاتی شعور کے لحاظ سے بالکل غیر ترقی‌یافتہ تھا، ایسی رعایتیں جو ''کمیونسٹ مینی فسٹو،، کے نقطۂ‌نظر سے تنقید کے قابل بھی نہیں تھیں۔ ان کی بے اطمینانی اس حد تک بجا نہ تھی کہ بورن نے اپنے ایجی‌ٹیشن کو

بهرنوع نسبتاً اونچی سطح پر برقرار رکھا... اسمیں کوئی شک نہیں که مارکس اور اینگلس تاریخی اور سیاسی طور پر یه سوچنے میں حق بجانب تھے که مزدور طبقے کا بنیادی مفاد یه تھا که بورژوا انقلاب کو جہاں تک ممکن ہو آگے بڑھایا جائے۔ بهرحال اس بات کا نمایاں ثبوت که مزدور تحریک کی فطری جبلت بہت ہی ذہین مفکروں کے خیالات کو صحیح کرنے کی صلاحیت رکھتی ھے اس واقعه سے ملتا ھے که اپریل ۱۸۴۹ء میں انہوں نے ایک مخصوص مزدوروں کی تنظیم کے حق میں اعلان کردیا اور مزدوروں کی اس کانگرس میں شرکت کا فیصله کیا جسکی تیاری مشرقی ایلبیے (مشرقی پروشیا) کا پرولتاریه کر رہا تھا۔ ،،

اس طرح صرف اپریل ۱۸۴۹ء میں جبکه ایک انقلابی اخبار کو شایع ہوئے تقریباً سال بھر ہو چکا تھا ('' نوئے رائنیشے تسیتونگ ،، کی اشاعت یکم جون ۱۸۴۸ء کو شروع ہوئی) مارکس اور اینگلس نے مزدوروں کی مخصوص تنظیم کے حق میں اعلان کیا! اس وقت تک وہ محض '' جمہوریت کا ترجمان ،، چلا رہے تھے جو کسی خودمختار مزدور پارٹی سے تنظیمی رابطه نہیں رکھتا تھا۔ یه واقعه، جو ہمارے موجودہ نقطۂ نظر سے عجیب اور ناقابل یقین معلوم ہو سکتا ھے، ہمیں صاف طور پر اس زمانے کی جرمن سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی اور آج کی روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے درمیان کا زبردست فرق دکھاتا ھے۔ یه واقعه دکھاتا ھے که جرمن جمہوری انقلاب میں تحریک کے پرولتاری خط و خال کتنے کم تھے، اس کے اندر پرولتاری دھارا کتنی کم تھی (کیونکه ۱۸۴۸ء میں جرمنی معاشی اور سیاسی دونوں لحاظ سے پسمانده ملک تھا — ریاست غیرمتحد تھی)۔ اس دور میں اور اس کے کچھ بعد پرولتاری پارٹی کی خودمختار تنظیم کی ضرورت کےبارے میں مارکس کے متعدد اعلانوں کا اندازہ لگاتے وقت یه بات فراموش نه کرنی چاهئے (مثلاً جسطرح پلیخانوف اسکو فراموش کرتے هیں)۔ مارکس اس عملی نتیجے پر جمہوری انقلاب کے تجربے کی وجه سے، تقریباً ایک سال بعد پہنچے: اسوقت جرمنی کی ساری فضا بہت عامیانه اور پیٹی بورژوا تھی۔ ہمارے لئے یه نتیجه جاناپہچانا اور بین اقوامی سوشل ڈیموکریسی کے نصف صدی

کے تجربے کا ٹھوس فائدہ ہے ، ایسا فائدہ جس کی بنیاد پر ہم نے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تنظیم شروع کی۔ مثلاً ہمارے یہاں انقلابی پرولتاری اخباروں کے پرولتاریہ کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے الگ رہنے یا ایک لمحے کےلئے بھی ان کے محض ''جمہوریت کے ترجمانوں،، کی طرح شایع ہونے کا کوئی سوال نہیں ہو سکتا۔

لیکن جو فرق مارکس اور استیفان بورن کے درمیان مشکل سے دکھائی دینے لگا تھا ، وہ ہمارے معاملے میں ، ہمارے انقلاب کے جمہوری بہاؤ میں پرولتاری دھارے کے زیادہ طاقتور مظہر کیوجہ سے اور زیادہ ترقی‌یافتہ صورت میں موجود ہے۔ استیفان بورن کے ایجی‌ٹیشن پر مارکس اور اینگلس کی اغلب بےاطمینانی کا ذکر کرتے ہوئے میرنگ نے اپنے خیالات کا اظہار بہت ہی نرمی کے ساتھ اور بچکر کیا ہے۔ بورن کے بارے میں ۱۸۸۵ء میں اینگلس نے یہ لکھا تھا («Enthüllungen über den Kommunistenprozeß zu Köln» . Zürich . ۱۸۸۵ء کےلئے اپنے پیش‌لفظ میں) * :

''کمیونسٹوں کی یونین،، (۸۸) کے ممبر ہر جگہ انتہاپسند جمہوری تحریک میں پیش پیش رہ‌کر یہ ثابت کر رہے تھے کہ یونین انقلابی سرگرمیوں کا لاجواب اسکول تھی۔ ''کمپوزیٹر استیفان بورن نے جو پیرس اور بروسلز میں یونین کے سرگرم ممبر کی حیثیت سے کام کرچکا تھا برلن میں ''مزدوروں کی برادری،، («Arbeiter-verbrüderung») قائم کی جو کافی پھیل گئی اور ۱۸۵۰ء تک قائم رہی۔ بہرحال ، بورن نے جو بڑا ہونہار نوجوان تھا ، سیاسی کارکن بننے کے لئے انتہائی عجلت کی ۔ اس‌نے تمام ایسےویسے لوگوں (Kreti und Plethi) سے ''برادرانہ،، تعلقات پیدا کرلئے تاکہ اپنے گرد مجمع کرلے ۔ وہ ایسا آدمی بالکل نہ تھا جو متضاد رجحانات میں اتحاد اور انتشار میں روشنی پیدا کرسکے ۔ اسی وجہ سے اسکی برادری کی سرکاری تحریروں میں وہ خیالات جو ''کمیونسٹ مینی‌فسٹو،، میں پیش کئے گئے تھے گلڈ کے تذکروں اور تمناؤں ، لوئی بلانک

---

* ''کولون میں کمیونسٹوں پر مقدمے کے بارے میں انکشافات،، زورخ ۱۸۸۵ء۔ (ایڈیٹر)

اور پروذھون کے خیالات کے اجزا اور protectionism کی وکالت وغیرہ سے گڈمڈ ھوگئے۔ مختصر یہ کہ وہ سب کو خوش کرنا چاھتے تھے (Allen alles sein)۔ وہ خاص طور پر ھڑتالیں، ٹریڈیونینیں اور پروڈیوسروں کی کوآپریٹیو منظم کرتے تھے اور انھوں نے اس بات کو بھلا دیا تھا کہ فریضہ سب سے پہلے یہ تھا کہ سیاسی فتوحات کے ذریعہ ابتدا میں وہ میدان جیتا جائے صرف جسمیں ایسی باتیں مستقل بنیادوں پر حاصل کی جا سکتی ھیں (عبارت ھماری خط کشیدہ ھے)۔ جب بعد میں رجعت‌پرستی کی جیت نے اس برادری کے لیڈروں میں انقلابی جدوجہد میں براہ راست حصہ لینے کی ضرورت کا احساس پیدا کیا تو قدرتی طور پر غیرترقی‌یافتہ لوگ جو انھوں نے اپنے گرد جمع کرلئے تھے انکو چھوڑ کر چل دئے۔ بورن نے مئی ۱۸۴۹ء میں ڈریسڈن کی بغاوت میں حصہ لیا اور خوش‌قسمتی سے بچ گیا۔ پرولتاریہ کی عظیم سیاسی تحریک سے، مزدوروں کی برادری، یونین کی حیثیت سے بالکل علحدہ رھی، جسکا وجود بڑی حد تک کاغذ پر تھا اور ایسا تحتی رول ادا کرتی تھی کہ رجعت پرستی نے اسکو ۱۸۵۰ء تک اور اسکی بقیہ شاخوں کو کئی سال بعد تک کچلنا ضروری نہیں سمجھا۔ بورن (جسکا اصل نام *Buttermilch ھے) کوئی

---

* اینگلس کا ترجمہ کرتے ھوئے میں نے پہلے ایڈیشن میں یہ غلطی کی کہ Buttermilch (کھٹا دودھ۔ ایڈیٹر) کو اسم خاص سمجھنے کے بجائے اسم عام سمجھا۔ ظاھر ھے کہ اس غلطی سے منشویکوں کو بڑی خوشی ھوئی۔ کولتسوف نے لکھا کہ میں نے "اینگلس کو اور زیادہ گھرا بنا دیا ھے" (مضمونوں کے مجموعے "دو سال میں" دوبارہ چھپا) اور پلیخانوف نے ابھی اس غلطی کا تذکرہ "تواریش" (۸۹) میں کیا ھے۔ مختصر یہ کہ اس غلطی کی وجہ سے جرمنی میں ۱۸۴۸ء کی مزدور تحریک میں دو رجحانوں کے سوال کو ٹالنے کا اچھا بہانہ ھاتھ آیا — بورن کے رجحان (جو ھمارے "اکونومسٹوں" سے ملتا جلتا ھے) اور مارکسی رجحان۔ کسی مخالف کی غلطی سے فائدہ اٹھانا، خواہ اسکا بورن کے نام سے ھی

سیاسی ہستی تو نہیں بنا بلکہ ایک معمولی سوئستانی پروفیسر بن گیا جو اب مارکس کا ترجمہ گلڈ کی زبان میں نہیں کرتا بلکہ حلیم رینان کا ترجمہ اپنی میٹھی جرمن زبان میں کرتا ہے ۔ ،، (۹۰)

اس طرح اینگلس نے جمہوری انقلاب میں سوشل ڈیموکریسی کے دو طریقۂ کار کا تخمینہ پیش کیا ہے ۔

ہمارے نئے ”اسکرا،،والے بھی ”اکونومزم،، کی طرف ایسے نامعقول جوش کے ساتھ جھکے ہوئے ہیں کہ شاہ پرست بورژوازی ”روشنی حاصل کرنے کےلئے،، انکی تعریف کر رہی ہے ۔ وہ بھی اپنے گرد طرح طرح کا مجمع کر لیتے ہیں ، ”اکونومسٹوں،، کی خوشامد کرتے ہیں ، ”پہل قدمی،، ”جمہوریت پسندی،، ”خود مختاری،، وغیرہ وغیرہ کے نعروں کا شور مچا کر غیرترقی یافتہ عوام کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ انکی مزدوروں کی یونینوں کا وجود بھی اکثر صرف خلیستاکوف ٹائپ والے نئے ”اسکرا،، کے صفحات پر ہوتا ہے ۔ انکے نعرے اور قراردادیں بھی ”پرولتاریہ کی عظیم سیاسی تحریک،، کے فرائض کو سمجھنے میں بھی اسی طرح ناکام ہیں ۔

جون — جولائی ۱۹۰۵ء میں لکھا گیا ۔
روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے جولائی ۱۹۰۵ء میں اس کو علحدہ کتاب کی صورت میں شائع کیا

لینن کا مجموعۂ تصانیف ، پانچواں روسی ایڈیشن ،جلد ۱۱ ، صفحات ۱۳۱ — ۱

تعلق ہو قدرتی بات ہے ۔ لیکن ترجمے کےلئے ترمیموں کے ذریعہ دو طریقۂ کار کے سوال کے مافیہ کو ٹال دینا اصلی مسئلے سے کترانا ہے ۔ (۱۹۰۷ء کے ایڈیشن میں مصنف کا نوٹ ۔ ایڈیٹر)

پارٹی کی تنظیم اور پارٹی کا لٹریچر

اکتوبر انقلاب (۹۱) کے بعد روس میں سوشل ڈیموکریٹک کام کےلئے جو نئے حالات پیدا ہوئے ہیں ان کی وجہ سے پارٹی لٹریچر کا سوال سامنے آیا ہے۔ غیرقانونی اور قانونی پریس کے درمیان جو امتیاز جاگیردارانہ اور مطلق‌العنان روس کی افسوسناک وراثت ہے اب غائب ہوتا جارہا ہے۔ لیکن یہ ابھی بڑی حد تک ختم نہیں ہوا ہے۔ ہمارے وزیراعظم کی ریاکار حکومت اب بھی اتنا اندھیرمچا رہی ہے کہ ''ایزویستیا سوویتا ربوچیخ دیپوتاتوف،، (۹۲) ''غیرقانونی،، طور پر شایع ہوتا ہے۔ لیکن حکومت کی بدنامی کے سوا، اس پر مزید اخلاقی ضرب لگانے کے سوا ایسی بات کو ''ممنوع،، قرار دینے کی احمقانہ کوششوں کا اور کوئی نتیجہ نہیں ہے جسکو حکومت روکنے سے بےبس ہے۔

جب‌تک غیرقانونی اور قانونی پریس کے درمیان امتیاز تھا، پارٹی اور غیرپارٹی پریس کے سوال کا فیصلہ بڑی سادگی سے اور بہت ہی جھوٹے اور غیرمعمولی طریقے سے کیا جاتا تھا۔ پورا غیرقانونی پریس پارٹی پریس تھا جس کی اشاعت ایسی تنظیمیں کرتی تھیں اور جس کو ایسے گروپ چلاتے تھے جو کسی نہ کسی طرح پارٹی کے عملی کارکنوں کے گروپوں سے مربوط تھے۔ پورا قانونی پریس غیرپارٹی پریس تھا کیونکہ پارٹیاں ممنوع تھیں۔ لیکن یہ پریس کسی نہ کسی پارٹی کی طرف ''کشش،، رکھتا تھا۔ غیرفطری اتحاد، غیرمعمولی رفاقت اور پوشیدگی کے جھوٹے طریقے ناگزیر تھے۔ ان لوگوں کی جبریہ خاموشی جو پارٹی کے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے تھے ایسے

لوگوں کی خام خیالی اور ذہنی بزدلی میں ضم ہوگئی جو ان خیالات تک نہیں بلند ہوئے تھے اور جو دراصل پارٹی کے لوگ نہیں تھے۔

یہ مبہم زبان، ادبی پابندی، غلامانہ تقریر اور خیالات کی غلامی کا لعنتی دور تھا! پرولتاریہ نے اس گندی فضا کا خاتمہ کردیا ھے جس میں روس کے اندر ہر زندہ اور تازہ چیز کا گلا گھونٹ دیا جاتا تھا۔ لیکن ابھی پرولتاریہ نے روس کیلئے نصف آزادی حاصل کی ھے۔

ابھی انقلاب مکمل نہیں ہوا ھے۔ اگر زارشاھی اب اتنی طاقتور نہیں رھی ھے کہ وہ انقلاب کو شکست دے سکے تو انقلاب بھی ابھی تک زارشاھی کو شکست دینے کیلئے کافی طاقتور نہیں ھے۔ اور ہم ایسے زمانے میں رہتے ھیں جس میں ہر جگہ اور ہر چیز میں یہ فراخ، اٹل، راست اور مستقل پارٹی اسپرٹ کا غیرفطری اشتراک خفیہ، پوشیدہ، "مدبرانہ"، اور چالاک "قانونیت" کے ساتھ کارفرما ھے۔ اس غیرفطری اشتراک کا اثر ہمارے اخبار پر بھی محسوس ہوتا ھے کیونکہ لبرل بورژوا، معتدل اخباروں کی اشاعت کو ممنوع قرار دینے کے سوشل ڈیموکریٹک ظلم کے بارے میں مسٹر گوچکوف کی تمام فقرہ‌بازیوں کے باوجود واقعہ یہ ھے کہ "پرولتاری" یعنی روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کا ترجمان اخبار اب بھی مطلق العنان، پولیس زدہ روس کے مقفل دروازوں کے باھر موجود ھے۔

بہرحال، نیم انقلاب ہم سب کو مجبور کرتا ھے کہ ہم فوراً سب کچھ نئی لائنوں پر منظم کرنا شروع کردیں۔ آج وہ ادب بھی جو "قانونی" طور پر شایع ہوتا ھے ۹۰ فیصدی پارٹی لٹریچر ہو سکتا ھے اور اسکو پارٹی لٹریچر ہونا چاھئے۔ بورژوا رسم و رواج، کاروباری بورژوا پریس، بورژوا ادبی کیریرازم اور انفرادیت، "امیرانہ نراج" اور حصول نفع کی مہم کے بالکل برعکس سوشلسٹ پرولتاریہ کو پارٹی لٹریچر کا اصول سامنے لانا چاھئے، اس اصول کو فروغ دینا چاھئے اور اس کو امکانی طور پر مکمل طریقے سے عمل میں لانا چاھئے۔

پارٹی لٹریچر کا یہ اصول کیا ھے؟ یہ صرف یہی نہیں ھے کہ سوشلسٹ پرولتاریہ کےلئے ادب افراد یا گروہوں کو دولت‌مند بنانے کا

ذریعه نہیں ہو سکتا ، دراصل وہ کوئی انفرادی کام نہیں ہو سکتا جو پرولتاریہ کے مشترک مقصد سے بےتعلق ہو ۔ غیرپارٹی ادیب مردہباد ! فوق الانسان‌ادیب مردہباد ! ادب کو پرولتاریہ کے مشترک مقصد کا جز بننا چاہئے ، اس واحد عظیم سوشل ڈیموکریٹک مشینری کا '' کیل کانٹا ،، جسکو پورے مزدور طبقے کا سارا سیاسی شعور رکھنےوالا ہراول چالو کرتا ہے ۔ ادب کو سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے منظم ، منصوبہ‌بند اور سالم کام کا جز ہونا چاہئے ۔

'' سب موازنے لنگڑے ہوتے ہیں ،، — یہ ایک جرمن کہاوت ہے ۔ اسی طرح ادب کا کیل کانٹےسے ، ایک زندہ تحریک کا مشینری سے میرا موازنہ بھی غیرمتوازن ہے ۔ اور میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ ایسے موازنے کے بارے میں ہمیشہ ہیجان‌زدہ دانش‌وروں کا وہ غل‌شور ہوگا جو خیالات کی آزادانہ جدوجہد ، تنقید کی آزادی اور ادبی تخلیق کی آزادی وغیرہ کو مبتذل ، مردہ اور '' کاغذ کا چاکر ،، بناتا ہے ۔ دراصل یہ غل‌شور بورژوا دانش‌ورانہ انفرادیت کے اظہار کے سوا اور کچھ نہ ہوگا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ادب میکانیکی ہمواری ، ترتیب اقلیت پر اکثریت کی حکمرانی کو ذرا بھی تسلیم نہیں کر سکتا ۔ اور نہ تو یہ سوال ہے کہ اس شعبے میں بلاشبہ ذاتی پیش‌قدمی ، انفرادی صلاحیت ، خیال اور تصور ، ہیئت اور مواد کو اور زیادہ وسیع میدان‌دینے کی ضرورت ہے ۔ یہ تمام باتیں ناقابل انکار ہیں ۔ لیکن یہ سب دکھاتا ہے کہ پرولتاریہ کے پارٹی کاز کے ادبی رخ کا تطابق میکانیکی طور پر اس کے دوسرے رخوں سے نہیں کیا جا سکتا ۔ بہرحال ، یہ ذرا بھی اس تجویز کی تردید نہیں کرتا جو بورژوازی اور بورژوا جمہوریت کےلئے اجنبی اور عجیب ہے کہ ادب کو ہر طرح اور لازمی طور پر سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے کام کا عنصر بننا چاہئے جو اٹوٹ طور پر دوسرے عناصر سے منسلک ہے ۔ اخباروں کو مختلف پارٹی تنظیموں کا ترجمان بننا چاہئے اور ان کے لکھنےوالوں کو لازمی طور پر ان تنظیموں کا ممبر ہونا چاہئے ۔ اشاعت گھر اور کتابوں کے گودام ، کتابوں کی دوکانیں اور ریڈنگ روم ، کتب‌خانے اور اسی طرح کے ادارے — یہ سب پارٹی کے کنٹرول میں ہونا چاہئیں ۔ منظم سوشلسٹ پرولتاریہ کو

اس سارے کام پر نگاہ رکھنی چاہئے، اسکی مکمل نگرانی کرنی چاہئے اور بلا استثنا اس سارے کام کو جاندار پرولتاری کاز کے زندہ دھارے سے بھر کر اس پرانے، نیم اوبلوموی، نیم کاروباری روسی اصول کو ختم کردینا چاہئے کہ ادیب لکھتا ہے اور قاری پڑھتا ہے۔

بہرحال، ہماری تجویز نہیں ہے کہ ادبی کام کی یہ تبدیلی فوراً پایۂ تکمیل تک پہنچائی جا سکتی ہے جسکو ایشیائی سنسرشپ اور یورپی بورژوازی نے گندہ کردیا ہے۔ ہم اس طرح کے معیاری نظام کی وکالت کرنے یا چند فرمانوں کے ذریعہ حل پیش کرنے سے بہت دور ہیں۔ یہاں تیار کی ہوئی اور پکی پکائی اسکیمیں بہت کم استعمال کی جا سکتی ہیں۔ ضرورت یہ ہے کہ ہماری ساری پارٹی، روس میں سارا سیاسی شعور رکھنےوالا سوشل ڈیموکریٹک پرولتاریہ اس نئے مسئلے کو سمجھے، اس کی صاف وضاحت کرے اور ہر جگہ اسکو حل کرنا شروع کردے۔ جاگیردارانہ سنسرشپ کی پابندیوں سے نکل کر ہم بورژوا کاروباری ادبی تعلقات کے قیدی بننا نہیں چاہتے اور نہیں بنیں گے۔ ہم ایک آزاد پریس قائم کرنا چاہتے ہیں اور قائم کرینگے جو نہ صرف پولیس سے آزاد ہوگا بلکہ سرمائے، جاہ و منصب کی ہوس (کیریرازم) اور مزیدبرآں بورژوا نراجی انفرادیت سے بھی آزاد ہو۔

یہ آخری الفاظ مہمل معلوم ہو سکتے ہیں یا قاری کیلئے ناخوشگوار۔ کیا! کوئی دانش ور یا آزادی کا پرجوش علمبردار چلاکر کہہ سکتا ہے۔ کیا، تم ادبی کام جیسے نازک، انفرادی معاملے پر اجتماعی کنٹرول مسلط کرنا چاہتے ہو! تم چاہتے ہو کہ مزدور سائنس، فلسفے یا جمالیات کے سوال اکثریت کے ووٹوں کے ذریعہ طے کریں! تم قطعی انفرادی خیالات کے کام کو مکمل آزادی دینے سے انکار کرتے ہو!

حضرات، ذرا سکون سے کام لیجئے! سب سے پہلے تو ہم پارٹی لٹریچر اور اسکو پارٹی کنٹرول کے تحت لانے کے بارے میں بحث کر رہے ہیں۔ ہر شخص کو بلا کسی پابندی کے جو چاہے لکھنے اور کہنے کی آزادی ہے۔ لیکن ہر رضاکارانہ اتحاد کو (جس میں ایک پارٹی بھی شامل ہے) یہ آزادی بھی حاصل ہے

کہ وہ پارٹی مخالف نظریات کی وکالت کےلئے پارٹی کا نام استعمال کرنےوالوں کو ممبری سے خارج کردے۔ تقریر اور پریس کی آزادی مکمل ہونی چاہئے ۔ لیکن پھر متحد ہونے کی بھی مکمل آزادی ہونی چاہئے ۔ مجھ پر لازم ہے کہ میں آزادیٔ تقریر کے نام پر تم کو غل مچانے ، جھوٹ بولنے اور جو دل چاہے لکھنے کا پورا حق دوں ۔ لیکن تم پر بھی یہ لازم ہے کہ تم اتحادوں کی آزادی کے نام پر مجھے یہ حق دو کہ میں ایک یا دوسرا نظریہ رکھنےوالے لوگوں کے ساتھ اتحاد کر سکوں یا اس سے الگ ہو سکوں ۔ پارٹی ایک رضاکارانہ اتحاد ہے جو ناگزیر طور پر ٹوٹ جائےگا ، پہلے نظریاتی لحاظ سے اور پھر طبعی لحاظ سے اگر اس نے اپنے درمیان ایسے ممبروں کا صفایا نہ کیا جو پارٹی مخالف خیالات پھیلاتے ہیں ۔ اور پارٹی اور پارٹی مخالف کے درمیان سرحد کی وضاحت کےلئے پارٹی پروگرام ، اس کے طریقۂکار پر قراردادیں اور پارٹی کے قواعد اور آخر میں بین‌اقوامی سوشل ڈیموکریسی اور اس پرولتاریہ کی رضاکارانہ بین‌اقوامی انجمنوں کا سارا تجربہ موجود ہے جو اپنی پارٹیوں میں برابر ایسے انفرادی عناصر اور رجحانات لایا ہے ، جو پوری طرح مستقل ، پوری طرح مارکسی نہیں ہیں اور بالکل صحیح نہیں ہیں اور جس نے دوسری طرف اپنی پارٹی کی صفوں کی ”صفائی“ کا کام باقاعدگی کے ساتھ وقتاً فوقتاً کیا ہے۔ بورژوا ”آزادیٔ‌تنقید“ کے حامیو ، پارٹی کے اندر ہمارے ساتھ بھی یہی صورت ہوگی : ہم یکدم کثیر تعداد لوگوں کی پارٹی بنتے جا رہے ہیں ، اب ہم کھلی تنظیم میں تبدیل ہو رہے ہیں اور یہ بات ناگزیر ہے کہ اب ہماری‌پارٹی میں بہت سے ایسے لوگ شامل ہو جائیں جو مذبذب (مارکسی نقطۂ نظر سے) ہیں ، شاید ہم میں کچھ عیسائی عناصر اور بعض صوفی بھی شامل ہو جائیں ۔ ہم صحیح ہاضمہ رکھتے ہیں اور چٹان کی طرح مضبوط مارکس‌وادی ہیں ۔ ہم ان مذبذب عناصر کو ہضم کرلیں گے ۔ پارٹی کے اندر آزادیٔ فکر اور آزادیٔ تنقید ہم کو لوگوں کی رضاکارانہ انجمنوں میں جنکو پارٹی کہتے ہیں متحد ہونے کی آزادی کبھی نہ بھولنے دینگی ۔

دوسرے ، بورژوا انفرادیت پرستو ، ہم تم سے کہنا چاہتے ہیں کہ آزادیٔ مطلق کے بارے میں تمہاری باتیں محض ریاکاری ہیں ۔

اس سماج میں حقیقی اور موثر " آزادی "، ہو ہی نہیں سکتی جس کی بنیاد پیسے کی طاقت ہو ، ایسے سماج میں جہاں محنت‌کشوں کی اکثریت غربت میں مبتلا ہو اور مٹھی‌بھر امیر لوگ مفت‌خوروں کی طرح رہتے ہوں ۔ ادیب صاحب ، کیا آپ اپنے بورژوا پبلشر کے تعلق سے ، اپنی بورژوا پبلک کے تعلق سے آزاد ہیں جو یہ تقاضہ کرتے ہیں کہ آپ ان کو فریموں * اور تصویروں میں " عریاں "، اور " مقدس "، اسٹیج آرٹ کے " ضمیمے "، کی حیثیت سے طوائف‌بازی مہیا کریں ؟ یہ آزادیٔ مطلق بورژوا یا نراجی جملہ ہے (چونکہ عالمی نظرئے کی حیثیت سے نراجیت الٹ‌پلٹ کیا ہوا بورژوا فلسفہ ہے) ۔ آدمی سماج میں رہ کر سماج سے آزاد نہیں ہو سکتا ۔ بورژوا ادیب ، مصور یا ایکٹرس کی آزادی سیٹھوں ، رشوت‌ستانی اور پرورش سے ڈھکی ہوئی (یا ریاکارانہ طور پر ڈھکی ہوئی) محتاجی ہے ۔

اور ہم سوشلسٹ اس ریاکاری کو بے‌نقاب کرتے ہیں ، جھوٹے لیبل پھاڑ دیتے ہیں ، اسلئے نہیں کہ ہم ناطبقاتی ادب اور فن تک پہنچیں (یہ تو صرف سوشلسٹ غیرطبقاتی سماج میں حاصل ہوگا) بلکہ اسلئے کہ ریاکارانہ طور پر آزاد ادب کا جو دراصل بورژوازی سے وابستہ ہے اس کا واقعی آزاد ادب سے موازنہ کریں جو علانیہ پرولتاریہ سے وابستہ ہوگا ۔

یہ آزاد ادب ہوگا کیونکہ لالچ اور جاہ و منصب کی ہوس (کیریرازم) نہیں بلکہ سوشلزم کے خیالات اور محنت‌کش لوگوں سے ہمدردی اس کی صفوں میں نوبہ نو طاقتیں لاتی رہیں گی ۔ یہ آزاد ادب ہوگا کیونکہ یہ کسی شکم‌سیر ہیروئن ، چربی‌پن میں مبتلا اور عاجز " چوٹی کے دس ہزار "، لوگوں کی خدمت کےلئے نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں محنت‌کشوں کےلئے ہوگا جو ملک کے پھول ، اس کی طاقت اور اس کا مستقبل ہیں ۔ یہ آزاد ادب ہوگا جو بنی‌نوع انسان کے انقلابی خیال کے آخری لفظ کو سوشلسٹ پرولتاریہ کے تجربے اور عملی کام سے دولت‌مند بنائےگا اور ماضی کے تجربے (سائنسی سوشلزم ، جس نے

---

* اصل مسودے میں غالباً غلطی ہو گئی اور یہاں فریم کے بجائے ناولیں ہونا چاہئے ۔ (ایڈیٹر)

ابتدائی اور یوتوپیائی شکلوں سے سوشلزم کے ارتقا کی تکمیل کی ہے) اور حال کے تجربے (ساتھی مزدوروں کی موجودہ جدوجہد) کے درمیان مستقل اشتراک عمل پیدا کریگا۔

رفیقو ، آئیے کام کریں ! ہم ایک نئے اور مشکل فریضے سے دوچار ھیں۔ لیکن یہ عظیم اور شریفانہ کام ہے — ایسا وسیع ، کثیر شکلوں‌والا ، نوع‌بنوع ادبی کام منظم کرنا جو سوشل ڈیموکریٹک مزدور تحریک سے گہرے اور اٹوٹ طور پر وابستہ ھو۔ تمام سوشل ڈیموکریٹک ادب کو پارٹی لٹریچر ھونا چاھئے۔ ھر اخبار ، رسالے ، اشاعت گھر وغیرہ کو فوراً اپنے کام کی ازسرنو تنظیم شروع کر دینی چاھئے جو ایسی صورت‌حال تک پہنچ جائے کہ وہ کسی نہ کسی صورت میں کسی نہ کسی پارٹی تنظیم سے پوری طرح مربوط ھو۔ صرف اسی وقت ’’سوشل ڈیموکریٹک ،، ادب اپنے اس نام کا مستحق ھوگا ، صرف اسی وقت وہ اپنا فرض پورا کر سکیگا ، صرف اسی وقت وہ بورژوا سماجی ڈھانچے کے اندر بھی ، بورژوا غلامی سے نجات حاصل کریگا اور واقعی ترقی‌یافتہ اور پوری طرح انقلابی طبقے کی تحریک میں ضم ھوجائے گا۔

’’ نووایا ژیزن ،، شمارہ ۱۲ ،	لینن کا مجموعۂ تصانیف ،
۱۳ ، نومبر ۱۹۰۵ء	پانچواں روسی ایڈیشن ،
دستخط : ن۔ لینن	جلد ۱۲ ، صفحات ۱۰۰ — ۹۹

یورپ کی ریاستہائے متحدہ کا نعرہ

"سوشل ڈیموکریٹ" رسالے (۹۳) کے چالیسویں شمارہ میں ہم نے اطلاع دی تھی کہ ہماری پارٹی کی غیرملکی شاخوں (۹۴) کی کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ "یورپ کی ریاستہائے متحدہ" کا نعرہ دینے کا سوال اس وقت تک ملتوی کر دیا جائے جب تک کہ اخباروں میں اس سوال کے معاشی پہلو پر بحث و مباحثہ نہ ہو لے۔

ہماری کانفرنس میں اس سوال پر جو بحث و مباحثہ ہوا اس نے یکطرفہ قسم کا سیاسی کردار اختیار کر لیا تھا۔ شاید ایک حد تک اس کی وجہ یہ ہو کہ مرکزی کمیٹی کے منشور میں یہ نعرہ سیدھے سیدھے سیاسی نعرے کی حیثیت سے پیش کیا گیا تھا۔ ("فوری سیاسی نعرہ..." — منشور میں کہا گیا ہے) اور صرف یہی نہیں کہ اس منشور نے یورپ کی ریپبلکن ریاستہائے متحدہ کا نعرہ پیش کیا ہے بلکہ اس میں خاص طور پر اس نکتے پر زور دیا گیا ہے کہ "انقلابی ڈھنگ سے جرمن، آسٹریائی اور روسی مطلق العنان حکومتوں کا تختہ الٹے بغیر" یہ نعرہ بے معنی ہے، جھوٹا ہے۔

سوال کے اس طرح پیش کئے جانے پر اگر اس خاص نعرے کی سیاسی حیثیت کی بنا پر اعتراض کیا جائے تو وہ قطعی غلط ہوگا — مثلاً اگر اس بنا پر اعتراض کیا جائے کہ یہ سوشلسٹ انقلاب کے نعرے کو کمزور کرتا ہے، الجھاتا ہے، وغیرہ وغیرہ، تو یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ واقعی جمہوری سمت میں لے جانے والی سیاسی تبدیلیاں، اور ان سے بھی زیادہ سیاسی انقلاب، کبھی، کسی حالت میں بھی سوشلسٹ انقلاب کے نعرے کو نہ تو کمزور کرتے ہیں نہ الجھاتے ہیں۔ اس کے برعکس، ایسی تبدیلیاں ہمیشہ سوشلسٹ

انقلاب کو زیادہ قریب لاتی ہیں، اس کے لئے زیادہ وسیع بنیادیں تیار کرتی ہیں اور پیٹی بورژوازی اور نیم پرولتاری جنتا کے نئے نئے حصوں کو سوشلسٹ جدوجہد میں کھینچ لاتی ہیں ۔ دوسری طرف سوشلسٹ انقلاب کے دوران میں سیاسی انقلاب ناگزیر ہوتے ہیں ۔ اور اس سوشلسٹ انقلاب کو کوئی واحد عمل نہ سمجھنا چاہئے بلکہ طوفانی سیاسی اور معاشی ہنگاموں ، انتہائی تندوتیز طبقاتی جدوجہد ، خانہ جنگی ، انقلابوں اور معکوس انقلابوں کا ایک پورا دور سمجھنا زیادہ مناسب ہوگا ۔

گو یہ صحیح ہے کہ یورپ کی رپبلکن ریاستہائے متحدہ کے نعرے کا ناتہ اگر یورپ کی تین سب سے زیادہ رجعت پسند مطلق العنان حکومتوں (اور ان حکومتوں کی قیادت روسی حکومت کرتی ہے) کے انقلابی خاتمے اور شکست سے جوڑ دیا جائے تو یہ نعرہ سیاسی نعرے کی حیثیت سے ہر قسم کے اعتراض سے بالاتر ہو جاتا ہے ، پھر بھی اس نعرے کے معاشی معنی اور اہمیت کا نہایت ضروری سوال باقی رہ جاتا ہے ۔ سامراج کے معاشی ، یعنی سرمایہ کی برآمد ، کے نقطۂ نظر سے اور اس حقیقت کے پیش نظر کہ ”ترقی یافتہ“ اور ”مہذب“ سامراجی طاقتوں کے درمیان دنیا کا بٹوارہ ہو گیا ہے ، سرمایہ‌داری کے تحت یورپ کی ریاستہائے متحدہ یا تو سرے سے ناممکن ہے یا پھر رجعت پسند ۔

سرمایہ کا کردار بین‌اقوامی اور اجارہ‌دارانہ ہو گیا ہے ۔ دنیا مٹھی بھر عظیم طاقتوں ، یعنی قوموں کی زبردست لوٹ کھسوٹ اور ظلم و زبردستی میں کامیاب ہونے‌والی طاقتوں کے درمیان بٹ گئی ہے ۔ یورپ کی چار عظیم طاقتیں — انگلستان ، فرانس ، روس اور جرمنی ، جن کی مجموعی آبادی پچیس تیس کروڑ اور رقبہ تقریباً ستر لاکھ مربع کلومیٹر ہے — ان نوآبادیوں کی مالک ہیں جن کی آبادی تقریباً نصف ارب (۴۹ کروڑ ۴۵ لاکھ) اور رقبہ ۶ کروڑ ۴۶ لاکھ مربع کلومیٹر ہے ، یعنی کرۂارض کے رقبے کا تقریباً آدھا حصہ (جو قطبی علاقوں کو نکال کر ۱۳ کروڑ ۳۰ لاکھ مربع کلومیٹر ہے) ۔ ان میں تین ایشیائی ریاستوں — چین ، ترکی اور ایران کو اور شامل کر لیجئے جہاں اس وقت لٹیرے جاپان ، روس ، انگلستان

اور فرانس ''آزادی،، کی جنگ کر رہے ہیں اور ان کی تکابوٹی کئے ڈالتے ہیں۔ ان تین ایشیائی ریاستوں کی، جنھیں نیم‌نوآبادی کہا جا سکتا ہے (اور اصل میں تو یہ اس وقت نو بٹا دس حصہ نوآبادی ہیں) آبادی ۳۶ کروڑ ہے اور ان کا رقبہ ایک کروڑ ۵۰ لاکھ مربع کلومیٹر (یعنی پورے یورپ کے رقبے کا تقریباً ڈیڑھ گنا)۔

پھر یہ کہ انگلستان، فرانس اور جرمنی نے دوسرے ملکوں میں کچھ نہیں تو ۷۰ ارب روبل کے برابر سرمایہ لگا ہی رکھا ہے۔ اس معقول رقم سے ''جائز،، منافع حاصل کرنے کا کام، جو ۳ ارب روبل سالانہ سے زائد ہے، کروڑپتیوں کی قومی کمیٹیاں انجام دیتی ہیں جو حکومتیں کہلاتی ہیں۔ ان حکومتوں کے پاس بری اور بحری فوجیں ہوتی ہیں اور یہ حکومتیں ''شری کروڑی مل،، کے بھائی‌بندوں اور بیٹوں کو وائسراؤں، قونصلوں، سفیروں، طرح طرح کے افسروں، پادریوں اور دوسری قسم کی جونکوں کی حیثیت سے نوآبادیوں اور نیم نوآبادیوں میں ''مقرر،، کرتی ہیں۔

سو سرمایہ‌داری کی انتہائی ترقی کے دور میں مٹھی بھر عظیم طاقتوں کے ہاتھوں دھرتی کے تقریباً ایک ارب باسیوں کی لوٹ کھسوٹ اس طرح منظم کی جاتی ہے۔ سرمایہ‌داری کے تحت اور کسی قسم کی تنظیم ممکن نہیں ہے۔ نوآبادیوں سے، ''حلقہ‌ہائے اثر،، سے، سرمایہ کی برآمد سے ہاتھ اٹھا لیا جائے؟ یہ سمجھنا کہ ایسا ہونا ممکن ہے کسی ٹٹ‌پونجیا دماغ کے پادری کی سطح پر اتر آنے کے برابر ہے جو ہر اتوار کو دولت‌مند لوگوں کے سامنے عیسائیت کے بلند و ارفع اصولوں کی تبلیغ کرتا ہے اور انہیں نصیحت کرتا ہے کہ وہ غریب غرباء کو... خیر کئی ارب روبل نہیں تو کم ازکم کئی سو روبل سالانہ ہی خیرات کر دیا کریں۔

سرمایہ‌داری کے تحت یورپ کی ریاستہائے متحدہ نوآبادیوں کے حصے بخرے کرنے کے سمجھوتے کے مترادف ہے۔ لیکن سرمایہ‌دار نظام میں تو زور اور طاقت کے علاوہ تقسیم کا اور کوئی اصول اور کوئی بنیاد ممکن ہی نہیں ہے۔ کوئی بھی کروڑپتی کسی سرمایہ‌دار ملک کی ''قومی آمدنی،، میں کسی اور کے ساتھ صرف ''لگائے ہوئے سرمایہ کے تناسب سے،، حصہ بٹاتا ہے (اور اس میں بونس مزید شامل

کر دیا جاتا ہے تاکہ سب سے بڑے سرمائے کو اپنے حق سے زیادہ ہی حصہ مل جائے)۔ سرمایہ‌داری، ذرائع پیداوار پر شخصی ملکیت اور عمل پیداوار میں نراج کا دوسرا نام ہے۔ ایسی بنیاد پر آمدنی کی ''منصفانہ'' تقسیم کا پرچار کرنا پرودھون‌ازم ہے، احمقانہ کم نظری ہے۔ تقسیم صرف ''طاقت کے تناسب'' ہی سے ہو سکتی ہے اور کسی طرح نہیں۔ اور طاقت معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ بدلتی ہے۔ ۱۸۷۱ء کے بعد انگلستان اور فرانس کی بہ‌نسبت کوئی تین چار گنا تیزی سے جرمنی کی اور روس کی بہ‌نسبت تقریباً دس گنا تیزی سے جاپان کی طاقت میں ترقی ہوئی۔ کسی سرمایہ‌دار ملک کی اصلی طاقت کی ازمائش کے لئے جنگ سے بہتر کسوٹی نہ کوئی ہے نہ ہو سکتی ہے۔ جنگ شخصی ملکیت کے اصولوں کی نفی نہیں کرتی — بلکہ وہ تو الٹا ان اصولوں کا ایک براہ‌راست اور اٹل نتیجہ ہے۔ سرمایہ‌داری کے تحت الگ الگ کاروباروں یا الگ الگ ریاستوں کی یکساں اور ہموار معاشی‌نشوونما ناممکن ہے۔ وقتاً فوقتاً توازن میں جو خلا پڑتا رہتا ہے اس کو ٹھیک کرنے کا صنعت میں معاشی بحرانوں اور سیاست میں جنگوں کے سوا سرمایہ‌دارانہ نظام میں اور کوئی طریقہ ممکن نہیں ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ سرمایہ‌داروں اور طاقتوں کے درمیان عارضی سمجھوتے ممکن ہیں۔ اس معنی میں یورپی سرمایہ‌داروں کے درمیان باہمی سمجھوتے کی حیثیت سے یورپ کی ریاستہائے متحدہ کا قیام ممکن ہے... لیکن کس لئے؟ محض اس لئے کہ مل‌جل کر یورپ میں سوشلزم کو دبایا اور کچلا جائے، مل‌جل کر جاپان اور امریکہ کے خلاف نوآبادیاتی مال غنیمت کی حفاظت کی جائے جنہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ نوآبادیات کی موجودہ تقسیم میں یار لوگوں نے ان کے ساتھ بے‌حد زیادتی کی ہے اور جو پچھلی نصف صدی میں، پس‌ماندہ اور بڑھاپے کے باعث سڑتے گلتے، مطلق العنان شاہی زدہ یورپ کی بہ‌نسبت بے‌انتہا تیزی سے طاقت‌ور ہوتے چلے گئے ہیں۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مقابلے میں یورپ مجموعی طور پر معاشی جمود کا حامل ہے۔ موجودہ معاشی بنیاد پر، یعنی سرمایہ‌دارانہ نظام میں، یورپ کی ریاستہائے متحدہ کا مطلب ہوگا امریکہ کی زیادہ تیزرفتار

ترقی کے راستے میں روڑے اٹکانے کے لئے رجعت کی تنظیم۔ وہ دن لد گئے جب جمہوریت اور سوشلزم کے آدرشوں کا ناتہ یورپ اور صرف یورپ سے تھا۔

عالمی ریاستہائے متحدہ (یورپ کی ریاستہائے متحدہ ھی نہیں) قوموں کے سنگت اور آزادی کی وہ ریاستی شکل ہے جس کا ہم ہمیشہ سوشلزم سے ناتہ جوڑتے ھیں — یعنی اس وقت تک کے لئے جب تک کہ کمیونزم کی مکمل جیت جمہوری ریاست سمیت ہر قسم کی ریاست کا قطعی طور پر خاتمہ نہ کر دے۔ لیکن ایک علیحدہ نعرے کی حیثیت سے، عالمی ریاستہائے متحدہ کا نعرہ کچھ زیادہ صحیح اور موزوں نہ ہوگا کیونکہ اول تو یہ سوشلزم میں ضم ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ بھی ممکن ہے کہ اس کو غلط معنی پہنا کر یہ سمجھ لیا جائے کہ اس کا مطلب ہے کہ صرف ایک ملک میں سوشلزم کی فتح ناممکن ہے اور اسی طرح یہ نعرہ ایسے ملک کے، یعنی سوشلسٹ ملک کے دوسرے ملکوں سے تعلقات کے بارے میں بھی غلط فہمیاں پیدا کر سکتا ہے۔

ناہموار اور غیرمساوی معاشی اور سیاسی ترقی سرمایہ‌داری کا اٹل قانون ہے۔ اور اسی سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ شروع میں صرف چند الگ الگ سرمایہ‌دار ملکوں میں، بلکہ محض ایک ھی ملک میں سوشلزم کی جیت ممکن ہے۔ اس ملک کا فتح‌یاب پرولتاری طبقہ، جس نے سرمایہ‌داروں کو بےدخل کر دیا اور اپنی سوشلسٹ پیداوار کی تنظیم کر لی ہے، باقی دنیا کے، یعنی سرمایہ‌دار دنیا کے خلاف ڈٹ جائے گا، دوسرے ملکوں کے مظلوم و مجبور طبقوں کو اپنے آدرش کی طرف کھینچے گا، ان ملکوں میں سرمایہ‌داروں کے خلاف بغاوتیں کرائے گا اور ضرورت پڑنے پر استحصالی طبقوں اور ان کی ریاستوں کے خلاف اپنی مسلح طاقت کا استعمال بھی کرے گا۔ جس سماج میں پرولتاری طبقہ بورژوا طبقے کا تختہ الٹنے کے بعد فتح‌یاب ہوتا ہے اس سماج کی سیاسی شکل جمہوری رپبلک کی ہوگی اور یہ رپبلک اس خاص ملک یا ملکوں کے پرولتاریہ کی قوتوں کو ان ریاستوں کے خلاف سنگھرش کے لئے، جو ابھی تک سوشلزم کی راہ پر گام‌زن نہیں ہوئی ھیں، منظم اور مجتمع کرے گی۔ مظلوم و مجبور

طبقے ، یعنی پرولتاری طبقے کی ڈکٹیٹرشپ کے بغیر طبقات کا خاتمہ ناممکن ہے۔ پچھڑی ہوئی ریاستوں کے خلاف سوشلسٹ ریپبلکوں کی کم‌وبیش طویل اور جان توڑ سنگھرش کے بغیر سوشلزم کے تحت قوموں کی آزاد سنگت ناممکن ہے۔

انہیں تمام مذکورۂبالا اسباب کی بنا پر اور روس سے باہر روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی شاخوں کی کانفرنس میں اور کانفرنس کے بعد جو باربار بحث و مباحثے ہوئے ان کی بنا پر مرکزی آرگن کے مدیر اس نتیجے پر پہنچے کہ یورپ کی ریاستہائے متحدہ کا نعرہ غلط ہے۔

''سوشل‌ڈیموکریٹ،، شمارہ ۴۴ ،	لینن کا مجموعۂ تصانیف ،
۲۳ اگست ۱۹۱۵ء	پانچواں روسی ایڈیشن ،
	جلد ۲۶ ، صفحات ۳۵۵ — ۳۵۱

سوشلسٹ انقلاب
اور قوموں کا حق خوداختیاری
(مقالے)

۱ - سامراج ، سوشلزم اور مظلوم و محکوم قوموں کی آزادی

سامراج ، سرمایہ‌داری کے ارتقا کی سب سے اونچی منزل ھے۔ ترقی یافتہ ملکوں کا سرمایہ قومی ریاستوں کی سرحدوں سے باھر نکل گیا ھے۔ اس نے مقابلے کی جگہ اجارہ‌داری قائم کرلی ھے ۔ اس طرح اس نے سوشلزم کے حصول کےلئے تمام خارجی لوازم مہیا کر دئے ھیں ۔ اس لئے مغربی یورپ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں سرمایہ‌دار حکومتوں کا تختہ الٹنے کےلئے ، بورژوازی کی ملکیت ضبط کرنے کےلئے پرولتاریہ کی انقلابی جدوجہد وقت کی پکار بن چکی ھے۔ سامراج ، طبقاتی دشمنی اور عناد کو انتہائی حدتک تندوتیز کر کے، جنتا کے حالات‌زندگی کو ، اقتصادی (ٹرسٹوں اور گراں بازاری کے ذریعہ) اور سیاسی (جنگ بازی کی شدت، تابڑ توڑ جنگوں اور رجعت کو ھوا دے کر ، قومی ظلم و جبر اور نوآبادیاتی لوٹ‌مار میں زیادہ شدت اور وسعت پیدا کرکے) دونوں طرح سے بد سے بدتر بنا کر ، جنتا کو اس جدوجہد میں جھونک رھا ھے ۔ فتح یاب سوشلزم کا لازمی فرض ھونا چاھئے کہ مکمل جمہوریت حاصل کرے اور نتیجے کے طور پر صرف قوموں کی مکمل برابری کی داغ بیل نہ رکھے بلکہ مظلوم و محکوم قوموں کے حق خوداختیاری کو یعنی آزاد سیاسی علحدگی کے حق کو عملی روپ دے ۔ سوشلسٹ پارٹیاں جو اس وقت ، ساتھ ھی انقلاب کے دوران میں اور انقلاب کی فتح کے بعد اگر اپنی تمام‌تر سرگرمیوں سے یہ ثابت نہ کر سکیں کہ وہ محکوم قوموں کو آزاد کر دیں گی

اور ان کے ساتھ آزادانہ اتحاد کی بنیاد پر (اور آزادانہ اتحاد علحدگی کی آزادی کے بغیر جھوٹی اصطلاح ہے) تعلقات قائم کریں گی تو ایسی پارٹیاں سوشلزم سے غداری کریں گی۔

بلاشبہہ، جمہوریت بھی ریاست کا ایک روپ ہے، جو اس وقت مٹ‌جائیگا جب خود ریاست مٹ جائیگی۔ لیکن یہ چیز صرف اس وقت عملی روپ اختیار کریگی جب پوری طرح فتح یاب اور مستحکم سوشلزم کی منزل سے مکمل کمیونزم کی منزل میں داخل ہونے کا سلسلہ عمل میں آئیگا۔

۲ - سوشلسٹ انقلاب اور جمہوریت کے لئے جدوجہد

سوشلسٹ انقلاب کوئی ایک قدم نہیں ہے، کسی ایک مورچے پر ایک لڑائی نہیں ہے بلکہ شدید طبقاتی جدوجہد کا پورا دور ہے، تمام مورچوں پر لڑائیوں کا ایک پورا سلسلہ یعنی اقتصادیات اور سیاست کے تمام مسئلوں کے گرد لڑائیاں جن کا واحد انجام بورژوازی کی ملکیت کی ضبطی ہو سکتا ہے۔ یہ فرض کرلینا بنیادی غلطی ہوگی کہ جمہوریت کی خاطر جدوجہد پرولتاریہ کو سوشلسٹ انقلاب کے راستے سے بھٹکا سکتی ہے یا اس کو دھندلا سکتی ہے، اس پر پردہ ڈال سکتی ہے وغیرہ۔ اس کے برعکس جس طرح ایسا فتح یاب سوشلزم ممکن نہیں ہے جو مکمل جمہوریت کو رائج نہیں کرتا، اسی طرح پرولتاریہ اس وقت‌تک بورژوازی پر فتح حاصل کرنے کی تیاری نہیں کرسکتا جب تک کہ جمہوریت کی خاطر چومکھی، مسلسل اور انقلابی جدوجہد نہ کرے۔

یہ اس سے کم سنگین غلطی نہ ہوگی کہ جمہوری پروگرام کے کچھ نکتوں میں سے ایک کو، مثلاً قوموں کی خوداختیاری کے نکتے کو اس بنا پر نکال دیا جائے کہ یہ سامراج کے تحت ”ناممکن“ یا ”خیالی پلاؤ“ ہے۔ قوموں کا حق خود اختیاری سرمایہ‌داری کے چوکھٹے کے اندر حاصل نہیں کیا جا سکتا — اس دعوے کو یا تو قطعی اقتصادی مفہوم میں لینا چاہئے یا مشروط سیاسی مفہوم میں۔

پہلی صورت میں یہ دعوی نظریاتی حیثیت سے بنیادی طور پر غلط ھے۔ اول ، اس مفہوم میں ، سرمایہ‌داری کے تحت محنت کے معاوضے کے کوپن یا بحران کا خاتمہ وغیرہ نا ممکن ھے۔ لیکن یہ دلیل پیش کرنا یکسر غلط ھے کہ اسی طرح قوموں کی خوداختیاری بھی نا ممکن ھے۔ دوسرے ، ۱۹۰۵ء میں سویڈن سے ناروے کی علحدگی کی ایک مثال بھی اس مفہوم میں ” ناممکن ،، ہونے کی دلیل کی تردید کرنے کے لئے کافی ھے۔ تیسرے ، اس حقیقت سے انکار کرنا مضحکہ خیز بات ہوگی کہ سیاسی رشتوں اور حکمت عملی کے رشتوں میں ہلکی سی تبدیلی بھی — مثلاً جرمنی اور انگلستان کے رشتوں میں تبدیلی — نئی ریاستوں کا قیام ، پولش ، ہندستانی ریاستوں وغیرہ کا قیام آج نہیں تو کل ” ممکن ،، بنا سکتی ھے ۔ چوتھے ، فنانس سرمایہ ، توسیع کی تڑپ سے مجبور ہوکر ، کسی بھی ملک کی آزاد ترین ، انتہائی جمہوری اور رپبلکن حکومت کو اور چنے ہوئے حکام کو ، چاھے وہ ملک ” خود مختار ،، ھی کیوں نہ ہو ، ” آزادی سے ،، خریدیگا اور رشوت دےگا۔ عام سرمائے کی طرح ، فنانس سرمائے کا غلبہ سیاسی جمہوریت کے دائرے کے اندر کسی قسم کے سدھار سے ختم نہیں کیا جا سکتا ۔ اور حق خود اختیاری پورے طور پر صرف اسی دائرے میں آتا ھے ۔ بہرحال ، فنانس سرمائے کا یہ غلبہ سیاسی جمہوریت کی اہمیت کو تباہ نہیں کرتا ، جو طبقاتی ظلم وجبر اور طبقاتی جدوجہد کا زیادہ آزاد ، زیادہ وسیع اور زیادہ واضح روپ ھے ۔ اس لئے اقتصادی نقطۂ نظر سے ، سرمایہ‌داری کے تحت سیاسی جمہوریت کے مطالبوں میں سے ایک مطالبے کے حصول کے ” نا ممکن ،، ہونے کے بارے میں تمام دلیلیں سرمایہ‌داری اور عام طور پر سیاسی جمہوریت کے عام اور بنیادی رشتوں کی غلط نظریاتی تفسیر بن کر رہ جاتی ھیں ۔

دوسری صورت میں یہ دعوی نا مکمل اور ناقص ھے کیونکہ سامراج کے تحت ، صرف قوموں کا حق خود اختیاری ھی نہیں بلکہ سیاسی جمہوریت کے تمام بنیادی مطالبوں کا حصول ” ممکن ،، ھے لیکن نا مکمل طور پر ، بگڑی ہوئی شکل میں اور محض استثنا کے طور پر (مثال کے طور پر ۱۹۰۵ء میں سویڈن سے ناروے کی علحدگی) ۔ تمام انقلابی سوشل ڈیموکریٹ نوآبادیوں کو فوراً آزاد کر دینے کا جو مطالبہ پیش کرتے

هیں وہ بھی سرمایہ‌داری کے سائے میں ، انقلابوں کے ایک پورے سلسلے کے بغیر "ناقابل حصول" ہے۔ بہرحال ، اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہوتا کہ سوشل ڈیموکریٹ ان تمام مطالبوں کےلئے فوری اور فیصلہ کن جدوجہد سے باز رہیں — اس سے باز رہنا صرف بورژوازی اور رجعت کے فائدے میں ہوگا۔ اس کے برعکس ، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ضروری ہے کہ ان تمام مطالبوں کو ، سدھاروادی ڈھنگ سے نہیں ، بلکہ انقلابی ڈھنگ سے مرتب کیا جائے اور آگے بڑھایا جائے۔ بورژوا قانون کے دائرے میں رہ کر نہیں بلکہ اس کو توڑ کر آگے بڑھایا جائے ، پارلیمنٹ میں تقریروں اور زبانی احتجاجوں پر اکتفا کرکے نہیں بلکہ بڑی سرگرمیوں میں جنتا کو کھینچ کر ، ہر قسم کے بنیادی جمہوری مطالبے کی خاطر جدوجہد میں پھیلاؤ اور شدت پیدا کرکے آگے بڑھایا جائے جس کی تان بورژوازی کے خلاف پرولتاریہ کے براہ‌راست دھاوا بولنے پر ٹوٹے یعنی سوشلسٹ انقلاب پر جو بورژوازی کی ملکیت ضبط کر لیگا۔ سوشلسٹ انقلاب بڑی ہڑتال ، سڑک پر کسی مظاہرے، فاقوں سے جنم لینےوالے کسی فساد ، فوجوں میں بغاوت یا کسی نوآبادیاتی بغاوت کے نتیجے کے طور پر ہی نہیں بلکہ عین ممکن ہے کہ کسی سیاسی بحران (مثلاً ڈریفوس کا مقدمہ (۹۵) ، تسابیرن کا حادثہ (۹۶)) یا کسی مظلوم و محکوم قوم کی علحدگی کے سلسلے میں ریفرنڈم وغیرہ کے نتیجے کے طور پر پھٹ پڑے۔

سامراج کے تحت قومی ظلم و جبر میں تندی و تیزی سوشل ڈیموکریسی کےلئے اور بھی ضروری کر دیتی ہے کہ وہ صرف قوموں‌کی علحدگی کی آزادی کےلئے جدوجہد کو تج نہ دے ، جسے بورژوازی "خیالی جنت" والی جدوجہد کا نام دیتی ہے ، بلکہ اس کے برعکس ، اس سلسلے میں بھی ابھرنےوالے جھگڑوں اور ٹکروں کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے اور ان کو بورژوازی کے خلاف جن اندولن اور انقلابی دھاوے کےلئے استعمال کرے۔

۳ - حق خود اختیاری کا مطلب اور فیڈریشن سے اس کا تعلق

قوموں کے حق خوداختیاری کا مطلب صرف سیاسی معنی میں حق مختاری ہے - اس کا مطلب ہے ظالم و جابر قوم سے آزاد، سیاسی علحدگی کا حق - ٹھوس معنوں میں، ساسی جمہوریت کے اس مطالبے کا مطلب ہے علحدگی کے حق میں ایجی‌ٹیشن کرنے کی مکمل آزادی، علحدگی چاہنےوالی قوم کی ریفرنڈم کے ذریعہ علحدگی کے سوال کو طے کرنے کی آزادی- نتیجے کے طور پر، یہ مطالبہ اور علحدگی، بٹوارے اور چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم کرنے کا مطالبہ، دونوں ایک نہیں ہیں - یہ مطالبہ محض منطقی اظہار ہے کسی بھی شکل میں قومی ظلم و جبر کے خلاف جدوجہد کا- ریاست کا جمہوری نظام علحدگی کی مکمل آزادی سے جتنا قریب آئیگا، عملی طور پر علحدگی کےلئے جدوجہد اتنی ہی کمزور اور کم ہوتی جائیگی کیونکہ اس میں شبہہ نہیں ہو سکتا کہ اقتصادی ترقی اور جنتا کے مفاد، دونوں نقطۂ‌نظر سے، بڑی ریاستوں کے بڑے فائدے ہیں - اور یہ فائدے سرمایہ‌داری کے نشوونما کے ساتھ بڑھتے جاتے ہیں - حق خود اختیاری کو تسلیم کرنا اور فیڈریشن کو ایک اصول کی حیثیت سے تسلیم کرنا، ایک نہیں ہے- ایک شخص اس اصول کا کٹر دشمن اور جمہوری مرکزیت کا طرفدار ہو سکتا ہے اور پھر بھی قومی نابرابرای پر فیڈریشن کو ترجیح دے سکتا ہے کہ یہی مکمل جمہوری مرکزیت کا واحد راستہ ہے - اسی نقطۂ نظر سے مارکس نے مرکزیت پسند ہونے کے باوجود انگریزوں کے ہاتھوں آئرلینڈ کی جبریہ محکومی پر آئرلینڈ اور انگلستان کے فیڈریشن کو ترجیح دی تھی -

سوشلزم کا مقصد چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بنی‌نوع انسان کے بٹوارے اور قوموں کی تمام الگ الگ خانہ‌بندیوں کو ختم کرنا ہی، قوموں کو ایک دوسرے کے ساتھ لانا ہی نہیں بلکہ ان کو شیروشکر کر دینا ہے - اس مقصد کو پورا کرنے کےلئے ضروری ہے کہ ہم ایک طرف تو ''تہذیبی قومی خود مختاری،، (۹۷) سے متعلق رینر اور باؤیر کے خیالات کی رجعت‌پسند نوعیت عام لوگوں کو بتائیں اور

دوسری طرف، محض عمومی طور پر نہیں ، مبہم انداز میں نہیں ، بے مغز لن ترانیوں سے نہیں ، سوشلزم کے قائم ہونے تک اسے " اٹھا رکھنے ،، کی بات کرکے نہیں ، بلکہ صاف صاف اور جچے تلے انداز میں سیاسی پروگرام مرتب کرکے مظلوم ومحکوم قوموں کی آزادی کا مطالبہ کریں ، ایک ایسا پروگرام مرتب کریں جو ظالم وجابر قوموں کے سوشلسٹوں کی ریاکاری اور بزدلی کو بھی خاص طور پر نظر میں رکھے۔ ٹھیک جس طرح بنی‌نوع انسان مظلوم محکوم طبقے کی ڈکٹیٹرشپ کے عبوری دور سے گزر کر ھی طبقوں کا خاتمہ کر سکتا ھے ٹھیک اسی طرح بنی‌نوع انسان قوموں کے شیروشکر ھو جانے کی ناگزیر منزل تک تمام مظلوم ومحکوم قوموں کی مکمل آزادی یعنی ان کی آزادی علحدگی کے عبوری دور سے گزر کر ھی پہنچ سکتا ھے۔

۳۔ قوموں کی خوداختیاری کے سوال کی پرولتاری ، انقلابی ترتیب

قوموں کی خوداختیاری کا مطالبہ ھی نہیں بلکہ ھمارے کم سے کم جمہوری پروگرام کے تمام نکتے ، بہت پہلے ھی ، سترھویں اٹھارھویں صدیوں میں پیٹی بورژوازی نے پیش کئے تھے۔ پیٹی بورژوازی آج تک ان تمام مطالبوں کو خیالی جنت کے باسیوں کے انداز میں اٹھا رھی ھے۔ وہ طبقاتی جدوجہد کو نہیں دیکھتی۔ اس کی آنکھیں اس حقیقت کی طرف سے بھی بند ھیں کہ طبقاتی جدوجہد جمہوریت کے سائے میں اور تندوتیز ھوتی ھے۔ وہ " پرامن ،، سرمایہ‌داری پر یقین رکھتی ھے۔ سامراج کے سائے میں برابر قوموں کے ایک پرامن اتحاد کے خیالی جنت‌والے تصور کی نوعیت بس یہی ھے جو عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکتی ھے اور کاؤتسکی وادی جس کی وکالت کرتے ھیں۔ ضروری ھے کہ اس کم‌نظر اور موقع پرستانہ خیالی جنت کے بجائے سوشل ڈیموکریسی کا پروگرام یہ نظریہ پیش کرے کہ سامراج کے سائے میں قوموں کی بنیادی ، اصلی اور ناگزیر تقسیم وہ ھے جو صرف ظالم‌وجابر اور مظلوم ومحکوم قوموں کے درمیان ھوتی ھے۔

ظالم وجابر قوموں کا پرولتاریہ عمومی قسم کے گھسے پٹے جملوں اور فقروں تک خود کو محدود نہیں رکھ سکتا جو کوئی بھی صلح پسند

بورژوا جبری الحاق کےخلاف اور قوموں کے برابر حقوق کے بارے میں عام طور پر کہہ سکتا ھے۔ پرولتاریہ اس سوال سے نگاھیں نہیں چرا سکتا جو سامراجی بورژوازی کےلئے خاص طور پر ''ناخوشگوار،، ھے یعنی ایسی ریاست کی سرحدوں کا سوال جو قومی ظلم و جبر پر مبنی ھے۔ پرولتاریہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتا کہ مظلوم ومحکوم قوموں کو ایک خاص ریاست کی سرحدوں کے اندر زبردستی بند رکھنے کےخلاف جنگ کرے اور یہی مطلب ھے حق خوداختیاری کےلئے جدوجہد کا۔ پرولتاریہ کا فرض ھے کہ ان نوآبادیوں اور ان قوموں کی سیاسی علحدگی کی آزادی کا مطالبہ کرے جن کو پرولتاریہ کی ''اپنی،، قوم ظلم و محکومی کا شکار بنائے ہوئے ھے۔ جب تک کہ پرولتاریہ ایسا نہیں کرتا پرولتاری بین‌الاقوامیت محض بےمعنی اصطلاح رھیگی۔ اس کے بغیر ظالم‌وجابر اور مظلوم و محکوم قوموں کے مزدوروں کے درمیان نہ باھمی اعتماد ممکن ھوگا اور نہ طبقاتی یکجہتی، نہ حق خوداختیاری کے سدھاروادی اور کاؤتسکی‌وادی وکیلوں کی ریاکاری کی قلعی کھلیگی جو ان قوموں کے بارے میں ھونٹوں پر گوند چپکائے بیٹھے رھتے ھیں جن کو ان کی ''اپنی،، قوم ظلم و محکومی کا شکار بناتی ھے اور زبردستی ان کی ''اپنی،، ریاست کی سرحدوں کے اندر بند کرکے رکھتی ھے۔

دوسری طرف، مظلوم و محکوم قوموں کے سوشلسٹوں کو چاھئے کہ وہ مظلوم و محکوم قوموں کے مزدوروں اور ظالم وجابر قوموں کے مزدوروں کے درمیان مکمل اور بھرپور ایکتا کےلئے، جس میں تنظیمی ایکتا بھی شامل ھے، لڑیں اور اس کو عملی‌جامہ پہنائیں ورنہ پرولتاریہ کی آزاد پالیسی کےلئے لڑنا اور بورژوازی کے تمام چور دروازوں، دغابازیوں اور دھوکے فریب کی موجودگی میں دوسرے ملکوں کے پرولتاریہ کے ساتھ طبقاتی یکجہتی کا پرچم لہرانا ناممکن ھو جائیگا۔ کیونکہ مظلوم و محکوم قوموں کا بورژوا طبقہ قومی آزادی کے نعروں کو مستقل مزدوروں کو جل دینے والے ھتھکنڈوں میں بدلتا رھتا ھے۔ اندرونی سیاست میں بورژوازی ان نعروں کو حکمراں قوموں کی بورژوازی کے ساتھ رجعت‌پسندانہ معاھدے کرنے میں استعمال کرتی ھے (مثال کے طور پر روس اور آسٹریا میں پولش جنھوں نے

رجعت سے معاهدے کئے تاکہ یہودیوں اور یوکرینیوں کو اپنے ظلم‌وجبر کا شکار بنا سکیں) - بورژوازی خارجه سیاست کے میدان میں حریف سامراجی طاقتوں میں سے کسی ایک سے معاهدے کرنے کی کوشش کرتی ہے تاکہ اپنی غاصبانه مرادیں حاصل کر سکے (بلقان میں چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی پالیسی ، وغیرہ وغیرہ) -

هو سکتا ہے کہ ایک سامراجی طاقت کے خلاف قومی آزادی کی جدو جہد کو دوسری '' بڑی ،، طاقت خاص حالات میں اپنے یکساں سامراجی مفاد کی خاطر استعمال کرے - اس حقیقت کی بنیاد پر سوشل ڈیموکریٹ قوموں کے حق خود اختیاری کو تسلیم کرنے سے اسی طرح انکار نہیں کر سکتے جس طرح اس حقیقت کے باوجود کہ بورژوازی نے کئی بار رپبلکن نعروں کو سیاسی فریب اور مالی لوٹ کے لئے استعمال کیا ہے (جیسے لاطینی الاصل زبانوں والے ملکوں میں) ، پھر بھی سوشل ڈیموکریٹوں کو رپبلکن‌ازم سے هاتھ دھو لینے پر مجبور نہیں کیا جا سکا - *

---

* یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ حق خوداختیاری کی مخالفت محض اس بنا پر کرنا کہ اس کا مطلب ہے '' مادر وطن کی حفاظت ،، اور بھی مضحکہ خیز ہوگا - ۱۹۱۴ — ۱۶ء کے سوشل شاونسٹ اسی زور دار منطق کے ساتھ یعنی اسی چھچھلے پن کے ساتھ ، اس دلیل کو جمہوریت کے تمام مطالبوں (مثلاً رپبلکن‌ازم) پر اور قومی ظلم و جبر کے خلاف جدوجہد کے هر فارمولے پر لاگو کرتے هیں — اور یہ سب '' مادر وطن کی حفاظت ،، کا جواز حاصل کرنے کی خاطر - مارکس‌ازم مادر وطن کی حفاظت کے خیال کو تسلیم کرتا ہے مگر مارکس‌ازم اس خیال تک بعض '' عام اصول ،، یا پروگرام کے بعض الگ نکتوں کی بنا پر نہیں پہنچا ہے بلکہ هر الگ الگ جنگ کے خاص تاریخی حالات کے تجزیے کی بنا پر - مثال کے طور پر عظیم فرانسیسی انقلاب کی جنگوں اور یورپ میں گاریبالدی کی جنگوں میں مارکس‌ازم وطن کی حفاظت کی اهمیت تسلیم کرتا ہے - لیکن مارکس‌ازم نے ۱۹۱۴ — ۱۶ء کی سامراجی جنگ میں '' مادروطن کی حفاظت ،، کے نعرے کی مخالفت کی ہے-

۵ - قومی سوال پر مارکس‌ازم اور پرودھون‌ازم

پیٹی بورژوا ڈیموکریٹوں کے برخلاف ، مارکس نے بلااستثنا تمام جمہوری مطالبوں کو ، بجائے خود مقصد نہیں بلکہ جاگیرداری کے خلاف بورژوازی کی رہنمائی میں جنتا کی جدوجہد کا تاریخی مظہر قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک بھی جمہوری مطالبہ ایسا نہیں ہے جس کو بورژوازی مزدوروں کو دھوکا دینے کےلئے حربے کے طور پر استعمال نہ کر سکتی ہو یا بعض حالات میں نہ کیا ہو ۔ اس سلسلے میں سیاسی جمہوریت کے مطالبوں میں سے ایک کو یعنی قوموں کی خوداختیاری ہی کو لےلینا اور اس کو باقی تمام مطالبوں کے خلاف رکھ کر دیکھنا بنیادی طور پر غلط نظریہ ہے ۔ عملی طور پر ، پرولتاریہ اپنی خودمختاری اسی وقت برقرار رکھ سکتا ہے جبکہ وہ ریپبلک کے مطالبے سمیت تمام جمہوری مطالبوں کےلئے اپنی جدوجہد کو بورژوازی کا تختہ الٹنے کی خاطر اپنی انقلابی جدوجہد کا تابع بنائے۔

دوسری طرف ، پرودھون کے پیروؤں کے برخلاف، جنہوں نے ''سماجی انقلاب کی خاطر ،، قومی سوال سے '' انکار کیا ،، مارکس نے ، خاص‌طور پر ترقی‌یافتہ ملکوں میں پرولتاری طبقاتی جدوجہد کے مفاد کو ذہن میں رکھتے ہوئے ، بین‌الاقوامیت اور سوشلزم کے بنیادی اصول کو سب سے آگے رکھا یعنی کوئی قوم بھی جو دوسری قوموں کو کچلتی اور دباتی ہے آزاد نہیں ہو سکتی۔ جرمن مزدوروں کے انقلابی اندولن کے مفاد کے اسی نقطۂ‌نظر سے مارکس نے ۱۸۴۸ء میں مطالبہ کیا کہ جرمنی میں فتح‌یاب جمہوریت ان قوموں کے آزاد ہونے کا اعلان کرے اور ان کو آزادی دے جو جرمنوں کے ظلم‌وجبر کا شکار تھیں ۔ انگریز مزدوروں کی انقلابی جدوجہد کی نظر ہی سے مارکس نے ۱۸۶۹ء میں ، انگلستان سے آئرلینڈ کی علحدگی کا مطالبہ کیا اور ساتھ ہی کہا : '' حالانکہ ممکن ہے کہ علحدگی کے بعد فیڈریشن عالم وجود میں آ جائے ،، (۹۸) ۔ صرف یہی مطالبہ سامنے رکھ‌کر مارکس واقعی انگریز مزدوروں کو بین الاقوامی جذبے کی تعلیم دیتے تھے ۔ صرف اس طرح مارکس موقع پرستوں اور بورژوا سدھاروواد کے خلاف جو آج تک نصف صدی بعد بھی ، آئریش '' سدھار ،، کو پورا کرنے میں ناکام ہے ، اس خاص تاریخی مسئلے کا انقلابی حل پیش کر سکے۔

سرمایه کے معذرت خواهوں کے برخلاف جو چیخ چیخ کر کہتے رہتے هیں کہ چھوٹی قوموں کی علحدگی کی آزادی خیالی پلاؤ اور ناممکن ہے ، جو گلا پھاڑ پھاڑ کر صرف اقتصادی هی نہیں بلکہ سیاسی ارتکاز کی ترقی پسند نوعیت کا راگ الاپتے هیں — هاں ان معذرت خواهوں کے برخلاف ، مارکس صرف اس طرح غیرسامراجی طریقے سے اس ارتکاز کی ترقی پسند نوعیت پر زور دے سکا، صرف اس طرح وہ قوموں کے ملاپ پر ، زور زبردستی سے نہیں بلکہ تمام ملکوں کے پرولتاریوں کے آزاد اتحاد کی بنیاد پر قوموں کے ملاپ پر زور دے سکا۔ صرف اس طرح ، مارکس نے قوموں کی برابری اور حق خود اختیاری کے زبانی اور اکثر ریاکارانه اعتراف کا مقابلہ قومی مسئلوں کو حل کرنے کے میدان میں بھی جنتا کے انقلابی اقدام سے کیا۔ ۱۹۱۴ء — ۱۹۱۶ء کی سامراجی جنگ نے موقع پرستوں اور کاؤتسکی وادیوں کی ریاکاری کے اوجیائی اصطبل (۹۹) کا جو پردہ فاش کیا ، اس نے مارکس کی اس پالیسی کی صحت کی بڑی نمایاں تصدیق کی جس کو تمام ترقی یافتہ ملکوں کے لئے نمونے کا کام کرنا ہے کیونکہ آج سارے کے سارے ترقی یافتہ ملک دوسری قوموں کو لوٹتے اور کچلتے هیں۔ *

---

* اکثر اس بات کا حوالہ دیا جاتا ہے کہ بعض قوموں کی قومی تحریکوں کی طرف ، مثلاً ۱۸۴۸ء میں چیکوں کی قومی تحریک کی طرف مارکس کا مخالفانہ رویہ اس کی تردید کرتا ہے کہ مارکس‌ازم کے نقطۂ نظر سے قوموں کی خوداختیاری کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ حال هی میں اس کا حوالہ جرمن شاونسٹ لینچ نے « Die Glocke » (۱۰۰) کے شمارے ۸،۹ میں دیا ہے۔ یہ غلط ہے کیونکہ ۱۸۴۸ء میں اس بات کے تاریخی اور سیاسی اسباب موجود تھے کہ " رجعت‌پسند " اور انقلابی جمہوری قوموں کے درمیان فرق کیا جائے۔ مارکس حق‌بجانب تھا جب اس نے " رجعت‌پسند " قوموں کو مذموم قرار دیا اور انقلابی جمہوری قوموں کی حمایت کی۔ حق خوداختیاری جمہوریت کے مطالبوں میں سے ایک ہے جس کو قدرتی طور پر جمہوریت کے عام مفاد کے تابع هونا چاهئے۔ ۱۸۴۸ء میں اور اس کے بعد کے برسوں میں یہ عام مفاد زارشاهی کے خلاف جدوجہد میں مضمر تھا۔

۶ - قوموں کی خوداختیاری کے لحاظ سے ملکوں کی تین قسمیں

اس لحاظ سے ، ملکوں کو موٹے موٹے طور پر تین قسموں میں بانٹا جا سکتا ھے :

پہلی قسم ، مغربی یورپ کے ترقی یافتہ سرمایہ‌دار ملک اور ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ ان ملکوں میں بورژوا ترقی پسند قومی تحریکیں بہت پہلے ختم ھو چکیں۔ ان تمام "بڑی" قوموں میں سے ھر قوم نوآبادیوں میں اور خود اپنے ملک میں دوسری قوموں کو ظلم و محکومی کا شکار بناتی ھے۔ ان حکمراں قوموں کے پرولتاریہ کے فرائض وھی ھیں جو انیسویں صدی میں آئرلینڈ کے سلسلے میں انگلستان کے پرولتاریہ کے فرائض تھے۔ *

دوسری قسم ، مشرقی یورپ : آسٹریا ، بلقان اور خاص طور پر روس — یہاں بیسویں صدی ھی میں خاص طور پر بورژوا جمہوری قومی تحریکیں پروان چڑھیں اور قومی جد و جہد تیز ھوئی — ان ملکوں کے پرولتاریہ کے فرائض — ان ملکوں کی بورژوا جمہوری تشکیل نو کی تکمیل کے لحاظ سے اور ساتھ ھی دوسرے ملکوں میں سوشلسٹ انقلاب کی مدد کرنے کے لحاظ سے — اس وقت تک پورے نہیں ھو سکتے جب تک کہ یہ قوموں کے حق خوداختیاری کا پرچم نہ اٹھا لے۔ اس سلسلے میں سب سے کٹھن مگر سب سے اھم فرض یہ ھے کہ ظالم و جابر قوموں کے مزدوروں کی طبقاتی جد و جہد کو مظلوم و محکوم قوموں کے مزدوروں کی طبقاتی جد و جہد سے ملا کر ایک کر دیا جائے۔

---

* بعض چھوٹی ریاستوں میں جو ۱۶ — ۱۹۱۴ء کی جنگ میں شریک نہیں ھوئی ھیں (مثلاً ھالینڈ اور سوئٹزرلینڈ) بورژوازی بڑے زوروں پر "قوموں کی خود اختیاری" کا نعرہ بلند کر رھی ھے تاکہ سامراجی جنگ میں شرکت کا جواز حاصل کر سکے۔ یہی وہ نیت ھے جو ان ملکوں میں سوشل ڈیموکریٹوں کو خود اختیاری کی

تیسری قسم ، نیم‌نوآبادیاتی ملک جیسے چین ، ایران ، ترکی اور تمام نوآبادیاں جن کی مجموعی آبادی ایک ارب تک ھے ۔ ان ملکوں میں بورژوا جمہوری تحریکیں ابھی مشکل سے شروع ھوئی ھیں یا تکمیل کی منزل سے بہت دور ھیں ۔ سوشلسٹوں کو چاھئے کہ نہ صرف نوآبادیوں کی بلامعاوضہ غیرمشروط اور فوری آزادی کا مطالبہ کریں (اور اس مطالبے کا سیاسی مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں ھوتا کہ حق‌خود اختیاری کو تسلیم کیا جائے) بلکہ ان کو چاھئے کہ ان ملکوں میں قومی آزادی کےلئے بورژوا جمہوری تحریکوں میں زیادہ انقلابی عناصر کی ڈٹ کر حمائت کریں اور ان کو ظلم ومحکومی کا شکار بنانےوالی سامراجی طاقتوں کےخلاف ان کی بغاوت میں ، اگر ضرورت پڑے تو ان کی انقلابی جنگ میں مدد دیں ۔

۷ ۔ سوشل شاونزم اور قوموں کا حق خود اختیاری

سامراجی عہد اور ۱۹۱۴ء — ۱۹۱۶ء کی جنگ نے خاص طور پر اس فرض کو بالکل نمایاں کر دیا ھے کہ ترقی‌یافتہ ملکوں میں شاونزم اور قوم پرستی کے خلاف جنگ کی جائے ۔ قوموں کی خوداختیاری کے سوال

مخالفت پر مجبور کرتی ھے ۔ صحیح پرولتاری پالیسی کی حمائت یعنی سامراجی جنگ میں "مادروطن کی حفاظت" کی مخالفت کی پالیسی کی حمائت غلط دلیلوں سے کی جاتی ھے ۔ نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ نظریاتی طور پر مارکس‌ازم مسخ ھوتا ھے اور عمل میں ایک عجیب قسم کی چھوٹی قوموں‌والی تنگ نظری پیدا ھو جاتی ھے جو قوموں کے ان کروڑوں لوگوں کو فراموش کر دیتی ھے جن کو "بڑی طاقتوں" کی قوموں نے محکوم بنا رکھا ھے ۔ کامریڈ گورٹر اپنے بہترین پمفلٹ "سامراج ، جنگ اور سوشل ڈیموکریسی" میں قوموں کی خود اختیاری کے اصول کو غلط مسترد کرتے ھیں مگر اس کا صحیح اطلاق کرتے ھیں جب وہ ڈچ ایسٹ انڈیز کے لئے "سیاسی اور قومی آزادی" کی فوری منظوری کا مطالبہ کرتے ھیں اور ڈچ موقع پرستوں کو بےنقاب کرتے ھیں جو یہ مطالبہ کرنے اور اس کے لئے لڑنے سے انکار کرتے ھیں ۔

پر سوشل شاونسٹوں یعنی موقع پرستوں اور کاؤتسکیوادیوں میں دو اہم نقطۂنظر ہیں جو رجعت‌پسند سامراجی جنگ کو ” مادروطن کی حفاظت “ کےلئے جنگ کا نام دے کر اس پر لیپ‌پوت کا فرض انجام دیتے ہیں۔

ایک طرف ہمیں بورژوازی کے قدرے صاف گو خادم نظر آتے ہیں جو جبری الحاق کی حمائت اس بنا پر کرتے ہیں کہ سامراج اور سیاسی ارتکاز ترقی‌پسند ہے اور جو حق خود اختیاری کی مخالفت اس طرح کرتے ہیں کہ یہ محض خیالی پلاؤ ہے، واہمہ ہے، پیٹی بورژوا تصور ہے وغیرہ وغیرہ۔ ان لوگوں میں جرمنی‌کے کونوف، پارووس اور انتہاپسند موقع‌پرست، انگلستان کے فیبئنوں (۱۰۱) اور ٹریڈیونین لیڈروں کا ایک گروہ اور روس کے موقع پرست — سیمکوفسکی، لیب‌مان، یورکیوچ وغیرہ شامل ہیں۔

دوسری طرف ہم کاؤتسکی‌وادیوں کو دیکھتے ہیں جن میں وانڈرویلڈے، ریناڈیل اور فرانس، انگلستان کے بہت سے صلح‌پسند وغیرہ شامل ہیں۔ یہ لوگ پہلے گروہ سے اتحاد چاہتے ہیں اور عملی طور پر ان کا کردار وہی ہے جو پہلے گروہ کا ہے، اس معنی میں کہ وہ بھی حق خود اختیاری کی حمائت کرتے ہیں جو محض ریاکارانہ زبانی جمع خرچ ہے۔ یہ لوگ سیاسی علحدگی کی آزادی کے مطالبے کو ” انتہاپسندانہ “ مطالبہ سمجھتے ہیں (کاؤتسکی ۲۱ مئی ۱۹۱۵ء کو اخبار «Neue Zeit» میں (۱۰۲))۔ یہ ظالم و جابر قوموں ہی کے سوشلسٹوں کے انقلابی طریقۂ کار کی ضرورت کی وکالت نہیں کرتے۔ الٹا وہ ان کے انقلابی فرائض سے چپکے سے آنکھیں بچا لیتے ہیں، ان کی موقع پرستی کی وکالت کرتے ہیں، یہ لوگ جنتا کو دھوکا دینے میں ان کا کام زیادہ آسان کر دیتے ہیں، وہ ریاست کی سرحدوں کے سوال ہی سے کترا کر نکل جاتے ہیں جو زبردستی محکوم قوموں کو اپنے اندر جکڑ رکھتی ہے، وغیرہ وغیرہ۔

دونوں گروہ موقع پرست ہیں جو مارکس‌ازم کو بگاڑتے اور مسخ کرتے ہیں اور جو مارکس کے طریقۂ کار کی نظریاتی اہمیت اور عملی ضرورت کو سمجھنے کی تمام صلاحیت کھو بیٹھے ہیں جس کی ایک مثال مارکس نے آئرلینڈ کے سلسلے میں دی تھی۔

جبری الحاق کا خاص سوال جنگ کی وجہ سے خاص طور پر فوری اہمیت اختیار کر گیا ھے۔ لیکن جبری الحاق ھے کیا؟ یہ صاف ھے کہ جبری الحاق کے خلاف احتجاج کا مطلب ھوتا ھے یا تو قوموں کے حق خوداختیاری کو تسلیم کرنا یا یہ کہ یہ احتجاج محض صلح پسندانہ لفاظی پر مبنی ھے جو status quo * کی حمائت کرتی ھے اور انقلابی تشدد سمیت تمام تشدد کی مخالفت کرتی ھے۔ اس قسم کی لفاظی بنیادی طور پر غلط ھے اور مارکس‌ازم سے اس کا کوئی میل اور جوڑ نہیں۔

۸ - مستقبل قریب میں پرولتاریہ کے ٹھوس فرائض

سوشلسٹ انقلاب مستقبل قریب میں شروع ھو سکتا ھے۔ اس صورت میں پرولتاریہ فوراً اقتدار پر قبضہ کرنے کے فرض سے، بینکوں کو ضبط کرنے کے فرض سے اور ڈکٹیٹری کے دوسرے اقدامات کرنے کے فرض سے دو چار ھوگا۔ اس صورت حال میں، بورژوازی — اور خاص طور پر فیبئن اور کاؤتسکی‌وادی جیسے دانشور — انقلاب کو ناکام کرنے اور اس کے راستے میں روڑے اٹکانے کی کوشش کریں گے، وہ اس کو سختی سے محدود جمہوری مقاصد تک روک رکھنے کی کوشش کریں گے۔ ایسے وقت میں جب پرولتاریوں نے بورژوا اقتدار کی بنیادوں پر دھاوا بولنا شروع کر دیا ھو تمام خالص جمہوری مطالبے، ایک حد تک انقلاب کے راستے میں رکاوٹ بن جائیں، تو پھر تمام مظلوم ومحکوم قوموں کو آزاد ھونے کا اعلان کرنے اور ان کی آزادی (یعنی ان کا حق خود اختیاری) کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت سوشلسٹ انقلاب کے لئے اتنی ھی اھم اور فوری ھوگی جتنی اھم اور فوری یہ ضرورت بورژوا جمہوری انقلاب کی فتح کے لئے تھی — مثال کے طور پر، ۱۸۴۸ء میں جرمنی میں اور ۱۹۰۵ء میں روس میں۔

---

* موجودہ صورت حال کی برقراری۔ (ایڈیٹر)

بہرحال ، ممکن ہے کہ سوشلسٹ انقلاب کے شروع ہوتے ہوتے پانچ ، دس سال یا اس سے زیادہ بیت جائیں ۔ اس صورت میں فرض یہ ہوگا کہ جنتا کو انقلابی جذبے کے ساتھ ایسی تعلیم دی جائے تاکہ سوشلسٹ شاونسٹوں اور موقع پرستوں کےلئے مزدوروں کی پارٹی سے چپکے رہنا اور ۱۹۱۴ء — ۱۹۱٦ء کی طرح فتح حاصل کرنا ناممکن ہوجائے ۔ سوشلسٹوں کا فرض یہ ہوگا کہ وہ جنتا کو بتائیں کہ وہ برطانوی سوشلسٹ جو نوآبادیوں اور آئرلینڈ کی علحدگی کی آزادی کا مطالبہ نہ کریں ، وہ جرمن سوشلسٹ جو نوآبادیوں اور الساس والوں ، ڈچ اور پولینڈوالوں کی علحدگی کی آزادی کا مطالبہ نہ کریں ، جو براہ راست انقلابی پروپیگنڈے اور عام انقلابی اقدامات کو قومی ظلم وجبر کے خلاف جدوجہد کی طرف نہ لےجائیں ، جو تسابیرن کے حادثہ جیسے واقعات کا فائدہ اٹھاکر وسیع پیمانے پر ظالم وجابر قوم کے پرولتاریہ میں غیرقانونی پروپیگنڈا کرنے میں ، سڑکوں پر مظاہرے کرانے اور عام انقلابی قدم اٹھانے کےلئے ابھرنے میں ناکام رہیں ، وہ روسی سوشلسٹ جو فن‌لینڈ ، پولینڈ ، یوکرین وغیرہ کےلئے علحدگی کی آزادی کا مطالبہ نہ کریں — ہاں ایسے سارے سوشلٹ ، شاونسٹوں کے نقش قدم پر ، خون اور کیچڑ میں لتھڑی سامراجی بادشاہتوں اور سامراجی بورژوازی کے بھاڑے کے ٹٹوؤں کے راستے پر چل رہے ہیں ۔

۹ ۔ حق خود اختیاری کی طرف روسی اور پولش سوشل ڈیموکریسی اور دوسری انٹرنیشنل کا رویہ

حق خوداختیاری کے سوال پر روسی انقلابی سوشل ڈیموکریٹوں اور پولش سوشل ڈیموکریٹوں کے اختلافات بہت پہلے ۱۹۰۳ء کی کانگرس ہی میں ابھر کر سامنے آگئے تھے جس نے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کا پروگرام منظور کیا تھا ، جس نے پولش سوشل ڈیموکریٹک وفد کے احتجاج کے باوجود دفعہ ۹ اس پروگرام میں شامل کی تھی جو قوموں کے حق خود اختیاری کو تسلیم کرتی ہے ۔ اس کے بعد سے اب تک پولش سوشل ڈیموکریٹوں نے اپنی‌پارٹی کی طرف سے نہ تو

ہمارے پروگرام سے دفعہ ۹ نکالنے کی کوئی تجویز پیش کی ہے، نہ اس کی جگہ کوئی اور فارمولا پیش کیا ہے۔

روس میں جہاں کم از کم ۵۷ فیصدی یعنی دس کروڑ سے زیادہ کی آبادی مظلوم و محکوم قوموں سے تعلق رکھتی ہے، جہاں یہ قومیں زیادہ‌تر سرحدی صوبوں میں آباد ہیں، جہاں ان قوموں میں سے بعض قومیں خود مہاروسیوں سے زیادہ مہذب ہیں، جہاں کے سیاسی نظام کی امتیازی شان اس کا خصوصی بہیمانہ اور قرون وسطی والا کردار ہے، جہاں بورژوا جمہوری انقلاب مکمل نہیں ہوا ہے — ہاں اس روس میں زارشاہی کے ظلم و ستم کا شکار قوموں کےلئے روس سے آزاد علحدگی کے حق کو تسلیم کرنا سوشل ڈیموکریٹوں کے لئے ان کے جمہوری اور سوشلسٹ فرائض کے مفاد کے پیش نظر قطعی طور پر فرض بن جاتا ہے۔ ہماری پارٹی نے، جو جنوری ۱۹۱۲ء (۱۰۳) میں دوبارہ قائم ہوئی، ۱۹۱۳ء میں ایک تجویز (۱۰۴) منظور کی اور اس میں دوبارہ حق خود اختیاری کا اعلان کیا گیا اور اس کی وضاحت اسی ٹھوس مفہوم میں کی گئی جس پر اوپر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ ۱۹۱۴ء — ۱۹۱۶ء میں بورژوازی اور موقع پرست سوشلسٹوں (روبانووچ، پلیخانوف، ''ناشے دیلو،، (۱۰۵) وغیرہ) کی منڈلی میں مہاروسی شاونزم کا جو طوفان اٹھا تھا وہ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم پہلے سے زیادہ شدت سے اس مطالبے پر اصرار کریں اور یہ اعلان کریں کہ جو لوگ اس مطالبے کو نامنظور کرتے ہیں، درحقیقت، مہاروسی شاونزم اور زارشاہی کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ ہماری پارٹی اعلان کرتی ہے کہ وہ حق خود اختیاری کی اس قسم کی مخالفت کی کوئی ذمہ‌داری قطعی نہیں قبول کرتی۔

قومی سوال پر پولش سوشل ڈیموکریٹوں کا تازہ‌ترین فارمولا (زمروالڈ کانفرنس (۱۰۶) میں پولش سوشل ڈیموکریٹوں کا اعلان) مندرجہ‌ذیل خیالات سے مزین ہے:

یہ اعلان جرمن حکومت اور دوسری حکومتوں کو مذموم قرار دیتا ہے جو ''پولش صوبوں،، کو معاوضوں کے آنےوالے کھیل میں ضمانت تصور کرتی ہیں اور ''پولش عوام کو خود اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کے موقع سے محروم کرتی ہیں،،۔ اعلان میں

کہاگیا ہے : ”پولش سوشل ڈیموکریٹ پورے ملک کی ازسرنو کاٹ پیٹ اور بٹوارے کے خلاف قطعیت کے ساتھ پرجوش احتجاج کرتے ہیں ...“ اعلان ان سوشلسٹوں کو تازیانے لگاتا ہے جنہوں نے ”مظلوم محکوم قوموں کو آزاد کرانے کا فرض“ ہوہین زولرن‌والوں پر چھوڑ دیا ہے۔ اعلان نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ صرف انقلابی بین‌الاقوامی پرولتاریہ کی آنےوالی جدوجہد میں، سوشلزم کےلئے جدوجہد میں حصہ لینا ہی ”قومی ظلم وجبر کی زنجیروں کو توڑیگا اور غیرملکی غلبے کی تمام شکلوں کو ختم کریگا اور پولش عوام کےلئے مجلس اقوام میں ایک برابر کے رکن کی حیثیت سے، ہمہ گیر اور آزاد ترقی اور نشوونما کا امکان پیدا کریگا“۔ اعلان میں یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ موجودہ جنگ ”پولینڈوالوں کےلئے“ ”بھائی بھائی کے دوہرے قتل“ کا کام کرتی ہے۔ (انٹرنیشنل سوشلسٹ کمیشن (۱۰۷) کا اطلاع نامہ، شمارہ ۲، ۲۷ ستمبر ۱۹۱۵ء، صفحہ ۱۵۔ روسی ترجمہ مجموعہ ”انٹرنیشنل اور جنگ“ میں شائع ہوا ہے، صفحہ ۹۷۔)

ان دلائل اور قوموں کے حق خود اختیاری کو تسلیم کرنے میں سوائے اس کے کوئی خاص فرق نہیں کہ ان دلائل کا سیاسی فارمولا دوسری انٹرنیشنل (۱۰۸) کے اکثر پروگراموں اور تجویزوں سے زیادہ دھندلا اور مبہم ہے۔ اگر ان خیالات کو جچےتلے سیاسی فارمولوں میں پیش کرنے کی کوشش کی‌جائے اور یہ طے کرنے کی کوشش کی جائے کہ آیا ان کا اطلاق سرمایہ‌دار نظام پر ہوتا ہے یا صرف سوشلسٹ نظام پر تو پولش سوشل ڈیموکریٹوں نے قوموں کی خود اختیاری سے انکار کرکے جو غلطی کی ہے وہ اور بھی زیادہ صاف اور واضح ہو جائیگی۔

۱۸۹۶ء کی لندن والی بین الاقوامی سوشلسٹ کانگرس کے فیصلے میں، جو قوموں کے حق خود اختیاری کو تسلیم کرتا ہے، مذکورہ بالا مقالوں کی بنیاد پر ان باتوں کا اضافہ کرنا چاہئے : ۱) سامراج کے تحت اس مطالبے کی خاص اہمیت، ۲) اس مطالبہ سمیت، سیاسی جمہوریت کے تمام مطالبوں کی سیاسی طور پر مشروط نوعیت اور طبقاتی

مساله، ۳) ظالم و جابر قوموں کے سوشل ڈیموکریٹوں اور مظلوم ومحکوم قوموں کے سوشل ڈیموکریٹوں کے ٹھوس فرائض کے درمیان فرق کرنے کی ضرورت، ۴) موقع پرستوں اور کاؤتسکی وادیوں کی طرف سے خود اختیاری کو بے اصولی پن سے، صرف زبانی طور پر تسلیم کرنا یعنی جہاں تک سیاسی اہمیت کا تعلق ہے، محض ریاکارانہ طور پر تسلیم کرنا، ۵) حقیقت میں شاونسٹوں اور ان سوشل ڈیموکریٹوں کی، خاص طور پر بڑی طاقتوں (مہاروسی، اینگلو امریکی، جرمن، فرانسیسی، اطالوی، جاپانی وغیرہ) کے سوشل ڈیموکریٹوں کی ہمآہنگی جو ان کی ''اپنی،، قوموں کے ظلم وستم کا شکار ہونے والی نوآبادیوں اور دوسری قوموں کی آزادی علحدگی کا پرچم نہیں اٹھاتے، ۶) اس مطالبے کےلئے اور ساتھ ھی سیاسی جمہوریت کے تمام بنیادی مطالبوں کےلئے جدوجہد کو بورژوا حکومتوں کا تختہ الٹنے کےلئے اور سوشلزم حاصل کرنے کی خاطر انقلابی عام جدوجہد کا تابع بنانے کی ضرورت۔

بعض چھوٹی قوموں کے نقطۂ نظر کو، خاص طور پر پولش سوشل ڈیموکریٹوں کے نقطۂ نظر کو انٹرنیشنل پر چپکانا نظریاتی غلطی ہوگی — ان ڈیموکریٹوں کے نقطۂ نظر کو جو پولش بورژوازی کے خلاف (خو قوم پرست نعروں سے عوام کو دھوکا دے رہی تھی) جدوجہد کرتے ہوئے ایسے گمراہ ہوئے کہ خود اختیاری سے غلط انکار پر اتر آئے — اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مارکس‌ازم کی جگہ پرودھون‌ازم کو اپنا لیا جائے اور عملی طور پر اس کا مطلب ہوگا بڑی طاقتوں کے خطرناک ترین شاونزم اور موقع پرستی کی نادانستہ حمائت۔

''سوشل ڈیموکریٹ،، کے ایڈیٹر، روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کا مرکزی اخبار۔

مکررآنکہ۔ « Neue Zeit » کے تازہ ترین شمارہ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۱۶ء میں کاؤتسکی نے رکیک ترین جرمن شاونزم کے نمائندے اوستیرلتز کی طرف مسیحی صلح و صفائی کا هاتھ کھلم کھلا بڑھایا ہے۔ ھاپس‌برگوں کےآسٹریا سے محکوم قوموں کی علحدگی کی آزادی سے تو وہ انکار کر دیتا ہے لیکن روسی پولینڈ کی علحدگی کی آزادی کو مان

لیتا ہے ۔ وہ اس طرح ہنڈن‌برگ اور ویلہلم ثانی کے لئے بھاڑے کے ٹٹو کی خدمت انجام دیتا ہے ۔ خود اپنے ہاتھوں کاؤتسکی‌واد کی نقاب کشائی اس سے بہتر اور کیا ہو سکتی تھی !

۱۹۱۶ء کے جنوری — فروری میں لکھا گیا ۔	لینن کا مجموعہ٫ تصانیف ، پانچواں روسی ایڈیشن ،
رسالے « Vorbote » کے دوسرے شمارے میں اپریل ۱۹۱۶ء میں چھپا ۔	جلد ۲۷ ، صفحات ۲۵۲ — ۲۶۶
روسی زبان میں پہلی بار ''سوشل ڈیموکریٹ، کے مجموعے '' کے پہلے شمارے میں اکتوبر ۱۹۱۶ء میں چھپا ۔	

تشریحی نوٹ

۱ - لینن نے ''کارل مارکس کے نظریات کا تاریخی مقدر،، کے عنوان سے کارل مارکس کی ۳۰ ویں برسی کے موقع پر مضمون لکھا تھا - صفحہ ۱۷

۲ - یہاں ۴۹ — ۱۸۴۸ء کے انقلابوں کا ذکر ہے جو بورژوا — جمہوری اور بورژوا انقلاب تھے اور فرانس، اٹلی، جرمنی، آسٹریا اور ہنگری میں ہوئے تھے — صفحہ ۱۷

۳ - پیرس کمیون — مزدور طبقے کی انقلابی حکومت جو ۱۸۷۱ء میں پیرس میں پرولتاری انقلاب نے قائم کی - یہ تاریخ میں پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی پہلی حکومت تھی - وہ ۷۲ دن تک ۱۸ مارچ سے ۲۸ مئی تک قائم رہی - صفحہ ۱۷

۴ - نرودازم — روسی انقلابی تحریک میں پیٹی بورژوا رجحان جو ۱۹ ویں صدی کی آٹھویں دہائی میں پیدا ہوا - نرودنک مطلق العنانی کے خاتمے اور زمینداروں کی زمین کسانوں کو دینے کے حق میں تھے - ساتھ ہی وہ روس میں سرمایہ‌دارانہ تعلقات کے ارتقا کے لازمی قانون کو نہیں مانتے تھے اور اسی کے مطابق وہ پرولتاریہ کے بجائے کسانوں کو خاص انقلابی طاقت مانتے تھے اور دیہی برادری میں سوشلزم کی ابتدائی نشانیاں دیکھتے تھے - مطلق العنانی کے خلاف کسانوں کو جدوجہد کیلئے ابھارنے کی غرض سے نرودنک دیہاتوں کو گئے لیکن ''نرود،، (لوگ، عوام) میں ان کو حامی نہیں ملے -

۱۹ ویں صدی کی نویں اور دسویں دھائی میں وہ زارشاھی سے سمجھوتے کے راستے پر آگئے، امیر کسانوں کے مفادات کا اظہار اور مارکس‌ازم کے خلاف سخت جدوجہد کرنے لگے۔ صفحہ ۱۷

۵۔ پہلی انٹرنیشنل (بین‌اقوامی مزدور کامریڈشپ) — تاریخ میں پرولتاریہ کی پہلی عام بین‌اقوامی انقلابی جماعت جس کی بنیاد ۱۸۶۴ء میں مارکس نے ڈالی۔ پہلی انٹرنیشنل نے بین اقوامی مزدور تنظیم کی بنیاد، سوشلزم کیلئے پرولتاریہ کی بین اقوامی جدوجہد کی بنیاد ڈالی۔ یہی دراصل پہلی انٹرنیشنل کا فریضہ تھا۔ حقیقت میں ۱۸۷۲ء میں اسکا وجود ختم ہو گیا تھا لیکن باضابطہ طور پر پہلی انٹرنیشنل ۱۸۷۶ء میں ختم ہوئی۔ صفحہ ۱۸

۶-۷ — ۱۹۰۵ء کے روسی انقلاب نے کئی ملکوں کی قومی آزادی کی تحریک کی ترقی پر بڑا اثر ڈالا۔

ترکی میں جو بورژوا انقلابی تحریک ۱۹ ویں صدی کے آخر میں پیدا ہوئی تھی، وہ اس روسی انقلاب کے زیراثر ۱۹۰۸ء میں کافی بلندی تک پہنچ گئی۔ ترک فوج کی بغاوت کے نتیجے میں ۱۸۷۶ء کا آئین بحال کیا گیا اور پارلیمنٹ بلائی گئی۔

ایران میں ۱۹۰۵ء — ۱۹۰۷ء کے روسی انقلاب کے بعد جاگیرداری مخالف اور سامراج مخالف انقلابی تحریک نے زور پکڑا۔ اس تحریک کی سربراہ تاجر اور کارخانےدار بورژوازی تھی— انقلاب کے دوران ایران کی تاریخ میں پہلی مرتبہ پارلیمنٹ قائم ہوئی جس نے ۱۹۰۶ء میں آئین' مرتب کیا۔ چند تبدیلیوں کے ساتھ یہ آئین ابھی تک ایران میں نافذ ہے۔ غیرملکی سامراجیوں کی مداخلت سے ایران میں انقلاب کچل دیا گیا۔ انگلستان اور روس نے ایران کو اپنے حلقہ ھائے اثر میں تقسیم کرلیا اور انقلاب کی فتوحات کو مٹا دیا۔

چین میں ۱۹۰۵ء — ۱۱ کے دوران آئین اور صوبائی خودمختاری کےلئے بورژوازی کی جدوجہد ہوتی رہی اور سامراج کے خلاف جدوجہد کا نعرہ دیا گیا۔ انھیں برسوں میں کسانوں اور مزدوروں کے درمیان

بھی انقلابی تحریک بڑھی۔ ۱۹۱۱ء میں منچوریا کے شاہی خاندان کا تختہ الٹ دیا گیا اور چین کے ریپلک ہونے کا اعلان ہوا۔ ریپلک کے عارضی صدر انقلابی ڈیموکریٹ سون یاٹ سین منتخب ہوئے۔ لیکن وہ انقلاب دشمنوں کے دباؤ سے اس عہدے سے ھٹنے پر مجبور ہوئے اور مہم‌باز یوآن شی کائی صدر بن بیٹھا۔ اس نے چین میں انقلاب دشمن فوجی ڈکٹیٹرشپ قائم کردی۔ صفحہ ۱۹

۷- لینن نے ''مارکس‌ازم کے تین سرچشمے اور تین اجزائے ترکیبی،، کے عنوان سے یہ مضمون کارل مارکس کی ۳۰ ویں برسی کے موقع پر لکھا۔ صفحہ ۲۲

۸- یہاں ذکر فریڈرک اینگلس کی تصنیف کا ھے یعنی ''اینٹی ڈیورنگ۔ سائنس میں الٹ پلٹ، جو جناب ایوگینی ڈیورنگ کی تخلیق ھے،،۔ صفحہ ۲۳

۹- ہیگل کے نوجوان حامی یا بائیں بازو کے ہیگل والے — ہیگل کے مکتب فکر کے بائیں بازو کے نمائندے جو جرمنی میں عینیت پرست فلسفے کا رجحان تھا۔

کارل مارکس اور فریڈرک اینگلس نے ابتدا میں اپنی سرگرمیوں کو ہیگل کے نوجوان حامیوں سے مربوط کیا لیکن بعد میں انکے فلسفے پر ہر پہلو سے تنقید کی، اسکی طبقاتی جڑوں کی پردہ دری کی اور اسکی سائنسی بے بنیادی کا پردہ بالکل چاک کردیا۔ صفحہ ۳۱

۱۰- پرودھون‌ازم — پیٹی بورژوا سوشلزم کا غیر سائنسی اور مارکس‌ازم مخالف رجحان۔ اس کا نام فرانسیسی انارکسٹ پرودھون کے نام پر پرودھون‌ازم پڑا۔ پیٹی بورژوازی کی پوزیشن سے بڑی سرمایہ‌دارانہ ملکیت پر نکتہ‌چینی کرتے ہوئے پرودھون چھوٹی نجی ملکیت ہمیشہ کے لئے قائم رکھنے کے خواب دیکھتا تھا۔ اس نے ایسے ''عوامی،، اور ''تبادلے،، کے بینک قائم کرنے کی تجویز کی جنکی مدد سے مزدور گویا آلات پیداوار کی ملکیت حاصل کرکے دستکاریاں

قائم کرسکیں اور اپنی پیداوار کی ''منصفانہ،، فروخت کی ضمانت پاسکیں۔ پرودھون پرولتاریہ کے تاریخی رول کو نہیں سمجھتا تھا اور اس نے طبقاتی جدوجہد، پرولتاری انقلاب اور پرولتاری ڈکٹیٹرشپ کی مخالفت کی اور انارکسٹ پوزیشن سے ریاست کی ضرورت سے انکار کیا۔ مارکس نے اپنی تصنیف ''فلسفے کا افلاس،، میں پرودھون‌ازم پر شدید نکتہ چینی کی۔ صفحہ ۳۱

۱۱ - باکونین‌ازم — اس رجحان کا نام باکونین کے نام پر پڑا ہے جو انارکزم کا نظریہ‌داں اور مارکس‌ازم اور سائنسی سوشلزم کا سخت دشمن تھا۔ باکونین‌ازم کا بنیادی خیال ہر طرح کی ریاست سے انکار اور پرولتاریہ کے تاریخی رول کو نہ سمجھنا ہے۔ ''ممتاز،، افراد پر مشتمل خفیہ انقلابی جماعت کو عوامی بغاوتوں کی رہنمائی کرنا چاہئے جو فوراً نمودار ہوتی ہیں۔ ان کے طریقۂ کار میں سازشی کارروائیاں، اچانک ہنگامے اور دہشت تھیں۔ یہ مہم بازی کا طریقۂ کار تھا اور ریاست کے بارے میں مارکسی تعلیم کی بالکل مخالفت کرتا تھا۔ باکونین‌ازم پرودھون‌ازم سے قریب تھا۔ باکونین اپنے خیالات ساری بین اقوامی مزدور تحریک میں پھیلانا چاہتا تھا۔ وہ پہلی انٹرنیشنل میں شامل ہوا اور اسکی جنرل کونسل اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی۔ ۱۸۷۲ء کی ہیگ کانگرس میں باکونین کو تخریبی سرگرمیوں کی وجہ سے پہلی انٹرنیشنل سے نکال دیا گیا۔ صفحہ ۳۱

۱۲ - نوکانٹی — بورژوا فلسفے میں اس رجعت پرست رجحان کے نمائندے جو ۱۹ ویں صدی کے وسط میں جرمنی میں پیدا ہوا۔ انہوں نے کانٹ کے فلسفے سے انتہائی رجعت‌پرست اور عینیت پرست باتیں لیں اور اسکے مادیت کے عناصر مسترد کردئے۔ ''کانٹ کی طرف واپس،، کے نعرے کو لیکر کانٹ کی عینیت پرستی کے نوجیون کا پرچار کیا اور جدلیاتی اور تاریخی مادیت کے خلاف جدوجہد کی۔ صفحہ ۳۲

۱۳ - ۹ — ۱۹۰۸ء میں لینن نے ''مادیت اور تجرباتی تنقید،، کتاب لکھی جسمیں ترمیم پرستی پر شدید تنقید کی۔ صفحہ ۳۳

۱۴ - آئینی جمہوری پارٹی (کیڈیٹ) — روس کی نمایاں اعتدال پرست شاہ‌پرست بورژوا پارٹی جو اکتوبر ۱۹۰۵ء میں قائم ہوئی۔ یہ بورژوازی کے نمائندوں اور زیمستوو کے زمیندار کارکنوں اور بورژوا دانش‌وروں پر مشتمل تھی۔ کیڈیٹ آئینی شاہی کے مطالبے سے آگے نہیں بڑھے۔ پہلی عالمی جنگ کے برسوں میں زار کی حکومت کی خارجہ قبضہ گیر پالیسی کی سرگرمی سے حمایت کی۔ فروری ۱۹۱۷ء کے بورژوا جمہوری انقلاب میں انھوں نے شاہی کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔ بورژوا عارضی حکومت میں سربراھی حاصل کرکے کیڈیٹوں نے عوام دشمن، انقلاب‌دشمن سیاست پر عمل کیا۔ صفحہ ۳۷

۱۵ - ملیران ازم — سوشل ڈیموکریسی کا موقع پرست رجحان جسکو فرانسیسی سماجی اصلاح‌پرست ملیران کا نام دیا گیا جس نے ۱۸۹۹ء میں فرانس کی رجعت‌پرست بورژوا حکومت میں شرکت کی اور اسکی عوام‌دشمن سیاست کی حمایت کی۔ لینن نے ملیران‌ازم کو ترمیم پرستی اور غداری کا کردار دیتے ہوئے دکھایا کہ سماجی اصلاح پرست بورژوا حکومت میں شامل ہوکر سرمایہ‌داروں کا پردہ اور عوام کو دھوکا دینے کیلئے اس حکومت کا آلۂ‌کار بن جاتے تھے۔ صفحہ ۳۷

۱۶ - گیدیسٹ (گید کے پیرو) — ۱۹ ویں صدی کے آخر اور ۲۰ ویں صدی کی ابتدا میں گید اور لافارگ کی قیادت میں فرانسیسی سوشلسٹ تحریک میں انقلابی مارکسی رجحان۔ ۱۸۸۲ء میں سینٹ ایٹینسکی کانگرس میں فرانس کی مزدور پارٹی میں تفرقہ پڑنے پر گیدیسٹوں نے خود اپنی پارٹی بنالی لیکن پرانا نام برقرار رکھا۔

۱۹۰۱ء میں انقلابی طبقاتی جدوجہد کے حامی گید کی زیرقیادت فرانس کی سوشلسٹ پارٹی میں متحد ہوگئے جس کے ممبر بھی گیدیسٹ ھی کہلاتے رہے۔ ۱۹۰۵ء میں گیدیسٹ فرانس کی اصلاح پرست سوشلسٹ پارٹی سے متحد ہوئے اور ۱۹۱۴ — ۱۸ء کی سامراجی جنگ کے دور میں اس پارٹی کے رھنماؤں نے مزدور طبقے کے کاز سے غداری کرکے سوشل شاونزم کا رویہ اختیار کیا۔

ژوریسیسٹ — فرانسیسی سوشلسٹ ژوریس کے حامی جو فرانسیسی سوشلسٹ تحریک کے اصلاح پرست دائیں بازو کا لیڈر تھا۔ ''تنقید کی آزادی،، کا مطالبہ لیکر ژوریسیسٹ مارکس‌ازم کے بنیادی نظریات میں ترمیم کرنے اور بورژوازی کے ساتھ پرولتاریہ کے طبقاتی تعاون کا پرچار کرنے لگے۔ ۱۹۰۲ء میں انھوں نے فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی قائم کی جسکا رویہ اصلاح پرست تھا۔

بروسیسٹ Possibilists (پ۔ بروس اور ب۔ مالون وغیرہ) — پیٹی بورژوا، اصلاح پرست رجحان جو ۱۹ ویں صدی کی نویں دھائی میں فرانسیسی سوشلسٹ تحریک میں پیدا ہوا اور جس نے پرولتاریہ کو جدوجہد کے انقلابی طریقوں سے گمراہ کیا۔ ان لوگوں نے پرولتاریہ کے انقلابی پروگرام اور انقلابی طریقۂ کار کو مسترد کردیا، مزدور تحریک کے سوشلسٹ مقاصد کو چھپایا اور تجویز کی کہ مزدوروں کی جدوجہد کو 'ممکن' (possible) حدود تک محدود رکھا جائے۔ اسی لئے انکی پارٹی کا نام possibilists پڑگیا۔ انکا اثر زیادہ تر فرانس کے معاشی لحاظ سے کم ترقی‌یافتہ علاقوں اور مزدور طبقے کے کم ترقی‌یافتہ پرتوں پر پڑا۔

آگے چلکر ان کی اکثریت فرانسیسی اصلاح پرست سوشلسٹ پارٹی میں شامل ہوگئی جو ۱۹۰۲ء میں ژوریس کی قیادت میں بنی تھی۔

صفحہ ۳۸

۱۷ - برطانوی سوشل ڈیموکریٹک فیڈریشن کی بنیاد ۱۸۸۴ء میں پڑی۔ اصلاح پرستوں اور انارکسٹوں کے ساتھ سوشل ڈیموکریٹک فیڈریشن میں مارکس‌ازم کے حامیوں — انقلابی سوشل ڈیموکریٹوں کا بھی ایک گروپ شامل ہوگیا جنھوں نے برطانوی سوشلسٹ تحریک کا بایاں بازو بنایا۔ اینگلس نے سوشل ڈیموکریٹک فیڈریشن پر اسکی کٹر عقیدہ پرستی اور گروہ بندی کیلئے، برطانیہ کی عام مزدور تحریک سے الگ رہنے اور اسکی خصوصیات کو نظرانداز کرنے کیلئے تنقید کی۔ ۱۹۰۶ء میں سوشل ڈیموکریٹک فیڈریشن کو سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا نام دیا گیا تھا۔ ۱۹۱۱ء میں انڈپنڈنٹ لیبر پارٹی کے بائیں بازو کے عناصر کے ساتھ ملکر اس نے برطانوی سوشلسٹ پارٹی بنائی۔ ۱۹۲۰ء

میں اس پارٹی نے کمیونسٹ یونیٹی گروپ کے ساتھ مل کر برطانوی کمیونسٹ پارٹی کی تشکیل میں بڑا رول ادا کیا۔ صفحہ ۳۸

۱۸ - برطانوی انڈپنڈنٹ لیبر پارٹی — ۱۸۹۳ء میں یہ اصلاح پرست تنظیم ''نئی ٹریڈ یونینوں،، کے لیڈروں نے ہڑتالوں کی بڑھتی ہوئی جدوجہد اور بورژوا پارٹیوں سے برطانوی مزدور طبقے کے چھٹکارے کی تحریک زور پکڑنے کے حالات میں بنائی۔ اس پارٹی میں ''نئی ٹریڈیونینوں،، اور متعدد پرانی ٹریڈ یونینوں کے ممبر، دانش‌وروں اور پیٹی بورژوازی کے نمائندے شامل ہوگئے جو فیبئن‌لوگوں (Fabians) کے زیراثر تھے۔ اس پارٹی کے سر براہ کیئر ہارڈی تھے۔ بورژوا پارٹیوں سے سیاسی خودمختاری کا دعوی کرتے ہوئے حقیقت میں یہ پارٹی ''صرف سوشلزم سے تو بالکل 'خودمختار، تھی لیکن اعتدال پرستی کی بالکل محتاج تھی،، (لینن) - پہلی عالمی جنگ کے دوران اس نے مرکزیت‌پرست پوزیشن اختیار کی اور بعد میں سوشل شاونزم تک پہنچ گئی۔ صفحہ ۳۸

۱۹ - اینٹیگرالیسٹ — « integral » (سالم) سوشلزم (پیٹی بورژوا سوشلزم کی ایک قسم) کے حامی۔ اطالوی سوشلسٹ پارٹی میں مرکزیت‌پرست رجحان رکھنےوالے اینٹیگرالیسٹوں نے انیسویں صدی کی دسویں دہائی میں متعدد مسائل پر اصلاح‌پرستوں کے خلاف جدوجہد کی جنھوں نے انتہائی موقع‌پرست رویہ اختیار کیا اور رجعت پرست بورژوازی کے ساتھ تعاون کیا۔ صفحہ ۳۸

۲۰ - منشویک — روسی سوشل ڈیموکریسی میں موقع‌پرست رجحان اور بین اقوامی موقع پرستی کا ایک پہلو جسکی تشکیل روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس (۱۹۰۳ء) میں لینن کے ''اسکرا،، کے مخالفین نے کی۔ اس کانگرس میں پارٹی کے مرکزی اداروں کے انتخاب میں لینن کے حامیوں کو ووٹوں کی اکثریت (بالشینستوو) حاصل ہوئی اسلئے یہ بالشویک کہلائے اور موقع پرستوں کے ووٹوں کی اقلیت (منشینستوو) تھی اسلئے ان کو منشویک کا نام دیا گیا۔

منشویکوں نے پارٹی کے انقلابی پروگرام، انقلاب میں پرولتاریہ کی قیادت، مزدور طبقے اور کسانوں کے اتحاد کی مخالفت کی اور اعتدال‌پرست بورژوازی سے سمجھوتے کے حق میں تھے۔

۱۹۰۵-۷ء کے انقلاب کی ناکامی کے بعد منشویکوں نے پرولتاریہ کی غیرقانونی انقلابی پارٹی کے خاتمے کی کوشش کی اور اس لئے وہ liquidators کہلانے لگے۔ جنوری ۱۹۱۲ء میں پارٹی کی چھٹی کل روس کانفرنس نے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی سے منشویک liquidators کو نکال باہر کیا۔

۱۹۱۷ء میں منشویکوں کے نمائندے بورژوا عارضی حکومت میں شامل ہوگئے اور عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی فتح کے بعد منشویکوں نے دوسری انقلاب دشمن پارٹیوں کے ساتھ مل کر سوویت اقتدار کے خلاف جدوجہد کی۔ صفحہ ۳۸

۲۱ - ''انقلابی سینڈی کالزم،، — پیٹی بورژوا، نیم انارکسٹ رجحان جو ۱۹ ویں صدی کے آخر میں مغربی یورپ کے کئی ملکوں کی مزدور تحریک میں پیدا ہوا۔

سینڈی‌کالزم کے حامیوں نے مزدور طبقے کی سیاسی جدوجہد کی ضرورت، پارٹی کے رهنما رول اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ سے انکار کیا۔ انکا خیال تھا کہ ٹریڈیونینیں (سینڈیکیٹ) مزدوروں کی عام هڑتال منظم کرکے بلا انقلاب کئے سرمایہ‌دار نظام کا تختہ الٹ سکتی هیں اور پیداوار کا انتظام اپنے هاتھ میں لے سکتی هیں۔ صفحہ ۳۹

۲۲ - جرمن سوشل ڈیموکریسی کی هانوویر کانگرس ۹ سے ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء تک هوئی۔ ایجنڈے کے سب سے اهم سوال پر یعنی ''پارٹی کے بنیادی خیالات اور طریقۂ کار پر حملہ،، کے بارے میں بیبل نے رپورٹ پیش کی۔ لینن نے لکھا کہ بیبل کی تقریر مدتوں تک ''مارکس‌وادیوں کے خیالات کی وکالت اور مزدور پارٹی کے سچے سوشلسٹ کردار کے لئے جدوجہد کی مثال کی حیثیت سے،، برقرار رهے گی۔ لیکن کانگرس نے برنشٹائن کے ترمیم پرست خیالات کی مخالفت میں رائے دیکر برنشٹائن کے رجحان کی تفصیلی تنقید نہیں کی۔ صفحہ ۴۲

۲۳ - ''ربوچایا مسل،، - ''اکونومسٹوں،، کا ترجمان اخبار (دیکھئے نوٹ نمبر ۲۶) جو اکتوبر ۱۸۹۷ء سے دسمبر ۱۹۰۲ء تک شائع ہوتا رہا - اس کے ۱۶ شمارے نکلے - صفحہ ۴۴

۲۴ - لینن کا مطلب پیٹرسبرگ کے مزدوروں، خاص طور سے ٹکسٹائل مزدوروں کی ہڑتالوں سے ہے جو ۱۸۹۵ء میں اور خاص طور سے ۱۸۹۶ء میں پیٹرسبرگ کی ''مزدور طبقے کی آزادی کی مجاھد یونین،، کی زیر قیادت ہوئیں - پیٹرسبرگ کی ہڑتالیں ماسکو اور روس کے دوسرے شہروں میں بھی مزدور تحریک کی ترقی کا باعث تھیں - انھوں نے حکومت کو مجبور کیا کہ وہ کارخانوں کے قوانین پر نظرثانی کرے اور ۲ (۱۴) جون ۱۸۹۷ء والا قانون بنائے جو فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کا دن گھٹا کر ساڑھے گیارہ گھنٹے تک کردینے کےلئے تھا - صفحہ ۴۵

۲۵ - یہاں ذکر ''روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے مینی فسٹو،، کا ہے جو پارٹی کی پہلی کانگرس کی ہدایت پر اوراسکی طرف سے مرکزی کمیٹی نے ۱۸۹۸ء میں شایع کیا تھا - ''مینیفسٹو،، میں سیاسی آزادی کے لئے اور مطلق العنانی کو ختم کرنے کی جدوجہد کو روسی سوشل ڈیموکریسی کا خاص فریضہ ٹھہرایا گیا تھا اور سیاسی جدوجہد کو مزدور تحریک کے عام فریضوں سے منسلک کیا گیا تھا - صفحہ ۴۶

۲۶ - ''اکونومسٹ،، رجحان یا معاشی رجحان - ۱۹ ویں صدی کے آخر اور ۲۰ ویں صدی کی ابتدا میں روسی سوشل ڈیموکریسی میں موقع پرست رجحان تھا جو بین‌اقوامی موقع پرستی کی روسی قسم تھا - ''اکونومسٹوں،، کے ترجمان روس میں ''ربوچابا مسل،، اخبار (۱۸۹۷ء - ۱۹۰۲ء) اور بیرون ملک رسالہ ''ربوچیئے دیلو،، (۱۸۹۹ء - ۱۹۰۲ء) تھے -

''اکونومسٹوں،، نے مزدور طبقے کے فریضے معاشی جدوجہد تک محدود کردئے تھے مثلاً اجرت میں اضافہ اور محنت کے حالات

کی بہتری وغیرہ۔ وہ خیال کرتے تھے کہ سیاسی جدوجہد اعتدال پرست بورژوازی کا کام ہے۔ انہوں نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ پارٹی کو صرف تحریک کے قدرتی عمل کا غور سے مطالعہ کرنا چاہئے اور واقعات کو ذہن‌نشین رکھنا چاہئے، مزدور طبقے کی پارٹی کے رہنما رول کو مسترد کردیا۔ ''اکونومزم،، سے یہ خطرہ پیدا ہوگیا کہ وہ مزدور طبقے کو طبقاتی انقلابی راستے سے گمراہ کرکے بورژوازی کی سیاست کا دم چھلا بنا دے گا۔ لیننی اخبار ''اسکرا،، نے ''اکونومزم،، کے خلاف جدوجہد میں بڑا رول ادا کیا اور لینن نے اپنی کتاب ''کیا کیا جائے؟،، میں اس پر نظریاتی ضرب کاری لگائی۔ صفحہ ۴۷

۲۷- ''ربوچیئے دیلو،، — ''اکونومسٹوں،، کا رسالہ، ''بیرون ملک روسی سوشل ڈیموکریٹوں کی یونین،، کا غیرمستقل ترجمان تھا اور جنیوا سے اپریل ۱۸۹۹ء سے لیکر فروری ۱۹۰۲ء تک شایع ہوتا رہا۔ اسکے کل ۱۲ شمارے شایع ہوئے۔ ''ربوچیئے دیلو،، کا ادارتی دفتر ''اکونومسٹوں،، کا غیرملکی مرکز تھا۔ ''ربوچیئے دیلو،، نے پارٹی قائم کرنے کے لئے ''اسکرا،، کے منصوبے کی کھلم کھلا مخالفت کی، ٹریڈ یونین سیاست کے حق میں اپیل کی اور کسانوں کے انقلابی امکانات کو مسترد کردیا وغیرہ۔ صفحہ ۴۷

۲۸- ''لیسٹوک ربوچیگو دیلا،، رسالۂ ''ربوچیئے دیلو،، کا غیرمستقل ضمیمہ جو جنیوا میں جون ۱۹۰۰ء سے جولائی ۱۹۰۱ء تک شایع ہوا۔ اس کے کل ۸ شمارے نکلے۔ صفحہ ۴۸

۲۹- ''اسکرا،، یہ پہلا کل روسی غیرقانونی مارکسی اخبار تھا جسکی بنیاد ۱۹۰۰ء میں لینن نے ڈالی تھی۔ اس نے مزدور طبقے کی انقلابی مارکسی پارٹی کے قیام میں فیصلہ کن رول ادا کیا۔

لیننی ''اسکرا،، کا پہلا شمارہ دسمبر ۱۹۰۰ء میں لائپسگ سے شایع ہوا اور بعد میں میونخ، لندن اور جنیوا سے۔

''اسکرا،، کے ایڈیٹوریل بورڈ میں لینن، پلیخانوف، مارتوف، ایکسیلروڈ، پوتریسوف اور زاسولیچ شامل تھے۔ عملی طور پر لینن اس کے چیف ایڈیٹر اور رہنما تھے۔

''اسکرا،، پارٹی کی طاقتوں کو متحدہ کرنے، پارٹی کے کارکنوں کے جمع ہونے اور انکی ٹریننگ کا مرکز بن گیا۔

لینن کی پہل‌قدمی اور انکی براہ راست شرکت سے ''اسکرا،، کے ایڈیٹوریل بورڈ نے پارٹی کے پروگرام کا مسودہ تیار کیا اور روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس کی تیاری کی جو جولائی — اگست ۱۹۰۳ء میں ہوئی۔ اس میں روس میں حقیقی انقلابی مارکسی پارٹی کی ابتدا ہوئی۔ دوسری کانگرس کے بعد منشویکوں نے ''اسکرا،، پر قبضہ جمالیا اور ۵۲ ویں شمارے سے ''اسکرا،، انقلابی مارکس‌ازم کا ترجمان نہیں رہا۔ پرانے ، انقلابی (۵۲ ویں شمارے تک) ''اسکرا،، سے ممیز کرنے کیلئے لینن نے اسکو نیا، موقع پرست ''اسکرا،، کہا۔ صفحہ ۴۸

۳۰ - یہاں مطلب کثیر تعداد طلبا اور مزدوروں کے انقلابی مظاہروں یعنی سیاسی مظاہروں، جلسوں اور ہڑتالوں سے ھے جو فروری اور مارچ ۱۹۰۱ء میں پیٹرسبرگ، ماسکو، کیئف، خارکوف، کازان، یاروسلاول، وارسا، بیلوستوک، تومسک، اودیسا اور روس کے دوسرے شہروں میں ہوئیں۔

۱۹۰۰ء — ۱۹۰۱ء کے تعلیمی سال میں طلبا کی تحریک نے، جو تعلیمی مانگوں سے شروع ہوئی تھی، مطلق العنانی کی رجعت پرست پالیسی کے خلاف انقلابی سیاسی مظاہروں کی صورت اختیار کرلی اور ترقی‌یافتہ مزدوروں نے اسکی حمایت کی اور روسی سماج کے تمام پرتوں سے اس نے ہمدردی حاصل کی۔

فروری اور مارچ ۱۹۰۱ء کے مظاہروں اور ہڑتالوں کا براہ راست سبب یہ تھا کہ کیئف یونیورسٹی کے ۱۸۳ طلبا کو طالب علموں کے جلسے میں حصہ لینے کے لئے زبردستی فوج میں بھرتی کرلیا گیا تھا۔ حکومت انقلابی سرگرمیوں میں حصہ لینے والوں پر پل پڑی۔ خاص طور سے ان لوگوں پر بڑے مظالم کئے گئے جنھوں نے پیٹرسبرگ کے کازان گرجاگھر کے سامنے چوراھے پر ۴ (۱۷) مارچ ۱۹۰۱ء کو مظاہرہ کیا تھا۔ فروری اور مارچ ۱۹۰۱ء کے واقعات نے یہ شہادت دی کہ روس میں انقلابی تحریک بہت بڑھی ھے۔ اس بات کی بڑی

اھمیت تھی کہ اس تحریک میں جو سیاسی نعروں کے ساتھ چلائی جا رہی تھی مزدور حصہ لے رہے تھے۔ صفحہ ۵۱

۳۱ - یہاں ذکر لینن کی کتاب ''کیا کیا جائے؟ ہماری تحریک کے ناقابل التوا سوالات،، کا ھے - یہ کتاب مارچ ۱۹۰۲ء میں اشٹوٹگارٹ کے اشاعت گھر دیتس سے شایع ہوئی تھی۔ صفحہ ۵۱

۳۲ - زیمستوو -- یہ ان مقامی انتظامی کونسلوں کا نام ھے جو ۱۸۶۴ء میں زارشاھی روس کے مرکزی صوبوں میں امیروں کی سربراھی میں قائم ہوئی تھیں۔ زیمستوو کے اختیارات قطعی طور پر مقامی معاشی سوالات (اسپتالوں اور سڑکوں کی تعمیر، اعداد و شمار اور بیمہ وغیرہ) تک محدود تھے۔ انکی ساری کارروائیاں گورنروں اور داخلی امور کے وزیر کے تحت تھیں جو حکومت کے لئے ناپسندیدہ تجویزوں کو روک سکتے تھے۔ صفحہ ۵۵

۳۳ - ''یوژنی ربوچی،، -- سوشل ڈیموکریٹک اخبار تھا جو جنوری ۱۹۰۰ء سے اپریل ۱۹۰۳ء تک غیرقانونی طور پر اسی نام کے گروپ کی طرف سے شایع ہوتا رہا۔ اس کے کل ۱۲ شمارے نکلے۔ ''یوژنی ربوچی،، نے ''اکونومزم،، اور دھشت‌پرستی کی مخالفت کی اور عوامی انقلابی تحریک کی ترقی کی ضرورت پر زور دیا۔

''یوژنی ربوچی،، گروپ نے روس میں بڑا انقلابی کام کیا لیکن اعتدال‌پرست بورژوازی اور کسان تحریک سے متعلق سوالات پر اس نے موقع‌پرست رجحان کا اظہار کیا اور ''اسکرا،، کے مقابلے میں ایک علحدہ کل روسی اخبار نکالنے کے منصوبے میں شریک ھوا۔ صفحہ ۵۸

۳۴ - ۱۸۹۸ء میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی پہلی کانگرس ہوئی۔ صفحہ ۶۲

۳۵ - ''محنت کی نجات،، کا گروپ وہ پہلا روسی مارکسی گروپ تھا جسکی بنیاد پلیخانوف نے سوئٹزرلینڈ میں ۱۸۸۳ء میں ڈالی تھی۔

اس گروپ نے روس میں مارکس‌ازم کے پروپیگنڈے کے لئے بڑا کام کیا - روسی سوشل ڈیموکریٹوں کے پروگرام کے دو مسودے (۱۸۸۳ء اور ۱۸۸۵ء) جنکو پلیخانوف نے لکھا تھا اور ''محنت کی نجات،، گروپ نے شایع کیا تھا، روس میں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کی تیاری اور قیام میں اهم قدم ثابت هوئے - اس گروپ نے بین اقوامی مزدور تحریک سے تعلقات قائم کئے اور اس نے ۱۸۸۹ء میں پیرس میں دوسری انٹرنیشنل کی پهلی کانگرس سے روسی سوشل ڈیموکریسی کی سب کانگرسوں میں نمائندگی کی - لیکن اس گروپ نے سنگین غلطیاں بھی کیں - مثلاً اعتدال پرست بورژوازی کے رول کا اندازہ بڑھا چڑھا کر لگانا، پرولتاری انقلاب کی محفوظ قوت کی حیثیت سے کسانوں کی انقلاب پسندی کا اندازہ گھٹا کر لگانا - یہ غلطیاں مستقبل میں پلیخانوف اور اس گروپ کے دوسرے ممبروں کے منشویکی خیالات کی بنیاد بن گئیں - صفحه ٦٦

۳٦ - لینن کی کتاب ''جمهوری انقلاب میں سوشل ڈیموکریسی کے دو طریقۂ کار،، جون — جولائی ۱۹۰۵ء میں لکھی گئی - اس وقت لندن میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس اور جنیوا میں منشویکوں کی کانفرنس ختم هو چکی تھیں - لینن نے اس کتاب کی اهمیت کے بارے میں لکھا ''یهاں منشویکوں سے طریقۂ کار کے بنیادی اختلافات باقاعدہ بنیادوں پر پیش کئے گئے هیں - موسم بهار میں لندن میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس (بالشویک) اور جنیوا میں منشویکوں کی کانفرنس کی قراردادوں نے ان اختلافات کی بھرپور تشکیل کی هے اور پرولتاریہ کے فریضوں کے نقطۂ نظر سے همارے سارے بورژوا انقلاب کا اندازہ لگانے میں تفریق کی جڑ تک پهنچی هیں،، - پارٹی کےلئے لینن کی اس کتاب کی اشاعت بهت اهم واقعه تھی - صفحه ٦٨

۳۷ - بکتربند جنگی جهاز ''پوتیمکین،، کی بغاوت ۱۴ (۲۷) جون ۱۹۰۵ء کو شروع هوئی - باغی جهاز اودیسا کی بندرگاه میں پهنچا جهاں اس وقت عام هڑتال هو رهی تھی - لیکن اودیسا کے

مزدوروں اور ملاحوں کے لئے مشترکہ اقدام کے سازگار حالات کو استعمال نہیں کیا گیا۔ گیارہ دن تک ''پوتیمکین،، سمندر پر گھومتا رہا۔ یہاں تک کہ رسد اور کوئلہ ختم ہوگیا اور اس نے مجبوراً رومانیہ کے ساحل پر جاکر اپنے کو حکومت رومانیہ کے حوالے کر دیا۔ زیادہ تر ملاح سرحد پار رہ گئے اور جو روس میں لوٹے ان کو گرفتار کرلیا گیا اور ان پر مقدمہ چلا گیا۔ ''پوتیمکین،، کی بغاوت ناکامیاب ہوئی لیکن بڑے جنگی جہاز کی کمان کا انقلاب کی طرف آنا مطلق العنانی کے خلاف جدوجہد کی ترقی میں آگے کی طرف ایک اہم قدم تھا۔ صفحہ ۶۸

۳۸۔ ''پرولتاری،، (جنیوا والا) — بالشویکوں کا غیرقانونی ہفتہوار اخبار، روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کا مرکزی ترجمان جو پارٹی کی تیسری کانگرس کی تجویز پر قائم کیا گیا۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے عام اجلاس کے ۲۷ اپریل (۱۰ مئی) ۱۹۰۵ء کے فیصلے کے مطابق اسکے ایڈیٹر لینن مقرر کئے گئے۔ یہ اخبار ۱۴ (۲۷ مئی) سے ۱۲ (۲۵) نومبر ۱۹۰۵ء تک جنیوا سے نکلتا رہا۔ اسکے کل ۲۶ شمارے نکلے۔ ''پرولتاری،، نے پرانے، لیننی ''اسکرا،، کی لائن جاری رکھی۔

لینن نے اس اخبار میں تقریباً ۹۰ مضامین اور نوٹ لکھے۔ انھوں نے اخبار کے رہنما اور ایڈیٹر کی حیثیت سے بہت کام کیا۔ اس اخبار کا روسی مزدور تحریک سے گھرا تعلق تھا۔ اس میں ایسے مزدوروں کے مضامین اور نوٹ شایع ہوتے تھے جو انقلابی تحریک میں براہ راست حصہ لے رہے تھے۔ صفحہ ۶۸

۳۹۔ سوشلسٹ انقلابیوں کی پارٹی کا پروگرام انکی پہلی کانگرس میں منظور ہوا جو ۲۹ دسمبر ۱۹۰۵ء سے ۶ جنوری ۱۹۰۶ء تک فن‌لینڈ میں ہوئی۔

سوشلسٹ انقلابی، روس میں پیٹی بورژوا پارٹی تھی جو ۱۹۰۱ء کے آخر اور ۱۹۰۲ء کے شروع میں مختلف نرودنک گروہوں اور حلقوں کے اتحاد سے ظہور میں آئی۔

سوشلسٹ انقلابی پرولتاریہ اور کسانوں کے درمیان طبقاتی فرق نہیں دیکھتے تھے، کسانوں کے اندر طبقاتی پرت داری اور تضاد کو ھلکا کرکے دکھاتے تھے اور انقلاب میں پرولتاریہ کے رھنما رول کو مسترد کرتے تھے۔

سوشلسٹ انقلابیوں کے زرعی پروگرام میں زمین کی نجی ملکیت کا خاتمہ اور اسکو پنچائتوں کے سپرد کرکے برابر تقسیم کرنا تھا اور اسی طرح ہر قسم کی امداد باھمی کی ترقی بھی تھی۔ اس پروگرام میں، جسکو سوشلسٹ انقلابی ''زمین کو سماجی ملکیت بنانے،، (socialisation) کے پروگرام کی حیثیت سے پیش کرتے تھے، کوئی بات بھی سوشلسٹ کردار نہیں رکھتی تھی کیونکہ (جیسا لینن نے بتایا) صرف زمین کی نجی ملکیت کا خاتمہ، مزدور طبقے کی حکومت قائم کئے بغیر اور پیداوار کے تمام بنیادی ذرائع (بینک ، بڑے بڑے کارخانے اور ریلوے) اسکے ھاتھ میں دئے بغیر، سرمائے کی حکومت اور عوام کی غربت کو نہیں ختم کر سکتا۔ سوشلسٹ انقلابیوں کے زرعی پروگرام میں حقیقی اور تاریخی لحاظ سے ترقی یافتہ بات زمینداروں کے خاتمے کیلئے جدوجہد تھی۔ یہ مطالبہ بورژوا جمہوری انقلاب کے دوران معروضی طور پر کسانوں کے مفادات اور تمناؤں کا اظہار کرتا تھا۔

عالمی سامراجی جنگ کے دوران سوشلسٹ انقلابیوں کی اکثریت نے سوشل شاونزم کا راستہ اپنایا۔

فروری ۱۹۱۷ء کے بورژوا جمہوری انقلاب کی فتح کے بعد سوشلسٹ انقلابی اور منشویک انقلاب دشمن، بورژوا اور جاگیردارانہ عارضی حکومت کے بڑے ستون تھے اور اس پارٹی کے لیڈر (کیرینسکی، آوکسینتیف اور چیرنوف) اسمیں شامل ھوگئے۔ سوشلسٹ انقلابیوں کی پارٹی نے کسانوں کے اس مطالبے کی حمایت نہیں کی کہ زمینداروں کا خاتمہ کیا جائے اور زمین پر زمینداروں کی ملکیت برقرار رکھنے کی وکالت کی۔ عارضی حکومت میں سوشلسٹ انقلابیوں کے وزیروں نے ان کسانوں کے خلاف تعزیری دستے بھیجے جو زمینداروں کی زمینوں پر قبضہ کر رہے تھے۔

نومبر ۱۹۱۷ء کے آخر میں سوشلسٹ انقلابیوں کے بائیں بازو نے بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی اپنی پارٹی بنالی۔

غیر ملکی جنگی مداخلت اور خانہ جنگی کے برسوں میں سوشلسٹ انقلابیوں نے انقلاب دشمن تخریبی کارروائیاں کیں، مداخلت کرنے والوں اور سفید گاردوں کی سرگرمی سے حمایت کی، انقلاب دشمن سازشوں میں حصہ لیا، سوویت ریاست اور کمیونسٹ پارٹی کے کارکنوں کے خلاف دہشت آمیز اقدامات کئے۔ صفحہ ٦۹

۴۰۔ ''اوسووبوژدینئے،،۔ پندرہ روزہ رسالہ جو بیرون ملک ۱۸ جون (یکم جولائی) ۱۹۰۲ء سے ٥ (۱۸) اکتوبر ۱۹۰٥ء تک استرووے کی ایڈیٹری میں شایع ہوتا رہا۔ یہ رسالہ روسی اعتدال پرست بورژوازی کا ترجمان تھا اور ماڈریٹ لبرل شاہی کے خیالات کا مستقل پرچار کرتا تھا۔ ۱۹۰۳ء میں اس رسالے کے گرد ''اوسووبوژدینئے لیگ،، (نجات یونین) کی ابتدا ہوئی اور جنوری ۱۹۰۴ء میں یہ یونین قائم ہو گئی اور اکتوبر ۱۹۰٥ء تک چلتی رہی۔ زیمستوو کے آئین پرست نمائندوں اور ''اوسوو بوژدینئے،، والوں نے وہ مرکز بنایا جس سے اکتوبر ۱۹۰٥ء میں آئینی جمہوری پارٹی (کیڈیٹ) بنی جو روس کی بڑی بورژوا پارٹی تھی (دیکھئے نوٹ نمبر ۱۴)۔ صفحہ ۷۰

۴۱۔ نئے ''اسکرا،،والے — نئے، موقع پرست ''اسکرا،، کے حامی منشویک۔ (دیکھئے نوٹ نمبر ۲۰)۔ صفحہ ۷۰

۴۲۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس ۱۲ سے ۲۷ اپریل ۱۹۰٥ء تک (۲٥ اپریل سے ۱۰ مئی تک) لندن میں ہوئی۔ اسکے لئے بالشویکوں نے تیاری کی اور وہ لینن کی رہنمائی میں ہوئی۔ منشویکوں نے اس میں شرکت سے انکار کر دیا اور جنیوا میں اپنی کانفرنس علحدہ کی۔

اس کانگرس نے بڑھتے ہوئے روسی انقلاب کے بنیادی مسائل پر غور کیا اور پرولتاریہ اور اپنی پارٹی کے فریضوں کا تعین کیا۔

کانگرس نے بورژوا جمہوری انقلاب میں پارٹی کے اسٹراٹیجیکل منصوبے اور طریقۂ کار کی لائن کا خاکہ پیش کیا۔ کانگرس نے

پارٹی کے بڑے اور ناقابل التوا فریضے کی حیثیت سے مسلح بغاوت کی تنظیم کے فریضے کو اور جگہ دی۔ کانگرس نے بتایا کہ مسلح عوامی بغاوت کی فتح کے نتیجے میں عارضی انقلابی حکومت کا قیام ضروری ہے جسکو انقلاب دشمنی کی مخالفت کو کچل دینا چاہئے، روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے کم سے کم پروگرام کو عملی جامہ پہنانا چاہئے (دیکھئے نوٹ نمبر ۵۷) اور سوشلسٹ انقلاب تک عبور کے حالات بنانا چاہئے۔

کانگرس نے منشویکوں کی کارروائیوں ، تنظیمی اور طریقۂ کار کے مسائل میں انکی موقع پرستی کی مذمت کی۔ پارٹی کی اس کانگرس نے نیا مرکزی ترجمان، اخبار ''پرولتاری،، قائم کیا اور مرکزی کمیٹی کے عام اجلاس کے فیصلے کے مطابق ۲۷ اپریل (۱۰ مئی) ۱۹۰۵ء کو لینن اسکے ایڈیٹر مقرر کئے گئے۔

روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس کی بڑی تاریخی اہمیت تھی۔ یہ بالشویکوں کی پہلی کانگرس تھی۔ اس نے جمہوری انقلاب کی فتح کے لئے پارٹی اور مزدور طبقے کو مجاہدانہ پروگرام سے لیس کیا۔ صفحہ ۷۰

۴۳ - بولیگین کمیشن — یہ مخصوص کمیشن ۱۸ فروری (۳ مارچ) ۱۹۰۵ء کو زار کے حکم سے وزیر داخلہ بولیگین کی زیر صدارت طلب کیا گیا۔ یہ بڑے جاگیرداروں اور رجعت پرست درباری امیروں کے نمائندوں پر مشتمل تھا۔ اس کمیشن کو مشاورتی ریاستی دوما قائم کرنے کا قانون بنانا تھا۔

بولیگین کے دوما کے انتخاب نہیں ہوئے اور حکومت اسکو نہ قائم کر سکی۔ انقلاب کی بڑھتی ہوئی لہر اور اکتوبر کی سیاسی ہڑتال نے اسکو ناکام بنا دیا۔ صفحہ ۷۳

۴۴ - ۹ جنوری ۱۹۰۵ء کو زار کے حکم سے پیٹرسبرگ کے مزدوروں کے اس پرامن جلوس پر گولی چلائی گئی جو پادری گاپون کی قیادت میں سرما محل جارہا تھا تاکہ زار کے سامنے درخواست پیش کرے۔ غیرمسلح مزدوروں پر اس بےرحمانہ فائرنگ کی وجہ سے

سارے روس میں عوام کی سیاسی ہڑتالیں اور مظاہرے ''مطلق العنانی مردہ باد،، کے نعرے کے ساتھ پھیل گئے۔ ۹ جنوری کے واقعات ۱۹۰۵ - ۷ء کے پہلے روسی انقلاب کی ابتدا تھے۔ صفحہ ۸۵

۴۵ - فرینک‌فورٹ پارلیمنٹ — کل جرمن قومی اسمبلی جو مارچ ۱۸۴۸ء کے انقلاب کے بعد جرمنی میں قائم ہوئی اور فرینک‌فورٹ برمائن میں اسکا پہلا اجلاس ۱۸ مئی ۱۸۴۸ء کو شروع ہوا۔ اس اسمبلی کا سب سے بڑا فریضہ سیاسی انتشار ختم کرنا اور کل جرمن آئین مرتب کرنا قرار دیا گیا تھا۔ لیکن اعتدال پرست اکثریت کی بزدلی اور تلون اور پیٹی بورژوازی کے بائیں بازو کے تذبذب اور عدم استقلال کی وجہ سے اسمبلی ملک کے اعلی اقتدار کو اپنے ہاتھ میں لینے سے ڈری اور اس لئے ۱۸۴۸ — ۴۹ء کے جرمن انقلاب کے بنیادی مسائل کے بارے میں فیصلہ کن رویہ نہ اختیار کرسکی۔ جون ۱۸۴۹ء میں ویورتیمبرگ حکومت کی فوج نے اسمبلی کو برخاست کردیا۔ صفحہ ۸۶

۴۶ - ''نوئے رائنیشے تسیتونگ،، — یہ اخبار یکم جون ۱۸۴۸ء سے ۱۹ مئی ۱۸۴۹ء تک کولون سے نکلتا رہا۔ اس اخبار کے رہنما مارکس اور اینگلس تھے اور مارکس اسکے چیف ایڈیٹر تھے۔ لینن کی رائے میں یہ اخبار ''انقلابی پرولتاریہ کے ترجمان اخباروں میں بہتر اور بےمثال تھا،،۔ صفحہ ۸۶

۴۷ - ''سوشل ڈیموکریٹ،، — منشویکوں کا یہ اخبار طفلس سے جارجیائی زبان میں ۷ (۲۰) اپریل سے ۱۳ (۲۶) نومبر ۱۹۰۵ء تک شایع ہوتا رہا۔ اس کے ۶ شمارے نکلے۔ اس اخبار کا رہنما جارجیائی منشویکوں کا لیڈر ژوردانیا تھا۔ صفحہ ۸۹

۴۸ - لینن ریاست کی تشکیل کے اس پروجکٹ کو ''شیپوف والا،، آئین کہتے تھے جو ماڈریٹ لبرل شیپوف نے تیار کیا تھا۔ وہ زیمستوو کے حامیوں کے دائیں بازو کا لیڈر تھا۔ انقلاب کے دائرے کو محدود

کرنے اور ساتھ ھی زیمستوو کے مفاد میں حکومت سے کچھ رعایتیں حاصل کرنے کی کوشش کرکے شیپوف کی تجویز تھی کہ زار کے تحت مشاورتی نمائندہ ادارہ قائم کیا جائے۔ اس طرح کی کارروائیوں سے ماڈریٹ لبرل عوام کو دھوکا دیکر شاھی کو برقرار رکھنا چاھتے تھے اور ساتھ ھی اپنے لئے کچھ سیاسی حقوق حاصل کرنا چاھتے تھے۔ صفحہ ۹۲

۴۹۔ ''روسکایا ستارینا،، — تاریخی رسالہ جو پیٹرسبرگ سے ماھانہ ۱۸۷۰ء سے ۱۹۱۸ء تک شایع ھوتا رھا۔ صفحہ ۹۸

۵۰۔ یہاں ذکر کارل مارکس کی تصنیف ''فائرباخ کے بارے میں مقالے،، کا ھے۔ صفحہ ۹۹

۵۱۔ ''عام ازسرنو تقسیم،، — زار شاھی روس کے کسانوں کا ایک مقبول عام نعرہ جس سے کسانوں کی اس خواھش کا اظہار ھوتا تھا کہ زمین کی نئے سر سے عام تقسیم کی جائے۔ صفحہ ۱۰۵

۵۲۔ ''روسکیئے ویدوموستی،، — ماڈریٹ لبرل دانشوروں کے خیالات پیش کرنےوالا اخبار جو ماسکو سے ۱۸۶۳ء سے لیکر ۱۹۱۸ء تک شایع ھوتا رھا۔

''سین اوتیچیستوا،، — اعتدال پرست رجحان کا یہ اخبار پیٹرسبرگ سے ۱۸۵۶ء سے ۱۹۰۰ء تک اور ۱۸ نومبر (یکم دسمبر) ۱۹۰۴ء سے ۲ (۱۵) دسمبر ۱۹۰۵ء تک شایع ھوتا رھا۔

''ناشا ژیزن،، — اعتدال پرست رجحان کا روزانہ اخبار جو پیٹرسبرگ سے وقفوں کے ساتھ ۶ (۱۹) نومبر ۱۹۰۴ء سے ۱۱ (۲۴) جولائی ۱۹۰۶ء تک شایع ھوتا رھا۔

''ناشی دنی،، — اعتدال پرست رجحان کا روزانہ اخبار جو پیٹرسبرگ سے ۱۸ (۳۱) دسمبر ۱۹۰۴ء سے ۵ (۱۸) فروری ۱۹۰۵ء تک نکلتا رھا۔ ۷ (۲۰) دسمبر ۱۹۰۵ء سے پھر اسکی اشاعت شروع ھوئی لیکن صرف دو شمارے نکلے۔ صفحہ ۱۰۸

۵۳ - مشہور روسی ادیب چیخوف کی کہانی ''کنوئیں کا مینڈک،، میں اسی نام کا کردار جسکو ادب میں بہت ہی محتاط اور تنگ نظر آدمی کی کردار نگاری کے لئے پیش کیا جاتا ہے جو ہر جدت اور پیش قدمی سے ڈرتا ہے - صفحہ ۱۱۰

۵۴ - دیکھئے مارکس کا مضمون ''بورژوازی اور انقلاب دشمنی،، - صفحہ ۱۱۷

۵۵ - ژیروندی اور جیکوبی — ۱۸ ویں صدی کے آخر میں فرانسیسی بورژوا انقلاب کے دور میں دو سیاسی بورژوا گروپوں کے نام - ژیروندی — اعتدال پرست بورژوازی کے مفادات کا اظہار کرتے تھے اور انقلاب و انقلاب دشمنی کے درمیان ڈانواں ڈول تھے - انھوں نے شاہی سے سودے بازی کا راستہ اختیار کیا -

جیکوبی — بورژوازی کے سب سے مستقل مزاج نمائندے، انقلابی ڈیموکریٹ تھے جو مطلق العنانی اور جاگیرداری کے خاتمے کی ضرورت کے اٹل حامی تھے - جیکوبی اس عوامی بغاوت کے رہنما تھے جو ۳۱ مئی سے ۲ جون ۱۷۹۳ء تک ہوئی اور جس سے جیکوبی ڈکٹیٹرشپ قائم ہوئی -

لینن منشویکوں کو سوشل ڈیموکریسی کے ژیروندی کہتے تھے — صفحہ ۱۱۷

۵۶ - یہاں ذکر ۶ (۱۹) جون ۱۹۰۵ء کو زار نکولائی ثانی اور زیمستوو کے وفد کی ملاقات کا ہے - وفد نے زار کو درخواست پیش کی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ عوامی نمائندوں کے ذریعہ زار کی مرضی سے ''ازسرنو ریاستی نظام،، قائم کیا جائے - صفحہ ۱۱۷

۵۷ - ۱۹۰۳ء میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس نے جو پروگرام منظور کیا وہ دو حصوں پر مشتمل تھا — زیادہ سے زیادہ پروگرام اور کم سے کم پروگرام - زیادہ سے زیادہ پروگرام کا مقصد تھا سوشلسٹ انقلاب کی فتح اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کا قیام تاکہ سوشلسٹ سماج کی تعمیر کی جائے - کم

سے کم پروگرام میں پارٹی کے زیادہ فوری مطالبات تھے مثلاً مطلق العنانی کا تختہ الٹنا، جمہوری ریپبلک کا قیام، آٹھ گھنٹے کے کام کے دن کا حصول اور دیہاتوں میں کسان غلامی کی باقیات کا خاتمہ۔ صفحہ ۱۱۸

۵۸ - پوتریسوف (استاروویر) کی اس قرارداد سے مطلب ہے جو اعتدال پرستوں سے تعلقات کے بارے میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس نے منظور کی۔ صفحہ ۱۱۹

۵۹ - یہاں ذکر تسوسیما کی بحری لڑائی کا ہے جو جزیرہ تسوسیما کے قریب ۱۴ — ۱۵ (۲۷ — ۲۸) مئی ۱۹۰۵ء کو روسی جاپانی جنگ کے دوران ہوئی۔ اس لڑائی کا نتیجہ روسی بیڑے کی تباہی ہوا۔ صفحہ ۱۲۱

۶۰ - ''پارلیمانی حماقت،، کا فقرہ، جو باربار لینن کے یہاں ملتا ہے، مارکس اور اینگلس کی تحریروں میں کافی استعمال ہوا ہے۔

لینن نے یہ فقرہ موقع پرستوں کے سلسلے میں استعمال کیا ہے جو یہ خیال کرتے تھے کہ پارلیمانی سسٹم بہت طاقتور ہے اور پارلیمانی کارکردگی سیاسی جدوجہد کی ہر حالت اور صورت میں واحد اور سب سے بڑی چیز ہے۔ صفحہ ۱۲۵

۶۱ - زرعی پروگرام کے پروجکٹ میں جو بریسلاؤ میں جرمن سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کی کانگرس (۶ سے ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۵ء) میں پیش ہوا، سنگین غلطیاں تھیں اور خاص طور سے اس میں یہ رجحان تھا کہ پرولتاری پارٹی کو ''عام جنتا،، کی پارٹی میں بدل دیا جائے۔ اس پروجکٹ کی موقع پرستوں کے علاوہ بیبل اور لیبکنیخت نے حمایت کی لیکن کاؤتسکی، تسیتکین اور دوسرے سوشل ڈیموکریٹوں نے اس پر کڑی نکتہ چینی کی اور اکثریت کی رائے سے یہ مسترد کردیا گیا۔ صفحہ ۱۲۷

۶۲ - ''سیاہ صد،، — شاہی جتھے تھے جو زار کی پولیس نے انقلابی تحریک کے خلاف جدوجہد کیلئے بنائے تھے۔ ''سیاہ صد،،

انقلابیوں کو مار ڈالتے تھے، ترقی پسند دانش‌وروں پر حملے کرتے تھے اور یہودیوں کا قتل عام منظم کرتے تھے۔ صفحہ ۱۳۵

۶۳ - روزنامہ ''فرینکفورٹر تسیتونگ،، (« Frankfurter Zeitung ») بڑے جرمن اسٹاک ایکسچینج‌والوں کا ترجمان تھا جو فرینکفورٹ برمائن سے ۱۸۵۶ء سے ۱۹۴۳ء تک شایع ہوتا رہا۔ اور پھر ۱۹۴۹ء میں ''فرینکفورٹر آلگیے میٹنے تسیتونگ،، (« Frankfurter Allgemeine Zeitung ») کے نام سے نکلا۔ یہ اخبار مغربی جرمنی کے اجارہ داروں کا ترجمان ہے۔ صفحہ ۱۳۷

۶۴ - لینن کا مطلب اس پروگرام سے ہے جو ۱۸۷۴ء میں لندن کے بلانکیسٹوں کے گروپ نے شایع کیا۔ یہ لوگ پیرس کمیون کے سابق ممبر تھے۔

بلانک‌ازم — فرانسیسی سوشلسٹ تحریک کا ایک رجحان جسکے لیڈر نمایاں انقلابی اور فرانسیسی یوتوپیائی کمیونزم کے ممتاز نمائندے لوئی اوگوست بلانکوئی تھے۔

جیسا کہ لینن نے لکھا ہے بلانکیسٹ امید رکھتے تھے کہ ''انسانیت کو اجرت کی غلامی سے پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کے ذریعہ نجات نہیں دلائی جا سکتی ہے بلکہ مٹھی بھر دانش‌وروں کی سازشوں سے اسکا حصول ممکن ہے،،۔ انقلابی پارٹی کی عملی سرگرمیوں کے بجائے مٹھی بھر سازشیوں کے اقدام پر بھروسہ کرکے وہ بغاوت کی کامیابی کے لئے ٹھوس صورت حال کو نہیں سمجھ سکے اور عوام سے رابطہ رکھنے کی اہمیت کو نظرانداز کیا۔ صفحہ ۱۴۶

۶۵ - وارسائی — یہ جگہ پیرس کے مضافات میں ہے جہاں ۱۸۷۱ء میں پیرس کمیون کے دوران تیئر کی انقلاب دشمن حکومت کا صدر مقام تھا۔ صفحہ ۱۴۶

۶۶ - جرمن سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا ایرفورٹ پروگرام اکتوبر ۱۸۹۱ء میں ایرفورٹ میں منظور کیا گیا۔ یہ پروگرام

گوتھا پروگرام (۱۸۷۵ء) کے مقابلے میں ایک قدم آگے تھا۔ اس پروگرام کی بنیاد مارکس کے اس نظرئے پر تھی کہ سرمایہ‌دارانہ طریقۂ پیداوار کی تباھی ناگزیر ھے اور اسکی جگہ سوشلسٹ نظام لیگا۔ اس میں مزدور طبقے کیلئے سیاسی جدوجھد کرنے پر زور دیا گیا تھا اور اس جدوجھد میں پارٹی کو رھنما کا رول دیا گیا تھا وغیرہ۔ لیکن ایرفورٹ پروگرام میں بھی موقع پرستی کو کافی چھوٹ دی گئی تھی۔ اینگلس نے اپنی تصنیف ''۱۸۹۱ء کے سوشل ڈیمو کریٹک پروگرام کے پروجکٹ پر تنقید،، میں اس پر وسیع نکتہ چینی کی ھے۔ لینن کے خیال میں اس پروگرام کی بڑی خامی، موقع پرستوں کے لئے بزدلانہ چھوٹ یہ تھی کہ پرولتاری ڈکٹیٹرشپ کے معاملے میں خاموش رھا۔ صفحہ ۱۵۳

۶۷ - دیکھئے اینگلس کی تصنیف ''مستقبل کا اطالوی انقلاب اور سوشلسٹ پارٹی،،۔ صفحہ ۱۵۳

۶۸ - «Credo» — (عقیدے کی علامت، عالمی نقطۂ نظر کا اظہار، پروگرام) اس طرح کے نام سے ''اکونومسٹوں،، کے گروپ نے ۱۸۹۹ء میں ایک دستاویز شایع کی جسمیں ان کا موقع پرست نقطۂ نظر پیش کیا گیا تھا۔ انھوں نے پرولتاریہ کے خودمختار سیاسی رول اور مزدور طبقے کی سیاسی پارٹی کی ضرورت سے انکار کیا (دیکھئے نوٹ ۲۶)۔ صفحہ ۱۶۳

۶۹ - یھاں ان خیالات کا ذکر ھے جو مارکس نے اپنی تصنیف ''قانون کے ھیگل فلسفے پر تنقید،، میں ظاھر کئے ھیں۔ صفحہ ۱۶۴

۷۰ - « L'Humanité » (''انسانیت،،) — فرانسیسی روزنامہ جو ۱۹۰۴ء میں ژوریس نے فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کے ترجمان کی حیثیت سے نکالا۔ ۱۹۰۵ء میں اس اخبار نے روس میں انقلاب کی ابتدا کا خیرمقدم کیا۔ پھلی عالمی جنگ (۱۸ — ۱۹۱۴ء) میں یہ اخبار فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کے انتھا پرست دائیں بازو کے ھاتھ میں چلا گیا اور شاونسٹ رویہ اختیار کیا۔

دسمبر ۱۹۲۰ء سے تور میں فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی میں لفاق اور فرانسیسی کمیونسٹ پارٹی کے قیام کے بعد یہ اخبار کمیونسٹ پارٹی کا مرکزی ترجمان ہوگیا۔ صفحہ ۱۶۶

۷۱- یہاں ذکر ۱۹۰۴ — ۵ء کی روسی جاپانی لڑائی کا ھے جسمیں زارشاھی کو شکست ھوئی۔ صفحہ ۱۶۸

۷۲- یہاں ذکر فرانسیسی مزدور تحریک اور پہلی انٹرنیشنل کے نمایاں کارکن لوئی ایوژین وارلن کی ۱۸۷۱ء کے پیرس کمیون کی کونسل میں شرکت کا ھے۔ (نوٹ نمبر ۱۵ بھی دیکھئے)۔ صفحہ ۱۷۷

۷۳- روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس ۱۷ (۳۰) جولائی سے ۱۰ (۲۳) اگست ۱۹۰۳ء تک ھوئی۔ اس کانگرس کی تیاری اخبار ''اسکرا،، نے کی تھی جس نے لینن کی رھنمائی میں انقلابی مارکس ازم کے اصولوں کی بنیاد پر روسی سوشل ڈیموکریٹوں کے اتحاد کیلئے بڑا کام کیا۔

''اسکرا،، کے ایڈیٹوریل بورڈ نے جو پارٹی پروگرام کا مسودہ پیش کیا کانگرس میں اس پر موقع پرستوں نے شدید حملے کئے خصوصاً مزدور تحریک میں پارٹی کے رھنما رول کے نظرئے اور پرولتاری ڈکٹیٹرشپ کی فتح کی ضرورت کے بارے میں دفعہ۔ کانگرس نے موقع پرستوں پر کاری ضرب لگاتے ھوئے پارٹی کے پروگرام کی تصدیق کی جس میں درپیش بورژوا جمہوری انقلاب میں پرولتاریہ کے فوری فرائض (کم سے کم پروگرام) کا تعین کیا گیا اور ان فریضوں کا بھی جن کا انحصار سوشلسٹ انقلاب کی فتح اور پرولتاری ڈکٹیٹرشپ کے قیام (زیادہ سے زیادہ پروگرام) پر تھا۔ صفحہ ۱۷۸

۷۴- زیمستوو کی مہم کا منصوبہ — ''زیمستوو کی اس مہم،، کی حمایت کرنے کا منشویک منصوبہ جو بورژوا اعتدال پرستوں نے ۱۹۰۴ء کی خزاں سے جنوری ۱۹۰۵ء تک چلائی۔ اس مہم میں کانگرسوں، جلسوں اور دعوتوں میں زیمستوو کے کارکن تقریریں کرتے تھے اور اعتدال پرست اور آئین پرست مطالبات کی اسپرٹ میں قراردادیں منظور کرتے تھے۔ صفحہ ۱۷۹

۷۵ - دیکھئے کارل مارکس کی تصنیف ''فرانس میں طبقاتی جدوجہد ۱۸۴۸ — ۵۰ء'' - صفحہ ۱۸۲

۷۶ - برینتانو کی طبقاتی جدوجہد کے بارے میں کہتے ہوئے لینن کا مطلب جرمن بورژوا ماہر معاشیات لوئی برینتانو (۱۸۴۴ء — ۱۹۳۱ء) کے خیالات سے ہے جن میں یہ پرچار تھا کہ سرمایہ‌دار نظام میں ''سماجی امن'' اور بلا طبقاتی جدوجہد کے سرمایہ داری کے سماجی تضاد دور کرنے کے امکان ہیں اور اس بات پر یقین کا اظہار تھا کہ گویا اصلاح پرست ٹریڈیونینوں کی تنظیم کرنے اور کارخانوں کیلئے قانون بنانے سے مزدوروں کے مسائل حل کرنے کا امکان ہے اور مزدوروں اور سرمایہ‌داروں کے مفادات میں سمجھوتے کا امکان ہے - صفحہ ۱۹۲

۷۷ - هیرش — ڈونکر کی ٹریڈیونینیں — یہ جرمن اصلاح پرست ٹریڈ یونین تنظیمیں ۱۸۶۸ء میں بورژوا پروگریسیسٹ پارٹی کے کارکنوں هیرش اور ڈونکر نے قائم کی تھیں - محنت اور سرمائے کے مفادات میں ''ہم آہنگی'' کے نظرئے کا پرچار کرکے ان ٹریڈ یونینوں کے ناظم یہ خیال کرتے تھے کہ مزدوروں اور سرمایہ‌داروں کی مشترکہ یونینیں قائم کی جا سکتی ہیں اور ہڑتالوں کے ذریعہ جدوجہد کو مسترد کرتے تھے - ان ٹریڈ یونینوں کی سرگرمیاں بڑی حد تک امداد باہمی فنڈوں اور تہذیبی معلوماتی تنظیموں کے قیام تک محدود تھیں - صفحہ ۱۹۲

۷۸ - ''رس سویت'' (''سحر'') — قانونی اعتدال پرست روزنامہ جو یکم (۱۴) مارچ سے ۲۹ نومبر (۱۲ دسمبر) ۱۹۰۵ء تک پیٹرسبرگ سے نکلتا رہا - صفحہ ۱۹۲

۷۹ - ''زاریا'' (''شفق'') — مارکسی سائنسی سیاسی رسالہ جو قانونی طور پر ۱۹۰۱ — ۲ء میں اشٹوٹگارٹ میں ''اسکرا'' کے دفتر سے شایع ہوتا رہا - اس نے بین‌اقوامی اور روسی ترمیم پرستی پر نکتہ‌چینی اور مارکس‌ازم کی نظریاتی بنیادوں کی حمایت کی - صفحہ ۱۹۸

۸۰ - ''ماسکووسکئے ویدوموستی،، — یہ اخبار ماسکو یونیورسٹی سے ۱۷۵۶ء میں نکالا گیا - ۸۷ — ۱۸۶۳ء تک شاہ پرست، قوم پرست اخبار رہا جو جاگیرداروں اور مذہبی پیشواؤں کی سب سے رجعت پرست پرتوں کی رائے پیش کرتا تھا - اور ۱۹۰۵ء میں یہ سیاہ صد کا ایک بڑا ترجمان بن گیا - یہ ۱۹۱۷ء کے عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب تک نکلتا رہا - صفحہ ۲۰۲

۸۱ - کارل مارکس ''بحران اور انقلاب دشمنی،، - صفحہ ۲۰۵

۸۲ - دیکھئے کارل مارکس اور فریڈرک اینگلس - ''فرینکفورٹ میں ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کا پروگرام اور فرینکفورٹ کے بائیں بازو کی پارٹی کا پروگرام،، - صفحہ ۲۰۶

۸۳ - دیکھئے کارل مارکس اور فریڈرک اینگلس - ''فرینکفورٹ میں ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کا پروگرام اور فرینکفورٹ کے بائیں بازو کی پارٹی کا پروگرام،، - صفحہ ۲۰۷

۸۴ - لینن نے اینگلس کے مضمون ''فرینکفورٹ کا اجتماع،، کا حوالہ دیا ہے - صفحہ ۲۰۷

۸۵ - اینگلس ''انقلاب کے بارے میں برلن کے مباحثے،، - صفحہ ۲۰۸

۸۶ - مارکس ''جاگیرداروں کی بیگار اور جبری واجبات منسوخ کرنے کے قانون کا مسودہ،، - صفحہ ۲۱۰

۸۷ - شہر کولون کی مزدور یونین کا ترجمان جسکا نام ابتدا میں « Zeitung des Arbeiter-Verein zu Köln » (''کولون کی مزدور یونین کا اخبار،،) تھا اور اسکی تحتی سرخی تھی: ''آزادی، اخوت، محنت،، (« Freiheit, Brüderlichkeit, Arbeit ») — یہ اخبار اپریل سے

اکتوبر ۱۸۴۸ء تک نکلتا رہا اور اسکے کل ۴۰ شمارے شایع ہوئے۔ اسمیں کولون کی مزدور یونین اور صوبۂ رائن کی دوسری مزدور یونینوں کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی جاتی تھی۔ اشاعت کی ممانعت کے بعد یہ اخبار ۲۶ اکتوبر سے «Freiheit, Brüderlichkeit, Arbeit» (''آزادی، اخوت، محنت،،) کے نام سے نکلنے لگا اور وقفوں کے ساتھ ۲۴ جون ۱۸۴۹ء تک نکلتا رہا۔ اس نام سے اس کے کل ۳۲ شمارے نکلے۔ صفحہ ۲۱۲

۸۸ - ''کمیونسٹوں کی یونین،، — انقلابی پرولتاریہ کی پہلی بین‌اقوامی تنظیم جو ۱۸۴۷ء کےموسم گرما میں لندن میں انقلابی پرولتاری تنظیموں کے نمائندوں کی کانگرس میں وجود میں آئی۔ ''کمیونسٹوں کی یونین،، کے ناظم اور رہنما مارکس اور اینگلس تھے جنھوں نے اس تنظیم کی ہدایت پر ''کمیونسٹ مینی‌فسٹو،، مرتب کیا۔ ''کمیونسٹوں کی یونین،، کا ۱۸۵۲ء تک وجود رہا۔ ''کمیونسٹوں کی یونین،، کےنمایاں لیڈروں نے بعد میں پہلی انٹرنیشنل میں نمایاں رول ادا کیا۔ صفحہ ۲۱۴

۸۹ - ''توواریش،، (''رفیق،،) — بورژوا روزنامہ جو پیٹرسبرگ سے ۱۵ (۲۸) مارچ ۱۹۰۶ء سے ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء (۱۲ جنوری ۱۹۰۸ء) تک نکلتا رہا۔ یہ اخبار باقاعدہ کسی پارٹی کا ترجمان نہیں تھا لیکن واقعی یہ بائیں‌بازو کے کیڈیٹوں کا ترجمان تھا۔ اخبار میں منشویک بھی کام کرتے تھے۔ صفحہ ۲۱۵

۹۰ - دیکھئیے فریڈرک اینگلس ''کمیونسٹوں‌کی یونین کی تاریخ،،۔ صفحہ ۲۱۶

۹۱ - یہاں ذکر اکتوبر ۱۹۰۵ء کی کل‌روس سیاسی ہڑتال کا ہے۔ صفحہ ۲۱۷

۹۲ - ''ایزویستیا سوویتا ربوچیخ دیپوتاتوف،، — پیٹرسبرگ کے مزدور نمائندوں کی سوویت کا سرکاری ترجمان اخبار ۱۷ (۳۰) اکتوبر

سے ۱۴ (۲۷) دسمبر ۱۹۰۵ء تک نکلتا رہا۔ یہ سوویت کی سرگرمیوں کی خبریں چھاپتا تھا۔ صفحہ ۲۱۷

۹۳ - ''سوشل ڈیموکریٹ،، — غیرقانونی اخبار، روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کا مرکزی ترجمان جو فروری ۱۹۰۸ء سے جنوری ۱۹۱۷ء تک شایع ہوتا رہا۔ دوسرے شمارے سے اخبار بیرون ملک سے آنے لگا۔ اسکے کل ۵۸ شمارے شایع ہوئے جن میں سے پانچ کے ضمیمے نکالے گئے۔

روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی اس مرکزی کمیٹی کے متفقہ فیصلے کے مطابق جو ۵ ویں (لندن کی) کانگرس میں منتخب کی گئی تھی بالشویکوں، منشویکوں اور پولستانی سوشل ڈیموکریٹوں کے نمائندوں پر مشتمل ''سوشل ڈیموکریٹ،، کا ایڈیٹوریل بورڈ بنایا گیا۔ عملی طور پر اس اخبار کے رہنما لینن تھے۔ ان کے مضامین کو ''سوشل ڈیموکریٹ،، میں مرکزی جگہ ملتی تھی۔ اسمیں لینن کے ۸۰ سے زیادہ مضامین اور نوٹ شایع ہوئے۔ دسمبر ۱۹۱۱ء سے ''سوشل ڈیموکریٹ،، کے ایڈیٹر لینن ہوگئے۔

رجعت پرستی کے مشکل برسوں اور انقلابی تحریک کے نئے ابھار کے زمانے میں ''سوشل ڈیموکریٹ،، کو بالشویکوں کی جدوجہد میں بڑی اہمیت حاصل تھی جو (liquidators، تروتسکی کے حامیوں اور otsovists کے خلاف، غیرقانونی مارکسی پارٹی کو برقرار رکھنے، اسکے اتحاد کو مضبوط کرنے اور عوام کے ساتھ اسکا رابطہ استوار کرنے کے لئے کی جا رہی تھی۔

پہلی عالمی جنگ کے دوران ''سوشل ڈیموکریٹ،، نے بالشویک پارٹی کا مرکزی ترجمان ہوتے ہوئے جنگ، امن اور انقلاب کے مسائل میں بالشویک نعروں کے پروپیگنڈے کےلئے بہت ہی اہم کام انجام دیا۔ صفحہ ۲۲۴

۹۴ - روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی غیرملکی شاخوں کی کانفرنس شہر برن میں ۱۴ سے ۱۹ فروری (۲۷ فروری — ۴ مارچ) ۱۹۱۵ء تک ہوئی۔ یہ کانفرنس لینن کی پیش‌قدمی پر بلائی گئی

تھی اور پوری پارٹی کی کانفرنس کی اهمیت رکھتی تھی۔ کانفرنس کے ایجنڈے پر اهم مسئله جنگ اور پارٹی کے فریضوں کے بارے میں تھا۔ اس سوال پر لینن نے اپنی رپورٹ پیش کی۔

لینن کی رپورٹ پر جو قراردادیں منظور کی گئیں ان میں کانفرنس نے سامراجی جنگ کے حالات میں بالشویک پارٹی کے فریضوں اور طریقۂ کار کا تعین کیا۔ صفحه ۲۲۴

۹۵ - ڈریفوس کا مقدمه — یه اشتعال انگیز مقدمه ۱۸۹۴ء میں فرانسیسی رجعت پرست شاه پرست فوجی حلقوں کے اشارے پر فرانسیسی جنرل اسٹاف کے یہودی افسر ڈریفوس پر چلایا گیا۔ اس پر جاسوسی اور حکومت سے غداری کا جھوٹا الزام لگایا گیا۔ ڈریفوس کو عمرقید کی سزا دی گئی۔ اس مقدمے کو فرانس کے رجعت پرست حلقوں نے یہودی دشمنی پھیلانے اور ریپلکن حکومت اور جمہوری آزادیوں پر حملے کرنے کیلئے استعمال کیا۔ ۱۸۹۹ء میں رائے عامه کے دباؤ سے ڈریفوس کو معاف کردیا گیا اور ۱۹۰۶ء میں عدالت اپیل کے فیصلے کے مطابق اسکو بے گناه قرار دیکر فوج میں بحال کیا گیا۔ صفحه ۲۳۳

۹۶ - تسابیرن کا حادثه نومبر ۱۹۱۳ء میں شہر تسابیرن (الساس) میں ہوا۔ اسکا سبب یه تھا که پروشیائی افسر نے الساس کے لوگوں کی توهین کی تھی۔ اسکی وجه سے مقامی لوگوں میں جو زیادہ‌تر فرانسیسی تھے پروشیائی جنگی حلقوں کے تشدد کے خلاف بڑا اشتعال اور ناراضگی پیدا هوگئی۔ صفحه ۲۳۳

۹۷ - تہذیبی قومی خودمختاری — قومی مسئلے پر موقع پرستانه پروگرام جسکو پچھلی صدی کی دسویں دهائی میں آسٹریا کے سوشل ڈیموکریٹوں باؤیر اور رینر نے پیش کیا۔ اس پروگرام کا خلاصه یه تھا که کسی ملک میں ایک قوم کے لوگ، بلا لحاظ اسکے که وه ملک کے کس حصے میں رهتے هیں، اپنی خودمختار قومی یونین بنا سکتے هیں جس کو اسکولوں کے امور (مختلف قومیتوں کے بچوں

کے لئے الگ الگ اسکول) اور تعلیم و تمدن کی دوسری شاخوں پر پورا اختیار ہوگا۔ اگر اس پروگرام پر عمل کیا جاتا تو یہ ہر قومی گروپ کے اندر مذہبی اثرات اور رجعت پرست نظریات کو مضبوط کر دیتا اور مزدور طبقے کی تنظیم میں مشکلات پیدا کرتا اور مختلف قومیتوں کے مزدوروں میں تفریق کو گہرا کرتا۔

لینن نے کئی مضامین میں تہذیبی قومی خودمختاری کے نعرے پر سخت تنقید کی اور دکھایا کہ اس خیال کی بنیاد دراصل ''قطعی بورژوا اور قطعی جھوٹی،، ہے اور یہ خیال محض اسلئے ہے کہ ''قوموں کے درمیان مضبوط اور پائدار دیوار خصوصی ریاستی ادارہ بنا کر کھڑی کردی جائے۔،، صفحہ ۲۳۴

۹۸ - دیکھئے کارل مارکس کا خط فریڈرک اینگلس کے نام (۲ نومبر ۱۸٦۷ء) - صفحہ ۲۳۸

۹۹ - اوجیائی اصطبل — (Augean stables) - یونانی دیومالا کے مطابق شاہ اوجیا کے وسیع اصطبل جو برسوں تک صاف نہیں کئے گئے تھے اور جن کو مشہور یونانی سورما ہرقل نے ایک دن میں صاف کردیا تھا - ''اوجیائی اصطبل،، کا محاورہ ہر طرح کے کوڑا کباڑ اور غلیظ کے ڈھیر یا معاملات میں انتہائی گڈمڈ اور بےقاعدگی کی نشانی بن گیا - صفحہ ۲۳۹

۱۰۰ - «Die Glocke» (''گھنٹی،،) — اس رسالے کا نام ہے جو میونخ سے اور پھر برلن سے ۱۹۱۵ء — ۲۵ تک جرمن سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبر، سوشل شاونسٹ پارووس (ا - ل - گیلفانڈ) نے شایع کیا - صفحہ ۲۳۹

۱۰۱ - فیبئن — یہ Fabian جماعت کے ممبر تھے جو انگلستان کی ایک اصلاح پرست تنظیم تھی اور ۱۸۸۴ء میں قائم کی گئی - اسکو یہ نام روم کے جنرل فیبی میکسم (تیسری صدی ق - م) سے ملا - اس جنرل کا دوسرا نام ''کونک‌تاتر،، بھی تھا جسکے معنی ہیں ''سست،، کیونکہ اس نے ہانی‌بال کے خلاف جنگ کرنے میں فیصلہ کن

روپیے سے منہ چرایا ۔ اس جماعت کے ممبر زیادہ تر بورژوا دانش‌وروں کے نمائندے — عالم، ادیب اور سیاسی کارکن (سڈنی اور بیٹرس ویب، ریمزے میکڈانلڈ اور برنارڈ شا وغیرہ) تھے ۔ وہ پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد اور سوشلسٹ انقلاب کی ضرورت کو نہیں مانتے تھے اور یقین کرتے تھے کہ صرف چھوٹی چھوٹی اصلاحیں کرکے اور رفتہ رفتہ سماج کی نئی تشکیل کرکے سرمایہ‌دار نظام سے سوشلزم تک پہنچنے کا امکان ہے ۔ ۱۹۰۰ء میں یہ جماعت لیبر پارٹی میں مل گئی ۔ صفحہ ۲۴۲

۱۰۲ - «Die Neue Zeit» (''نیا زمانہ،،) — جرمن سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا نظریاتی رسالہ جو اشٹوٹگارٹ سے ۱۸۸۳ء سے ۱۹۲۳ء تک نکلتا رہا ۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء تک اسکا ایڈیٹر کاؤتسکی تھا اور اسکے بعد کونوف ایڈیٹر ہوا ۔ اس رسالے میں پہلی بار مارکس اور اینگلس کی بعض تحریریں شایع ہوئیں ۔ اینگلس نے اکثر اسکے ایڈیٹوریل بورڈ کو مشوروں کے ذریعہ مدد دی اور اس میں مارکس‌ازم سے گمراھی کے مضامین شایع ہونے پر اکثر نکتہ‌چینی کی ۔ اس رسالے میں ۱۹ ویں صدی کے آخر اور ۲۰ ویں صدی کی ابتدا کی جرمن اور بین‌اقوامی مزدور تحریک کی نمایاں ہستیوں مثلاً بیبل، لیبکنیخت، لوکسمبرگ، میرنگ، تسیتکین، پلیخانوف اور لافارگ وغیرہ نے کام کیا ۔ دسویں دھائی کے دوسرے حصے میں، اینگلس کی موت کے بعد اس رسالے میں برابر ترمیم پرستوں کے مضامین شایع ہونے لگے جن میں برنشٹائن کے مضامین کا سلسلہ ''سوشلزم کے مسائل،، بھی تھا ۔ اس میں مارکس ازم پر ترمیم‌پرستی کا کھلا حملہ تھا ۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران عملی طور پر سوشل شاونسٹوں کی حمایت کرکے اس رسالے نے مرکزیت پرست پوزیشن اختیار کی ۔ صفحہ ۲۴۲

۱۰۳ - یہاں ذکر روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی چھٹی کل روس کانفرنس کا ہے جو پراگ میں ۵ سے ۱۷ (۱۸ سے ۳۰) جنوری ۱۹۱۲ء تک ہوئی ۔ پراگ کی کانفرنس نے عملی طور پر کانگرس کا رول ادا کیا اور نئی قسم کی پارٹی یعنی بالشویک پارٹی کی تعمیر اور اسکے اتحاد کی پائداری میں اسکی نمایاں اہمیت ہے ۔

لینن نے اس کانفرنس کے کام کی رہنمائی کی۔ انھوں نے اس وقت کے حالات اور پارٹی کے فریضوں، بین اقوامی سوشلسٹ بیورو کے کام کے بارے میں رپورٹیں پیش کیں اور دوسرے مسائل کے بارے میں تقریریں کیں۔ کانفرنس کے ایجنڈے کے تمام اہم ترین مسائل پر لینن نے تجویزوں کے مسودے پیش کئے۔ کانفرنس میں پارٹی کی مرکزی کمیٹی منتخب کی گئی۔ پراگ کی کانفرنس نے منشویکوں کے خلاف بالشویکوں کی جدوجہد کے تمام تاریخی زمانے کے نتائج اخذ کئے اور بالشویکوں کی فتح کو تقویت پہنچائی۔ Liquidators کو پارٹی سے نکال دیا گیا۔ کانفرنس کے فیصلوں کی بنیاد پر مقامی پارٹی تنظیموں کو متحد کیا گیا۔ کانفرنس نے پارٹی کو کل‌روس تنظیم کی حیثیت سے استوار کیا۔ اس نے نئے انقلابی ابھار کے حالات میں پارٹی کی سیاسی لائن اور طریقۂ کار کا تعین کیا۔ صفحہ ۲۴۵

۱۰۴ - لینن کے پیش نظر قومی مسئلے کے بارے میں وہ تجویز ہے جسکو انھوں نے تیار کیا اور جو روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ساتھ پارٹی کے کارکنوں کی میٹنگ میں منظور ہوئی۔ یہ میٹنگ ۲۳ ستمبر سے یکم اکتوبر (۶ سے ۱۴ اکتوبر) ۱۹۱۳ء تک قصبۂ پورونین (شہر کراکوف کے قریب) میں ہوئی۔ صفحہ ۲۴۵

۱۰۵ - ''ناشے دیلو،، — منشویک liquidators کا ترجمان، ماھانہ رسالہ۔ یہ جنوری ۱۹۱۰ء سے ''ناشا زاریا،، نامی رسالے کی جگہ پر جو اکتوبر ۱۹۱۴ء میں بند ہوا تھا شایع ہونے لگا۔ ''ناشے دیلو،، روس میں سوشل شاونسٹوں کا بڑا ترجمان تھا۔ اسکے کل چھہ شمارے نکلے۔ صفحہ ۲۴۵

۱۰۶ - زمروالڈ یا پہلی بین‌اقوامی سوشلسٹ کانفرنس ۵ سے ۸ ستمبر ۱۹۱۵ء تک ہوئی۔ اس میں ۱۱ یورپی ملکوں کے ۳۸ سوشلسٹ نمائندے شریک ہوئے۔ یہ جرمنی، فرانس، اٹلی، روس، پولینڈ، رومانیہ، بلغاریہ، سویڈن، ناروے، ھالینڈ اور سوئٹزرلینڈ تھے۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے وفد کے لیڈر لینن تھے۔

کانفرنس نے کمیشن کا تیار کیا ہوا مینی‌فسٹو ''یورپ کے پرولتاریہ سے،، اپیل منظور کی جسمیں لینن اور بائیں بازو کے سوشل ڈیموکریٹوں کے اٹل رویے کی وجہ سے انقلابی مارکس‌ازم کے کئی بنیادی نظریات شامل کئے گئے۔ اس کے علاوہ کانفرنس نے جرمنی اور فرانس کے وفدوں کا عام اعلان منظور کیا، جنگ میں قربانیوں اور ان مجاھدوں سے ھمدردی کا اظہار کیا جن پر سیاسی سرگرمیوں کےلئے ظلم کیا گیا تھا اور بین‌اقوامی سوشلسٹ کمیشن کا انتخاب کیا۔

کانفرنس میں بائیں بازو کا زمروالڈ گروپ بنایا گیا جسمیں لینن کی زیرقیادت روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے نمائندے، سلطنت پولینڈ اور لتھوانیا کی سوشل ڈیموکریسی کی علاقائی کونسل، لیتویائی علاقے کی سوشل ڈیموکریسی کی مرکزی کمیٹی، سویڈن، ناروے اور سوئٹزرلینڈ کے بائیں بازووالوں اور ''جرمنی کے انٹرنیشنل سوشلسٹوں،، کے نمائندے شامل ھوئے۔ بائیں‌بازو کے زمروالڈ گروپ نے کانفرنس میں کانفرنس کی مرکزیت پرست اکثریت کے خلاف زبردست جدوجہد کی۔ اسمیں آخر تک صرف بالشویک پارٹی کے نمائندوں نے اپنی پوزیشن مستقل قائم رکھی۔ صفحہ ۲۴۵

۱۰۷ - ''برن میں انٹرنیشنل سوشلسٹ کمیشن کا اطلاع نامہ،،

(« Bulletin. Internationale Sozialistische Kommission zu Bern »)

جو زمروالڈ اتحاد کی انتظامیہ کمیٹی نے نکالا۔ یہ ستمبر ۱۹۱۵ء سے جنوری ۱۹۱۷ء تک انگریزی، فرانسیسی اور جرمن زبانوں میں شایع ھوتا رھا۔ اسکے کل چھہ شمارے شایع ھوئے۔ صفحہ ۲۴۶

۱۰۸ - دوسری انٹرنیشنل — سوشلسٹ پارٹیوں کا بین‌اقوامی اتحاد جو ۱۸۸۹ء میں قائم ھوا۔ سامراجی دور کی آمد کے ساتھ ھی اس پر موقع پرست رجحانات حاوی ھونے لگے۔ جب ۱۹۱۴ء میں عالمی جنگ شروع ھوئی تو دوسری انٹرنیشنل کے موقع پرست لیڈروں نے کھلم کھلا اپنے اپنے ملکوں کی بورژوا حکومتوں کی سامراجی سیاست کی حمایت شروع کردی۔ دوسری انٹرنیشنل ٹوٹ پھوٹ گئی۔ صفحہ ۲۴۶

ناموں کا اشاریہ

— ا —

آرنیم - سوکوف (Arnim-Suckow) ، گینریخ الکساندر (۱۷۹۸ ء — ۱۸۶۱ ء) — پروشیائی ریاستی کارکن، ماڈریٹ لبرل، وزیر خارجہ (مارچ — جون ۱۸۴۸ ء) - صفحہ ۲۰۸

استاروویر - دیکھئے پوتریسوف، ا - ن -

استرووے، پ - ب - (۱۹۴۴ ء — ۱۸۷۰ ء) — روسی بورژوا ماہر معاشیات اور صحافی - ۱۹۰۵ ء میں آئینی جمہوری (کیڈیٹ) پارٹی کے قیام سے ہی اس کی مرکزی کمیٹی کا ممبر رہا - پہلی عالمی سامراجی جنگ (۱۸ — ۱۹۱۴ ء) کی ابتدا سے جارحانہ روسی سامراج کا ایک نظریہ‌داں - اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد سوویت اقتدار کا سخت دشمن اور ورانگل کی انقلاب‌دشمن حکومت کا ممبر - انتقال وطن کر گیا - صفحے ۷۰، ۸۳، ۱۱۰، ۱۱۶، ۱۲۷ — ۱۳۹، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۶، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۸ — ۲۰۳

اسمتھ (Smith)، آدم (۱۷۹۰ — ۱۷۲۳ ء) — انگریز ماہر معاشیات، کلاسیکی بورژوا سیاسی معاشیات کا بہت بڑا نمائندہ - صفحہ ۲۵

آکیموف (ماخنوویتس) * و - پ - (۱۹۲۱ ء — ۱۸۷۲ ء) — سوشل ڈیموکریٹ، ''اکونومزم'' کا نمایاں نمائندہ اور انتہاپسند موقع‌پرست - صفحے ۷۰، ۱۲۸، ۱۹۰

اوستیرلتز (Austerlitz) ، فریڈرک (۱۹۳۱ ء — ۱۸۶۲ ء) — آسٹریائی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا ایک موقع‌پرست لیڈر - صفحہ ۲۴۷

اینگلس (Engels) ، فریڈرک (۱۸۹۵ ء — ۱۸۲۰ ء) — سائنسی کمیونزم کے بانیوں میں سے تھے - بین‌اقوامی پرولتاریہ کے لیڈر اور

---

* بریکٹ میں اصلی نام دئے گئے ہیں -

معلم، کارل مارکس کے دوست اور ساتھی۔ صفحے ۱۷، ۲۳، ۳۴، ۳۱، ۴۲، ۱۴۶، ۱۵۲ — ۱۵۴، ۱۶۱، ۱۹۵، ۲۱۲ — ۲۱۶

— ب —

بازاروف (رودنیف) و۔ ا۔ (۱۸۷۴ء — ۱۹۳۹ء) — روسی فلسفی اور ماہر معاشیات۔ ۱۹۱۷ء میں نیم‌منشویک اخبار ''نوویا ژیزن،، کا ایک ایڈیٹر۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی مخالفت کرتا رہا۔ صفحہ ۳۳

باکونین، م۔ ا۔ (۱۸۱۴ء — ۱۸۷۶ء) — نرودازم اور انارکزم کا ایک نظریہ‌داں۔ جرمنی میں ۱۸۴۸ — ۴۹ء کے انقلاب میں حصہ‌لیا۔ پہلی انٹرنیشنل میں حصہ لیا جہاں مارکس‌ازم کی بہت سخت مخالفت کی۔ کارل مارکس اور فریڈرک اینگلس نے باکونین کے خلاف سخت جدوجہد کی اور مزدور تحریک کے مخالف پیٹی بورژوا تعصب کی حیثیت سے باکونین‌ازم کا پردہ چاک کیا۔ ۱۸۷۲ء میں نفاق ڈالنے والی سرگرمیوں کی وجہ سے باکونین کو پہلی انٹرنیشنل سے نکال دیا گیا۔ صفحے ۳۱، ۱۶۱، ۱۹۵

باؤیر (Bauer)، اوٹو (۱۸۸۲ء — ۱۹۳۸ء) — آسٹریائی سوشل ڈیموکریسی کے دائیں بازو اور دوسری انٹرنیشنل کا ایک لیڈر۔ ۱۹۱۸ء — ۱۹۱۹ء میں آسٹریائی بورژوا رپبلک کا وزیر خارجہ تھا۔ آسٹریائی مزدور طبقے کی انقلابی سرگرمیوں کو دبانے میں اس نے سرگرم حصہ لیا۔ صفحہ ۲۳۴

برنشٹائن (Bernstein)، ایڈوارڈ (۱۸۵۰ء — ۱۹۳۲ء) — جرمن سوشل ڈیموکریسی کے انتہاپسند موقع‌پرست بازو اور دوسری انٹرنیشنل کا لیڈر، ترمیم‌پرستی اور اصلاح‌پرستی کا نظریہ‌داں۔ مارکس‌ازم کے انقلابی مافیہ کو رد کرتے ہوئے برنشٹائن نے ایسی اصلاحات کی جدوجہد کو مزدور تحریک کا واحد فریضہ قرار دیا جن کا مقصد سرمایہ‌دار نظام میں مزدوروں کی معاشی حالت ''بہتر،، بنانا ہو۔ صفحے ۳۲، ۳۸، ۴۲، ۶۲، ۱۴۰، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۷۶، ۱۹۳

بروکیر (Brouckère) ، لوئی دے (پیدائش ۱۸۷۰ء) — بلجیم کی مزدور پارٹی کا ایک لیڈر اور نظریہ‌داں۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران سرگرم سوشل شاونسٹ بن گیا۔ صفحہ ۳۸

بسمارک، (Bismarck)، اوٹو ایڈوارڈ لیوپولڈ (۱۸۱۵ء — ۱۸۹۸ء) — پروشیا اور جرمنی کا ریاستی کارکن اور مدبر۔ ۱۸۷۱ — ۹۰ء میں سلطنت جرمنی کا چانسلر تھا۔ صفحہ ۲۰۱

بلانک (Blanc) ، لوئی (۱۸۱۱ء — ۱۸۸۲ء) — فرانسیسی پیٹی بورژوا سوشلسٹ اور مؤرخ۔صفحہ ۲۱۴

بورن (Born)، استیفان (سیمون بوتیرملخ) (۱۸۲۴ء — ۱۸۹۸ء) — جرمنی کی مزدور تحریک میں اصلاح پرست رجحان کے نمائندوں میں سے ایک۔ صفحے ۲۱۲ — ۲۱۵

بوگدانوف، ا۔ (مالینوفسکی، ا۔ ا۔) (۱۸۷۳ء — ۱۹۲۸ء) — سوشل ڈیموکریٹ، فلسفی، ماہر سماجیات و معاشیات۔ صفحہ ۳۳

بولیگین، ا۔ گ۔ (۱۸۵۱ء — ۱۹۱۹ء) — زار شاہی روس میں ریاستی کارکن اور بڑا جاگیردار، ۲۰ جنوری ۱۹۰۵ء سے وزیر داخلہ ہوا۔ زار کے حکم سے اس نے مشاورتی ریاستی دوما قائم کرنے کےلئے قانون کا مسودہ تیار کرنے کی رہنمائی کی۔ صفحے ۷۳، ۱۱۶، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۵

بیبل (Bebel) ، آگسٹ (۱۸۴۰ء — ۱۹۱۳ء) — جرمن سوشل ڈیموکریسی اور دوسری انٹرنیشنل کا ایک نمایاں کارکن۔ پہلی انٹرنیشنل کا بھی ممبر تھا۔ ۱۸۶۹ء میں اس نے و۔ لیبکنیخت کے ساتھ ملکر جرمن سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی بنیاد ڈالی۔ صفحے ۱۲۷، ۱۲۸

بیم‌باویرک (Böhm-Bawerk) ، ایوگینی (۱۸۵۱ء — ۱۹۱۴ء) — بورژوا ماہر معاشیات۔ صفحے ۳۴، ۳۶

— پ —

پارووس (گیلفانڈ، ا۔ ل۔) (۱۸۶۹ء — ۱۹۲۴ء) — منشویک تھا۔ ۱۹ ویں صدی کی دسویں دہائی کے آخری برسوں اور ۲۰ ویں صدی

کے ابتدائی برسوں میں جرمنی کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی میں کام کرتا تھا۔ رجعت‌پرست زمانے میں اس سے الگ ہو گیا۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران سوشل شاونسٹ اور جرمن سامراجیت کا ایجنٹ بن گیا۔ صفحہ ۲۴۲

پرودھون (Proudhon)، پیئر ژوزیف (۱۸۰۹ء — ۱۸۶۵ء) — فرانسیسی صحافی، ماہر معاشیات وسماجیات، پیٹی بورژوازی کا نظریہ‌داں اور انارکزم کے بانیوں میں سے ایک۔ صفحے ۳۱، ۲۱۴، ۲۲۷، ۲۳۸

پروکوپوویچ، س۔ ن۔ (۱۸۷۱ء — ۱۹۵۵ء) — بورژوا ماہر معاشیات اور صحافی، ''اکونومزم،، کا نمایاں نمائندہ، روس میں برنشٹائن‌ازم کے پہلے پرچارکوں میں سے تھا۔ ۱۹۰۶ء میں آئینی جمہوری (کیڈیٹ) پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا ممبر تھا۔ ۱۹۱۷ء میں بورژوا عارضی حکومت میں شامل ہوا۔ ۱۹۲۲ء میں سوویت‌دشمن سرگرمیوں کی وجہ سے جلاوطن کردیا گیا۔ صفحہ ۱۹۲

پلیخانوف، گ۔ و۔ (۱۸۵۶ء — ۱۹۱۸ء) — روسی اور بین‌اقوامی مزدور تحریک کا نمایاں کارکن اور روس میں مارکس‌ازم کا پہلا پرچارک۔

روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس کے بعد پلیخانوف نے موقع پرستی سے سمجھوتہ کا رویہ اختیار کیا اور اس کے بعد منشویکوں میں شامل ہو گیا۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران (۱۹۱۴ — ۱۸ء) اس نے سوشل شاونزم کا رویہ اختیار کیا۔ فروری ۱۹۱۷ء کے بورژوا جمہوری انقلاب کے بعد روس میں واپس آیا اور بورژوا عارضی حکومت کی حمایت کی۔ عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کا مخالف رہا۔ صفحے ۳۳، ۴۲، ۴۸، ۱۸۷، ۱۹۵، ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۴۵

پوتریسوف، ا۔ ن۔ (قلمی‌نام استارووير) (۱۸۶۹ء — ۱۹۳۴ء) — منشویکوں کا ایک لیڈر۔ رجعت‌پرستی کے برسوں میں — liquidation کا نظریہ‌داں۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد وطن کے باہر چلا گیا اور سوویت روس کے خلاف کارروائیاں کرتا رہا۔ صفحے ۱۱۹، ۱۲۹، ۱۵۹، ۱۸۷، ۱۹۷

پیٹرونکیویچ، ای۔ ای۔ (۱۹۲۸ء — ۱۸۸۳ء) — جاگیردار، زیمستوو کا کارکن، آئینی جمہوری (کیڈیٹ) پارٹی کا ممبر۔ اس پارٹی کا ایک بانی اور نمایاں لیڈر، اس کی مرکزی کمیٹی کا صدر تھا۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد انقلاب‌دشمن رہا اور انتقال وطن کر لیا۔ صفحے ۱۱۷، ۱۹۱، ۲۰۹

— ت —

تروبیتسکوئی، س۔ ن۔ (۱۹۰۵ء — ۱۸۶۲ء) — شہزادہ اور اپنے سیاسی خیالات میں اعتدال‌پرست، عینیت‌پرست فلسفی۔ اعتدال‌پرست آئین کے ذریعہ زارشاہی کو مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ صفحے ۱۹۱، ۲۱۰

تروتسکی (برونشٹیئن) ل۔ د۔ (۱۹۴۰ء — ۱۸۷۹ء) — لینن‌ازم کا سخت‌دشمن تھا۔ ۱۹۱۷ء میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی چھٹی کانگرس میں بالشویک پارٹی میں لیا گیا۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد کئی سرکاری عہدوں پر رہا۔ ۱۹۲۳ء سے تروتسکی نے پارٹی کی جنرل لائن کے خلاف سخت گروہ‌بند جدوجہد کی، سوشلزم کی تعمیر کے لئے لینن کے پروگرام کے خلاف جدوجہد کی اور اس کا پرچار کیا کہ سوویت یونین‌میں سوشلزم کی فتح ناممکن ہے۔ کمیونسٹ پارٹی نے دکھایا کہ تروتسکی‌ازم پارٹی میں پیٹی بورژوا رجحان رکھتا ہے اور اس کو نظریاتی اور تنظیمی دونوں طرح سے شکست دی۔ ۱۹۲۷ء میں تروتسکی کو پارٹی سے نکال دیا گیا۔ ۱۹۲۹ء میں سوویت دشمن سرگرمیوں کے لئے اس کو جلاوطن کر دیا گیا اور ۱۹۳۲ء میں سوویت شہریت کے حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ بیرون ملک رہ کر اس نے سوویت ریاست اور کمیونسٹ پارٹی کے خلاف اور بین‌اقوامی کمیونسٹ تحریک کے خلاف جدوجہد جاری رکھی۔ صفحے ۷۱، ۱۲۸

توراتی (Turati)، فیلیپو (۱۹۳۲ء — ۱۸۵۷ء) — اٹلی کی مزدور تحریک کا اصلاح‌پرست کارکن۔ اٹلی کی سوشلسٹ پارٹی (۱۸۹۲ء) منظم کرنے والوں میں سے تھا۔ پرولتاریہ اور بورژوازی کے درمیان طبقاتی تعاون کی سیاست پر گامزن رہا۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران

مرکزیت پرست رویہ اختیار کیا۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی طرف اس کا رویہ دشمنی کا تھا اور اس نے اطالوی محنت کشوں کی انقلابی تحریک کی مخالفت کی۔ صفحہ ۱۴۰

تیئر (Thiers) ، ادولف (۱۸۷۷ء — ۱۷۹۷ء) — فرانسیسی بورژوا ریاستی کارکن اور مورخ۔ فرانس میں خانہ‌جنگی کا اہم ناظم اور پیرس کمیون کو کچلنے کی سرگرمیوں کو منظم کرنے والوں میں سے تھا۔ صفحہ ۲۰۱

— د —

درائی‌فوس (Dreyfus) ، آلفریڈ (۱۹۳۵ء — ۱۸۵۹ء) — فرانسیسی جنرل اسٹاف کا یہودی افسر تھا۔ ۱۸۹۴ء میں اس کو اس جھوٹے الزام پر عمر قید کی سزا دی گئی کہ اس نے حکومت سے غداری کی ہے۔ فرانس میں وسیع پبلک تحریک پھیل جانے کی وجہ سے اس کے معاملے پر دوبارہ غور ہوا۔ ۱۸۹۹ء میں اس کو معافی دی گئی اور ۱۹۰۶ء میں اس کو اپنے فوجی عہدے پر بحال کر دیا گیا۔ صفحہ ۲۳۳

ڈیورنگ (Dühring) ، ایوگینی (۱۹۲۱ء — ۱۸۳۳ء) — جرمن فلسفی اور ماہر معاشیات۔ فلسفے، سیاسی معاشیات اور سوشلزم کے مسائل کے بارے میں ڈیورنگ کے گمراہ کن خیالات پر اینگلس نے اپنی کتاب ''اینٹی ڈیورنگ، سائنس میں الٹ پلٹ، جو جناب ایوگینی ڈیورنگ کی تخلیق ہے'' (۱۸۷۸ء — ۱۸۷۷ء) میں سخت نکتہ چینی کی۔ صفحے ۲۳، ۳۱، ۳۴

ریکارڈو (Ricardo)، ڈیوڈ (۱۸۲۳ء — ۱۷۷۲ء) — ممتاز انگریز ماہر معاشیات، کئی کتابیں لکھیں جن میں کلاسیکی بورژوا سیاسی معاشیات کو انتہا تک پہنچایا گیا ہے۔ صفحہ ۲۵

ریناڈیل (Renaudel) ، پیئر (۱۹۳۵ء — ۱۸۷۱ء) — فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کا ایک اصلاح پرست لیڈر۔ صفحہ ۲۴۲

رینان (Renan)، ایرنیسٹ ژوزیف (۱۸۹۲ء — ۱۸۲۳ء) — فرانسیسی عالم، مورخ مذہب، عینیت پرست فلسفی۔ عیسائی مذہب پھیلنے کے

ابتدائی دور کے بارے میں اپنی تصانیف کی وجہ سے مشہور ہوا۔
صفحہ ۲۱۶

رینر Renner ، کارل (۱۸۷۰ء — ۱۹۵۰ء) — آسٹریائی سیاسی کارکن، آسٹریا کے دائیں بازو کے سوشل ڈیموکریٹوں کا لیڈر اور نظریہ‌داں۔ بورژوا قوم‌پرست تھیوری ''تہذیبی قومی خودمختاری،، کے بانیوں میں سے ایک۔ صفحہ ۲۳۴

روبانووچ، ای۔ ا۔ (۱۸۶۰ء — ۱۹۲۰ء) — سوشلسٹ انقلابیوں کا ایک لیڈر۔ بین اقوامی سوشلسٹ بیورو کا ممبر۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد سوویت اقتدار کا دشمن۔ صفحہ ۲۴۵

رودیچیف، ف۔ ای۔ (پیدائش ۱۸۵۶ء) — تویر شہر کا جاگیردار اور زیمستوو کا کارکن، آئینی جمہوری (کیڈیٹ) پارٹی کا لیڈر اور اس کی مرکزی کمیٹی کا ممبر۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد انتقال وطن کر گیا۔ صفحہ ۱۹۱

روگے (Ruge) ، آرنلڈ (۱۸۰۲ء — ۱۸۸۰ء) — جرمن صحافی، ہیگل کے نوجوان حامیوں میں سے ایک، بورژوا ریڈیکل، برطانیہ میں جرمن پیٹی بورژوا مہاجرین کا ایک لیڈر۔ صفحہ ۶۶

— ز —

زوباتوف، س۔ و۔ (۱۸۶۴ء — ۱۹۱۷ء) — پولیس کا کرنل، ''پولیس والے سوشلزم،، (''زوباتوفشچینا،،) کا روح رواں اور ناظم۔ ۱۹۰۱ء — ۳ میں پولیس مزدور یونینیں قائم کیں جن کا مقصد مزدوروں کو انقلابی جدوجہد سے ہٹانا تھا۔ صفحے ۵۸، ۶۲، ۶۶

— ژ —

ژوریس (Jaurès) ، ژاں (۱۸۵۹ء — ۱۹۱۴ء) — فرانسیسی اور بین اقوامی سوشلسٹ تحریک کا ممتاز کارکن، مؤرخ۔ موقع پرست فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کا ناظم۔ سامراجی ظلم و تشدد اور حصول مقبوضات کی جنگوں کے خلاف جمہوریت، عوامی آزادی اور امن کی حمایت میں

کام کیا۔ امن کےلئے اور جنگ کے بڑھتے ہوئے خطرے کے خلاف ژوریس کی جدوجہد سامراجی بورژوازی کے غصے کا سبب بنی۔ عالمی سامراجی جنگ شروع ہونے سے پہلے رجعت پرستوں کے گرگوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ صفحے ۳۸، ۱۴۳، ۱۶۶

— س —

سیمکوفسکی، س۔ (برونشٹیئن، س۔ یو۔) (پیدائش ۱۸۸۲ء) — سوشل ڈیموکریٹ، منشویک اور منشویک liquidators — کی تنظیموں میں معاون۔ صفحہ ۲۴۲

— ش —

شاپیر (Schapper)، کارل (۱۸۱۲ء — ۱۸۷۰ء) — جرمن اور بین اقوامی مزدور تحریک کا ممتاز کارکن، کمیونسٹوں کی یونین کی مرکزی کمیٹی کا ممبر - ۱۸۴۸ء — ۴۹ کے انقلاب میں حصہ لیا۔ صفحہ ۲۱۲

شویرین (Schwerin)، میکسیملیان (۱۸۰۴ء — ۷۲) — پروشیائی سیاسی کارکن، رجعت پرست امیروں اور عہدے داروں کا نمائندہ۔ صفحہ ۲۰۸

— ف —

فائرباخ (Feuerbach)، لڈوگ آندریاس (۱۸۰۴ء — ۱۸۷۲ء) — ممتاز جرمن مادہ پرست فلسفی اور منکر مذہب۔ مارکس‌ازم کے متقدمین میں سے تھا۔ فائرباخ نے ہیگل کے عینیت پرست فلسفے پر نکتہ چینی کی اور عینیت پرستی کا مذہب سے تعلق دکھایا۔ پھر بھی سماجی مظاہر کو سمجھنے میں فائرباخ عینیت پرست ہی رہا۔ صفحے ۲۳، ۹۹

— ک —

کابلوکوف، ن۔ ا۔ (۱۸۴۹ء — ۱۹۱۹ء) — ماہر معاشیات اور اعداد و شمار، اعتدال پرست نرودازم کا حامی اور ماسکو یونیورسٹی کا پروفیسر۔ صفحہ ۲۱۰

کامپہاؤزین (Camphausen)، لیودولف (۱۸۰۳ء — ۹۰) — پروشیائی ریاستی کارکن اور رائن کی اعتدال پرست بورژوازی کا ایک لیڈر۔

مارچ سے جون ۱۸۴۸ء تک پروشیائی بورژوا لبرل حکومت کا سربراہ رہا۔ صفحے ۲۰۵، ۲۰۸

کانیتز (Kanitz) ، آگسٹ (۱۸۵۲ء — ۱۷۸۳ء) — پروشیائی جنرل، رجعت‌پسند امیروں اور عمالوں کا نمائندہ۔ مئی — جون ۱۸۴۸ء میں کامپھاؤزین کی کابینہ میں وزیر جنگ تھا۔ صفحہ ۲۰۸

کانٹ (Kant) ، ایمانوئل (۱۸۰۴ء — ۱۷۲۴ء) — جرمن کلاسیکی فلسفے کا بانی تھا۔ کانٹ کے فلسفے نے ایک قسم کی داخلی عینیت‌پرستی اور لاادریت (agnosticism) پیش کی لیکن اس کے ساتھ ہی اس میں مادیت کے رجحانات بھی نمایاں تھے جن کا اظہار چاروں طرف کی دنیا کے معروضی وجود کے اعتراف سے ہوتا تھا۔ صفحہ ۴۲

کاؤتسکی (Kautsky) ، کارل (۱۹۳۸ء — ۱۸۵۴ء) — جرمن سوشل ڈیموکریسی اور دوسری انٹرنیشنل کا ایک لیڈر۔ پہلے مارکس‌وادی تھا، بعد میں مارکس‌ازم سے غداری کر کے مزدور تحریک کے لئے ایک انتہائی خطرناک رجحان یعنی مزدور تحریک میں موقع پرست رجحان — مرکزیت (کاؤتسکی‌ازم) کا نظریہ‌داں بن گیا۔ صفحے ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۷۷، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۹، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۸

کریچیفسکی، ب۔ ن۔ (۱۹۱۹ء — ۱۸۶۶ء) — سوشل ڈیموکریٹ اور صحافی، ''اکونومزم،، کا ایک لیڈر۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس کے بعد سوشل ڈیموکریٹک تحریک سے الگ ہو گیا۔ صفحہ ۱۲۸

کولتسوف، د۔ (گینزبورگ، ب۔ ا۔) (۱۹۲۰ء — ۱۸۶۳ء) — سوشل ڈیموکریٹ اور سرگرم منشویک۔ صفحہ ۲۱۵

کونوف (Cunow) ، ہنریخ (۱۹۳۶ء — ۱۸۶۲ء) — دائیں بازو کا جرمن سوشل ڈیموکریٹ، مورخ، ماہر سماجیات و علم الاقوام، پروفیسر۔ پہلے مارکس‌ازم کی طرف آیا پھر ترمیم‌پرست ہوگیا اور مارکس‌ازم کی تردید کرنے لگا۔ صفحہ ۲۴۲

کینکیل ، گوت فرید (۱۸۸۲ء — ۱۸۱۵ء) — جرمن شاعر اور صحافی۔

لندن میں پیٹی بورژوا مہاجرین کا لیڈر ۔ مارکس اور اینگلس کے خلاف جد و جہد کرتا رہا ۔ صفحہ ٦٦

— گ —

گاپون، گ ۔ ا ۔ (١٨٧٠ء — ١٩٠٦ء) — پادری تھا جس نے زوباتوف کی تنظیموں میں حصہ لیا ۔ ٩ جنوری ١٩٠٥ء کو پٹرسبرگ کے مزدوروں نے زار کے سامنے درخواست پیش کرنے کے لئے جو مارچ منظم کیا گاپون اس کا لیڈر تھا اور اس مظاھرے پر گولی چلنے کے بعد بیرون ملک بھاگ گیا ۔ لیکن روس واپس آنے پر پھر خفیہ پولیس کی سرگرمیوں میں شریک ہو گیا ۔ اس کی اشتعال‌انگیز سرگرمیوں کا حال کھلنے پر سوشلسٹ انقلابیوں نے اس کو مار ڈالا ۔ صفحہ ١١٣

گاریبالدی (Garibaldi) ، جوزیپے (١٨٠٧ء — ١٨٨٢ء) — اطالوی انقلابی ڈیموکریسی کا ایک بڑا لیڈر اور ممتاز سپہ‌سالار تھا ۔ ١٨٤٨ء — ٦٧ کے دوران غیرملکی غلامی کے خلاف اور اٹلی کے اتحاد کے لئے اطالوی عوام کی جدوجہد کا سربراہ تھا ۔ صفحہ ٢٣٧

گریدیسکول، ن ۔ ا ۔ (پیدائش ١٨٦٤ء) — ماہر قانون اور صحافی، آئینی جمہوری (کیڈیٹ) پارٹی کا ممبر ۔ ١٩١٦ء میں وہ اس پارٹی سے الگ ہو گیا ۔ عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد اعلی تعلیمی اداروں میں پروفیسر رہا ۔ صفحہ ١٩٩

گید (Guesde) ، ژول (١٨٤٥ء — ١٩٢٢ء) — فرانسیسی سوشلسٹ تحریک اور دوسری انٹرنیشنل کا ایک ناظم و رہنما ۔ پہلی عالمی سامراجی جنگ کی ابتدا سے اس نے سوشل شاونزم کا رویہ اختیار کیا اور فرانس کی بورژوا حکومت میں شامل ہو گیا ۔ صفحے ٣٨، ٦٠

گیرتسینشتائن، م ۔ ی ۔ (١٨٥٩ء — ١٩٠٦ء) — بورژوا ماہر معاشیات اور آئینی جمہوری (کیڈیٹ) پارٹی کا ایک لیڈر ۔ صفحہ ٢١٠

گیرکے — اعتدال پرست، پروشیا کا وزیر زراعت (١٨٤٨ء) اور پروشیا کے ایوان نائبین کا ممبر ۔ صفحہ ٢١٠

گوچکوف، ا۔ ای۔ (۱۹۳۶ء — ۱۸۶۲ء) — بڑا سرمایہ‌دار، اکتوبر والوں کی بورژوا پارٹی کا ناظم اور لیڈر۔ فروری ۱۹۱۷ء کے بورژوا جمہوری انقلاب کے بعد بورژوا عارضی حکومت میں شریک ہوا۔ اگست ۱۹۱۷ء میں کورنیلوف کی بغاوت کی تنظیم میں حصہ لیا۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد سوویت حکومت کے خلاف سرگرمی سے جدوجہد کرتا رہا اور روس سے باہر چلا گیا۔ صفحہ ۲۱۸

گورٹر (Gorter)، ہرمان (۱۹۲۷ء — ۱۸۶۴ء) — ہالینڈ کا بائیں بازو کا سوشل ڈیموکریٹ اور صحافی۔ عالمی سامراجی جنگ کے زمانے میں انٹرنیشنلسٹ ہو گیا۔ صفحہ ۲۴۱

— ل —

لابری اولا (Labriola)، آرتورو (پیدائش ۱۸۷۳ء) — اطالوی سیاسی کارکن، ماہرقانون و معاشیات۔ اٹلی میں سنڈیکالزم کی تحریک کا ایک لیڈر۔ صفحہ ۳۹

لاسال (Lassalle)، فیردیناند (۱۸۶۴ء — ۱۸۲۵ء) — جرمن پیٹی بورژوا سوشلسٹ۔ جرمن مزدور تحریک میں ایک قسم کی موقع پرستی — لاسال‌ازم کا بانی۔ صفحہ ۶۶

لاگاردیل (Lagardelle)، یوبیر (پیدائش ۱۸۷۴ء) — فرانسیسی پیٹی بورژوا سیاسی کارکن، انارکسٹ — سنڈیکالیسٹ۔ صفحہ ۳۹

لیبکنیخت (Liebknecht)، ویلہلم (۱۹۰۰ء — ۱۸۲۶ء) — جرمن اور بین‌اقوامی مزدور تحریک کا ایک نمایاں کارکن۔ جرمن سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے بانیوں اور لیڈروں میں سے تھا۔ پہلی انٹرنیشنل کی سرگرمیوں اور دوسری انٹرنیشنل کی تنظیم میں اس نے زوروں کے ساتھ حصہ لیا۔صفحہ ۳۸

لیب‌مان، ف۔ (گیرش پ۔ د۔) (پیدائش ۱۸۸۲ء) — بند کا لیڈر تھا جو لتھوانیا، پولینڈ اور روس کے کل یہودی مزدوروں کی یونین تھی جس میں خاص طور سے روس کے مغربی علاقوں کے یہودی دستکار

متحد تھے۔ یہ موقع پرست منشویک پالیسی پر عمل پیرا تھی۔ صفحہ ۲۴۲

لیف سیزدھم (جوآکینو وینچینتسو، پیچی کے نواب) (۱۸۱۰ء — ۱۹۰۳ء) — پاپائے روم (۱۸۷۸ء میں منتخب ہوا)۔ صفحہ ۲۰۱

لینچ (Lensch)، پال (۱۸۷۳ء — ۱۹۲۶ء) — جرمن سوشل ڈیموکریٹ اور شاونسٹ۔ ۱۹۲۲ء میں جرمنی کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے عام ممبروں کے مطالبے پر پارٹی سے نکال دیا گیا۔ صفحہ ۲۳۹

لینن، و۔ ای۔ (اولیانوف و۔ ای۔) (۱۸۷۰ء — ۱۹۲۴ء)۔ صفحے ۷۲، ۱۲۷، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۹۶، ۲۰۵

— م —

مارتوف، ل۔ (تسیدربام، یو۔ او۔) (۱۸۷۳ء — ۱۹۲۳ء) — منشویزم کا ایک لیڈر۔ فروری ۱۹۱۷ء کے انقلاب کے بعد منشویکوں، انٹرنیشنلسٹوں کے گروپ کا سربراہ تھا۔ اکتوبر انقلاب کے بعد سوویت یونین کے کھلے دشمنوں کے کیمپ میں شامل ہو گیا اور ۱۹۲۰ء میں انتقال وطن کرلیا۔صفحے ۱۴۲،۱۴۳

مارتینوف، ا۔ (پیکر ا۔ س۔) (۱۸۶۵ء — ۱۹۳۵ء) — ''اکونومزم،، کا ایک لیڈر اور منشویزم کا نمایاں کارکن۔ صفحے ۶۵، ۸۲، ۸۵، ۸۸، ۹۷، ۱۲۸، ۱۳۷، ۱۴۰ — ۱۴۲، ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۹۴ — ۱۹۶، ۲۰۲ — ۲۰۵

مارکس (Marx)، کارل (۱۸۱۸ء — ۱۸۸۳ء) — سائنسی کمیونزم کے بانی، ممتاز مفکر، بین‌اقوامی پرولتاریہ کے لیڈر اور معلم۔ صفحے ۱۷، ۱۹، ۲۲ — ۳۶، ۳۹ — ۴۳، ۶۶، ۸۶، ۹۹، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۴۵، ۱۵۴، ۱۶۴، ۱۸۲، ۱۹۴، ۲۰۱، ۲۰۴ — ۲۱۵، ۲۳۴، ۱۶۱ — ۲۳۹، ۲۴۲

مانوئیلوف، ا۔ ا۔ (۱۸۶۱ء — ۱۹۲۹ء) — روسی بورژوا ماہر معاشیات اور آئینی جمہوری (کیڈیٹ) پارٹی کا نمایاں کارکن۔ صفحہ ۲۱۰

مول (Moll) ، ایوسیف (۱۸۱۲ – ۴۹ ء) — جرمن اور بین اقوامی مزدور تحریک کا ممتاز کارکن، کمیونسٹوں کی یونین کی مرکزی کمیٹی کا ممبر۔ اس نے ۴۹ – ۱۸۴۸ء کے انقلاب میں حصہ لیا۔ صفحہ ۲۱۲

میرنگ (Mehring) ، فرانس (۱۸۴۶ – ۱۹۱۹ء) — جرمنی کی مزدور تحریک کا ممتاز کارکن۔ جرمن سوشل ڈیموکریسی کے بائیں بازو کا ایک لیڈر اور نظریہ‌داں۔ انٹرنیشنلزم کی مستقل حمایت کرتا رہا اور اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کا خیرمقدم کیا۔ انقلابی ''اسپارتاک یونین،، کا ایک رہنما تھا اور جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی کے قیام میں نمایاں رول ادا کیا۔ صفحے ۱۱۷، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۱۲

ملیران (Millerand) ، الکساندر ایتین (۱۸۵۹ – ۱۹۴۳ء) — فرانسیسی سیاسی کارکن۔ ۱۹ ویں صدی کی دسویں دھائی میں سوشلسٹوں میں شامل ھوا۔ فرانسیسی سوشلسٹ تحریک میں موقع‌پرست رجحان کا سربراہ رھا۔ ۱۸۹۹ء میں رجعت‌پرست بورژوا حکومت میں شامل ھوگیا اور پیرس کمیون کے قاتل جنرل گالیفے کے ساتھ مل کر کام کرنے لگا۔ صفحے ۳۸، ۸۲، ۱۴۰، ۱۷۷

میولبرگیر (Mülberger) ، آرتھر (۱۸۴۷ – ۱۹۰۷ء) — جرمن پیٹی بورژوا صحافی۔ فرانس اور جرمنی میں سماجی خیالات کی تاریخ کے بارے میں اس کی کئی تصانیف ھیں۔ اس نے مارکس‌ازم پر نکتہ‌چینی کی۔ صفحہ ۳۱

— ن —

نادیژدین، ل۔ (زیلینسکی، ی۔ و۔) (۱۸۷۷ – ۱۹۰۵ء) — اس نے سیاسی کام نرودنک کی حیثیت سے شروع کیا۔ پھر سوشل ڈیموکریٹک تنظیم میں شامل ھو گیا۔ لیننی اخبار ''اسکرا،، کی مخالفت کی اور ۱۹۰۳ء میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس کے بعد منشویکوں کے اخباری اداروں میں کام کرنے لگا۔ صفحہ ۱۳۳

نکولائی ثانی (رومانوف) (خونی) (۱۸۶۸ء—۱۹۱۸ء) — روس کا آخری زار جو ۱۸۹۴ء سے ۱۹۱۷ء تک حکمراں رہا۔ ۱۷ جولائی ۱۹۱۸ء کو شہر ایکاتیرینبورگ (سویردلوفسک) میں مزدور اور سپاہیوں کے نمائندوں کی اورال کی علاقائی سوویت کے فیصلے کے مطابق اس کو گولی مار دی گئی۔ صفحے ۱۱۷، ۱۲۵، ۲۰۰

— و —

وارلین (Varlin)، لوئی اےژین (۱۸۳۹ء — ۱۸۷۱ء) — فرانسیسی انقلابی، پیرس کمیون (۱۸۷۱ء) کا ممتاز کارکن اور پرودھون کا بائیں بازو کا حامی۔ پیشے کے لحاظ سے جلدساز تھا۔ ۱۸۶۵ء میں پہلی انٹرنیشنل میں آیا۔ پیرس کمیون کے دنوں میں کمیون کے بائیں اقلیتی بازو میں شامل ہوا اور بہادری کے ساتھ مزدوروں کے کھڑے کئے ہوئے مورچوں پر لڑا۔ ۲۸ مئی کو وارسائی والوں نے اس کو گرفتار کر لیا اور سخت اذیت پہنچا کر بلا مقدمہ چلائے گولی مار دی۔ صفحہ ۱۷۷

وانڈرویلڈے (Vandervelde)، ایمیل (۱۸۶۶ء — ۱۹۳۸ء) — بیلجم کی مزدور پارٹی کا لیڈر، دوسری انٹرنیشنل کے بین اقوامی سوشلسٹ بیورو کا صدر اور انتہاپسند موقع پرست۔ صفحے ۳۸، ۲۴۲

ویلہلم ثانی (ہوہین زولرن) (۱۸۵۹ء — ۱۹۴۱ء) — جرمن شہنشاہ اور پروشیا کا بادشاہ (۱۸۸۸ء — ۱۹۱۸ء)۔ صفحہ ۲۴۸

— ہ —

ہارکورٹ (Garcourt)، ولیم جارج گرینویل ویناییلس ویرنون (۱۸۲۷ء — ۱۹۰۴ء) — برطانوی ریاستی کارکن اور لبرل۔ صفحہ ۲۰۱

ہنڈن برگ (Hindenburg)، پال (۱۸۴۷ء — ۱۹۳۴ء) — جرمن جنگی اور ریاستی کارکن، فیلڈمارشل، اور جرمن سامراج کے رجعت پرست اور شاونسٹ عناصر کا نمائندہ۔ عالمی سامراجی جنگ کے دوران مشرقی

محاذ پر جرمن فوج کا کمانڈر تھا اور پھر چیف آف اسٹاف ہو گیا۔ صفحہ ۲۴۸

ہانزےمان (Hansemann) ، داوید یوستوس (۱۷۹۰ء — ۱۸۶۴ء) — بڑا جرمن سرمایہ‌دار اور رائن کی اعتدال پرست بورژوازی کا ایک لیڈر تھا۔ مارچ — ستمبر ۱۸۴۸ء میں پروشیا کا وزیر مالیات رہا۔ رجعت پرستی کے ساتھ سمجھوتے کی غدارانہ سیاست پر عمل کرتا تھا۔ صفحے ۲۰۸، ۲۰۹

ہیگل (Hegel) ، جارج ویلہلم فریڈرک (۱۷۷۰ء — ۱۸۳۱ء) — ممتاز جرمن فلسفی — عینیت پرست۔ صفحے ۲۴، ۳۳

— ی —

یورکیوچ، ل۔ (۱۸۸۵ء — ۱۹۱۸ء) — یوکرینی بورژوا قوم‌پرست اور موقع‌پرست۔ یوکرینی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا ممبر۔ صفحہ ۲۴۲